دریچے کھول دو دل کے

از قلم فروا خالد

"مجھے آپ لوگوں سے بہت اہم بات کرنی ہے آبدار کے حوالے سے۔۔"

انہوں نے بات کرنے سے پہلے تمہید باندھی تھی۔۔۔ مکیرم نے نگاہیں اٹھا کر ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"اس نے جو بھی غلطیاں اور نادانیاں کی اور اب بھی کر رہی ہے۔۔۔ اس کے باوجود وہ اس گھر کی بیٹی ہمارا خون ہے۔۔۔ میرا دل نہیں مان رہا اس کے ساتھ یہ زیادتی کرنے کو۔۔ وہ شاید اس

گھر میں سب سے زیادہ نفرت بھی میں سے ہی کرتی ہے۔۔۔ مگر اس کے باوجود میرے لیے وہ بہت اہم ہے۔۔۔ باقی سب بچوں کے جیسی ہے۔۔۔ میں چاہتی ہوں احمد اور رامین کی شادی کے ساتھ مکیرم اور آبدار کی رخصتی بھی کر دی جائے۔۔۔"

مہر بانو نے بہت ہی سکون کے ساتھ کہتے سامنے بیٹھے اپنے لاڈلے کا سکون برباد کر دیا تھا۔۔

"یہ کیا کہہ کر رہی ہیں آپ پھوپو۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔"

مکیرم ہتھے سے ہی اکھڑ گیا تھا۔۔۔

مکیرم کی یہ ناپسندیدگی دیکھ مہر بانو کے اندر تک سکون اترا تھا۔۔۔

وہ یہی تو چاہتی تھیں۔۔ کہ مکیرم کے لیے وہ ہمیشہ ناپسندیدہ ہی رہے۔۔۔

"مجھے تمہاری عزت اور وقار کا خیال سب سے بڑھ کر ہے مکیرم۔۔۔ وہ لڑکی روحیل سے رابطے میں ہے۔۔ کل کلاں کو اگر وہ دوبارہ اس کے ساتھ بھاگ گئی پھر۔۔۔ اس کی بغاوت میں نے دیکھی ہے۔۔ کس قدر ہوشیاری سے اس نے ہماری آنکھوں میں دھول جھونک کر لاء کی ڈگری لی ہے۔۔۔

وہ کس حد تک جا سکتی ہے تمہیں اندازہ نہیں ہے۔۔۔ وہ قابو میں تب ہی آسکتی ہے اگر ابھی ہی اس کے پر کاٹ دیئے جائیں۔۔۔

ورنہ اس کے علاوہ کوئی حل نہیں بچے گا۔۔۔اور وہ میں تمہاری عزت پر اس لڑکی کی وجہ سے داغ لگتے نہیں دیکھ سکتی۔۔۔"

مہربانو کی بات پر اسحاق صاحب کا دل چاہا تھا وہ جا کر اپنی بیٹی کا گلا دبا دیں۔۔۔جو ہمیشہ انہیں ایسے ہی سر جھکانے پر مجبور کر دیتی تھی۔۔۔

"مہربانو کی بات ٹھیک ہے۔۔۔ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔ مگر آخری فیصلہ مکیرم کا ہی ہو گا۔۔۔"

احتشام صاحب نے اپنی مرضی بتا دی تھی۔۔۔

"اسحاق بھائی آپ کیا کہیں گے۔۔۔؟؟"

مہربانو کو ان کی حالت دیکھ کر افسوس ہو رہا تھا۔۔

"میں مکیرم کے آگے ہاتھ جوڑ کر بس اتنا ہی کہوں گا کہ میری عزت بھی اب تمہارے ہاتھ میں ہے۔۔۔کاش ایسی بیٹی پیدا ہوتے ہی مر جاتی تو آج مجھے اتنی شرمندگی اور رسوائی کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔۔۔"

اسحاق عالم نے مکیرم کے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے تھے۔۔۔ جس پر وہ سب ہی تڑپ گئے تھے۔۔

"پلیز ایسا مت کریں چچا جان۔۔۔میں تیار ہوں اس رخصتی کے لیے۔۔۔آپ کو جب مناسب لگے آپ کر دیں۔۔۔"

مکیرم نے آج پھر سے بڑوں کے فیصلے کا پاس رکھتے ان سب کی نظروں میں اپنا مقام مزید اونچا کر لیا تھا۔۔۔ مہربانو مسکرا دی تھیں۔۔۔۔ وہ جانتی تھیں مکیرم کبھی کسی بھی بات میں ان کے خلاف نہیں جا سکتا تھا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں یہ خبر پورے عالم مینشن میں پھیل چکی تھی۔

"کیا بکواس ہے یہ۔۔؟؟ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔"

آبدار تو سنتے ہی شاک میں چلی گئی تھی۔۔۔ ایک طرف وہ شخص اس کو بدکردار اور نجانے کیا کیا کہہ رہا تھا۔۔۔ اور دوسری طرف وہ اسے اپنانے کے لیے تیار ہو گیا تھا۔۔۔۔

اس شخص کی دسترس میں جانے کا سوچتے ہوئے بھی آبدار کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

"نن نہیں امی پلیز۔۔۔ آپ کچھ کریں نا۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔"

آبدار ایسے تڑپ رہی تھی جیسے اسکی سانسیں روک لی ہوں کسی نے۔۔۔

فضیلت بیگم اور سجیلا چچی بھی یہ خوش خبری سن کر ان کے پاس آگئی تھیں۔۔۔ وہ سب ہی آبدار کے لیے خوش تھیں۔۔۔ اس کی

غیر ہوتی حالت دیکھ باقی سب اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔

لیکن امبر اور تانیہ اپنی ہنسی نہیں روک پائی تھیں۔۔۔

آبدار نے ان دونوں کو خفگی سے گھورا تھا۔۔۔

"اسی گھر میں رہنا ہے تم نے۔۔۔ ہم سب بھی یہیں ہو نگی۔۔۔ اور مکیرم بھائی انسان ہے کوئی ڈرائکولا تو نہیں ہیں جو تم اتنا گھبرا رہی ہو۔۔۔"

امبر نے بمشکل اپنی ہنسی روتے اسے سمجھایا تھا۔۔۔

آبدار نے خفگی سے ماں کو دیکھا تھا۔۔۔جو بہت خوش نظر آ رہی تھیں۔۔۔ان کی بیٹی کی زندگی میں کچھ رنگ تو آنے والے تھے۔۔۔انہیں آگے کی بھی اچھی امید تھی۔۔۔

"میرے سارے خواب ادھورے رہ جائیں گے۔۔۔وہ پورے نہیں ہونے دے گا۔۔۔"

آبدار کی آنکھوں میں آنسو آن ٹھہرے تھے۔۔۔وہ ان سب کے بیچ سے اٹھتی واش روم میں بند ہوئی تھی۔۔

دل تھا کہ جب سے یہ خبر سنی تھی بہت تیز رفتاری سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔اس شخص کی ایک جھلک دیکھ کر ہی آبدار کی حالت عجیب سی ہو جاتی تھی۔۔۔اب وہ اس کے ساتھ رہنے والی تھی۔۔۔

پورے وجود میں بے چینی سی بے چینی پھیلی گئ تھی۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

"روحیل تم کہا ہو۔۔۔؟؟ میں نے تمہیں کتنی بار کال کی۔۔۔ تمہارا نمبر کیوں بند جا رہا تھا۔۔۔؟ تم ٹھیک تو ہو نا۔۔۔"

آج اس کی مہندی کا فنکشن تھا۔۔وہ ہمیشہ کی طرح صبح صبح ہی اٹھ گئی تھی۔۔۔پچھلے لان کے گیلے گھاس پر ننگے پیر چلتے اس نے ایک بار پھر سے روحیل کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔

اور اس بار نمبر بند نہیں ملا تھا۔۔

"میں کیسا ہو سکتا ہوں آبدار۔۔۔تمہارے اس گھٹیا کزن کے ہوتے ہوئے۔۔۔بہت ظالم ہیں یہ۔۔انہیں ہمارے درمیانی رابطے کی خبر ہو گئی تھی۔۔۔مجھے گھر سے اٹھوا کر پورے دو ہفتے ایک اندھیری کوٹھڑی میں بند رکھا گیا ہے۔۔اور مجھ پر نظر بہیمانہ تشدد ہوا ہے۔۔۔"

روحیل کی بات سن کر آبدار کے چہرے کی رنگت بدلی تھی۔۔۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو روحیل۔۔۔؟؟"

اسے یقین نہیں آیا تھا کہ مکیرم اس حد تک جا سکتا تھا۔۔۔

"تم سے دوستی کی بہت دردناک سزا ملی ہے مجھے۔۔۔اور کہا گیا ہے کہ آئندہ اگر میں نے تمہارے ساتھ رابطہ رکھا تو اگلی بار مجھے جان سے مار دیا جائے گا۔۔۔"

روحیل کی آواز سے اس کی تکلیف صاف ظاہر ہو رہی تھی۔۔

آبدار کی آنکھوں میں بھی نمی آن ٹھہری تھی۔۔

"مگر میں ایسا نہیں کروں گا آبدار۔۔۔ میں تمہارا ساتھ کبھی نہیں چھوڑوں گا۔۔ مجھے پتا ہے تمہارے ساتھ وہاں کیا سلوک کیا جا رہا ہے۔۔۔ تمہاری زبردستی شادی کی جارہی ہے۔۔۔ آبدار وہ انسان تمہیں کبھی اپنی مرضی سے سانس بھی نہیں لینے دے گا۔۔ وہ اپنی پھوپو کے اشاروں پر چلنے والی ایک کٹھ پتلی ہے۔۔

جو تمہیں صرف اذیت دے گا۔۔۔۔

تمہارے ساتھ یہ سب کچھ میری وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔ مجھے معاف کر دو۔۔۔ میرے نام کا الزام ہے تم پر۔۔۔ مجھے یہ درد

سکون نہیں لینے دیتا۔۔ مگر تم بالکل بے قصور ہو کر بھی یہ الزام سہہ رہی ہو۔۔۔ان کی سزا برداشت کر رہی ہو۔

اس کے باوجود تمہیں کوئی صلا نہیں ملا۔۔۔وہ بے حس لوگ ہیں۔۔۔وہاں سے تمہیں کچھ ملے گا بھی نہیں۔۔۔

مجھے غلط مت سمجھنا آبدار۔۔۔ لیکن اگر تم چاہو تو میں تمہیں وہاں سے نکالنے کی کوشش کر سکتا ہوں۔۔۔

تمہارے خواب تمہارے منتظر ہیں۔۔ دیکھنا جب ایک دن تم کامیاب وکیل بن جاؤ گی تو یہی لوگ تمہارے پیچھے آئیں گے۔"

روحیل کی باتیں آبدار کو سو فیصد ٹھیک لگی تھیں۔ مگر وہ اس وقت چاہ کر بھی وہ نہیں کر سکتی تھی جو روحیل کہہ رہا تھا۔۔اس کی ماں اور بہن کی زندگیاں برباد کر دی جانی تھیں۔۔۔

"روحیل میں تمہارے ساتھ آنا چاہتی ہوں۔۔۔"

اس سے پہلے کے وہ اپنی بات مکمل کرتی جب پیچھے سے کسی نے انتہائی جارحانہ انداز میں اس کے ہاتھ سے فون کھینچ لیا تھا۔۔

آبدار اس لمس کی سختی کو پہچانتی اپنی پہلے سے چہرے پر سجی چادر کو درست کرتی پلٹی تھی۔۔۔

جب سامنے شعلے بار نگاہوں سے اپنی جانب دیکھتے مکیرم کو دیکھتے اس کی سانسیں اٹکی تھیں۔۔۔

"میرا فون واپس کرو۔۔۔"

آبدار نے اپنے خوف پر قابو پاتے کہا تھا۔۔۔

جس کے جواب میں مکیرم نے اس کا موبائل پوری قوت سے بیرونی دیوار پر دے مارا تھا۔۔۔

"یہ کیا کیا۔۔۔؟؟"

آبدار چیخی تھی۔۔۔جب مکیرم اس کی کلائی اپنی گرفت میں دبوچتا اسے اس کی کمر پر موڑتا اسے ایک جھٹکے سے اپنے قریب کر گیا تھا۔۔۔ آبدار نے گھبرا کر اپنے دوسرے ہاتھ سے نقاب کو سنبھالا تھا۔۔۔جو ایک جانب سے اس کی گال پر سرک چکا تھا۔

"تو اس کا مطلب پھوپھو کا اندازہ بالکل ٹھیک تھا۔۔تم اس کمینے کے ساتھ بھاگنے کا پلان بنائے بیٹھی ہو۔۔۔"

انتہائی نفرت سے کہتا وہ ہلکی آواز میں غرایا تھا۔۔جبکہ اس کی بات پر آبدار کا دل تھم سا گیا تھا۔۔۔

وہ اس کی آدھی بات سن کر انتہائی غلط مطلب نکال گیا تھا۔۔ مگر وہ بھی تو آبدار تھی۔۔

صفائی دینا یا وضاحت کرنا وہ بھی اس انسان کے سامنے۔۔۔ اس کے لیے مرنے کے مترادف تھا۔۔

"ہاں بھاگ جانا چاہتی ہوں۔۔۔ روحیل کے ساتھ بھاگنا چاہتی ہوں۔۔۔ غیرت مند مرد بنو اور طلاق دو ایسی بدکردار عورت کو۔۔ جس کے دل میں کوئی اور بستا ہے۔۔ جو تمہیں اس قابل بھی نہیں سمجھتی کے اپنی صورت دکھائے۔۔۔"

آبدار اس کی غلط فہمی دور کرنے کے بجائے اس سے بھی اونچی آواز میں چیخی تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"پلیز چھوڑ دو مجھے۔۔۔ خدا کے لیے جانے دو۔۔۔ یہ ظلم مت کرو مجھ پر۔۔۔۔"

وہ مسلسل چیخ رہی تھی۔۔ اپنا بچاؤ کرنے کی بہت کوشش کر رہی تھی۔۔۔

مگر وہاں تاریک کمرے اور تنہائی میں اس کی آواز سننے والا کوئی نہیں تھا۔۔

وہ وحشی درندہ اس کے منہ پر اپنا بھاری ہاتھ رکھتا اس کی چیخوں کا گلا گھونٹ چکا تھا۔۔۔اور جب اسے آزادی بخشی تھی تو اس سے اس کا سب کچھ چھین چکا تھا۔۔۔

اس کی عزت اور نسوانیت ملیامیٹ ہو چکی تھی۔۔

اس کی آنکھوں سے سارے خواب نوچ لیے گئے تھے۔۔۔

وہ لٹی پٹی حالت میں کہیں سے بھی وہ پہلی والی لڑکی معلوم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

وہ اب بھی ہذیانی انداز میں چیخ رہی تھی۔۔۔

جب اچانک اسے کسی نے نرمی سے تھاما تھا۔۔۔

"بی بی جی۔۔۔بی بی جی کیا ہوا آپ کو۔۔۔؟؟ آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟؟"

زلیخہ اپنی بی بی کی حالت دیکھ آنکھوں میں آنسو بھرے نرمی سے سے پکارتی اسکو تھام کر اپنے ساتھ لگا گئی تھی۔۔۔

مہربانو نے خوفزدہ نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔اپنی بی بی کو اس طرح سے دیکھنا زلیخہ کا دل چیر گیا تھا۔۔۔

"مم میں کہاں ہوں زلیخہ۔۔۔مم مجھے گھر لے چلو۔۔۔وہ۔۔وہ پھر آجائے گا زلیخہ۔۔۔"

مہر بانو زلیخہ کے دونوں ہاتھ اپنے کانپتے ہاتھوں میں لیتے اس کے آگے ہاتھ جوڑ گئی تھی۔۔۔

"بی بی یہاں کوئی نہیں آسکتا۔۔۔ آپ محفوظ ہیں بی بی۔۔ اپنے گھر اپنے کمرے میں۔۔۔'

زلیخہ نے اس کے لرزتے وجود کو سنبھالنے کی کوشش کی تھی۔۔ جو اس کے سنبھلنے میں ہی نہیں آرہی تھی۔۔۔

اسی لمحے اسے گاڑی کا مخصوص ہارن سنائی دیا تھا۔۔

"چھوٹے سائیں آگئے ہیں بی بی۔۔۔ میں ان کو بلاتی ہوں۔۔۔"

زلیخہ اچھے سے جانتی تھی کہ اس کی بی بی کو ایک ہی انسان سنبھال سکتا تھا۔۔

وہ مہربانو کو وہیں چھوڑتی باہر کی جانب بھاگی تھی۔۔۔

مکیرم میر عالم نے فون کان سے لگائے اسی وقت گیٹ سے اندر قدم رکھا تھا۔۔۔رات کا پہر تھا سب سو رہے تھے۔۔۔

جب زلیخہ حواس باختہ حالت میں بھاگتے ہوئے اسکے سامنے آئی تھی۔۔۔

"چھوٹے سائیں۔۔۔وہ۔۔۔وہ بی بی۔۔۔"

زلیخہ کے لبوں سے بس اتنا ہی نکلنا تھا کہ مکیرم کی روشن پیشانی پر بل نمایاں ہوئے تھے۔۔۔

وجیہہ پر کشش چہرے پر تشویشناک تاثرات آن ٹھہرے تھے۔۔

فون کاٹتا وہ زلیخہ کی پوری بات سنے بغیر ہی تیزی سے مہربانو کے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

زلیخہ بھی اس کے پیچھے جانے لگی تھی جب اس کی نظر گلاس وال سے پرے نظر آتے لان پر پڑی تھی۔۔۔

اسے گیلے گھاس پر چلتا تاریک سایہ ساد کھائی دیا تھا۔ دودھیا پیر اور
گداز ٹخنوں پر بندھی سیاہ ڈوری۔۔۔

وہ وجود اس وقت ارد گرد کے ماحول سے بالکل بیگانہ تھا۔۔۔یہ
لان گھر کے پچھلے حصے کی طرف تھا۔۔۔

جہاں اس وجود کی مکمل اجارہ داری تھی۔۔

مکیرم کی دھاڑ پر زلیخہ ہوش میں آتی تیزی سے اوپر کی جانب بڑھ
گئی تھی۔۔۔جبکہ اب عالم ولا کے باقی کمروں کی لائٹس بھی آن
ہونے لگی تھیں۔۔

ان سب سے لاتعلق وہ وہاں ٹھنڈ میں ٹہلتی اپنی ذات میں مگن تھی۔۔۔اسے پرواہ نہیں تھی اندر کچھ بھی ہوتا۔۔۔

اس کے اندر تو الگ جنگ چھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"مکیرم۔۔۔۔"

اس سیاہ تھری پیس سوٹ میں ملبوس وجاہت اور دلکشی کے شکار شخص کو تکتے مہربانو کا چہرا آنسوؤں سے بھیگنے لگا تھا۔۔۔وہ آگے بڑھی تھیں اور اس کے مضبوط وجود میں سما گئی تھیں۔۔۔

وہ تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔۔اس کی حالت بالکل غیر تھی۔۔۔

مکیرم نے بہت ہی نرمی اور عقیدت کے ساتھ اس وجود کو جو اس کی زندگی میں بہت زیادہ اہمیت رکھتا تھا۔۔۔اپنے وجود میں بھینچ لیا تھا۔۔۔

"کیوں ہلکان کرتیں ہیں خود کو اتنا۔۔۔؟؟میرے ہوتے ہوئے کوئی آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔۔یقین رکھیں مجھ پر۔۔۔"

مہربانو کی پیشانی پر لب رکھتے اس نے عقیدت بھرے انداز میں کہا تھا۔۔۔جو اس کے سینے میں چہرا چھپائے روئے جارہی تھی۔۔۔

یہ پہلی بار نہیں تھا۔۔۔ پچھلے کئی سالوں سے وہ اسی عذاب سے گزر رہی تھیں۔۔۔

"یہاں بیٹھیں۔۔۔"

کافی دیر بعد جب ان کی حالت سنبھلی تو مکیرم نے انہیں تھام کر بیڈ پر بیٹھایا تھا۔۔زلیخہ سے پانی کا گلاس لیتے اس نے مہربانو کے لبوں سے لگایا تھا۔۔

وہ گھونٹ گھونٹ اپنے اندر اتر تیں اب بھی کانپ رہی تھیں۔۔

ان کی حالت دیکھ مکیرم کی کنپٹی کی رگیں ابھر آئی تھیں۔۔وہ بہت ضبط سے انہیں سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

اس کی آنکھیں بے پناہ سرخ تھیں۔۔۔

"مہر بانو تم ٹھیک ہو۔۔؟"

فضیلت بیگم پریشانی کے عالم میں اندر داخل ہوئی تھیں۔۔باقی بھی جاگ چکے تھے مگر اندر کوئی نہیں آیا تھا۔۔۔

مکیرم نے ہاتھ اٹھاتے فضیلت بیگم کو فاصلے پر ہی رکنے کا اشارہ کر دیا تھا۔۔

"وہ ٹھیک ہیں۔۔میں ان کے پاس ہوں۔۔ آپ صبح مل لیجیے گا۔۔۔"

اس کا لہجہ سرد اور دوٹوک تھا۔۔۔مہر بانو کے معاملے میں وہ کسی کی مداخلت برداشت نہیں کرتا تھا۔۔۔

مہربانو اس کے دونوں ہاتھ مضبوطی سے تھامے ہوئی تھیں۔۔

فضیلت بیگم اس اہانت پر سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ وہاں سے پلٹ گئی تھیں۔۔۔

"تم میرے پاس رہو پلیز۔۔۔"

مہربانو کپکپاتی آواز میں بولتیں ابھی بھی خوف کے زیر اثر تھیں۔۔۔

"میں آپ کے پاس ہوں پھوپھو جانی۔۔۔ پلیز ریلیکس ہو جائیں۔۔۔"

ان کی پیشانی پر لب رکھتے اس نے ان کے برابر بیٹھتے کانپتے وجود کو اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔۔

وہ رشتے میں اس کی پھپھو تھیں۔۔ مگر وہ اس کے لیے ماں باپ اور بہن بھائیوں سے بڑھ کر تھیں۔۔۔

ان کی تکلیف اسے بھی اندر سے توڑ دیتی تھی۔۔۔

جیسے اس وقت وہ شدید اذیت کا شکار تھا۔۔۔ مہربانو کو بیڈ پر لیٹاتے اس نے ان پر کمبل ڈالا تھا۔۔۔ مہربانو نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے جکڑ رکھا تھا۔۔۔

"کھانا کھایا آپ نے۔۔۔؟؟"

مکیرم نے ان کے قریب کرسی پر بیٹھتے محبت سے پوچھا تھا۔۔۔

جس کے جواب میں وہ نفی میں سر ہلا گئی تھیں۔

"تم جانتے ہو مجھے تمہارے بغیر کھانا کھانا پسند نہیں ہے۔۔ تم پھر بھی اپنی مصروفیات میں مجھے بھول جاتے ہو۔۔ تم نے وعدہ کیا تھا۔۔۔ ہفتے کا یہ ایک دن تم میرے ساتھ ڈنر کرو گے۔۔"

اس کے وجیہہ نقوش کو محبت پاش نگاہوں سے دیکھتے انہوں نے شکوہ کیا تھا۔۔۔ جبکہ مکیرم کو ان کے بنا ڈنر کر کے سونے کا سن کر افسوس کے ساتھ ساتھ غصہ بھی آیا تھا۔۔

"آپ بنا ڈنر کیے سو رہی تھیں۔۔۔ مجھے کسی نے بتایا نہیں۔۔۔"

اس کی قہر آلود نگاہوں پر زلیخہ کے طوطے اڑے تھے۔۔۔اس بچاری نے تو نجانے کتنی منتیں کی تھیں۔۔

مگر مہربانو کی ضد بالکل مکیرم میر عالم جیسی تھی۔۔

مکیرم کے اشارے پر زلیخہ فورا کھانا گرم کر کے لے آئی تھی۔۔

مکیرم ڈنر کر کے آیا تھا باہر سے۔۔وہ بہت اہم کیس میں مصروف تھا اسلیے لیٹ ہو گیا تھا۔۔

پر اس وقت اپنی پیاری پھوپھو کے بھوکے ہونے کا سن کر اس نے ان کو پوری کمپنی دی تھی۔۔

کافی دیر تک ان کے ساتھ باتیں کرتا وہ اب ان کو مکمل طور پر نارمل کر چکا تھا۔۔۔ مہر بانو کے مسکراتے چہرے کو تکتا وہ اندر تک پر سکون ہوا تھا۔۔

انہوں نے اپنی زندگی میں بہت کچھ برداشت کیا تھا۔۔۔ وہ انہیں اس اذیت سے نکالنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر چاہ کر بھی ایسا نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔ ماضی ایک آسیب بن کر ان کے زہن سے چپکا ہوا تھا۔۔ جو ان کی جان چھوڑنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔

ان کو سوتا دیکھ وہ کمرے سے نکل آیا تھا۔۔۔ اس کا رخ اپنے کمرے کے بجائے سٹڈی کی جانب تھا۔ کوریڈور عبور کرتے اس کی

نظر پچھلی جانب کھلی کھڑکی پر پڑی تھی۔۔ تیز ہوا سے پردے اڑ رہے تھے۔۔

جلتا سیگریٹ انگلیوں میں دبائے وہ وہاں آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔ جب اس کی نظر لان میں اس شدید نقصان ٹھنڈ میں ٹہلتے وجود پر پڑی تھی۔ ہمیشہ کی طرح اس کا چہرا آج بھی نگاہوں سے پوشیدہ تھا۔

دودھیا پیر فاصلے سے بھی اپنی چمک واضح کر رہے تھے۔۔۔ اس انسان پر نظر پڑتے ہی مکیرم میر عالم کا موڈ مزید غارت ہوا تھا۔۔۔

سیاہ آنکھوں میں سیاہی کا احساس مزید بڑھ گیا تھا۔چہرے پر نفرت کے آثار نمایاں ہوئے تھے۔۔۔

لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔اس کی کنپٹی کی ابھری رگیں اس کے اندر برپا طوفان کی نشاندھی کر رہی تھیں۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"آبدار۔۔۔"

وہ اپنے کمرے میں بیٹھی بیڈ پر بکس پھیلائے پڑھائی میں مصروف تھی جب امبر اسے پکارتے ہوئے اندر آئی تھی۔۔۔

"ہممہ۔۔۔بولو۔۔۔۔"

بنا چہرا اوپر اٹھائے اس نے جواب دیا تھا۔۔۔وہ اپنے مخصوص سیاہ رنگ کے لباس میں ملبوس ارد گرد کے ماحول سے بیگانہ تھی۔۔۔

"تمہیں پتا ہے مہر بانو پھوپو کی طبیعت رات کو پھر سے بہت خراب ہو گئی تھی۔۔۔شکر ہے مکیرم بھائی بر وقت آ گئے اور انہیں سنبھال لیا۔۔۔ورنہ وہ اس حالت میں کسی اور سے سنبھلتی بھی تو نہیں ہیں۔۔بچاری کتنی تکلیف کا شکار ہیں۔۔۔"

امبر اس کے قریب بیڈ پر بیٹھتی افسردگی سے بولی تھی۔۔

"پورادن باقی سب کو تکلیف کا شکار کرتیں ہیں۔۔ تو رات کو انہیں کیسے سکون کی نیند ملے گی۔۔۔ جیسے کو تیسا۔۔۔"

آبدار نے کندھے اچکاتے لاپروائی سے جواب دیا تھا۔۔ اس کے انداز میں کسی بھی قسم کی فکر یا افسوس نہیں تھا۔۔۔ امبر اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔

"تم گئی نہیں ان سے ملنے۔۔۔ سب ہی جا کر مل آئے ہیں۔۔۔ تم جانتی ہو وہ کتنی حساس طبیعت کی مالک ہیں۔۔۔ ایک ایک بات کو نوٹ کر کے کیسے دل پر لے لیتی ہیں۔۔۔ تمہیں جانا چاہیے ان سے ملنے۔۔۔"

امبر کی بات پر آبدار نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔ وہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی شاور لے کر نکلی تھی۔۔۔ اس کے سیاہ دراز بال اس کے چہرے کے گرد بکھرے اس حسن پری کی دلکشی میں مزید اضافہ کر رہے تھے۔۔۔

اس کا دودھیا نازک سراپا ہر پل سیاہی میں لپٹا رہتا تھا۔۔ یہ رنگ پوری زندگی کے لیے اس کا مقدر بنا دیا گیا تھا۔۔ جسے وہ بہت خوش دلی کے ساتھ قبول کر چکی تھی۔۔۔

"جانتی ہوں کتنی حساس ہیں وہ۔۔۔ پورے دن کی ایک ایک بات نوٹ کرتی ہیں۔۔۔ اور شام کو اپنے چہیتے کے دماغ میں ڈالتی

ہیں۔۔۔ تاکہ گھر والوں پر ان محترمہ کی جانب سے جو قہر برسانا رہ گیا ہے وہ ان کا لاڈلا برسا دے۔۔ اور رہی بات میرے ملنے جانے کی تو مجھے دیکھ کر ان کی طبیعت ٹھیک نہیں مزید خراب ہی ہوتی ہے۔۔۔ اس لیے میں یہیں ٹھیک ہوں۔۔۔"

آبدار نے اب کی بار بہت تفصیل سے اس کی بات کا جواب دیا تھا۔۔۔ جو کب سے اس کا دماغ کھائے جا رہی تھی۔۔

اسے یہ پھوپو نامہ سننا بالکل بھی پسند نہیں تھا۔۔

"تم پھوپو کو اتنا ناپسند کیوں کرتی ہو۔۔۔انہوں نے اپنی لائف میں جو کچھ دیکھا ہے اس کے بعد انسان ایسا ہی تلخ ہو جاتا ہے۔۔۔اگر وہ تمہیں ڈانٹتی ہیں تو اس کی وجہ بھی تو تم خود ہی ہو۔۔۔"

امبر کو اپنی پھوپھو کی شان میں کی گئی اس کی گستاخی پسند نہیں آئی تھی۔۔

"ہاں بالکل اس گھر میں ہوئی ہر غلط بات کی وجہ میں ہی ہوں۔۔تو تم لوگ میرے پاس کیوں آتے ہو۔۔۔بخش دو مجھے۔۔۔"

وہ بھی چڑھ کر بولی تھی۔۔۔

امبر نے جواباً اسے گھوری سے نوازا تھا۔۔اس پورے گھر میں ایک امبر ہی تھی جس سے اس کی دوستی تھی۔۔ مگر مہر بانو پھوپھو کی وجہ سے ان دونوں میں ہمیشہ ایسی ہی جھڑپ ہو جاتی تھی۔۔

"ہاں نہیں بات کر رہی تم سے۔۔۔ سڑتی رہو اسی کمرے میں۔۔۔
"

امبر نے بھی جواباً اسی کے انداز میں کہتے باہر کا رخ کیا تھا۔

عالم ولا لاہور کے پوش علاقے میں وسیع و عریض رقبے پر بنایا گیا تھا۔۔۔

احتشام عالم کا شمار ملک کے نامور سیاستدانوں میں ہوتا تھا۔۔ ان کے دونوں بھائی بھی ان کے ساتھ ان کی سیاسی پارٹی سنبھال رہے تھے۔۔۔ جس کی بنیاد احتشام عالم کے والد نے رکھی تھی۔۔

سیاست ان کے خون میں شامل تھی۔۔ جس میں چلتی سازشوں کا خیال ان کا گھرانہ کئی بار ہو چکا تھا۔۔۔ مگر سیاست کو چھوڑنا ان کے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔

اسی خاطر وہ اب تک اپنے خاندان میں آئے ہر طوفان کا مقابلہ کرتے اپنی جگہ ڈٹ کر کھڑے ہونے کے ساتھ ساتھ سیاست میں بھی اپنا ایک نام بنائے ہوئے تھے۔

ان کے خاندان کو معاشرے میں بہت عزت بھری نگاہوں سے دیکھا جاتا تھا۔۔۔ان ک خاندان ہمیشہ پر معاملے میں معتبر رہا تھا۔۔۔

احتشام عالم اور ان کے بھائی اسحاق عالم نے تو مل کر اپنے باپ کا خواب پورا کرتے اپنی پارٹی کو کامیابی کی بلندیوں پر پہنچایا تھا۔۔۔ مگر ان کی اولاد اس معاملے میں ان کے جیسی نہیں نکلی تھی۔۔۔

ان سب کے اپنے اپنے خواب تھے۔۔سب نے اپنی مرضی کے پروفیشن چنے تھے۔۔۔جس میں مکیرم میر عالم کے علاوہ باقی کسی کی فیلڈ احتشام عالم کو پسند نہیں آئی تھی۔۔

ان کا بہت بڑا اورشہ تھا۔۔۔ لاہور کے ساتھ ہی ان کا نواحی گاؤں

میراں بخش تھا۔۔۔ جو انہیں کی جاگیر تھا۔۔۔ ہر سال وہاں ہوئی

کاشت کاری کی بھاری رقم انہیں ملتی تھی۔۔۔ اس کے علاوہ ان کے

اپنے کئی بزنس تھے۔۔۔

جنہیں سنبھالنے کے لیے احتشام عالم نے اپنے بیٹوں سے ان کی

جاب چھڑوا کر انہیں اس کام پر لگا دیا تھا۔۔۔ جس پر وہ لوگ

ناخوش تو تھے۔۔۔ مگر باپ کے آگے بول نہیں سکتے تھے۔۔

پورے عالم ولا پر احتشام عالم کا زور چلتا تھا۔۔۔ اور ان کے بعد اگلا

نمبر تھا مہربانو عالم کا۔۔۔

جو اپنے بھائیوں کی چہیتی بہن اور اپنے بھتیجوں کی لاڈلی پھوپھو تھیں۔۔۔

بظاہر یہ دونوں خاندان کے سربراہ مانے جاتے تھے۔۔ مگر ان دونوں کے ہر فیصلے میں مکیرم میر عالم بھی اسی فیصد شمولیت رکھتا تھا۔۔ وہ بھی مزاج میں اپنے تایا جیسا تھا۔۔۔

سرد، سخت گیر، اکھڑ اور دوٹوک۔۔

اس کی نرمی صرف اپنی پھوپھو کے سامنے ہی جھلکتی تھی۔ ان کے علاوہ تو کسی کی جرأت نہیں ہوتی تھی کہ وہ مکیرم سے کوئی نارمل بات بھی کر سکے۔۔۔

شہر میں رہنے کے باوجود ان کے خاندان میں بہت ساری حد بندیاں اب بھی قائم تھیں۔۔

ان کے گھر کی خواتین کو سب کچھ فراہم کیا جاتا تھا۔۔ مگر انہیں اپنے گھر کے مردوں سے آگے نکلنے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔ ان کو پڑھنے کے لیے یونیورسٹی بھیجا گیا تھا۔ مگر ان کے سبجیکٹ کا انتخاب مہربانو نے ہی کیا تھا۔۔۔

احتشام عالم کبھی کہیں چاہتے تھے کہ ان کے گھر کی کوئی بھی عورت جاب کرے یا گھر سے باہر کسی بھی طرح کے کام کے لیے پیر نکالے۔۔۔

ان کے بہت سارے دشمن تھے۔۔۔ جس کی وجہ سے انہیں اپنی عورتوں کے معاملے میں بہت زیادہ احتیاط برتنی پڑتی تھی۔۔

احتشام عالم اور فضیلت بیگم کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔۔۔

احمد، عاقب، عروسہ اور امبر۔۔۔

ان سے چھوٹے افضال عالم تھے۔۔۔ جن کی بہت سال پہلے اپنی بیوی ارم کے ساتھ ایک ساتھ سفر کرتے ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ڈیتھ ہو چکی تھی۔۔۔ ان کے دو بیٹے تھے شہباز میر عالم اور مکیرم میر عالم۔۔۔

مکیرم اپنے والدین کی وفات کے بعد اپنی پھوپھو کے مزید قریب ہو گیا تھا۔

تیسرا نمبر اسحاق عالم کا تھا۔۔۔ان کی اور عالیہ بیگم کی دو بیٹیاں تھیں

تانیہ اور آبدار۔۔

تانیہ اور شہباز کی شادی ہو چکی تھی۔۔اور وہ ایک خوشحال زندگی گزار رہے تھے۔۔

سب سے آخر پر مہر بانو اور نوروز عالم تھے۔۔نہ صرف ان کا عمر میں باقی بہن بھائیوں سے دس سال کا ڈفرنس تھا۔۔بلکہ وہ دونوں جڑواں بھی تھے۔۔۔

نوروز عالم کی شادی سجیلا سے ہوئی تھی۔۔ان کی بھی ایک بیٹی وردہ اور بیٹا ساحل تھا۔

جبکہ مہر بانو کی زندگی میں بارہ سال پہلے جو بھیانک واقع ہوا تھا۔۔ اس کے بعد سے وہ ایسی ٹوٹی تھیں کہ اب تک اپنی ذات کی بکھری کرچیاں نہیں سمیٹ پائی تھیں۔۔۔

ان کی اذیت اس گھر کے ہر فرد کے دل میں نسب تھی۔۔۔ مگر چاہ کر بھی کوئی انہیں اس عذاب سے نہیں نکال پا رہا تھا۔۔۔

اس بھٹی میں ان کے ساتھ ساتھ کئی اور زندگیاں بھی سلگھ رہی تھیں اس گھر میں۔۔۔ جن کے بارے میں کبھی کوئی بات نہیں کرتا تھا۔۔۔ نہ وہ کسی کے لیے اتنی اہم تھیں جتنی مہربانو سب گھر والوں کے لیے اہم تھیں۔۔۔۔

گھر کے سبھی لوگ مہربانو سے بہت محبت کرتے تھے۔۔۔ جو اپنے ساتھ ہوئے اس دردناک اور بھیانک حادثے کے بعد سے بہت

زیادہ تلخ ہو گئی تھیں۔۔۔ وہ پہلے ہی تھوڑی ضدی طبیعت اور سخت مزاج کی تھیں۔۔۔

مگر اس ایک حادثے نے انہیں مزید بے حس اور جنونی بنا دیا تھا۔۔۔ اگر ان کی بات نہ مانی جاتی تو وہ خود کو بھی نقصان پہنچانے سے گریز نہیں کرتی تھیں۔۔

اسی خاطر سب ان کی کہی ہر بات کو ماننا اپنا فرض سمجھتے تھے۔۔۔ مکیرم ان کے معاملے میں بالکل بھی کمپرومائز نہیں کرتا تھا۔۔۔ نہ کسی کی کوئی گستاخی برداشت کرتا تھا۔۔

ان کے خلاف جانے والے کو سزا ملتی تھی۔۔۔اور اب تک ان سزاؤں میں سب سے زیادہ حصہ آبدار عالم کا تھا۔۔۔

جسے اپنی پھوپھو بالکل بھی پسند نہیں تھیں۔۔۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ ان پر بہت ظلم ہوا تھا۔۔۔وہ پھر بھی اپنے دل کو ان کے معاملے میں نرم نہیں کر پائی تھی۔۔۔

جس کی سزا اسے یہ ملی تھی کہ ساری زندگی کے لیے اس کے نام سیاہی لکھ دی گئی تھی۔۔۔جس سیاہی سے وہ کبھی چھٹکارا نہیں پا سکتی تھی۔۔۔

کم از کم مکیرم میر عالم کے زندہ ہوتے ہوئے تو بالکل بھی نہیں۔۔۔۔

اس کے اندر اب اپنی پھوپو اور ان کے چہیتے کے لیے نفرت مزید بڑھ چکی تھی۔۔۔ جس کی کوئی حد اور حساب نہیں تھا۔۔۔۔

امبر کے بولے چند الفاظ اس کا موڈ غارت کر چکے تھے۔۔

اپنی بکس بند کرتی وہ کھڑکی کے پاس آن کھڑی ہوئی تھی۔۔ عالم ولا کے سبھی کمروں کے پردے ان کے مکینوں کی مرضی کے تھے۔۔۔ مگر اس کی پیاری پھوپھو نے اس کے کمرے کی ہر شے کو سیاہ بنا دیا تھا۔۔۔

اس کے کانوں میں اب بھی وہ ساری چیخیں اور فریادیں گونجتی تھیں جو اس نے اس سزا سے بچنے کی خاطر اپنے بڑوں کے قدموں میں گر کر کی تھیں۔۔۔ مگر اس کی اور اس کی ماں کے آنسوؤں کو کسی نے بھی اہمیت نہیں دی تھی۔۔۔

وہ بنا قصور کے گنہگار قرار دے دی گئی تھی۔۔

اس دن کے بعد سے اس کی نفرت ان دو لوگوں کے لیے مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

مہربانو عالم اور مکیرم میر عالم۔۔۔۔۔شدید نفرت تھی اسے ان دو لوگوں سے۔۔۔

جنہوں نے اپنی انا کو تسکین پہنچانے کے لیے اس کی زندگی کو مذاق بنا دیا تھا۔۔۔

ان لمحوں کو یاد کرتے اس پل بھی اس کا چہرا آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔۔اسے دکھ تو اس بات کا تھا کہ اسے سزا دینے کے باوجود مظلوم اس کی پھوپو کو ہی مانا جاتا تھا۔۔۔

اور وہ زرا سا اپنے حق کے لیے بول لینے پر بدتمیز، بدزبان اور بدلحاظ قرار دی جاتی تھی۔۔۔وہ تنگ تھی اپنی اس زندگی سے بہت زیادہ تنگ۔۔۔۔اگر اسے اپنی ماں کا خیال نہ ہوتا تو وہ کب کی یہاں سے فرار ہو چکی ہوتی۔۔۔

وہ گم صُم سی کھڑی تھی جب اسی لمحے بیڈ پر رکھا اس کا موبائل بجا تھا۔۔

آنسو صاف کرتے وہ تیزی سے آگے بڑھی تھی۔۔۔موبائل سکرین پر جو نام جگمگا رہا تھا اسے دیکھتے اس کے بھیگے لبوں پر مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔کمرے کی دروازہ لاک کرتے اس نے کال پک کی تھی۔۔۔

"آبدار کیسی ہو۔۔۔؟؟"

اس کی آواز سنتے ہی دوسری جانب سے بے ساختگی سے پوچھا گیا تھا۔۔۔وہ زیادہ تر دن کے ٹائم اس کی کال پک نہیں کرتی تھی۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔ تم پہلے یہ بتاؤ ماموں کیسے ہیں۔۔۔؟؟ ملاقات ہوئی ان سے۔۔۔ ان کی طبیعت ٹھیک ہے نا۔۔۔؟؟ انہوں نے میرے بارے میں پوچھا۔۔ اور کون کون ملنے گیا تھا ان سے۔۔۔ نانو بھی ساتھ گئی تھیں کیا۔۔۔؟؟ کتنے خوش ہوئے ہونگے وہ ان سے مل کر۔۔۔۔"

آبدار نے بنار کے جوش کے عالم میں ایک ہی سانس میں کئی سوال کر ڈالے تھے۔۔۔

جبکہ دوسری جانب اس کے ان سوالوں کے جواب میں اسے ایک گہرا بوجھل سانس سننے کو ملا تھا۔۔۔

"روحیل کیا ہوا۔۔؟؟سب خیریت ہے۔۔۔"

آبدار کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے۔۔۔

"ہمیں چاچو سے نہیں ملنے دیا گیا آبدار۔۔۔۔"

اس نے بے بسی سے جواب دیا تھا۔۔۔

"مگر کیوں۔۔۔؟؟کورٹ کے آرڈرز تھے تم لوگوں کے پاس۔۔۔

وہ لوگ کیسے روک سکتے ہیں تم لوگوں کو ملنے سے۔۔۔۔'

آبدار مٹھیاں بھینچتے خفگی سے بولی تھی۔۔۔

"یہاں پیسے اور طاقت کے بل پر کچھ بھی ہو سکتا ہے آبدار۔۔۔۔"

اس کی آواز بہت تھکی تھکی سی تھی۔۔۔ جیسے وہ لڑ لڑ کر تھک چکا

ہو۔۔۔۔

"روحیل تم سے مجھے ایسی ناامیدی کی توقع نہیں تھی۔۔۔ تمہیں

بات کرنی چاہیے تھی۔۔۔ وہاں کیا ہوا۔۔ مجھے پوری بات جاننی

ہے۔۔۔۔"

آبدار کے لہجے کا سارا جوش ماند پڑ چکا تھا۔۔۔

"مکیرم میر عالم اور احتشام عالم نے اپنی طاقت استعمال کر کے چاچو

سے ملاقات کے آرڈرز مسترد کروا دیئے۔۔۔ جیسے وہ اب تک

کرتے آئے ہیں۔۔۔ تم اچھے سے جانتی ہو ان کو۔۔۔ کتنی نفرت

کرتے ہیں وہ چاچو سے۔۔۔ان کا بس چلے تو وہ چاچو کو اگلی سانس بھی نہ لینے دیں۔۔۔

پر اس معاملے میں بات ان پر آنی ہے اور وہ اپنی پارٹی کی ریپوٹیشن خراب نہیں کریں گے۔۔یہی وجہ ہے کہ چاچو اب تک جیل میں زندہ موجود ہیں۔۔۔ لیکن پچھلے بارہ سال سے ان سے ملاقات نہیں کروائی جا رہی ان کے گھر والوں کی۔۔وہ انہیں تنہائی کی مار مارنا چاہتے ہیں۔۔

تاکہ وہ خود ہی اپنے ہاتھوں اپنی جان لے لیں۔۔۔اس گھر سے میرے اور نانو کے علاوہ کوئی ان سے ملنے نہیں گیا۔۔۔"

روحیل کی بات سنتے آبدار آنکھوں کو سختی سے میچ گئی تھی۔۔وہ کتنی خوش تھی کہ آج اسے اپنے ماموں کے بارے میں تھوڑا بہت تو علم ہو گا ہی کہ وہ کس حال میں ہیں۔۔

پر اس کے اپنے ہی گھر کے لوگوں نے وہ خوشی پوری ہی نہیں ہونے دی تھی۔۔۔جیسے اب تک ہوتا آیا تھا۔۔۔

وہ ایک انسان جو اس کی خوشیوں کا دشمن تھا۔۔وہ ہر بار ایسے ہی راہ کی رکاوٹ بن کر کھڑا ہو جاتا تھا۔۔۔

مکیرم میر عالم کا شمار ملک کے سب سے ذہین اور کامیاب ترین بیرسٹرز میں ہوتا تھا۔۔۔جو پچھلے چار سالوں سے بہت محنت اور

لگن کے ساتھ اپنے پروفیشن کو لے کر چل رہا تھا۔۔ احتشام عالم کا بھتیجا ہونے کے باوجود اس نے کبھی انصاف کے معاملے میں انہیں بھی کوئی رعایت نہیں دی تھی۔۔۔

وہ اپنے معاملات میں اتنا ہی ایماندار تھا۔۔ پوری دنیا اس کی تعریف کرتی تھی۔۔

سوائے آبدار عالم کے۔۔ جسے وہ انسان جھوٹا، دوغلا اور اپنی پھوپھو کے ہاتھوں بنی کٹھ پتلی سے زیادہ کچھ نہیں لگتا تھا۔۔

پچھلے بارہ سالوں سے ایک گھر میں رہنے کے باوجود وہ نہ تو اس انسان کے سامنے گئی تھی۔۔ اور نہ مکیرم میر عالم نے اسے دیکھا

تھا۔۔ان دونوں میں سے کسی کو بھی ایک دوسرے سے بات کرنے کی نہ کوئی چاہ تھی۔۔۔اور نہ کبھی مہربانو کی وجہ سے انہیں ایسا کوئی موقع ملا تھا۔۔۔

ان دونوں کے بیچ رشتے تو بہت نکلتے تھے۔۔۔ مگر ایک رشتہ جو سب سے بڑا اور مضبوط رشتہ تھا وہ تھی ان دونوں کی ایک دوسرے کے لیے شدید نفرت۔۔۔۔

جو ایک دوسرے کے لیے انجان ہونے کے باوجود ہر گزرتے دن کے ساتھ بڑھتی ہی جا رہی تھی۔۔۔

آج تو آبدار کی نفرت میں مزید اضافہ ہوا تھا۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا ابھی جا کر اس شخص کا منہ نوچ لے۔۔

خود کو سمجھتا کیا تھا وہ۔۔۔کیوں فرعون بنا بیٹھا تھا۔۔۔خود تو ماں کی محبت سے انجان تھا مگر اس ایک ماں کی فریاد بھی سنائی نہیں دیتی تھی اسے۔۔۔جو بستر مرگ پر پڑی اپنے بیٹے کو ایک بار دیکھنے کی امید لیے لمحہ بالمحہ اپنی زندگی ہار رہی تھیں۔۔۔

"نانو کیسی ہیں۔۔۔؟؟"

آبدار نے کافی دیر بعد بمشکل پوچھا تھا۔۔۔

"کیسی ہو سکتی ہیں۔۔۔؟؟"

روحیل کی آواز سے صاف نظر آرہا تھا کہ وہ کتنی تکلیف میں تھا۔۔

"بابا نے سختی سے منع کیا تھا کہ ہم میں سے کوئی بھی چاچو کو ملنے نہیں جائے گا۔۔۔ ان کا کہنا ہے ان کا بھائی ان کے لیے اسی دن مر گیا تھا۔۔ جس دن اس نے ان کا غرور ان کی عزت مٹی میں ملائی تھی۔۔۔ اس کے کیے گھٹیا فعل کی وجہ سے انہوں نے اپنا باپ کھویا تھا۔۔۔ اور اپنی بہن سے زندگی بھر کے لیے سارے تعلقات توڑنے پڑے۔۔۔

اس گھر میں نانو کے سوا سب نفرت کرتے ہیں ان سے آبدار۔۔ مہربانو پھوپو کی حالت ہمارے سامنے ہے۔۔۔

مجھے لگتا ہے اب ہمیں بھی مان جانا چاہیے اس بات کو کے اصل کلپرٹ چاچو ہی ہیں۔۔۔اگر وہ بے قصور ہوتے تو اب تک کچھ تو سامنے آتا۔۔بابا ٹھیک کہتے ہیں آبدار۔۔۔گناہگار کا ساتھ دے کر ہم بھی گناہگار بن رہے ہیں۔۔

نانو ماں ہیں۔۔۔اور ایک ماں کو اپنی اولاد کبھی غلط نہیں لگتی۔۔۔

مجھے محسوس ہو رہا ہے ہم دونوں جذباتی ہو رہے ہیں۔۔۔

روحیل کا انداز تھکن سے چور ہار مانتا ہوا تھا۔۔

کل تک وہ بھی اسی حق میں تھا۔۔۔آج اچانک سے وہ ہار مان رہا تھا۔۔۔اس کی یہ بات آبدار کو بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔۔۔

وہ ابھی بول ہی رہا تھا کہ کب سے ضبط سے اس کی بات سنتی آبدار نے اسے ٹوک دی تھا۔۔۔

"بس۔۔۔ تمہیں جو لگتا ہے تم بولو۔۔۔ مگر مجھے کیا لگتا ہے یہ میں سوچوں گی۔۔۔ مہر بانو پھوپو وکٹم ہیں میں مانتی ہوں۔۔۔ مگر میرے رومان ماموں ایسا کبھی نہیں کر سکتے۔۔نانو کی طرح مجھے بھی یقین ہے اس بات کا۔۔۔اور پھوپھو بھی اتنی اچھی بالکل بھی نہیں ہیں۔۔۔"

وہ چڑھ کر بولی تھی۔۔۔اسے ہر ایک انسان کے لبوں سے اپنی پھوپھو کی مظلومیت کے قصے سننا ایسے ہی تپا دیتا تھا۔۔

اس کا یہی ماننا تھا کہ جو انسان خود درد سے گزرا ہو وہ بھلا کسی اور کو تکلیف کیسے دے سکتا ہے۔۔۔ جیسی تکلیف اس کی پھوپھو نے اسے دی تھی۔۔

"تمہارے ساتھ انہوں نے جو کیا وہ ان کا غصہ تھا آبدار۔۔۔ تمہارے ساتھ غلط ہوا ہے۔۔ پر تم سے بھی زیادہ برا تو ان کے ساتھ ہوا۔۔۔"

روحیل کو عالم ولا کے لوگ قطعاً پسند نہیں تھے۔۔ عجیب مغرور اور خود کو بہت اعلیٰ نسل کی مخلوق سمجھتے تھے۔۔۔ ان کے علاوہ

دوسرے لوگ ان کے لیے کوئی خاص اہمیت کے حامل نہیں تھے۔۔

مگر وہ یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ آبدار ان لوگوں سے بغاوت کر کے اپنے لیے مزید مشکلات کھڑی کرے۔۔۔اسی خاطر وہ اس کے دل سے ان لوگوں کی نفرت ختم کرنا چاہتا تھا۔۔۔

ورنہ اگر اس کے بس میں ہوتا تو وہ آبدار کو ایک سیکنڈ سے زیادہ وہاں نہ رہنے دیتا۔۔۔اسے نازک سی پیارے اور احساس رکھنے والے دل کی مالک لڑکی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے وجود کا حصہ بنا لیتا۔۔۔

پر اس کی اپنی ایک چھوٹی سی غلطی اس لڑکی کو اس سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھین گئی تھی۔۔۔

"تم سیدھی طرح بولو نا کہ تم عالم ولا والوں کی طاقت سے خوف کھا گئے ہو۔۔۔ڈر لگتا ہے تمہیں مکیرم عالم سے ٹکرانے سے۔۔۔ اسی خاطر اب ان کی حمایت کر رہے ہو۔۔۔"

آبدار اسی پر ہی چڑھ دوڑی تھی۔۔۔جو آج بالکل ہی الٹ باتیں کر رہا تھا۔۔۔اس کے ماموں کو تنہا چھوڑ رہا تھا وہ۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔میں بس یہ چاہتا ہوں تمہارے لیے یہ سب مزید مشکل کا باعث نہ بنے۔۔ورنہ جو کچھ ان لوگوں نے مجھ

سے چھینا ہے خاص کر اس مکیرم میر عالم نے۔۔میری اس سے نفرت کا کوئی حساب نہیں لگا سکتا۔۔۔اگر میرا بس چلے تو اس کو ایسی جگہ پہنچاؤں کے وہاں سے پلٹنے کا نام بھی نہ لے سکے۔۔۔۔میں بھی اس سے اس کا سب کچھ چھین کر اسے ساری زندگی کے لیے تڑپتے دیکھوں۔۔۔یہ چاہتا ہوں میں۔۔۔"

روحیل کو اس کی بات بالکل بھی اچھی نہیں لگی تھی۔

اس کی بات پر آبدار کے چہرے پر بھی سایہ سا لہرایا تھا۔۔وہ دردناک لمحات تو وہ زندگی بھر نہیں بھول سکتی تھی۔۔

جب اس چودہ سال کی لڑکی پر قہر ڈھایا گیا تھا۔۔۔

"تو اپنی اس نفرت سے پیچھے مت ہٹو۔۔۔ نفرت ہے مجھے ان لوگوں سے جو حالات کو اپنے حق میں نہ آتا دیکھ ہار مان لیتے ہیں۔۔۔ جو بزدلی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔۔۔ اور اپنوں کو تنہا چھوڑ دیتے ہیں۔۔۔ میں کبھی پیچھے نہیں ہٹوں گی۔۔ جس دن آبدار عالم ان کے ظلم سے ٹکرائی اس دن سب کچھ پاش پاش ہو جائے گا۔۔۔ میرے یہ الفاظ تم بھی یاد رکھنا۔۔۔"

اپنی بات مکمل کرتی وہ کال کاٹ گئی تھی۔۔

اس کو آج روحیل کا ہار مانتا انداز بہت برا لگا تھا۔۔۔ اسے خاطر وہ اب کچھ دن اس سے بھی بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

موبائل آف کر کے بیڈ پر پھینکتی وہ کمرے سے نکل آئی تھی۔۔۔

اس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔

اسے شدید بھوک لگ رہی تھی۔۔۔اور اب غصہ کرنے کی وجہ سے مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

"کہاں جارہی ہو۔۔۔؟؟"

وہ سیڑھیاں اترتی لاونج کی جانب بڑھ رہی تھی جب اپنی پشت پر ابھرتی سرد آواز پر اس کے چہرے کے زاویے مزید بگڑ گئے تھے۔۔۔

"کچن میں جارہی ہوں۔۔۔بھوک لگی ہے۔۔۔"

پلٹ کر اس نے مہر بانو کو جواب دیا تھا۔۔۔مہرون رنگ کے قیمتی لباس میں ملبوس ہشاش بشاش سی وہ کہیں سے بھی اسے بیمار یا ڈسٹرب نہیں لگی تھیں۔۔۔

ان کے دائیں اور بائیں جانب ان کی خاص ملازمہ زلیخہ اور نسیمہ کھڑی تھیں۔۔زلیخہ ہمہ وقت ان کے ساتھ ہوتی تھی جبکہ نسیمہ دن بھر ان کی خدمت پر معمور ہونے کے بعد رات کو اپنے کوارٹر میں چلی جاتی تھی۔۔۔

"نہیں جاسکتی ابھی تم۔۔۔ڈائننگ ہال میں مکیرم بیٹھا ہے۔۔۔ اور اس کے سامنے جانے کی غلطی بھول کر بھی مت کرنا تم۔۔۔"

اسے وارننگ دیتی نگاہوں سے گھورتے انہوں نے اس کے حسین نقوش کو نفرت بھری نگاہوں سے دیکھتے کہا تھا۔۔اس لڑکی میں انہیں جس انسان کی جھلک نظر آتی تھی وہ ان کے لیے بے پناہ نفرت کا باعث تھا۔۔

یہ جب بھی ان کے سامنے آتی تھی ان کے زخم ادھیڑ جاتے تھے۔۔۔

اوپر سے اس کے انداز کی اکڑ اور مجرم ثابت ہو جانے کے باوجود اپنے ماموں سے اس کی محبت اور حمایت مہر بانو کو جلتے کوئلوں پر

لیٹا دیتی تھی۔۔۔یہی وجہ تھی کہ وہ ہر بار ان کے اعتاب کا نشانہ بنتی تھی۔۔۔

"مجھے قطعاً شوق نہیں ہے آپ کے اس مکیرم عالم کے سامنے جانے کا۔۔۔ بھوک لگی ہے مجھے۔۔۔۔ کھانا کھانا ہے۔۔"

اسے مہر بانو کا کھانے پر ٹوکنا بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔

یہی وجہ تھی کہ وہ آگے سے ضدی لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"میں نے تم سے کہا ہے یہیں پر رک جاؤ۔۔۔ "

اس سے پہلے کہ وہ آگے کی جانب بڑھتی مہربانو نے اس کی کلائی انتہائی سختی سے اپنی مٹھی میں دبوچ لی تھی۔۔۔

"پھپھو یہ کیا کر رہی ہیں آپ۔۔۔ درد ہو رہا ہے مجھے۔۔۔۔"

آبدار ان کے اس انداز پر حیرت زدہ سی ان کی جانب دیکھتی اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ مکیرم کے معاملے میں وہ ہمیشہ اس کے ساتھ برے انداز میں ہی پیش آتی تھیں۔۔۔ مگر آج تو ان کا انداز کچھ زیادہ ہی جنونی تھا۔۔۔

جو دیکھ آبدار گھبرا گئی تھی۔۔۔ انہوں نے اس کی کلائی اتنے زور سے پکڑ رکھی تھی جیسے توڑنے کا ارادہ رکھتی ہوں۔۔

"ملازمین موجود ہیں کھانا لا دیں گی تمہیں۔۔۔ اندر جاؤ۔۔۔"

اس کو اندر کی جانب دھکیلتے انہوں نے نسیمہ کو اشارہ کیا تھا کہ وہ اسے کھانا لا کر دے۔۔۔

جبکہ آبدار منہ کے بل زمین پر گرتے گرتے بچی تھی۔۔۔

"آپ پاگل ہو گئی ہیں کیا۔۔۔ آپ جانتی ہیں مجھے کوئی شوق نہیں ہے آپ کے جیسے آپ کے اس جلاد اور بدتمیز بھتیجے کے سامنے جانے کا۔۔۔ مگر آپ میرے ساتھ ایسا سلوک نہیں کر سکتیں۔۔ سمجھیں آپ۔۔۔؟؟"

اپنا دوپٹہ درست کرتی وہ واپس ان کی جانب پلٹتی غصے سے دھاڑ اٹھی تھی۔۔۔

یہ شور سن کر لاؤنج میں بیٹھے مکیرم اور نوروز صاحب بھی اس جانب آ گئے تھے۔۔ آبدار کے لبوں سے نکلتے الفاظ وہ لوگ بھی سن چکے تھے۔یہ لڑکی کس قدر بدتمیز تھی یہ بات وہ بہت اچھے سے جانتا تھا۔۔

مہربانو اسے حویلی کی ہر بات سے آگاہ رکھتی تھیں۔۔۔اور اس لڑکی کی آئے روز بڑھتی بدلحاظی کا اندازہ ہو چکا تھا اسے۔۔۔

آبدار کی اس کی جانب پیٹھ تھی۔ وہ ان لوگوں کو نہیں دیکھ پائی

تھی۔۔ مگر مکیرم کی قہر آلود نگاہیں مہر بانو سے بدتمیزی کرتی

آبدار کی پشت پر جم کر رہ گئی تھیں۔۔۔

وہ اس وقت بھی سیاہ لباس میں ملبوس تھی۔۔۔ دوپٹہ اس کے سر

سے پھسل کر کندھوں پر آن ٹھہرا تھا۔ اس کے سیاہ سلکی بالوں کی

چمک نمایاں تھی۔۔ اسے مہر بانو نے ہی بتایا تھا کہ اس لڑکی کو اپنے

حسن پر بہت غرور تھا۔۔۔

وہ کبھی اس کے سامنے نہیں آئی تھی۔ وہ جانتا تھا نفرت کرتی تھی

وہ اس سے۔۔

اس بات سے انجان کے اس کی نفرت مکیرم کی نفرت کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔۔ ابھی اس کے بولے الفاظ مہربانو کی کہی ہر بات کی تصدیق کر گئے تھے۔۔۔ وہ کس قدر بدلحاظ اور بدتمیز لڑکی تھی۔۔

نجانے پھوپو نے کیسے صبر کر رکھا تھا۔۔ اگر وہ ہوتا تو اب تک ایک تھپڑ جڑ چکا ہوتا۔۔۔

اس گستاخی پر خاموش تو اس سے بھی نہیں رہا گیا تھا۔۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔؟؟ زبان سنبھال کر بات کرو لڑکی۔۔۔ ورنہ زبان کھینچ لوں گا تمہاری۔۔۔"

اس کے سرد و کھردرے الفاظ میں کہی بات آبدار کو پل بھر کے لیے ساکت کر گئی تھی۔۔۔

آج سے پہلے کبھی بھی اس نے اس طرح سے مخاطب نہیں کیا تھا اسے۔۔ آبدار نے اپنی مٹھیاں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔یہ ہوتا کون تھا اسے ایسا کہنے والا۔۔۔

وہ غصے سے پلٹنے لگی تھی جب اس کے نظریں سامنے کھڑی مہربانو کی جانب گئی تھیں۔۔۔جو سرد ترین نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔۔۔

آبدار کو ایک دم سے اپنے پردے کا خیال آیا تھا۔ وہ اس شخص کے سامنے نہیں لانا چاہتی تھی خود کو۔۔۔ یہ ایک واحد بات تھی جس میں وہ اور مہربانو اتفاق کرتی تھیں۔۔ وہ خود بھی مکیرم جو کو سخت ناپسند کرتی تھی۔۔۔ مگر مہربانو کو یہ جاننے کے باوجود بھی لگتا تھا کہ یہ لڑکی ان کے بھتیجے کا دماغ خراب کر سکتی تھی۔۔

اسے ان سے چھین سکتی تھی۔۔۔ اسے اپنا بنا سکتی تھی۔۔۔

وہ اتنی تو صلاحیت رکھتی تھی۔ اس کے حسن کی دو آتشی کا کوئی مقابلہ نہیں تھا۔۔

مگر ایسا ہوتا ہی تب جب دونوں کی جانب کسی ایک کے دل میں بھی اس بات کی رتی برابر بھی خواہش ہوتی۔۔۔

وہ دونوں تو ایک دوسرے کا نام سننا بھی پسند نہیں کرتے تھے۔۔۔

آبدار اپنے چہرے کو دوپٹے میں ڈھانپتی اب کی بار اس کی جانب پلٹی تھی۔۔۔اس نے اپنے چہرے کو مکمل طور پر چھپا رکھا تھا۔۔۔سوائے ان دو نین کٹوروں کے۔۔۔

سیاہ دوپٹے سے جھانکتی اس کی گھنیری خم دار پلکوں سے سجی ڈارک براؤن آنکھیں اتنی پرکشش تھیں کہ دیکھنے والا دیکھتا ہی رہ جاتا تھا۔۔مگر وہ معاملہ بھی یہاں پر نہیں تھا۔

سامنے کھڑے مکیرم میر عالم کو ان آنکھوں میں کسی قسم کا کوئی انٹرسٹ نہیں تھا۔۔

"اپنی حد میں رہو تم۔۔۔ تمہیں کوئی حق نہیں پہنچتا میرے بارے میں کچھ بھی بولنے کا مکیرم میر عالم۔۔شدید نفرت ہے مجھے آپ کے اس بھتیجے سے۔۔۔ آپ خود بھی یہ بات اپنے دماغ میں ذہن نشین کر لیں اور اسے بھی بتا دیں۔۔۔ دوبارہ میرے راستے میں آنے کی کوشش مت کیجیۓ گا۔۔۔ اچھا نہیں ہو گا آپ کے لیے۔۔۔۔ اپنا یہ مظلومیت کا ڈھونگ اپنے بھتیجے کے سامنے جاری رکھیں۔۔"

ایک نظر مکیرم پر ڈالنے کے بعد اس نے انگلی اٹھا کر مہر بانو کو وارن کیا تھا۔۔۔

اس کی جھیل سی گہری آنکھوں میں اس وقت نمی کی لہر واضح طور پر دوڑتی دکھائی دی تھی۔۔۔

عالیہ بیگم بھی امبر کے بلانے پر وہاں آچکی تھیں۔۔۔ وہاں جو ہنگامہ ان کی بیٹی نے برپا کر رکھا تھا۔ وہ دیکھ ان کے ہاتھ پیر پھول گئے تھے۔۔

مکیرم کے ہر ہر انداز سے اس کا شدید غصہ جھلک رہا تھا۔ اس کے وجیہہ نقوش میں اس وقت جیسے قہر اتر آیا تھا۔۔

"بکواس بند کرو اپنی۔۔۔"

وہ اتنے زور سے دھاڑا تھا کہ عالم ولا کے در و دیوار بھی ہل گئے تھے۔۔ اتنی ہی محبت تھی اسے اپنی پھوپھو سے۔۔ برداشت نہیں کر سکتا تھا وہ ایسی فضول باتیں ان کے لیے۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ مسلسل گستاخی کرتی اس لڑکی کی جانب بڑھتا جس کی عقل ٹھکانے لگانے کا وہ پورا اختیار رکھتا تھا۔۔۔جب مہربانو نے بروقت قریب آتے اسے تھام لیا تھا۔۔۔

"نہیں مکیرم۔۔۔اس کا دماغ خراب ہے کچھ بھی بولتی ہے۔۔ سیریس مت لو اس کی باتوں کو۔۔۔"

مہر بانو نے اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھتے اس کے چہرے کو تھام لیا تھا۔۔

آبدار کو بھی عالیہ بیگم نے بازو سے کھینچتے اپنے ساتھ لے جانا چاہا تھا۔۔۔جو وہیں پتھر بنی کھڑی مکیرم میر عالم کی آنکھوں میں اپنے لیے خود سے بھی زیادہ نفرت دیکھ رہی تھی۔وہ کیا سوچ کر آگے بڑھا تھا۔۔۔

اتنے غصے میں کیا کرنے کا ارادہ رکھتا تھا وہ۔۔۔

یہ سب سوچتے اس کی کنپٹی کی نسیں پھٹنے کے قریب ہوئی تھیں۔۔۔

عالیہ بیگم اور امبر اسے وہاں سے نکال کر لے گئی تھیں۔۔۔یہ ہنگامہ آج پہلی بار نہیں ہوا تھا۔۔۔وہ جب بھی مہربانو سے الجھتی تھی مکیرم میر عالم ایسے ہی غصے میں آجاتا تھا۔۔۔

مگر ہر بار مہربانو بہت مشکل سے اسے قابو کرلیتی تھیں۔۔ورنہ اب تک وہ کوئی انتہائی قدم اٹھاچکا ہوتا۔۔

"تم پاگل ہوگئی ہو آبدار۔۔۔جانتی بھی ہو مکیرم کا غصہ کیسا ہے۔۔۔ہر بار اس کی جانب سے تمہیں معافی ملے ضروری نہیں ہے۔۔۔جس دن وہ مہربانو کے کنٹرول میں بھی نہ آیا اس دن بہت برا ہوگا تمہارے ساتھ۔۔۔"

اسے کمرے میں لاتے عالیہ بیگم خفگی کے عالم میں بولی تھیں۔۔۔
وہ خود بھی ابھی تک کانپ رہی تھیں۔۔

وہ جس قدر خاموش طبع اور صابر شاکر تھیں۔۔۔ ان کی یہ بیٹی
اتنی ہی ہٹ دھرم اور غصے کی تیز تھی۔۔۔ وہ اس کو لے کر بہت
زیادہ پریشان رہتی تھیں۔۔۔

"امی آپ مجھے ڈانٹ رہی ہیں۔۔۔ میں نے آخر کیا کیا ہے۔۔ کھانا
کھانے ہی تو جا رہی تھی میں۔۔۔ پھوپو مجھے ہمیشہ اتنی غلط نگاہوں
سے کیوں دیکھتی ہیں۔۔۔ ان کو لگتا ہے میں ان کے بھتیجے کے لیے

مری جارہی ہوں۔۔۔ہو گا باقیوں کے لیے وہ کوئی پرنس چارمنگ میں اسے اپنے جوتے کی نوک پر بھی نہیں رکھتی۔۔۔"

آبدار کی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہوئی تھی جب عالیہ بیگم کی جانب سے پڑنے والا تھپڑ اسے لڑکھڑانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔

قریب کھڑی امبر نے اسے تھام لیا تھا ورنہ اس نے پیچھے جا گرنا تھا۔۔

"بس بہت ہوگئی تمہاری بکواس۔۔۔ہر ایک کے بارے میں تم کچھ نہ کچھ بکواس کرتی ہی رہتی ہو۔۔۔مگر مکیرم کے بارے میں مزید ایک لفظ بھی مت بولنا۔۔۔شوہر ہے وہ تمہارا۔۔۔"

عالیہ بیگم جانتی تھیں ان کی بیٹی اسی انداز میں بات سمجھتی تھی۔۔۔

جبکہ ان کی بات آبدار کو اس تھپڑ سے زیادہ سخت لگی تھی۔۔۔

"نہیں مانتی میں اس کو اپنا شوہر۔۔۔زبردستی کا رشتہ جوڑا گیا ہے وہ۔۔۔نہ ہی اس انسان کے نزدیک میری کوئی حیثیت ہے۔۔۔ مجھے کمزور کرنے اور آپ کو اذیت پہنچانے کے لیے مہربانو عالم نے یہ کھیل رچایا تھا صرف۔۔۔میری زندگی کو اس سیاہی کی نظر کرنے کی خاطر ہوا ہے یہ سب۔۔۔

تاکہ میں ساری زندگی اس کے نام سے لگ کر اس گھر میں سڑتی رہوں۔۔۔"

آبدار کے لیے یہ لفظ گالی سے زیادہ برا تھا۔۔۔

اس کا چہرا آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔۔۔جو اس کے اندر کی اذیت کو واضح کر رہے تھے۔۔۔

امبر سے اپنا ہوتی چھڑواتی وہ وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

سجیلا بیگم بھی دروازے میں آن کھڑی ہوئی تھیں۔۔۔

"بھابھی۔۔۔پلیز آپ تو اس کے ساتھ ایسا سلوک مت کیا کریں۔۔وہ بچی بہت چھوٹی عمر سے جس اذیت کا شکار ہے۔۔۔اس کا ایسا بی ہیو کرنا تو بنتا ہے۔۔۔بنا قصور کے سزا دی گئی ہے اسے۔۔

"

سجیلا کی آنکھیں بھی نم تھیں۔۔ وہ اور عالیہ بیگم تو اپنی زندگی جیسے تیسے گزار چکی تھیں۔۔ ناانصافیاں اور زیادتیاں سہتے سہتے۔۔۔ مگر آبدار ان سے بہت مختلف تھی۔۔

وہ بھی عالم خاندان کا خون تھی۔۔۔ وہ یہ سب اتنے آرام سے سہہ جائے یہ ہوتا بہت مشکل دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

وہ لڑکی باغی تھی۔۔ جو بات اس گھر کے ہر فرد کو نظر آرہی تھی۔۔

جو سب سے زیادہ مہربانو کو ہی ناگوار گزر رہی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"مکیرم سائیں۔۔۔"

وہ اپنے آفس میں ریوالونگ چیئر پر بیٹھا جھول رہا تھا۔۔۔اس کے ہاتھ میں جلتا ہوا سگریٹ دبا ہوا تھا۔۔۔

آنکھیں سختی سے میچ رکھی تھیں۔۔۔اس کے سامنے فائلز کا ڈھیر رکھا تھا۔۔۔مگر اس وقت اس کا دماغ اس قدر کھول رہا تھا کہ وہ ان پر توجہ نہیں دے پا رہا تھا۔۔۔

صبح تک اس کا موڈ بے انتہا خوشگوار تھا۔۔اس نے پہلے کی طرح اس بار بھی رومان سے اس کے گھر والوں کی ہونے والی ملاقات

کینسل کروادی تھی۔۔۔وہ پچھلے بارہ سالوں سے اپنے گھر والوں سے ملنے کے لیے تڑپ رہا تھا۔۔۔

گھر والوں سے کروائی جانے والی ملاقات ہر قیدی کا بنیادی حق تھا۔۔۔جو سب کو مل رہا تھا۔۔۔

مگر باقیوں کا جرم جو بھی تھا وہ مکیرم میر عالم شاہ اور اس کے باقی گھر والوں کی نظر میں رومان کے جرم سے بڑا نہیں تھا۔۔۔رومان نے جو گناہ کیا تھا۔۔۔اس کے بدلے اسے جہنم واصل بھی کر دیا جاتا تو تب بھی ان سب کو اس کی یہ سزا کم لگنی تھی۔۔۔۔

وہ جیل میں اتنا عرصہ قید رہنے کے باوجود ہمت نہیں ہارا تھا۔۔۔

ہر بار اپنے وکیل سے ملنے کے بعد اسے اپنے گھر والوں سے ملاقات کی اپیل کرتا تھا۔۔ مگر اس کا وکیل مکیرم میر عالم کی مٹھی میں تھا۔۔۔

اس کی جرأت ہی نہیں تھی کہ وہ باہر کی کوئی بھی خبر رومان کو دے سکتا۔۔۔ رومان بھی اچھے سے سمجھ چکا تھا کہ اس کا وکیل بک چکا ہے۔۔۔ مگر وہ وہاں اتنا بے بس تھا کہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

اس نے جو گناہ کیا تھا اسے اس کے بدلے اتنی ہی بدتر سزا بھی دی جا رہی تھی۔۔۔

جب سے مکیرم اس فیلڈ میں آیا تھا وہاں پر زندگی کے دروازے مزید تنگ کر دیئے گئے تھے۔۔۔

قید بامشقت میں آئے قیدیوں کا مشقت کرنے کا ایک وقت مقرر تھا۔۔۔ مگر اسے پورا دن ذلیل کیا جاتا تھا۔۔

اور رات کے چند گھنٹے صرف سونے کو ملتے تھے۔۔

مکیرم اپنے خاندان پر بری نگاہ رکھنے والوں کا ایسا ہی حال کرتا تھا۔۔

رومان کا انجام دیکھ اس کے دشمنوں کو بہت اچھے سے اندازہ ہو چکا تھا۔۔۔

اس نے ملاقات کینسل کروانے کے لیے بہت تگ ودو کی تھی۔۔۔ جس کی کامیابی کے بعد وہ بہت ہی خوشگوار موڈ میں واپس لوٹا تھا۔۔۔ مگر گھر آکر اس ایک لڑکی نے اس کی ساری خوشی غارت کردی تھی۔۔

اگر اسے مہربانو آج نہ روکتیں تو اس کا بہت بڑا حشر ہونا تھا۔۔

پیپر ویٹ گھماتا وہ اپنی پیشانی کو دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے مسلتا اپنے غصے کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا جب اس کی سماعتوں سے یہ آواز ٹکرائی تھی۔۔۔

" مکیرم سائیں۔۔۔۔"

مسکراتا متبسم لہجہ۔۔۔۔اس نے نگاہیں اٹھا کر دروازے کی سمت دیکھا تھا۔۔ جہاں کھڑی اجالا کو دیکھ وہ خوشگوار حیرت کا شکار ہوا تھا۔۔۔وائٹ کلر کے لباس کے اوپر سیاہ کوٹ پہنے وہ بالوں کو کمر پر آزاد چھوڑے دروازے سے ٹیک لگائے دیوانہ وار نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتی مکیرم کا موڈ بحال کر گئی تھی۔۔

وہ نہ صرف اس کی خالہ زاد تھی بلکہ اس کی بہت اچھی دوست بھی تھی۔۔۔مہربانو کے بعد اگر کوئی عورت اس کا مزاج سمجھتی اور اس کے مطابق چلتی تھی تو وہ اجالا ہی تھی۔۔۔

اس کے پرنٹس اور باقی خاندان والے کراچی میں مقیم تھے۔وہ ان سے ملنے گئی ہوئی تھی۔۔۔اسے ایک ہفتے بعد واپس لوٹنا تھا۔۔۔مگر کسی کیس کی وجہ سے اسے جلدی لوٹنا پڑا تھا۔۔۔لاہور پہنچتے ہی وہ سب سے پہلے مکیرم کے آفس میں اس سے ملنے آئی تھی۔۔

وہ بھی ایڈوکیٹ تھی اور مکیرم کی ٹیم میں ہی کام کر رہی تھی۔۔

"اجالا۔۔۔تم نے تو ایک ویک بعد آنا تھا۔۔۔"

وہ اسے دیکھ کر مسکرایا تھا۔۔۔

"مجھے پتا چلا میرے بیسٹ فرینڈ کو اس وقت میری اشد ضرورت ہے تو میں آگئی۔۔۔"

اجالا کی بات سنتے مکیرم نے سر جھٹکا تھا۔۔۔وہ پھر سے وہ سب یاد کر کے موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

مہر بانو نے یقیناً اجالا کو کال کر کے سب بتا دیا تھا اسی خاطر وہ سیدھی اس کے پاس آئی تھی۔۔

"ہممہ اچھا کیا تم آگئی۔۔۔اس کیس کے حوالے سے ڈسکس کرنا تھا تم سے۔۔۔میں تمہیں کال کرنے ہی والا تھا۔۔۔"

مکیرم نے سیدھے ہوتے اسے سامنے رکھی کرسی پر آکر بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔۔

جو دیکھتے اجالا نے منہ بناتے اس کی جانب دیکھا تھا۔

"میں پورے دو ویک بعد آئی ہوں میر۔۔مجھے بہت ساری باتیں کرنی ہیں تم سے۔۔۔ابھی کام بالکل بھی نہیں کرنا۔۔۔"

اپنے بالوں کو جھٹکتی وہ اس کے قریب آن بیٹھی تھی۔۔۔اس کی وارفتگی بھری نگاہیں مکیرم کے وجیہہ نقوش پر جمی ہوئی

تھیں۔۔۔کوئی اس کے دل سے پوچھتا کہ اس نے یہ دو ہفتے کتنی مشکل سے گزارے تھے اس شخص کے بغیر۔۔

اس نے یہ فیلڈ بھی صرف مکیرم کی وجہ سے چنی تھی۔۔۔تاکہ وہ اس کے ساتھ رہ سکے۔۔۔

مہربانو نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ مکیرم کی دلہن اسے ہی بنائیں گی۔۔۔

جس کے بعد سے وہ ہر فکر سے آزاد ہو چکی تھی۔۔۔کیونکہ یہ بات تو پوری دنیا جانتی تھی کہ مکیرم صرف وہی کرتا تھا جو مہربانو پھوپو اسے کرنے کو کہتی تھیں۔۔

سب سے بڑی بات جو اس کے لیے تسلی بخش تھی کہ مکیرم کے نزدیک آبدار کی رتی برابر بھی اہمیت نہیں تھی۔۔اس کا نام سنتے ہی مکیرم کا پارہ ہائی ہو جاتا تھا۔۔

"تم اسے چھوڑ کیوں نہیں دیتے۔۔۔طلاق دے دو اسے۔۔۔ وہ لڑکی مہربانو پھوپھو کے لیے صرف اور صرف تکلیف کا باعث ہے۔۔۔"

مکیرم نے کافی آرڈر کی تھی۔۔۔اس وقت وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے کافی پی رہے تھے۔۔۔

"اگر تم کوئی اور بات کرو تو زیادہ بہتر ہو گا۔۔۔"

مکیرم نے اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی کاٹ دی تھی۔۔۔

"میں صرف اس لیے کہہ رہی ہوں کہ اگر تم اسے طلاق دے دو۔۔۔اور اس کو کسی دوسرے گھر رخصت کر دیا جائے تاکہ وہ بار بار پھوپو جانی کے سامنے آکر ان کے لیے اذیت کا باعث نہ بنے تو بہت اچھا ہو گا۔۔۔"

اجالا کو آج یہ موقع بہترین لگا تھا مکیرم سے اس لڑکی کے بارے میں یہ بات کرنے کا۔۔۔

"اجالا سٹاپ دس نان سینس۔۔۔تمہارا دماغ ہو گیا ہے۔۔۔میں جس انسان کا نام بھی نہیں سننا چاہتا تم بار بار اسی کا ذکر کر رہی

ہو۔۔مجھے کچھ کام ہے میں جا رہا ہوں۔۔جب تمہارے دماغ سے اس لڑکی کا بھوت نکل جائے تو آجانا میرے پاس۔۔۔"

مکیرم اپنی جگہ سے اٹھتا اسے انتہائی برہمی سے کہتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔

جبکہ اجالا ہونقوں کے عالم اس کا اس قدر جلالی انداز دیکھ جوں کی توں بیٹھی رہ گئی تھی۔۔

"یہ دونوں ایک دوسرے سے اس قدر نفرت کرتے ہیں۔۔۔ نجانے پھپھو کے دماغ میں کیا سمائی تھی کہ پکڑ کر ان دونوں کا ہی نکاح کروا دیا۔۔"

اجالا سر پکڑ کر وہیں بیٹھ گئی تھی۔۔۔

مکیرم جتنے غصے میں گیا تھا اب اس نے کال بھی پک نہیں کرنی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ اپنے کمرے کے ٹیرس پر کھڑی سامنے نظر آتے اس ویران گھر کو دیکھ رہی تھی۔۔

جس کی سفید دیواریں اتنے سالوں کی بے احتیاطی اور لاپرواہی کی وجہ سے خراب ہو چکی تھیں۔۔۔

اس گھر کا لان جہاں بارہ سال پہلے بہت ہی شادابی ہوتی تھی۔۔۔

اسے یاد تھا اس کے نانا نانی نے اپنے ہاتھوں سے لان میں بہت سارے پودے لگائے تھے۔۔اس امید کے ساتھ کے بہار کے موسم میں ان میں پھول نکلیں گے۔۔۔۔

مگر وہ بہار کا موسم دوبارہ اس گھر پر اترا ہی نہیں تھا پھول کیسے نکلتے۔۔۔

آبدار کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔بہت سی دھندلی یادیں تھیں جواب بھی اس کے ذہن میں آن ٹھہرتی تھیں۔۔۔

وہ اس وقت چودہ سال کی تھی اسی خاطر بہت سے حقائق بہت ساری باتوں سے انجان تھی وہ۔۔

لیکن جس ناکردہ جرم کی سزا اسے سنائی گئی تھی وہ بہت اچھے سے یاد تھا اسے۔۔۔

دس سال پہلے کا وہ دن آج بھی یاد تھا اسے۔۔۔جب وہ گھر میں بنا بتائے روحیل کے ساتھ اپنے جیل میں قید ماموں سے ملنے چلی گئی تھی۔۔۔وہ چودہ سال کی تھی جبکہ روحیل کی عمر تب بیس سال تھی۔۔۔

روحیل اور مکیرم ہم عمر تھے۔۔۔ مگر ان کے مختلف مزاج کی وجہ سے ان میں کبھی بن نہیں پائی تھی۔۔

جیسے مکیرم کو اپنی پھوپھو سے بے پناہ محبت تھی۔۔ ویسے ہی آبدار اپنے ماموں رومان کی لاڈلی تھی۔۔ اس کے دن کا زیادہ تر وقت اپنے گھر سے زیادہ اپنی نانی کے گھر میں گزرتا تھا۔۔ سب کچھ بہت اچھا چل رہا تھا۔۔

اس کی ماما، سجیلا چچی اور مہربانو پھوپو آپس میں بہت گہری دوستیں تھیں۔۔

کچھ مہینے پہلے ہی سجیلا کی شادی اس کے چاچو سے ہوئی تھی۔۔۔وہ شاید آخری خوشی تھی جس میں اس نے اپنے گھر کے سبھی لوگوں کو خوش دیکھا تھا۔۔مہربانو پھوپو ہمیشہ سے اس سے ایسی نفرت نہیں کرتی تھیں۔۔۔

وہ تو بہت پیار کرنے والی اس کی پیاری پھوپھو تھیں۔۔۔

اس کی ہر ضد پوری کرتی تھیں۔۔۔اسے اس کی ماما کی ڈانٹ سے بچا کر اپنے آنچل چھپا لیتی تھیں۔۔۔

بہت محبت سے وہ سجیلا چچی کو اپنے بھائی کے لیے بیاہ کر لائی تھیں۔۔۔اس کی امی بھی خوش تھیں اس شادی سے۔۔۔۔

کسی کو کوئی اعتراض نہیں تھا۔۔۔ مگر اس کے بعد سے تو جیسے اس گھر کی خوشیاں روٹھ ہی گئی تھیں۔۔

بہت گہری نظر لگی تھی ان خوشیوں کو۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے سب ختم ہو گیا تھا۔۔

وہ دن معمول کے مطابق بہت خوشگوار دن تھا۔۔۔ اس کے نانا کا گھر عالم ولا کے بالکل سامنے بنا ہوا تھا۔۔ سفید رنگ کی بہت ہی خوبصورت عمارت۔۔۔ دیکھنے میں وہ بالکل عالم ولا کے ٹکر کی تھی۔۔۔

اس دن دونوں گھروں کے سبھی لوگ کسی قریبی رشتہ دار کی فوتگی پر گئے ہوئے تھے۔۔۔

وہ اپنے ماموں کے ساتھ گھر پر ہی رک گئی تھی۔۔۔ مہربانو پھوپو اپنی کسی دوست کے گھر گئی ہوئی تھیں۔۔۔ اس کی عیادت کے لیے۔۔۔

وہ رومان ماموں کے ساتھ ان کے کمرے کے ٹیرس پر بیٹھی اپنے پیپرز کی تیاری کر رہی تھی۔۔۔ جب اچانک رومان ماموں کو نجانے کیا ہوا تھا کہ وہ اسے وہیں بیٹھ کر پڑھنے کا اشارہ کرتے انتہائی غصے میں عالم ولا کی جانب بڑھ گئے تھے۔۔۔

اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ دن ان دونوں خاندانوں کے لیے سب سے تاریک دن ثابت ہونے والا تھا۔۔

وہ اپنے دھیان میں بیٹھی تھی۔۔۔جب اسے عالم ولا سے اپنی پھوپو کی دردناک چیخوں کی آوازیں سنائی دی تھیں۔۔۔

وہ بہت زیادہ ڈر گئی تھی اور روتے ہوئے گھر کی جانب بھاگی تھی۔۔۔اسے نہیں پتا تھا کہ کیا ہوا ہے۔۔۔

مگر جیسے ہی وہ گھر تک پہنچی آگئے کا منظر اس سمیت وہاں آتے سبھی گھر والوں کو ہلا کر رکھ گیا تھا۔۔۔

مہر بانو پھوپو انتہائی غیر حالت میں اپنے کمرے کے دروازے پر پڑی تھیں۔۔۔ان کے چہرے کو بری طرح سے نوچا گیا تھا۔۔۔

ان کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے۔۔۔

ان کے ساتھ کیا ہوا تھا وہ اس وقت نہیں جانتی تھی۔۔۔مگر اس نے سب کو روتے سسکتے دیکھا تھا۔۔۔

گھر کے مردوں کو غصے سے پاگل ہوتے دیکھا تھا۔۔۔وہ سب اس کے ماموں کو ڈھونڈ رہے تھے۔۔۔

سب کا کہنا تھا اس کے ماموں نے یہ سب کیا تھا۔۔۔

جس خاندان میں اس کی ماں کو پہلے بہت زیادہ عزت دی جاتی تھی۔۔۔وہاں انہیں بری طرح سے ذلیل کیا جانے لگا تھا۔۔اس کے بابا تو انہیں گھر سے نکال دینا چاہتے تھے مگر تایا ابو نے انہیں ایسا کرنے سے روک دیا تھا۔۔

اس کے ماموں پورے دو دن بعد گھر واپس لوٹے تھے۔۔۔جس کے آدھے گھنٹے بعد ہی احتشام عالم نے پولیس بھجوا کر انہیں اریسٹ کروا دیا تھا۔۔۔

اس کے نانا ابو کا تعلق بھی سیاست سے تھا۔۔۔یہ خبر چھائے جانے والی نہیں تھی۔۔۔لوگ ان کو بہت برا بھلا کہہ رہے تھے۔۔۔دو مہینے یہ کیس چلا تھا۔۔

اس کے ماموں مجرم ثابت ہوئے تھے۔۔

اس کے نانا کا ہر جانب سے بائیکاٹ کر دیا گیا تھا۔۔۔ان کی سیاسی جماعت نے انہیں نکال دیا تھا۔۔۔

اپنے بیٹے کی جانب سے کی گئی اس حرکت کے بعد وہ کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے تھے۔۔۔

وہ احتشام عالم کے پاس معافی مانگنے آئے تھے۔۔۔ مگر انہیں گھر کے اندر قدم نہیں رکھنے دیا گیا تھا۔۔۔

وہ بس یہی چاہتے تھے کہ ان کے بیٹے کے کیے کی سزا ان کی بیٹی کو نہ ملے۔۔۔ مگر ایسا ہوا نہیں تھا۔۔اس دن سے لے کر اب تک عالیہ بیگم اپنے بھائی کے کیے کی سزا بھگت رہی تھیں۔۔

کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ رومان ایسا کچھ کر جائے گا۔۔۔وہ غصے کا تیز جذباتی انسان ضرور تھا۔۔۔ مگر اتنا گھناؤنا فعل سرانجام دے گا کوئی نہیں جانتا تھا۔۔

اس دن کے بعد سے احتشام عالم نے اپنے گھر پر بہت سخت قانون لاگو کیا تھا۔۔۔نہ گھر کے باہر سے کسی غیر مرد کو اندر آنے کی اجازت تھی اور نہ ہی ان سب کزنز کو آپس میں حد سے زیادہ میل جول رکھنے کی اجازت تھی۔۔۔

مہربانو کو اس واقع نے پوری طرح سے بدل دیا تھا۔۔۔ایک سال تک تو وہ اپنے کمرے سے بھی نہیں نکلتی تھیں۔۔۔

ڈری سہمی ایک کونے میں بیٹھی رہتی تھیں۔۔۔

بہت مشکل سے مکیرم اور نوروز چاچو نے مل کر ان کو اس ٹراما سے نکالا تھا۔۔۔مہربانو عالیہ بیگم اور سجیلا سے سخت نفرت کرنے لگی تھیں۔۔۔وہ اس سب کا زمہ دار ان دونوں کو مانتی تھیں۔۔۔

ان کا کہنا تھا کہ ان کے ساتھ یہ سب کروانے کے پیچھے انہیں دونوں کا ہاتھ تھا۔۔مہربانو نے نوروز عالم کو سجیلا کے بارے میں نجانے کیا بتایا تھا کہ ایک دم سے ان کا رویہ سجیلا کے ساتھ بہت بدصورت ہو گیا تھا۔۔

وہ ان سے سیدھے منہ بات نہیں کرتے تھے۔۔بات بے بات ان پر ہاتھ اٹھاتے تھے۔۔۔

ان کے گھر کا ماحول بالکل بدل چکا تھا۔۔۔

مہر بانو جو بات کہتی تھیں سب کو وہی فالو کرنی ہوتی تھی۔۔

آبدار نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا مگر پھر بھی نجانے کیوں اس کا دل یہ بات ماننے کو تیار نہیں تھا کہ اس کے ماموں ایسا کچھ کر سکتے تھے۔۔۔

وہ ایک بار ان سے ملنا چاہتی تھی۔۔۔ پوچھنا چاہتی تھی کہ انہوں نے اس کی پھپھو کے ساتھ ایسا کیوں کیا تھا۔۔۔

گھر والوں سے اگر وہ یہ بات کرتی تو اسے بالکل بھی اجازت نہیں ملنی تھی۔۔

اسی خاطر وہ اس رات سب کو سوتا دیکھ چھپ کر گھر سے نکل گئی تھی۔۔۔روحیل نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ کل صبح اس کو ماموں سے جیل میں ملوانے ضرور لے کر جائے گا۔۔۔

روحیل سے اس کی ہمیشہ بہت اچھی بنی تھی۔۔۔وہ عمر میں اس سے مکیرم کی طرح چھ سال بڑا تھا۔۔۔

لیکن وہ اس کھڑوس اور غصیلے انسان سے ہزار درجے بہتر تھا۔۔۔

مکیرم شروع سے ہی بہت غصے والا اور مغرور قسم کا انسان تھا۔۔۔

جو خود کو بہت بڑھ شے سمجھتا تھا۔۔۔اسے اپنے آگے اور کوئی دکھائی ہی نہیں دیتا تھا۔۔۔

آبدار کو ہمیشہ سے اپنا یہ مغرور کزن ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔۔

وہ دونوں ہی مہر بانو کے لاڈلے تھے۔۔

اور دونوں کو ہی دوسرے سے بڑھ کر مہر بانو کا پیار چاہیے ہوتا تھا۔۔ مہر بانو ان دونوں کی ایک دوسرے سے ضد دیکھ کر مسکرا دیتی تھیں۔۔۔

مگر اس حادثے کے بعد سے تو حالات بالکل بدل گئے تھے۔۔۔

وہ مہر بانو سے دور ہو گئی تھی۔۔ نہ مہر بانو نے اسے اپنے قریب بلایا تھا۔۔ وہ اس کی ماں کے ساتھ جو رویہ رکھے ہوئے تھیں۔۔ اسکے بعد سے آبدار کی محبت ان سے کم ہونے لگی تھی۔۔۔

ان کی اذیت بہت بڑی تھی۔۔ مگر ان کے مجرم کو جب ان کے

کیے کی سزا مل رہی تھی تو وہ اس کی چچی اور ماں کو اذیت کا شکار

کیوں کرتی تھیں۔۔۔

خیر ان سے بھی زیادہ اس میں قصور اس کے چچا اور بابا کا تھا۔۔

جنہوں نے بہن کی تکلیف کا ازالہ کرنے کی خاطر اپنی بیویوں کو

سولی پر لٹکا رکھا تھا۔۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ بے قصور

تھیں۔۔

مہر بانو اس حادثے کے بعد سے پوری طرح سے بدل چکی تھیں۔۔ ان کو سنبھالنے والا ان کے سب سے زیادہ قریب آنے والا مکیرم ہی تھا۔۔ جو انہیں نارمل لائف کی جانب واپس لایا تھا۔۔

آبدار اس بات سے انجان تھی کہ احتشام عالم کے حکم پر گھر کی ملازمین ان سب پر نظر رکھے ہوئے تھیں۔۔۔ جیسے ہی وہ روحیل کے ساتھ گھر سے تھوڑی سی دور گئی تھی۔۔

ملازمہ کی اطلاع پر پورے گھر میں یہ خبر پھیل گئی تھی۔۔

گھر کے مرد پھر سے اپنی غفلت میں کوئی نقصان نہیں اٹھانا چاہتے تھے۔۔۔یہی وجہ تھی کہ روحیل اور آبدار کے دور جانے سے پہلے

ہی انہیں پکڑ لیا گیا تھا۔۔۔وہ ایک سیاسی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔۔۔

ایسی بدنامیاں افورڈ نہیں کر سکتے تھے وہ۔۔۔ان کو یہی لگا تھا کہ روحیل نے اپنے گھر والوں کے ساتھ مل کر پھر سے کوئی گھٹیا چال چلی ہے۔۔۔

اسحاق عالم نے زندگی میں پہلی بار اپنی بیٹی پر ہاتھ اٹھایا تھا۔۔۔
اسے بہت بری طرح سے تشدد کا نشانہ بنایا گیا تھا۔مہر بانو کا کہنا تھا کہ وہ دوبارہ بھی ایسا کر سکتی تھی۔۔۔اسی خاطر اس کو باز رکھنے کی خاطر اور سزا کے طور پر اس کا نکاح مکیرم سے کیا گیا تھا۔۔۔

مکیرم ایسا نہیں چاہتا تھا۔۔۔اس کے انکار پر مہربانو اور احتشام عالم نے فیصلہ کیا تھا کہ آبدار کو صرف پابند کرنے کے لیے اس رشتے میں باندھا جائے گا۔۔۔اور اس کے کیے گئے جرم کی سزا کے طور پر اس کی زندگی پر ہمیشہ کے لیے سیاہ رنگ مسلط کیا گیا تھا۔۔۔اس پر دنیا کے باقی تمام رنگ حرام قرار دیئے گئے تھے۔۔۔

یہ سزا سنانے والا کوئی اور نہیں مکیرم میر عالم تھا۔۔۔اس نے نکاح کی شرط ہی یہی رکھی تھی۔۔۔

جو فوراً مان لی گئی تھی اسحاق عالم اور احتشام عالم کی جانب سے۔۔۔

آبدار کا رونا بلکنا انکار کرنا کسی کو نظر نہیں آیا تھا۔۔۔سب کو یہی لگا تھا کہ وہ روحیل کے بہکاوے میں آکر اس کے ساتھ بھاگ کر جا رہی تھی۔۔۔روحیل اگر ان سب کو وہاں آتے دیکھ بھاگ نہ جاتا تو اسے موقع پر ہی مار دیا جاتا۔۔۔

ان کو صفائی دینے کا موقع ہی نہیں دیا گیا تھا۔۔

سزا سنا دی گئی تھی۔۔۔آبدار روحیل کو ایک دوست اور کزن سے زیادہ کچھ نہیں مانتی تھی۔۔۔اس پر جو الزام لگایا گیا تھا وہ اسے اندر تک زخمی کر گیا تھا۔۔۔

اس کی ایک زرا سی نادانی اسے بہت بڑے نقصان سے دوچار کر گئی تھی۔۔

ایک ایسے انسان کے ساتھ باندھ دیا گیا تھا اسے۔۔۔ جس کی صورت بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی وہ۔۔۔

اسے اپنی پھوپو سے اس پل شدید نفرت محسوس ہوئی تھی۔۔۔اگر وہ چاہتیں تو اسے بچا سکتی تھیں۔۔۔

صرف ان کی بات سنی جاتی تھی۔۔۔ مگر وہ تو یہ سزا سنانے میں برابر کی شریک تھیں۔۔۔ کیونکہ ایک دن پہلے اس نے ان کے سامنے کہا تھا کہ وہ اپنے ماموں کو قصوروار نہیں مانتی تھی۔۔

مہربانو اس دن سے اس سے بدظن تھی۔۔ اور پھر یہ نفرت دونوں جانب سے بڑھتی چلی گئی تھی۔۔۔

اس دن کے بعد سے آبدار صرف سیاہ لباس پہنتی تھی۔۔۔ اس نے سب کے سامنے آنا بھی چھوڑ دیا تھا۔۔۔ اس دن کے بعد سے اس نے اپنے بابا سے بات تک نہیں کی تھی۔۔۔ ان کے بلانے پر بھی وہ نہیں جاتی تھی۔۔۔

اسے اپنے گھر کے مردوں سے نفرت ہو چکی تھی۔۔ سب سے زیادہ نفرت اسے مکیرم میر عالم سے تھی۔۔۔

وہ ہمیشہ وہی کرتا تھا جو مہربانو اسے کہتی تھیں۔۔۔

اسے بس یہی لگتا تھا کہ وہ اس گھر کے لوگوں کی سازش کا شکار ہوئی تھی۔۔۔ جس دن سے اس نے یہ بات کہی تھی کہ اسے ماموں سے ایک بار ملنا ہے۔۔۔ سب گھر والے اس کے دشمن ہو گئے تھے۔۔

مہر بانو پھوپو اس سے نفرت کرنے لگی تھیں۔۔۔ جس نفرت کو وہ اب تک جھیلتی آرہی تھی۔۔۔

مکیرم کی نگاہوں میں اس نے ہمیشہ سے اپنے لیے سرد مہری دیکھی تھی۔۔ وہ اسے سخت ناپسند کرتا تھا۔۔۔ اس نے بھی گھر

والوں کے مجبور کرنے پر اس سے نکاح کیا تھا۔۔ مگر جو سزا اس شخص نے آبدار کو سنائی تھی۔۔

اس کے لیے وہ اس شخص کو بالکل بھی معاف نہیں کرنے والی تھی۔۔

اسے وہاں ایسے ہی گم صُم کھڑے نجانے کتنا وقت گزر گیا تھا۔۔

سامنے نظر آتی وہ سفید حویلی اب مکمل طور پر تاریکی میں ڈوب چکی تھی۔۔ اس پورے گھرانے کو برباد کر دیا گیا تھا۔۔ اس کی ماں کتنا یاد کرتی تھیں اپنے ماں باپ کو۔۔۔

اتنے سالوں سے وہ ان کی صورت دیکھنے کو ترس گئی تھیں۔۔۔

بنا کسی قصور کے وہ سزا جھیل رہی تھیں۔۔۔ایک انسان کا کیا گناہ کئی زندگیاں برباد کر گیا تھا۔۔۔

اس گھر میں اس کی ماں کا مقام نہ ہونے کے برابر تھا۔۔۔

وہ اپنے ماں باپ کی اکلوتی بیٹی تھیں۔۔۔ آبدار کو خوبصورت دن یاد آئے تھے۔۔۔جب وہ بنا جھجھک سامنے والی حویلی میں بھاگ جایا کرتی تھی۔۔اس کا پورا پورا دن وہاں گزر جاتا تھا۔۔

پر اب تو اس خالی حویلی کی جانب دیکھنا بھی ممنوع ہو چکا تھا۔۔۔

اس کے نانا کی فیملی کو انہیں دنوں اس حویلی سے نکلوا دیا گیا تھا۔۔

وہ بھی ایک بڑے سیاسی تھے۔۔۔اپنے بیٹے کے گناہ اور بیٹی کی جدائی نے نہیں تو بالکل ختم کر دیا تھا۔۔

وہ دنیا والوں کی نگاہیں برداشت نہیں کر سکتے تھے۔۔۔مگر وہیں ان کے بڑے بیٹے اور روحیل کے فادر عباس ماموں نے اپنے باپ کی کرسی سنبھالی تھی۔۔۔انہوں نے دنیا والوں کی جانب سے بے انتہا نفرت ملنے کے باوجود ہمت نہیں ہاری تھی۔۔۔

وہ احتشام عالم تک تو نہیں پہنچ سکے تھے مگر ان کی جدوجہد اب بھی جاری تھی۔۔

آبدار کو نجانے کیا ہوا تھا کہ اپنے آپ کو شال میں ڈھکتی وہ اپنے کمرے سے نکل آئی تھی۔۔

اس کا رخ بیرونی دروازے کی جانب تھا۔۔۔چوکیدار گیٹ کے پاس رکھی کرسی پر بیٹھا اونگھ رہا تھا۔۔۔

آبدار نے مین گیٹ کا دروازہ کھولا تھا اور گھر سے نکلتے رات کی تاریکی میں سامنے والے گھر میں داخل ہو گئی تھی۔۔۔جو عارضی طور پر ہی بند کیا گیا تھا۔۔۔

یہ گھر اب اس کے گھر والوں کی ملکیت تھا۔۔۔احتشام صاحب نے اسے خرید لیا تھا تا کہ یہاں کوئی بھی رہنے نہ آسکے۔۔۔مگر اتنے عرصے سے یہ گھر ایسے ہی سنسان پڑا تھا۔۔۔

آبدار ننگے پیر تھی۔۔۔اسے احساس ہی نہیں ہوا تھا کہ وہ ایسے ہی نکل آئی ہے۔۔۔

سٹریٹ لائٹس کی روشنی میں اسے صرف لان کا کچھ حصہ روشن نظر آرہا تھا۔۔۔جس کی حالت اس وقت انتہائی قابل رحم تھی۔۔۔گھاس بالکل سوکھ چکا تھا۔۔۔

وہ اپنے دھیان میں وہاں کھڑی تھی جب اس مین گیٹ پر آہٹ محسوس ہوئی تھی۔۔۔وہ خاموشی سے وہیں کھڑی رہی تھی جب دروازے سے دو عجیب و غریب قسم کے بڑی بڑی جسامت والے افراد کو اندر داخل ہوتا دیکھ اس کے چہرے کی رنگت فق ہوئی تھی۔۔

"کک کون؟؟"

وہ دونوں بھی اسے دیکھ چکے تھے۔۔۔اشتیاق کے عالم میں اب اسی کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔

"ککو کون لوگ ہو تم۔۔۔؟؟"

آبدار کی رنگت زرد ہوئی تھی۔۔رات کا دوسرا پہر چل رہا تھا۔۔

گھر کے سبھی لوگ سو رہے تھے۔۔

وہ بھی کیا سوچ کر یہاں آگئی تھی۔۔۔اسے اپنی بے وقوفی پر اس پل شدت سے پچھتاوا ہوا تھا۔۔

"وہی جو اس گھر میں رہتے ہیں۔۔۔ہمیں خبر نہیں تھی کہ اس گھر میں رات کو پریاں اترتی ہیں۔۔۔"

ان لوگوں کو بھی یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ لڑکی اس طرح سے یہاں کیسے آگئی تھی۔۔

اس جانب ملازمین کو بھی آنے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔

آبدار خوف کے مارے چکرا گئی تھی۔۔۔وہ دونوں اس کے بہت قریب آچکے تھے۔۔

"دیکھو میں سامنے والے گھر میں رہتی ہوں۔۔۔مم مجھے واپس جانے دو۔۔۔میں غلطی سے یہاں۔۔۔۔"

آبدار پیچھے کی جانب جاتے انہیں روکنے کی کوشش کرتے بولی تھی۔۔۔جن کے چہرے پر چھائے تاثرات اس کو ہولا رہے تھے۔۔۔

"غلطی سے نہیں ہماری خوش قسمتی سے آئی ہو تم یہاں۔۔۔ایسے تو نہیں جانے دیں گے ہم تمہیں۔۔۔آج رات تمہیں یہیں ہمارے پاس رہنا ہو گا۔۔۔صبح چلی جانا۔۔۔"

ان میں سے ایک نے آگے بڑھتے اس کی کلائی کو اپنی گرفت میں دبوچ لیا تھا۔۔۔آبدار کے لبوں سے مارے خوف کے چیخ بر آمد ہوئی تھی۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔بچاؤ کوئی ہے۔۔۔بابا۔۔۔۔تایا ابو۔۔۔۔بچاؤ۔۔۔۔"

وہ چیخ رہی تھی جب اس شخص نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھتے اس کی آواز دبادی تھی۔۔۔

آبدار کا دل اس پل لرز اٹھا تھا۔۔۔اس نے آنکھیں بند کرتے اپنے رب کو یاد کیا تھا۔۔۔

جب اسی پل اسے دروازے کھولنے کی آواز آئی تھی۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ لوگ اسے اندر لے جانے میں کامیاب ہوتے۔۔۔

دروازے سے اندر داخل ہوتے شخص کی چنگارتی آواز پر وہ لوگ اپنی جگہ رک گئے تھے۔۔۔

"تم لوگوں کی ہمت بھی کیسے ہوئی میرے گھر کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی۔۔۔"

اس آواز پر زندگی میں پہلی بار اسے تحفظ کا احساس ہوا تھا۔۔۔ کچھ دیر پہلے جو وہ اپنا سب کچھ ختم ہوتا محسوس کر رہی تھی۔۔۔ اس پل اس شخص کی آواز اس کے اندر ایک امنگ جگا گئی تھی۔۔۔

اسے دیکھ کر ان لوگوں نے آبدار کو چھوڑ دیا تھا۔ آبدار نے اپنی کندھوں تک آتی شال کو دوبارہ سے چہرے کو پوری طرح سے کور کر لیا تھا۔۔

"تم ٹھیک ہو۔۔۔"

بھاری گھمبیر آواز اسے اپنے بہت قریب سنائی دی تھی۔۔۔ آبدار نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اسی لمحے مکیرم کی نگاہیں بھی اس سے ٹکرائی تھیں۔۔۔ کاجل سے سجی سیاہ جھیل سی گہری آنکھیں اس پل خوف سے لبریز پہلے سے کہیں زیادہ حسین لگ رہی تھیں۔۔۔ اس نے اب تک صرف یہ آنکھیں ہی دیکھی تھیں۔۔۔

کتنے سالوں سے اس لڑکی نے اپنی چہرے کو اس سے چھپا رکھا تھا۔۔

وہ اس کے نقوش تک فراموش کر چکا تھا۔۔۔

مگر یہ قاتلانہ نگاہیں ہی جکڑ لینے کی صلاحیت رکھتی تھیں۔۔

آبدار نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔وہ اس کی جانب سے رخ موڑ گئی تھی۔۔

وہ ہمیشہ اسے ایسے ہی اگنور کرتی تھی۔۔اس کی نفرت اس شخص کے لیے اتنی زیادہ تھی کہ وہ اس کو جواب دینا بھی ضروری نہیں سمجھتی تھی۔۔

"جی۔۔۔"

اس پل وہ اس کا محافظ بنا تھا۔۔۔دل نفرت کی ایک زرا سی پرت ہٹی تھی۔۔۔جس کے باعث وہ اسے مختصر جواب دے گئی تھی۔۔۔

وہ لوگ مکیرم کو وہاں آتا دیکھ بھاگ جانا چاہتے تھے مگر اس شخص نے انہیں نہیں چھوڑا تھا۔۔۔۔

وہ کڑے تیوروں کے ساتھ اسی کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔

اس کے گارڈز بھی وہاں پہنچ چکے تھے۔۔۔جو انہیں بری طرح سے گھسیٹتے ہوئے وہاں سے لے گئے تھے۔۔۔جو ہاتھ جوڑتے رحم

کی فریاد کر رہے تھے۔۔۔انہیں بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ یہ لڑکی کون تھی۔۔۔

جبکہ مکیرم کو اس وقت اس لڑکی پر بھی بہت غصہ آرہا تھا۔۔۔

"رات کے اس پہر۔۔۔ کیا کر رہی ہو تم یہاں۔۔۔؟؟"

اس کی چنگارتی ہوئی آواز آبدار کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔

یہ لہجہ کچھ دیر پہلے کے لہجے سے بہت مختلف تھا۔۔۔

آبدار بنا کچھ بولے وہاں سے پلٹنے لگی تھی۔۔جب مکیرم نے اسکی کلائی کو دبوچتے اسے اپنی جانب کھینچا تھا۔۔۔۔

آبدار اس حملے کے لیے تیار نہیں تھی۔۔۔وہ سیدھی اس کے سینے سے جا ٹکرائی تھی۔۔

آج پہلی بار وہ اس طرح سے اس پر اپنا استحقاق استعمال کر رہا تھا۔۔۔مگر آبدار کو اس شخص کا خود کو چھونا زہر سے بھی زیادہ برا لگا تھا۔۔۔

آبدار نے ایک ہاتھ سے شال کو اپنے چہرے پر سیٹ کر رکھا تھا۔۔۔وہ اپنے آپ کو اس انسان کے سامنے کسی صورت نہیں لانا چاہتی تھی۔۔۔دوسرے ہاتھ سے وہ اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرتی اپنی کلائی پر ہوتی تکلیف پر کراہ اٹھی تھی۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔"

چھوڑنے کے بجائے وہ اس کی کلائی کو مزید سختی سے پکڑ تا کھینچتا ہوا

اپنے گھر کی جانب لے جانے لگا تھا۔۔۔

آبدار کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

اسے بازو پر بہت زیادہ درد ہو رہا تھا۔۔۔

"کیا مسئلہ ہے تمہیں۔۔۔؟؟ چھوڑو مجھے۔۔۔"

وہ اب چیختے ہوئے بولی تھی۔۔ چوکیدار بھی اٹھ چکا تھا۔۔۔

جس پر مکیرم نے قہر آلود نگاہ ڈالی تھی۔۔وہ سمجھ گیا تھا کل اس کی خیر نہیں ہونے والی تھی۔۔

"کیا کرنے گئی تھی تم وہاں۔۔۔؟؟؟جانتی بھی ہو وہاں گھر کے سارے مرد ملازمین رہتے ہیں۔۔اس طرح مردوں کے بیچ رات کی تاریکی میں جانا کس قدر خطرناک ہے۔۔۔"

اسے اندر لا کر لاؤنج کے صوفے پر پٹختا وہ دبی آواز میں غرایا تھا۔۔

"میری مرضی جو بھی کروں۔۔۔"

وہ بھی جواب میں اسی ہٹ دھرمی سے بولی تھی۔۔ وہ کال سننے لان میں آیا تھا۔۔جب اس کی چیخوں کی آواز سنتا وہاں پہنچا تھا۔۔

اگر وہ وہاں نہ پہنچتا تو ایک اور قیامت ٹوٹ پڑنی تھی اس گھر پر۔۔۔

مگر اس ڈھیٹ لڑکی کو پرواہ ہی نہیں تھی اس بات کی۔۔۔

اب بھی اس کے سامنے ویسی ہی بدلحاظی دکھا رہی تھی۔۔۔ پھوپھو نے اسے اس لڑکی کے بارے میں جو بھی بتایا تھا۔۔۔ وہ اس کے سامنے آنے پر ہر بار اس سے بھی کہیں زیادہ بدتمیزی سے پیش آتی تھی۔۔۔

اس طرح سے آبدار کا اکیلے وہاں جانا انتہائی غلط اور خطرناک تھا۔۔۔

"تم سنبھل جاؤ آبدار عالم۔۔۔ ہر بار بچ نکلنے کا موقع نہیں ملتا۔۔۔ کسی دن اپنا بہت بڑا نقصان کروا بیٹھو گی۔۔۔"

مکیرم نے اس وارن کیا تھا۔۔۔ اتنے عرصے بعد یہ پہلی بار تھا کہ وہ دونوں اس طرح سے تنہا ایک دوسرے کے سامنے آئے تھے اور بات کر رہے تھے۔۔

ورنہ سالوں گزر گئے تھے۔۔ وہ ایک گھر میں رہتے ہوئے بھی ایک دوسرے کے لیے بالکل اجنبی تھے۔۔

مکیرم کو مہر بانو سے اس کے بارے میں جو سننے کو ملتا تھا۔۔۔وہ اس لڑکی سے مزید بد ظن ہو چکا تھا۔۔۔اور دوسری طرف آبدار کی نفرت نے کبھی اسے مکیرم کی جانب دیکھنے بھی نہیں دیا تھا۔۔۔

مکیرم کی سرد نگاہیں اس کی سیاہ شال سے جھانکتی دلنشین نگاہوں سے ٹکرائی تھیں۔۔۔ جنہیں دیکھ کر لگتا تھا کہ دنیا جہاں کا سارا حسن ان آنکھوں میں سمایا ہوا ہے۔۔۔

دودھیا کلائی میں ایک سیاہ ڈوری کے سوا کچھ نہیں تھا۔ جس سے وہ اپنے چہرے پر شال کو پکڑے ہوئے تھی۔۔

پچھلے دس سالوں میں اس نے ایک بار غلطی سے بھی مکیرم کے سامنے اپنا چہرا نہیں دکھایا تھا۔۔

اگر یہ شخص اس کی زندگی میں سیاہی لکھ گیا تھا تو وہ بھی اپنی نفرت میں اسی سے اپنا آپ چھپائے ہوئے تھی۔۔۔جو اسے دیکھنے کا سب سے زیادہ حقدار تھا۔۔۔

مہربانو کو اس لڑکی کی ہر بات بری لگتی تھی۔۔۔سوائے اس ایک بات کے۔۔۔

وہ بہت ایمانداری کے ساتھ خود کو اس سے چھپاتی تھی۔۔۔
آنکھوں کا کوئی حل نہیں تھا ورنہ وہ انہیں بھی اس کے سامنے نہ آنے دیتی۔۔۔

مکیرم میر عالم کی سیاہ سحر انگیز نگاہیں اس کی نشیلی آنکھوں سے ٹکراتی پل بھر کے لیے اسے گڑبڑا کر رکھ گئی تھیں۔۔

"اپنے کمرے میں جاؤ۔۔ تمہاری اس بے وقوفی کا فیصلہ صبح پھوپو خود کریں گیں۔۔۔"

اس نے انتہائی خفگی سے کہا تھا۔۔۔ جبکہ اس کی بات کی جواب میں آبدار بھی اسے غصے سے گھور کر رہ گئی تھی۔۔۔

"نہیں ڈرتی میں تم سے اور تمہاری اس پھپھو سے۔۔۔"

وہ تپ کر کہتی وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔

مکیرم وہیں بیٹھتا اپنے اشتعال پر قابو پانے کی کوشش کرتا جب

خود پر ضبط نہ رکھ پایا تو تہہ خانے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ چاہے

وہ اس کو کچھ نہیں سمجھتا تھا مگر وہ اس کے نکاح میں تھی۔۔

کوئی کیسے اس پر بری نظر ڈالنے کی گستاخی کر سکتا تھا۔۔

کچھ کی دیر بعد ان لوگوں کی دردناک چیخیں تہہ خانے کے بند

دروازوں سے ٹکرا کر رہ گئی تھیں۔۔۔

"ان کو اس وقت تک مارتے رہو جب تک یہ جہنم واصل نہ ہو جائیں۔۔۔"

وہ قہر آلود نگاہوں سے اٹکے لٹکے ان تمام افراد کو دیکھتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

ان کو ان کے انجام تک پہنچانے کے باوجود اندر کا اشتعال کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔

آبدار روم میں آچکی تھی مگر اس کی دھڑکنیں ابھی تک معمول پر نہیں آئی تھیں۔۔۔پہلے وہ ہمیشہ روم میں آنے کے بعد اپنی چادر

اتار دیتی تھی۔۔۔ مگر آج وہ اس قدر ڈری ہوئی تھی کہ اس نے
شال بھی نہیں اتاری تھی۔۔

اسے اپنی شال سے مسحور کن مہک اٹھتی محسوس ہوئی تھی۔۔ کلائی
پر مضبوط انگلیوں کا لمس واضح ہو رہا تھا۔۔۔

"ہر بار کیوں بے وقوفی کر جاتی ہوں میں۔۔ اس نے تو غلط لڑکی
سمجھنا ہی مجھے۔۔ ایسے ہی منہ اٹھا کر سامنے جانے کی کیا ضرورت
تھی۔۔ اتنی ہی بے چینی ہو رہی تھی تو ملازمہ کے ساتھ کل صبح
بھی تو جا سکتی تھی۔۔۔ اگر خدانخواستہ وہ وقت ہر وہاں نہ پہنچتا
تو۔۔۔"

اس سے آگے اس سے سوچا ہی نہیں گیا تھا۔۔

خوف کے مارے اسکے وجود پر کپکپی طاری تھی۔۔

وہ اپنے آپ کو کوس رہی تھی۔۔وہ مکیرم میر عالم سے سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر اپنی بے وقوفی کی وجہ سے ہر بار اس کے سامنے آجاتی تھی۔۔

وہ پوری رات اس کی جاگتے گزر گئی تھی۔۔۔وہ خوفناک منظر بار بار اس کی آنکھوں کے سامنے آن ٹھہر تا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

فجر کے بعد جا کر کہیں اس کی آنکھ لگی تھی۔۔۔ ابھی اسے سوئے کچھ گھنٹے ہی گزرے تھے جب اسے اپنے بالوں میں کسی کا لمس محسوس ہوا تھا۔۔

اس نے کسمسا کر آنکھیں کھول دی تھیں۔۔۔ جب اپنے بہت قریب بیٹھی بہن کو دیکھتی وہ مسکراتی ہوئی اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔

"آپی۔۔۔ آپ کب آئیں۔۔۔؟؟"

اس سے ملتی وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔۔ تانیہ شہباز کے ساتھ دوسرے شہر گئی ہوئی تھی۔۔۔

شہباز کو کوئی کام تھا تو وہ تانیہ کو بھی اپنے ساتھ لے گیا تھا۔۔ مہر بانو کو اس پر بھی اعتراض تھا مگر مکیرم کے سمجھانے پر انہوں نے دونوں کو جانے دیا تھا۔۔۔

اس گھر کے سبھی مردان کی بہت سنتے تھے۔۔۔ اور اپنی بیویوں کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے تھے۔۔

جو بات باقی سب تو برداشت کر لیتی تھیں۔۔ مگر آبدار کو سخت زہر لگتی تھیں۔۔ اس کا مکیرم سے نکاح جن شرائط پر ہوا تھا۔۔۔ اس کا معاملہ ہی الگ نکلتا تھا۔۔ اور دوسری بات اسے بھی وہ مغرور اور خود کو بہت بڑی شے سمجھنے والا پھوپو کا لاڈلا قطعاً پسند نہیں تھا۔۔

"کیسی ہو تم۔۔؟؟ آپی کیوں بلاوجہ الجھتی ہو پھوپو سے۔۔۔وہ جس مقام پر ہیں ہمیشہ ویسے ہی رہیں گی۔۔۔سب ان سے بہت محبت کرتے ہیں۔۔ مکیرم تو جان دیتا ہے ان پر۔۔۔تم ان سے بدتمیزی کر کے خود کو مکیرم کی نگاہوں میں مزید گرادو گی۔۔۔"

وہ اسے بڑی بہنوں کی طرح سمجھاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

آبدار کی آنکھوں کے سامنے گزشتہ رات کے مناظر گھوم رہے تھے۔۔۔اس کی رنگت خوف اور کسی احساس کے تحت ایک دم سے سرخ ہوئی تھی۔۔۔

پلکیں لرز سی گئی تھیں۔۔۔دل میں پھر سے خوف آن ٹھہرا تھا۔۔۔

وہ کل رات کتنے غصے میں تھا۔۔۔یقیناً اب تک اس نے اپنی چہیتی پھوپھو کو سب بتا دیا ہو گا۔۔۔ آبدار خود کو پھر سب سب گھر والوں کے سامنے بے عزت ہونے کے لیے تیار کر چکی تھی۔۔۔

اس کے غصے سے سب ہی دبتے تھے۔

لیکن آبدار اس کے سامنے چیختی چلاتی غصہ کرتی تھی۔۔۔پر اکیلے میں اس سے سامنا ہونے پر اس کی حالت ایسے ہی غیر ہو جاتی تھی۔۔۔

"مجھے خود کو اس کی نگاہوں میں اٹھانے کی ضرورت ہے بھی نہیں آپی۔۔میرا اس سے کیا تعلق ہے یہ آپ بھی اچھے سے جانتی ہیں۔۔۔"

اس نے اپنے دماغ سے ساری باتوں کو جھٹکتے لاپروائی سے کہا تھا۔۔

"سب جانتی ہوں۔۔مگر یہ بھی جانتی ہوں کہ تم اس کے نکاح میں ہو۔۔۔شوہر ہے وہ تمہارا۔۔۔اگر آگے چل کر تمہیں اپنانے کا فیصلہ کر لیا اس نے تو اسی کی پناہوں میں جانا ہے تم نے۔۔۔اسی خاطر کہہ رہی ہوں ابھی ہاتھ تھوڑا ہولا رکھو۔۔آگے چل کر مشکل ہو گی۔۔۔

اس گھر کے مرد کوئی بات نہیں بھولتے۔۔اور وہ تو پھر مکیرم میر عالم ہے۔۔خاندان کا سب سے زیادہ چاہا جانے والا مرد۔۔۔"

تانیہ کے نرمی سے کہنے پر آبدار نے خاموش نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ دن کبھی نہیں آنے والا تھا۔۔۔جب وہ اس شخص کی دسترس میں جاتی۔۔۔

مگر بہن کی باتوں پر پورے وجود میں ایک سنسناہٹ سی دوڑ گئی تھی۔۔۔

"اوہ شٹ۔۔۔اتنی لیٹ ہوگئی میں۔۔۔میری تو آج بہت اہم کلاس تھی۔۔۔"

گھڑی پر نظر پڑتے ہی وہ اچھل کر بیڈ سے اٹھی تھی۔۔۔جبکہ تانیہ

اس لڑکی کی حرکتوں پر نفی میں سر ہلا کر رہ گئی تھی۔۔۔یہ نہیں

سدھر سکتی تھی۔۔۔

وہ بالکل مکیرم کی پسند سے الٹ تھی۔۔اسی سنجیدہ اور سوبر

لڑکیاں پسند تھیں۔۔جو سوچ سمجھ کر اور دھیما بولنا جانتی

ہوں۔۔۔مگر یہ لڑکی اس کی پسند کے بالکل الٹ تھی۔۔۔

"وہ لوگ چلی گئی ہے یونیورسٹی۔۔۔چھوڑو رہنے دو آج۔۔۔"

تانیہ نے اس کا بستر درست کرتے کہا تھا۔۔۔

"نہیں بہت ضروری ہے جانا آج۔۔۔"

آج اسے روحیل نے یونی ملنے آنا تھا۔۔۔وہ آج کا دن تو بالکل بھی نہیں چھوڑ سکتی تھی۔۔۔اس نے ماموں کے حوالے سے روحیل سے بہت اہم بات کرنی تھی۔۔۔اسی خاطر وہ جلدی جلدی تیار ہوتے نیچے آگئی تھی۔۔۔

ڈائننگ روم سے سب کی باتوں کی آواز آرہی تھی۔۔۔یقیناً وہ سب مل کر ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔

ان کا ڈرائیور جا چکا تھا۔۔۔تو اسی خاطر اسے اب انہیں میں سے کسی سے مدد مانگنی تھی۔۔۔

اس نے تھوڑا سا آگے ہو کر جھانکتے اندر بیٹھے لوگوں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ مکیرم نہیں تھا وہاں۔۔۔

وہ سکھ کا سانس خارج کرتی اندر آگئی تھی۔۔۔ اس کا پردہ صرف اسی ایک انسان سے تھا۔۔۔ جو اس وقت وہاں موجود نہیں تھا۔۔۔ اسی لیے اس نے اپنے چہرے کو نہیں ڈھکا تھا۔۔۔

سربراہی کرسی پر احتشام عالم براجمان تھے۔۔ ان کی ایک جانب مہر بانو بیٹھی تھیں۔۔۔ جبکہ دوسری جانب اسحاق صاحب موجود تھے۔۔۔ باقی سب کزنز بھی آج وہی تھے۔۔

اس کی امی اور چچی ہمیشہ کی طرح سرونگ میں ہی مصروف تھیں۔۔۔وہ سب کو کھلانے کے بعد ہی کھانے پر بیٹھتی تھیں۔۔۔

جو بات آبدار کو اچھی نہیں لگتی تھی۔۔۔

مگر اپنے حق کے لیے وہ نہیں بول پائی تھی ان لوگوں کے لیے کیا آواز اٹھاتی۔۔

امبر اور عروسہ یونیورسٹی کے لیے نکل چکی تھیں۔۔۔

احمد اور عاقب نے احتشام صاحب کے ساتھ کسی سیمنار میں شرکت کرنی تھی۔۔۔اسی وجہ سے وہ آج اپنے ٹائم سے لیٹ تھے۔۔۔وہ سب کسی سیاسی موضوع پر ہی بات کر رہے

تھے۔۔۔جب اسے اندر آتا دیکھ کسی نے بھی اس پر زیادہ توجہ نہیں دی تھی۔۔۔

"السلام و علیکم۔۔"

اسکے سلام پر بھی کسی قسم کا کوئی خاص جواب نہیں آیا تھا۔۔۔

مہر بانو نے اسے اگنور کرنے کی خاطر کوئی جان بوجھ کر کوئی بات شروع کر دی تھی۔۔۔

"کیا ہوا۔۔؟؟"

عالیہ بیگم نے اسکے قریب آتے پوچھا تھا۔۔۔

"مجھے یونی جانا ہے۔۔۔بہت ضروری ہے۔۔۔ آپ بابا سے کہہ دیں مجھے ڈراپ کر دیں۔۔۔"

اس نے ماں کو کہا تھا۔۔۔وہ خود کم ہی اسحاق صاحب سے بات کرتی تھی۔۔۔ان کا رویہ اس سے اس وقت سے خراب تھا جب اس پر روحیل کے ساتھ بھاگنے کا الزام لگا تھا۔۔۔

"بھائی صاحب ابھی کچھ دیر میں پھر نکلتے ہیں۔۔۔شام کو بہت دیر ہو جایے گی تو ابھی خالدہ آپا کی عیادت کر آتے ہیں۔۔۔"

مہر بانو اس کو یونی جانے کے لیے تیار دیکھ اس کے یہاں آنے کی وجہ سمجھ چکی تھیں۔۔۔اسی خاطر جان بوجھ کر اسحاق صاحب کو مخاطب کیا تھا۔۔۔

اس لڑکی نے خود ان کے دل میں اپنی نفرت پیدا کی تھی۔۔۔ان کے مجرم کو بے قصور کہہ کر۔۔۔۔ جس کی اپنی بہن اسے مجرم قرار دے چکی تھی۔۔۔وہ پہلے ہی رومان کی بہن ہونے کی وجہ سے عالیہ بیگم سے نفرت کرتی تھیں۔۔

لیکن اس لڑکی نے تو خود اپنے آپ کو اس نفرت میں الجھایا تھا۔۔ جسے اب ہر لمحہ اسے سہنا بھی پڑ رہا تھا۔۔۔

"بابا آپ مجھے بھی ڈراپ کر دیں گے۔۔۔"

اسحاق صاحب کو کرسی سے اٹھتا دیکھ اس نے ماں کے کہنے پر انہیں مخاطب کیا تھا۔۔

"میرے پاس ٹائم نہیں ہے۔۔مجھے کہیں اور جانا ہے۔۔۔ آج چھٹی کر لو تم۔۔۔"

اس کی جانب بنا دیکھے وہ سرد مہری سے کہتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے تھے۔۔۔ اپنے باپ کے اس رویے پر اس کی آنکھیں ہمیشہ آنسو سے بھر جاتی تھیں۔۔۔

"احمد بھائی آپ مجھے۔۔۔۔"

اس نے ابھی بات مکمل بھی نہیں کی تھی جب مہر بانو نے اسے وہیں ٹوک دیا تھا۔۔۔

"سب نے اپنے کاموں پر جانا ہے آبدار۔۔۔ تمہاری یونیورسٹی کا روٹ بالکل دوسری سمت میں ہے۔۔۔ تمہارے لیے کسی کے پاس وقت نہیں ہے۔۔۔۔ آج چھٹی کر لو۔۔۔ کل چلی جانا۔۔۔"

مہر بانو نے جوس کا گلاس لبوں سے لگاتے کہا تھا۔۔۔

آبدار کو اس وقت وہ انتہائی بری لگی تھیں۔۔۔

احمد کا دل تھا کہ وہ آبدار کو ڈراپ کر دے۔۔۔ مگر وہ اس وقت کچھ بھی بول کر پھوپو کو ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔اسی خاطر ان کے حکم کے آگے خاموش ہو گیا تھا۔۔۔

"السلام و علیکم۔۔۔"

اس سے پہلے کہ آبدار کوئی بات کرتی جب ڈائننگ ہال میں اس شخص کی بھاری گھمبیر آواز گونجی تھی۔۔۔۔

آبدار نے فوراً سے پہلے اپنے چہرے کو نقاب سے ڈھک لیا تھا۔۔۔ شہباز کو جوس لا کر دیتی تانیہ اس کی اس حرکت کر اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔باقی کزنز کے لبوں پر بھی مسکراہٹ دوڑ گئی تھی۔۔۔

مکیرم اس کے قریب سے گزرتا احتشام صاحب کو سلام کرتا سیدھا مہربانو سے ملنے لگا تھا۔۔۔جو اپنی جگہ سے اٹھتیں اس کی پیشانی چوم گئی تھیں۔۔

اسے دیکھ کر آبدار کو رات کا سارا واقع یاد آیا تھا۔۔۔اس کے خوف کی شدت مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔یقیناً اب وہ سب کو بتانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

اسے اب پھر سے سب کے سامنے ذلیل کیا جانا تھا۔۔۔

وہ بے دل سی واپس پلٹنے لگی تھی جب اسے اپنی ماں کی آواز آئی تھی۔۔۔

"مکیرم بیٹا آپ کے پاس اگر ٹائم ہے تو آپ آبدار کو اس کی یونیورسٹی ڈراپ کر دو گے۔۔۔اس کی اہم اسائمنٹ ہے آج۔۔۔"

عالیہ بیگم ایسا کچھ کریں گی آبدار کو بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔۔ اس نے نگاہیں موڑ کر ماں جو گھورا تھا۔۔۔

"مجھے اس کے ساتھ نہیں جانا۔۔۔میں چھٹی کر لیتی ہوں۔۔۔"

وہ ہلکی آواز میں بولی تھی۔۔۔جو قریب آتے مکیرم کی سماعتوں میں محفوظ ہوئی تھی۔۔۔

"مکیرم کے پاس اتنا ٹائم نہیں ہے عالیہ۔۔۔یہ کیسی ضد ہے۔۔۔

یہ آج چھٹی بھی تو کر سکتی ہے نا۔۔۔"

مہر بانو کو بھاوج کی یہ جرأت ایک آنکھ نہیں بھائی تھی۔۔۔وہ کچھ دنوں سے جو کرنے کی کوشش کر رہی تھیں مہر بانو کو اس کا اچھے سے اندازہ ہو چکا تھا۔۔۔

وہ مکیرم کی توجہ اپنی بیٹی کی طرح مبذول کروانے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔

"ڈونٹ وری پھوپھو میں اسی سائیڈ پر جا رہا ہوں۔۔۔چچی بھیج دیں اسے۔۔۔میں گاڑی نکال رہا ہوں۔۔۔"

اس نے نرمی سے مہربانو سے کہتے آبدار کے بجائے عالیہ بیگم کو مخاطب کیا تھا۔۔۔

اگر وہ اسے زچ کرتی تھی تو کوئی موقع جانے وہ بھی نہیں دیتا تھا۔۔۔ اگر اس نے آبدار کی بات نہ سنی ہوتی تو شاید انکار کر دیتا۔۔۔ مگر اس لڑکی کی اکڑ اسے ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی۔۔۔ خود کو نجانے کیا سمجھتی تھی۔۔۔

اگر وہ اس کے کل کے کارنامے کا بتا دیتا تو ابھی اس کو کسی نے اس گھر سے باہر قدم بھی نہیں رکھنے دینا تھا۔۔۔

مگر نجانے کس احساس کے زیرِ اثر وہ اتنی بڑی بات دبا گیا تھا مم۔۔

دوسری جانب شاک میں تو آبدار بھی تھی۔۔۔وہ انتظار ہی کرتی رہ گئی تھی۔۔۔وہ بنا کسی سے کچھ کہے باہر نکل گیا تھا۔۔۔

اس نے پلٹ کر مہر بانو کی جانب دیکھتے اندازہ لگانا چاہا تھا کہ کیا وہ کچھ جانتی ہیں۔۔۔

لیکن نہ تو انہیں دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ اس بات سے واقف تھیں اور نہ ہی اگر وہ واقف ہوتیں تو اب تک خاموش رہتیں۔۔۔وہ تو اسے ویسے بھی بے عزت کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتی تھیں۔۔۔

اس وقت تو ان کے چہرے پر انتہائی غصے بھرے تاثرات چھائے ہوئے تھے۔۔۔انہیں مکیرم کا اس کو ساتھ لے کر جانا بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔۔وہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی تھیں۔۔۔

" آپ جو کرنا چاہتی ہیں نا عالیہ بھابھی۔۔۔وہ میں ہونے نہیں دوں گی۔۔۔ آپ کی وہ گھر سے بھاگی ہوئی بدکردار بیٹی میرے مکیرم کے قابل بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔وہ اس کو کبھی نہیں اپنائے گا۔۔یہ آج اچھا نہیں کیا آپ نے۔۔۔

اس گھر میں آپ کی اتنی حیثیت نہیں ہے کہ آپ مجھ سے الجھیں۔۔۔اب دیکھیں مجھے نیچا دکھانے کے لیے کی گئی آپ کی اس حرکت کا کیا انجام ہو گا۔۔۔"

مہربانو عالیہ بیگم کے قریب آتے زہر خند لہجے میں بولی تھیں۔۔۔

وہ کیسے رومان کی بہن کو اپنے سامنے اپنے گھر میں برداشت کرتی تھیں۔۔۔یہ کوئی ان کے دل سے پوچھتا۔۔۔

اس عورت کے بھائی نے ان کی پوری زندگی برباد کر دی تھی۔۔۔

وہ کیسے انہیں خوش رہنے دیتیں۔۔

آبدار سے نفرت کرتے انہیں اتنا تو سمجھ آ چکا تھا کہ عالیہ بیگم کو تکلیف پہنچانے کا ذریعہ ان کی اولاد ہی تھی۔۔۔ تانیہ سے ان کو کوئی خاص مسئلہ نہیں تھا۔۔ کیونکہ وہ ان کے آگے بہت سعادت مندی سے پیش آتی تھی۔۔

وہ ماں سے بھی زیادہ ان کے آگے پیچھے رہتی تھی۔۔۔

مہر بانو کے عتاب کا اصل نشانہ بن رہی تھی آبدار۔۔۔ جسے تکلیف میں دیکھ سب سے زیادہ اس کی ماں تڑپتی تھی۔۔۔

جو دیکھ مہر بانو کے دل کے رستے زخموں کو بہت راحت ملتی تھی۔۔۔

"میں نے تمہیں نیچا دکھانے کے لیے کچھ نہیں کیا مہر بانو۔۔۔

مکیرم کے نکاح میں ہے میری بیٹی۔۔وہ جا سکتی ہے اس کے

ساتھ۔۔۔"

عالیہ بیگم مہر بانو سے الجھ کر صبح صبح کوئی فساد نہیں کھڑا کرنا چاہتی

تھیں۔۔۔اسی خاطر بہت نرمی سے جواب دیا تھا۔۔۔

"اتنی معصوم نہیں ہیں آپ۔۔۔اور نہ ہی آپ کی بیٹی۔۔۔سب

جانتی ہوں میں۔۔۔"

مہر بانو انہیں وارننگ دیتی نگاہوں سے دیکھتی وہاں سے ہٹ گئی

تھیں۔۔۔

عالیہ بیگم نے بے بس نگاہوں سے سجیلا کی جانب دیکھا تھا۔۔

"میں کیسے سمجھاؤں مہربانو کو کہ میرے دل میں اس کے لیے کوئی غلط بات نہیں ہے۔۔۔ میں تو شرمندہ ہوں اس سے۔۔۔ قصور وار سمجھتی ہوں خود کو اس کا۔۔ میں اس نیچا نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔۔ میں بس یہ چاہتی ہوں اس گھر میں جو میری بیٹی کے ساتھ ہو رہا۔۔ اسے اس سزا سے چھٹکارا مل جائے۔۔

وہ معصوم ہے۔۔۔۔ بچپنے میں آ کر نادانی کر دی تھی اس نے۔۔۔ چھوٹی تھی تب وہ۔۔۔ غلطی کو گئی اس سے۔۔۔ مگر میں ساری زندگی اپنی بیٹی کو اس سیاہی کے ساتھ زندگی گزارتے نہیں دیکھ

سکتی۔۔۔مجھے ڈر لگ رہا ہے سجیلا۔۔۔مہر بانو کہیں مکیرم کو دوسری شادی کرنے پر آمادہ نہ کر لے۔۔۔"

عالیہ بیگم کو بیٹی کی فکر کھائے جا رہی تھی۔۔۔ان کی بات سنتے سجیلا کو بھی فکر ہوئی تھی۔۔۔

"پریشان نہ ہو بھابھی۔۔۔اللہ بہتر کرے گا۔۔"

وہ اتنا کہہ سکی تھیں۔۔۔عالیہ بیگم کے ساتھ ساتھ انہوں نے بھی اپنی زندگی میں بہت کچھ برداشت کیا تھا۔۔۔اور اب تک کرتی آ بھی رہی تھیں۔۔۔

مہربانو کبھی ان کی بہترین دوست ہوا کرتی تھی۔۔۔ان دونوں کی جان بستی تھی ایک دوسرے میں۔۔۔

مگر اس کے ساتھ ہوئے حادثے نے اسے پوری طرح سے بدل دیا تھا۔۔

وہ اب ان سے اتنی ہی نفرت کرتی تھی۔جس نفرت کی وجہ سجیلا کو ابھی تک سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔مگر وہ اپنے بچوں کی خاطر سب کچھ سہہ رہی تھیں۔۔۔شوہر کا برا رویہ بھی اور نند کی بات بے بات بے عزتی بھی۔۔۔

ان کے ماں باپ کی ڈیتھ ہو چکی تھی۔۔۔واپسی کا کوئی رستہ نہیں تھا ان کے پاس۔۔

آبدار اسی حیرت و بے یقینی میں الجھی کہ مکیرم نے کسی کو کچھ کیوں نہیں بتایا تھا۔۔۔وہ گاڑی تک آن پہنچی تھی۔۔۔

اگر آج روحیل سے نہ ملنا ہوتا تو وہ کبھی اس شخص کی مدد نہ لیتی۔۔۔جو کل سے اس کے سر پر سوار تھا۔۔۔

وہ پچھلی سیٹ کا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

نہ وہ اس کے برابر بیٹھنا چاہتی تھی۔۔۔نہ ہی مکیرم کی ایسی کوئی خواہش تھی۔۔۔

وہ چہرے کے گرداب بھی اپنی سیاہ شال اوڑھے بیٹھی تھی۔۔۔

جب اسے اپنے چہرے پر گہری نگاہوں کی تپش محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اس نے فوراً سے بیک ویو مرر سے مکیرم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو پوری توجہ کے ساتھ ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔۔وہ بھی اپنی نگاہوں کا زاویہ بدل گئی تھی۔۔۔

آبدار اس سے پوچھنا چاہتی تھی کہ اس نے کسی کو بھی نہ بتا کر اس پر یہ احسان کیونکر کیا تھا۔۔۔مگر آج تک اس نے اس شخص کو

خود سے کبھی مخاطب نہیں کیا تھا۔۔۔نہ ہی ان دونوں کے بیچ ایسی کوئی بے تکلفی تھی۔۔۔

گاڑی میں چھائی خاموشی کو مکیرم کے موبائل کی آواز نے توڑا تھا۔۔۔

"اجالا تم تیار رہو۔۔۔میں تمہیں پک کرنے آ رہا ہوں۔۔۔"

دوسری جانب سے اجالا نے نجانے کیا پوچھا تھا کہ وہ مختصر سا جواب دیتا کال کاٹ گیا تھا۔۔۔

آبدار نے ناگواریت سے پہلو بدلہ تھا۔۔۔اسے یہ اجالا ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی۔۔۔

جو اس کی پھپھو کی بہت لاڈلی تھی۔۔۔ اپنے گھر سے زیادہ ان کے گھر پائی جاتی تھی۔۔۔ مکیرم کی بہترین دوست تھی وہ۔۔۔

کچھ دیر بعد گاڑی اس کے گھر کے سامنے رکی تھی۔۔۔ مکیرم نے ابھی ہارن پر ہاتھ رکھا ہی تھا جب وہ باہر آتی دکھائی دی تھی۔۔۔ اس نے پرپل کلر کی کیپری اور شارٹ شرٹ پہن رکھی تھی۔۔۔

دوپٹے کو شانوں پر پھیلائے وہ فریش سی لبوں پر دھیمی سے مسکراہٹ سجائے مکیرم کے برابر فرنٹ سیٹ پر آن بیٹھی تھی۔۔۔

"کیسے ہیں بیرسٹر صاحب۔۔۔ غصہ کچھ کم ہوا آپ کا۔۔۔ ویسے تم

اپنی اس جاہل کزن سے جتنا دور رہو تمہارا موڈ اتنا خوشگوار ہی رہے

گا۔۔۔ پھوپھو نے بتایا مجھے اسے تو بات کرنے کی بھی تمیز نہیں

ہے۔۔۔"

اجالا کی نظر پچھلی سیٹ کی جانب نہیں گئی تھی۔۔۔ اس کا سارا

دھیان تو سیاہ تھری پیس سوٹ میں ملبوس پہلے سے بھی کہیں زیادہ

ہینڈسم اور ڈیشنگ نظر آتے مکیرم سے ہٹی ہی نہیں تھی۔

پیچھے بیٹھی آبدار کا دل چاہا تھا اس کے ان بکھرے بالوں کو کھینچ کر اس کا دماغ ٹھکانے لگا دے۔۔ وہ ہوتی کون تھی اسے جاہل کہنے والی۔۔۔

مکیرم نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔نہ ہی اس نے اجالا کو پیچھے بیٹھی آبدار کے بارے میں بتایا تھا۔۔

اس کے چہرے پر سرد وسپاٹ تاثرات چھائے ہوئے تھے۔۔

"اوکے سوری۔۔۔ تمہارے سامنے اس چڑیل کا ذکر نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔میں جانتی ہوں اس کا نام سن کر بھی تمہارا موڈ خراب ہو جاتا ہے۔۔۔اب بات کا جواب تو دے دو۔۔۔"

اجالا اس کے جواب نہ دینے پر یہی وجہ سمجھی تھی۔۔۔

مکیرم اب بھی کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔

"بدتمیز اور جاہل کون ہے تمہاری باتوں سے ہی صاف پتا چل رہا ہے۔۔۔ کیا تمہارے پاس میری بات کرنے کے علاؤہ اور کوئی موضوع نہیں ہے۔۔۔"

آبدار اس سے زیادہ ضبط نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ مکیرم میر عالم اس کے حق میں بولے اس سے پہلے تو قیامت ہی آجائے گی۔۔۔ مگر وہ کسی کو اجازت نہیں دے سکتی تھی۔۔ کہ اسکے سامنے اس کے بارے میں ایسا بولا جائے۔۔۔۔

جبکہ اجالا تو اس کی آواز سنتی اپنی جگہ اچھل پڑی تھی۔۔۔اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ یہ لڑکی مکیرم کی گاڑی میں پائی جا سکتی تھی۔۔

اس کے تاثرات اس وقت ایسے تھے جیسے اسنے اپنے سامنے واقعی چڑیل دیکھ لی ہو۔۔۔

مکیرم جو اس وقت واقعی ہی بہت سنجیدگی سے ڈرائیو کر رہا تھا۔۔ اجالا کی حالت دیکھ اس کے اعنابی لبوں پر مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔۔

یہ لڑکی کسی کے آگے ڈر کر چپ نہیں ہوتی تھی۔۔۔ آخر میں چاہے ہار جائے۔۔۔ سزا کی مستحق ٹھہرے پر اپنے حق کے لیے لڑنا نہیں چھوڑتی تھی۔۔۔

"تت تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟؟ مکیرم تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔۔۔؟؟"

اجالا شرمندگی کے احساس سے چہرا واپس موڑ چکی تھی۔۔۔ آبدار اسے جن ناگواریت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی اس نے دوبارہ پلٹ کر پیچھے دیکھنے کی ہمت نہیں کی تھی۔۔۔

مکیرم نے اب کی بار بھی بنا کوئی جواب دیئے گاڑی اس کی یونی کے گیٹ کے باہر روک دی تھی۔۔۔

اس کا گیٹ مخالف سمت پر تھا۔۔۔ درمیان میں دو بڑی روڈ تھے۔۔۔ وہ یوٹرن لے کر اسے وہاں اتارنے جاتا تو اس کو گھنٹہ لگ جانا تھا۔۔ اس لیے اس نے دوسرے روڈ پر ہی اسے اتار دیا تھا۔۔۔

جو دیکھ جہاں آبدار کو پریشانی ہوئی تھی۔۔۔ وہیں اجالا کو مکیرم کا ایسا کرنا مزا دے گیا تھا۔۔۔

اس لڑکی کے ساتھ یہی ہونا چاہیے تھا۔۔ یہ اسی قابل تھی۔۔۔

"تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔۔۔؟؟"

اجالا نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔

"مجھے نہیں پتا تھا تم آنکھیں بند کر کے بیٹھی ہو گاڑی میں۔۔۔ایک لڑکی نظر نہیں آئی تمہیں۔۔۔۔"

اس کی بات کے جواب میں مکیرم نے اسے گھورتے دیکھا تھا۔۔

آبدار اس سے پہلے ہی گاڑی سے باہر جا چکی تھی۔۔۔مگر وہاں اتنا رش تھا کہ وہ وہیں ایک جانب کھڑی بے بسی کے عالم میں ہوا کی دوش پر سوار گاڑیوں کو گزرتے دیکھ رہی تھی۔۔

اس شخص نے اس طرح سے اس سے اپنی دشمنی نکالی تھی۔۔۔ اسے یہاں چھوڑ دیا تھا تاکہ وہ کسی گاڑی سے ٹکرا کر مرجائے۔۔۔۔

یہ شخص اتنا اچھا نہیں تھا اس کے معاملے میں کہ اسے چھوڑنے آجاتا۔۔۔

وہ اس کا مقصد اب سمجھی تھی۔۔۔ آبدار کی آنکھوں میں آنسو آن ٹھہرے تھے۔۔۔

"چلو ہمیں دیر ہو رہی ہے۔۔۔ چھوٹی بچی تو نہیں ہے۔۔۔ خود روڈ کراس کرلے گی۔۔۔"

اجالا اسے ابھی بھی وہیں کھڑا دیکھ خفگی سے بولی تھی۔۔۔اسے تو ابھی تک یہی بات ہضم نہیں ہو رہی تھی کہ مکیرم اسے اپنی گاڑی میں لایا کیوں تھا۔۔

"تم ویٹ کرو میں اسے روڈ کراس کروادوں۔۔۔بہت رش ہے۔۔۔"

مکیرم چاہے اس سے جتنی بھی ناپسندیدگی کا اظہار کرتا مگر تھی تو اس کے چچا کی بیٹی۔۔۔اسے ایسے مرنے کے لیے نہیں چھوڑ سکتا تھا۔۔۔

اجالا اسے روکنا چاہتی تھی مگر ایسا کرنے سے پہلے ہی مکیرم گاڑی سے باہر جا چکا تھا۔۔۔

"پورا دن یہی کھڑے رہنے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔؟؟ اتنی بار ٹریفک کم ہوا ہے۔۔۔ جا کیوں نہیں رہی۔۔۔"

مکیرم نے اس کے قریب آتے ترش لہجے میں کہا تھا۔۔

جس کر آبدار نے بے ساختگی کے عالم میں اس کی جانب دیکھا تھا۔۔ اس کی آنکھوں میں تیرتی نمی سامنے کا منظر دھندلا گئی تھی۔۔۔

"میری مرضی۔۔۔ آپ کو کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟؟ آپ جائیں یہاں سے۔۔"

اپنی آنکھوں کی نمی کو اندر دھکیلتے اس نے اس کی جانب سے رخ موڑ لیا تھا۔۔۔ وہ اسے کیسے بتاتی کہ اسے روڈ کراس کرنے سے کتنا ڈر لگتا تھا۔۔۔ پیر آگے بڑھاتے ہوئے اس کی جان جا رہی تھی۔۔

"میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔۔۔ جلدی سے روڈ کراس کرو اور جاؤ۔۔۔"

وہ بھی اسی کے انداز میں بولا تھا۔۔۔ دونوں کے لہجے میں ایک دوسرے کے لیے بالکل بھی رعایت نہیں تھی۔۔

"میں چلی جاؤں گی آپ کو کیا مسئلہ ہے۔۔۔ آپ نے مجھے یہاں اتارا ہی اسی لیے ہے نا کہ میں کسی گاڑی کے نیچے آکر کچلی جاؤں۔۔۔ اور آپ کے خاندان کی سیاہی ختم ہو جائے۔۔۔ تو ٹھیک ہے۔۔۔ جا رہی ہوں۔۔۔ خوش ہو جائیں آپ اور آپ کی پھوپھو۔۔۔"

وہ اس کو سر پر کھڑا دیکھ چڑ کر بولی تھی۔۔۔ نجانے کیوں مگر اس شخص کی موجودگی اسے عجیب سے احساس سے دوچار کر دیتی تھی۔۔۔ وہ جتنا اس سے دور بھاگنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ یہ شخص اتنا ہی اس کے سر پر سوار ہو رہا تھا۔۔۔

وہ اس سے بات ہی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر نا چاہتے ہوئے بھی کیسے اس کے لبوں سے یہ شکوہ نکل گیا تھا۔۔۔ اسے سمجھ ہی نہیں آئی تھی۔۔ اس کی موجودگی سے وہ اتنی زچ ہو چکی تھی کہ خفگی کے عالم میں سامنے سے تیزی کے ساتھ آتی گاڑیوں کو دیکھنے کے باوجود اپنے قدم آگے کی جانب بڑھا گئی تھی۔۔۔

وہ بس اس شخص سے چھٹکارا چاہتی تھی۔۔۔ جبکہ دوسری جانب مکیرم اسکی اس جذباتی حرکت پر ششدر رہ گیا تھا۔۔

اس سے پہلے کہ آبدار کسی حادثے کا شکار ہوتی۔۔۔ مکیرم ہاتھ بھر اکر اسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔

"پاگل ہو گئی ہو۔۔۔دماغ خراب ہے تمہارا۔۔۔ایڈیٹ لڑکی۔۔۔

"

اسے اپنے قریب کرتا وہ چیخا تھا اس پر۔۔۔

گاڑی سے باہر نکلتی اجالا بھی یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھتی جل اٹھی تھی۔۔۔۔

آبدار کی چادر اس کے چہرے سے ڈھلک آئی تھی۔۔۔اس کا چہرا اس شخص کے سامنے بے پردہ ہونے کو تھا جب آبدار نے گھبرا کر بے اختیاری میں اس کے سینے سے اہم چہرا اٹکا دیا تھا۔۔۔

یہ سب کچھ اتنا اچانک ہوا تھا کہ وہ دونوں ہی کچھ سمجھ نہیں پائے تھے۔۔۔

مکیرم کا ہاتھ آبدار کی کمر پر دھرا تھا۔۔۔چادر کے نیچے ڈھکی اس کے ریشمی بالوں کی چٹیا مکیرم کے ہاتھ کے نیچے دب گئی تھی۔۔۔

"مکیرم ہمیں دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔"

دور کھڑی اجالا اونچی آواز میں اسے پکار گئی تھی۔۔۔یہ منظر اس کے لیے انتہائی ناگواریت بھرا تھا۔۔۔

آبدار جلدی سے اپنے چہرے کو چادر سے ڈھکتی اس سے دور ہوئی تھی۔

وہ اس شخص کے اتنے قریب چلی گئی تھی۔۔۔اسے پتا ہی نہیں چلا تھا۔۔۔مگر اس وقت اس کے چہرے پر انتہائی نا قابلِ فہم تاثرات چھائے ہوئے تھے۔۔۔

اسکے چہرے کی سرخی اس کی آنکھوں سے صاف عیاں ہو رہی تھی۔۔

دوسری جانب مکیرم کی کنپٹی کی رگیں تن گئی تھیں۔۔۔ماتھے پر شکنوں کا جال سا بن گیا تھا۔۔۔

نفرت کے بیچ یہ قربت دونوں کو ہی مزید سلگھا گئی تھی۔۔۔

"تم گاڑی میں بیٹھو میں آرہا ہوں۔۔۔"

اس نے قریب آتی اجالا کو جانے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔ آبدار جواب

رش کم ہونے پر اپنے خوف سے لرزتے دل کے ساتھ اپنے اندر

ہمت پیدا کرتی روڈ کراس کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

اس کی حالت بہت غیر تھی۔۔۔ اس سے ٹھیک طرح سے اپنی

ٹانگوں پر کھڑا ابھی نہیں ہوا جا رہا تھا۔۔۔

مگر وہ اس شخص کے سائے سے بھی دور جانا چاہتی تھی۔۔۔

اس نے اپنے خوف پر قابو پاتے مٹھیوں کو سختی سے بھینچ لیا تھا۔۔۔

جب اسی لمحے اسے پھر سے اپنی کلائی پر وہ دہکتا لمس محسوس ہوا

تھا۔۔۔ اس نے نگاہیں موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو انتہائی

خفگی بھرے سخت تاثرات چہرے پر سجائے اس کا ہاتھ پکڑتا آگے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

آبدار اس کے ساتھ کھینچتی چلی گئی تھی۔۔۔اس نے بہت ہی بے رحمی بھرے انداز میں اس کی کلائی کو جکڑ رکھا تھا۔۔۔عجیب غصہ تھا اس لمس میں۔۔۔۔درد کے احساس سے آبدار کے لبوں سے کراہ بھی نکلی تھی۔۔۔

جسے وہ اندر ہی دبا گئی تھی۔۔

وہ اسے ساتھ لیے دوسرا روڈ بھی کراس کرواتا اس کی کلائی کو آزادی بخش گیا تھا۔۔۔اس پورے دورانیے میں اس نے آبدار پر ایک نگاہ غلط بھی نہیں ڈالی تھی۔۔۔

جبکہ وہ ناچاہتے ہوئے بھی پلٹ کر اس کی چوڑی پشت کو گھورے گئی تھی۔۔۔

جو روڈ کراس کر کے گاڑی میں بیٹھتا گاڑی وہاں سے بھگا کر لے گیا تھا۔۔

آبدار وہاں سے پلٹتی سست روی سے اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

کلاس میں بھی وہ غائب دماغی کا شکار رہی تھی۔۔۔

"آبدار کہاں ہو۔۔۔؟"

روحیل کی کال پر اسے ہوش آیا تھا۔۔۔وہ اپنی چیزیں سمیٹتی روحیل کے بتانے پر کیفے ٹیریا میں آگئی تھی۔۔۔مگر اس کا انداز اب بھی گم صُم سا ہی تھا۔۔۔

"کال کیوں نہیں پک کر رہی تھی۔۔۔"

روحیل اس کی جانب گہری نگاہوں سے تکتے پوچھا تھا۔۔

"موبائل سائلنٹ پر تھا۔۔۔میں نے نہیں دیکھا۔۔۔"

اس نے مختصراً جواب دیا تھا۔۔۔

"کیا ہوا ہے تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔۔؟؟"

اس کا یہ کھویا کھویا انداز دیکھ روحیل نے فکر مندی سے پوچھا تھا۔۔

"ہاں ٹھیک ہوں میں۔۔۔ماموں سے کوئی بات ہوئی

تمہاری۔۔۔؟؟ نجانے ہماری یہ سزا کب ختم ہو گی۔۔۔"

وہ یاسیت سے بولی تھی۔۔۔

اس کے ماموں کے ساتھ ساتھ اسے بھی تو بہت بڑی سزا ملی تھی۔۔۔بدکردار قرار دے کر ایک ان چاہے شخص کے سپرد کر دیا گیا تھا۔۔۔۔

جس کے ساتھ گزرے چند لمحے بھی اس کو برداشت نہیں تھے۔۔۔

"سزا تو اپنی اپنی جگہ ہم سب ہی کاٹ رہے ہیں۔۔۔"

روحیل سے اپنے دادا دادی کی تڑپ نہیں دیکھی جاتی تھی۔۔۔

آبدار کے ساتھ ساتھ سزا تو اسے بھی ملی تھی۔۔۔

اپنی محبت کو کھونے کی سزا۔۔۔وہ محبت جسے وہ اس لڑکی کے سامنے ابھی تک نہیں لا پایا تھا۔۔

اسے اس بہتر وقت کی تلاش تھی۔۔۔جس میں وہ اسے نہ صرف اپنے دل کا حال بتاتا بلکہ اسے پوری طرح سے حاصل بھی کرتا۔۔۔

"اچھا اداسی ختم کرو۔۔۔میرے پاس ایک بہت اچھی خبر ہے۔۔۔ رومان ماموں کے دوست وکیل ابراہیم انکل پاکستان واپس آ گئے ہیں۔۔۔میں نے ان سے بات کی ہے۔۔۔ان کا کہنا ہے وہ یہ کیس

لڑنے کو تیار ہیں۔۔۔ اب دیکھنا بہت جلد ہم ماموں سے مل پائیں گے۔۔۔"

اس کی بات پر آبدار کے چہرے پر بھی رونق آئی تھی۔۔۔

"تم سچ کہہ رہے ہو۔۔۔؟؟"

اسے روحیل نے بتایا تھا کہ وہ اس سے مل کر اسے ایک بہت اچھی خبر دینے والا تھا۔۔۔ مگر وہ خبر اتنی بڑی ہو گی اسے بالکل بھی یقین نہیں آیا تھا۔۔

"بالکل سچ۔۔۔ انشاء اللہ بہت جلد ہمارا اچھا وقت شروع ہو جائے گا۔۔۔ اور مکیرم میر عالم اور اس کے خاندان کا برا وقت۔۔۔"

روحیل کے انداز میں مکیرم کے لیے بے انتہا نفرت تھی۔۔۔

جس نے اس سے اس کی محبت کو چھینا تھا۔۔

اس شخص کے نام پر آبدار کے چہرے کی نقوش میں بگاڑ پیدا ہوا تھا۔۔۔

"پلیز اتنی اچھی خبر سنانے کے بعد یہ نام مت لو۔۔۔"

آبدار کا دماغ پھر سے بھٹکنے لگا تھا۔۔۔وہ روحیل کو گھورتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

اس کے انداز میں مکیرم کے لیے ناگواری دیکھ روحیل کے اندر تک سکون اتر گیا تھا۔۔۔وہ یہی تو چاہتا تھا کہ آبدار مکیرم سے

نفرت کرے اور اس شخص کو چھوڑ کر اس کے پاس لوٹ آئے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

گھر میں احمد کی شادی کی تاریخ رکھی گئی تھی۔۔احمد کی شادی اس کی خالہ زاد سے ہو رہی تھی۔۔جو بڑوں کا ہی طے کیا گیا رشتہ تھا۔۔۔وقت بہت کم تھا جس کی وجہ سے فوری تیاریاں شروع کر دی گئی تھیں۔۔۔

ان تمام تیاریوں سے بے پرواہ ایک وہی تھی جو اپنے کمرے میں بیٹھی پوری طرح سے کتابوں میں گھسی ہوئی تھی۔۔

اس کے فائنل ایگزیم چل رہے تھے۔۔۔اس کے پاس اس سب کے لیے بالکل بھی وقت نہیں تھا۔۔

"آبدار بس کردو یار۔۔۔۔ تھوڑی دیر کے لیے باہر آجاؤ۔۔۔ دیکھو باہر کتنی رونق لگی ہوئی ہے۔۔۔گھر کے سبھی لوگ جمع ہیں۔۔۔اتنا مزا آرہا ہے۔۔۔ آجاؤنا پلیز۔۔۔"

وہ کتابیں اپنے سامنے پھیلائے پورے انہماک سے پڑھ رہی تھی جب تانیہ نے اس کے پاس آتے کہا تھا۔۔۔امبر نجانے کتنی بار اسے بلانے آچکی تھی۔۔۔ مگر اسے ایسے ہی ڈھیٹ بنا دیکھ اب وہ بھی ناراض ہو کر باہر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

"مجھے نہیں آنا نیچے۔۔۔ آپ لوگ کر وا انجوائے۔۔۔ میں دور ہی ٹھیک ہوں۔۔۔"

اس نے منہ بناتے کہا تھا۔۔۔

"کیوں کرتی ہو ایسا۔۔۔ جانتی ہو ماما تمہاری وجہ سے کتنی پریشان ہوتی ہیں۔۔۔ اب بھی تمہیں وہاں سب کے بیچ نہ دیکھ کتنی افسردہ بیٹھی ہیں۔۔۔"

تانیہ کی بات پر وہ اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔ اپنی ماں کی خاطر ہی تو وہ اس گھر میں ابھی تک موجود تھی۔۔۔ اور یہ سزا جھیل رہی تھی۔۔۔ اس کی وارڈروب سیاہ لباس سے بھری ہوئی تھی۔۔

اس کی زندگی میں کوئی رنگ باقی نہیں رہے تھے۔۔یہ سزا اس شخص کی دی ہوئی تھی۔۔

نجانے کیوں اس شخص نے اسے ایسی سزا دی تھی۔۔۔اسے بچپن سے تیار ہونے اور سجنے سنورنے کا بہت شوق تھا۔۔

وہ زرا سا سنگھار کرنے پر بہت حسین لگتی تھی۔۔ہر کوئی اس کو دیکھتا اور سراہتا تھا۔۔ چھوٹی سی عمر میں اس کا حسن متاثر کن تھا۔۔۔ مگر اس شخص کی دی گئی سزا کے بعد سے تو اس نے کبھی اپنے لبوں پر لپسٹک تک نہیں لگائی تھی۔۔۔ایک دفع تانیہ کے کہنے پر اس نے لپسٹک لگالی تھی۔۔

جو دیکھ مہر بانو پھوپھو کا مارا تھپڑ وہ آج تک نہیں بھولی تھی۔۔۔

اس کا سوجا ہوا چہرا دیکھ اس کی امی بہت روئی تھیں۔۔۔شاید وہ سزا اسے نہیں اس کی امی کو ہی دی گئی تھی۔۔۔

"باہر کون کون ہے۔۔۔؟؟"

بکس بند کرتے اس نے سرسری سا پوچھا تھا۔۔

"وہ نہیں ہے جس سے چھپ کر یہاں بیٹھی ہو۔۔۔"

تانیہ نے اسے چھیڑتے کہا تھا۔۔تانیہ اس کی بہن تھی مگر ان دونوں کی زندگیوں میں بہت فرق تھا۔۔

ثانیہ نے اس کے جتنی تکلیفیں نہیں دیکھی۔۔۔وہ اپنے شوہر کے ساتھ بہت خوش تھی۔۔۔

ثانیہ کی بات پر آبدار کے چہرے پر ناگواریت پھیل گئ تھی۔۔۔

"مجھے کسی سے چھپنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔۔۔"

اس نے بکس کو ریک میں پٹختے خفگی سے بہن کو دیکھتے کہا تھا۔۔

کچھ دیر بعد وہ اس کی ساتھ باہر آگئ تھی۔۔۔ڈرائینگ روم میں سب ہی جمع تھے۔۔۔

اسے آتا دیکھ عالیہ بیگم کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔ جبکہ مہربانو نے نخوت سے پہلو بدلہ تھا۔۔۔اجالا نے انہیں اس دن کا سارا قصہ سنا دیا تھا۔۔۔

جس کے بعد انہیں آبدار مزید بری لگنے لگی تھی۔۔۔ایک طرف ان کے سامنے مکیرم سے نفرت دکھاتی تھی تو دوسری جانب وہ اس کو اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

"احتشام بھائی مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔"

وہ سب شادی کی تیاریوں کے حوالے سے ہی ڈسکس کر رہے تھے۔۔۔جب مہربانو نے آبدار کو دیکھتے بھائی کو مخاطب کیا تھا۔۔۔

"ہاں بولو مہربانو۔۔۔"

وہ کچھ دیر پہلے ہی وہاں آکر بیٹھے تھے۔۔۔ اتنے وقت بعد ان کے گھر میں یہ رونق لگی تھی۔۔۔ ورنہ شہباز اور تانیہ کی شادی بھی بہت سادگی سے کی گئی تھی۔۔۔

"میں چاہتی ہوں احمد اور رامین کے ساتھ ساتھ ہم مکیرم اور اجالا کی شادی بھی طے کر دیں۔۔۔ ماشاءاللہ سے دونوں بچے ایک ساتھ بہت پیارے لگتے ہیں۔۔۔ اور پسند بھی کرتے ہیں ایک دوسرے کو۔۔۔ اجالا بہت سلجھی ہوئی اور سمجھدار لڑکی ہے۔۔۔ مکیرم کے مزاج کو اچھے سے سمجھتی ہے۔۔۔"

مہر بانو نے بنا جھجھکے آبدار کی موجودگی کی پرواہ کیے بغیر اتنی بڑی بات کر دی تھی۔۔۔

عالیہ بیگم کے چہرے کی رنگت زرد پڑتے دیکھ اس پل انہیں بہت مزا آیا تھا۔۔۔

"یہ کیا بول رہی ہو مہر بانو۔۔۔؟؟ مکیرم کی شادی تو آبدار کے ساتھ ہو چکی ہے نا۔۔۔"

فضیلت بیگم دیورانی کی صورت دیکھ خود کو بولنے سے نہیں روک پائی تھیں۔۔۔

کچھ دیر پہلے جہاں ہنسی مذاق چل رہا تھا۔۔۔وہاں اب دبیز خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔سب کی نظریں آبدار پر تھیں۔۔۔جو تانیہ کی بیٹی مائرہ کو گود میں بیٹھائے اس کے ساتھ کھیلتی پوری طرح سے انجان بنی ہوئی تھی۔۔

اسے دیکھ کر لگ رہا تھا جیسے اسے ان سب باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔

مگر تانیہ کی نظریں بہن کی بھینچی مٹھیوں پر تھیں۔۔۔وہ کیسے خود کو انجان بنائے ہوئے تھی یہ وہی جانتی تھی۔۔

ہر روز اپنی ذات کا تماشا لگتے دیکھنا بہت اذیت بھرا عمل تھا۔۔۔

"بھابھی یہ بات دوہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔اگر مکیرم نے سن لیا تو اسے بالکل اچھا نہیں لگے گا۔۔۔ہم سب جانتے ہیں کہ مکیرم نے ہمارے مجبور کرنے پر نکاح کیا تھا۔۔۔اس شرط کے ساتھ کے آبدار کو اپنانے کے لیے اسے مجبور نہیں کیا جائے گا۔۔۔وہ اپنی مرضی سے دوسری شادی کرنے کا حق رکھتا ہے۔۔۔

میرے بچے نے ایسی لڑکی کو اپنا نام دے کر اسحاق بھائی کی عزت بچا کر اتنی بڑی قربانی دی ہے۔۔۔اب دوبارہ سے میں اسے کوئی قربانی نہیں دینے دوں گی۔۔۔"

مہربانو عالم اس وقت سب کو ہی بہت سفاک لگی تھیں۔۔۔ان کے ساتھ ہوئے حادثے نے ان کا دل بہت سارے لوگوں کے معاملے میں پتھر کر دیا تھا۔

جن میں آبدار سرفہرست تھی۔۔

وہ ایسے بات کر رہی تھیں جیسے آبدار وہاں موجود ہی نہ ہو۔۔۔

تانیہ کو خود پر غصہ آنے لگا تھا۔۔وہ بچاری اسی وجہ سے نہیں آنا چاہتی تھی۔۔۔مگر انجانے میں وہ اسے زبردستی یہ اذیت برداشت کرنے کے لیے لے آئی تھی۔۔

"ٹھیک کہہ رہی ہے مہربانو۔۔۔ مکیرم جو چاہے گا وہی ہو گا۔۔۔

پوچھ لو اس مہربانو وہ اجالا سے اگر شادی کرنا چاہتا ہے تو ہمیں کوئی

اعتراض نہیں ہے۔۔۔"

احتشام عالم نے بھی ایک نظر عالیہ بیگم اور آبدار پر ڈالتے سنجیدگی

سے کہا تھا۔۔۔

عالیہ بیگم نے شاکی نگاہوں سے شوہر کی جانب دیکھا تھا۔۔جو وہاں

ایسے انجان بنے بیٹھے تھے جیسے ان کی بیٹی پر نہیں کسی غیر لڑکی پر

سوتن لانے کی بات ہو رہی ہو۔۔

"مگر بھائی صاحب آبدار۔۔۔۔"

عالیہ بیگم شوہر کی طرف خاموش نہیں رہی تھیں۔۔اپنی جگہ سے اٹھتے وہ کچھ بولنے ہی والی تھیں۔۔۔جب احتشام صاحب نے ہاتھ اٹھا کر انہیں وہیں خاموش کروا دیا تھا۔۔۔

"ہم اس حوالے سے کچھ نہیں سننا چاہتے۔۔۔فیصلہ کر چکے ہیں ہم۔۔اپنے فیصلے کے بدلے اٹھائے گئے یہ اعترضات پسند نہیں ہیں ہمیں۔۔۔"

احتشام کی پیشانی پر شکنیں نمودار ہوئی تھیں۔۔۔انہیں سنگین لہجے میں کہتے وہاں سے نکل گئے تھے۔۔۔اسحاق صاحب بھی اسی اجنبیت کے ساتھ وہاں سے اٹھ گئے تھے۔۔۔

ان کا ہمیشہ سے یہی کہنا تھا کہ جس بیٹی نے ان کی عزت کی لاج نہیں رکھی تھی۔۔۔ان کا بھی اس سے کوئی تعلق نہیں تھا۔۔۔

انہوں نے اسے پوری طرح سے اپنے بڑے بھائی اور بہن کے فیصلوں پر چھوڑ رکھا تھا۔۔۔

مہربانو نے فاتحانہ نگاہوں سے عالیہ بیگم کو دیکھا تھا۔۔۔انہیں آبدار کا یہ سکون ایک آنکھ نہیں بھا رہا تھا۔۔۔

وہ اسے بھی اپنی ماں کی طرح تکلیف کا شکار ہوتے دیکھنا چاہتی تھیں۔۔۔

اسی لمحے پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز آئی تھی۔۔۔ جس کے ساتھ ہی آبدار مائرہ کو اٹھائے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

اس کا چہرا ضبط سے سرخ تھا۔۔۔ مکیرم میر عالم ایک بیوی لاتا یا دس۔۔۔ اسے بالکل بھی پرواہ نہیں تھی۔۔۔ مگر سب گھر والوں کے سامنے اپنی ذات کے بنتے اس تماشے پر اس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔

بنا کسی قصور کے اسے بدکردار قرار دیا گیا تھا۔۔۔

اندر داخل ہوتے مکیرم کی نگاہیں سیڑھیاں چڑھتی آبدار کی جانب گئی تھیں۔۔۔

"مہربانو آبدار تمہاری سگی بھتیجی ہے۔۔۔ تم اس کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہو۔۔۔ اپنی ہی بھتیجی پر سوتن لانا چاہتی ہو۔۔۔"

عالیہ بیگم اپنی بیٹی کے ساتھ یہ ناانصافی نہیں ہونے دینا چاہتی تھیں۔۔۔

ڈرائینگ روم میں داخل ہوتے عالیہ بیگم کی یہ آواز مکیرم کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

"کیا ہو رہا ہے۔۔۔؟؟"

اس نے سب کو سنجیدگی کا شکار دیکھ پوچھا تھا۔۔۔ وہ عالیہ بیگم کی بات سن کر کہیں نہ کہیں معاملہ سمجھ چکا تھا۔۔۔۔

"آپ کی اور اجالا کی شادی کی بات چل رہی ہے۔۔۔"

مہربانو نے خوش ہوتے اسے بتایا تھا۔۔۔

جس کے جواب میں بنا کچھ بولے۔۔۔بس اپنی پھوپو کے چہرے پر چھائی ایکسائٹمنٹ دیکھ وہ مسکراتا ہوا ان کے قریب آن بیٹھا تھا۔۔

جبکہ عالیہ بیگم آنکھوں میں نمی لیے وہاں سے ہٹ گئی تھیں۔۔۔

ان کا دل بہت زیادہ اذیت میں تھا۔۔

ان کی معصوم بچی کے ساتھ مہربانو بالکل بھی ٹھیک نہیں کر رہی تھی۔۔وہ ان کے بھائی کے کیے کا بدلہ ان سے لینے کی خاطر ان کی بیٹی کو تکلیف دے رہی تھی۔۔۔

وہ یہ بات بھی بہت اچھے سے جانتی تھیں کہ مکیرم وہی کرتا تھا جو اسے مہربانو کرنے کو کہتی تھیں۔۔۔مہربانو اس کی اجالا سے شادی کروانے پر بہت خوش تھی۔۔۔اور اجالا سے بھی مکیرم کی بہت اچھی بنتی تھی۔۔۔

اب یہ شادی ہو کر رہنی تھی۔۔۔عالیہ بیگم کا دل ہی سوچ کر ہول رہا تھا کہ ان کی بیٹی کو اب ساری زندگی وہ سیاہ رنگ پہن کر اس عالم مینشن میں سسکتے گزرنا تھا۔۔۔

کیا کوئی رنگ کوئی خوشی ان کی بیٹی کے نصیب میں نہیں آنے والی تھی۔۔۔

وہ اس کے روم میں آئی تھیں۔۔جہاں آبدار کھڑکی کے پاس کھڑی باہر نظر آتی رات کی تاریکی پر نگاہیں گاڑھے ہوئے تھی۔۔۔

"آبدار میری جان پلیز تم پریشان مت ہو۔۔۔اس بار تمہاری ماں تمہارے ساتھ کوئی ناانصافی نہیں ہونے دے گی۔۔۔"

اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے وہ محبت سے بولی تھیں۔۔۔

ان کی بات پر آبدار نے سیاہ کاجل سے سجی اداس آنکھوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ماں پلیز۔۔۔مجھے کسی کے آگے تماشا نہیں بننا۔۔۔آپ پھوپھو کو کرنا چاہتی ہیں انہیں کرنے دیں۔۔۔مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔بلکہ میں خوش ہوں۔۔مجھے اس انسان کے ساتھ ہرگز

نہیں رہنا۔۔ آپ ان لوگوں کو کرنے دیں جو وہ کرنا چاہتے ہیں۔۔۔"

اس نے اپنی نمی کو بہت مشکل سے پیچھے دھکیل رکھا تھا۔۔۔

مارے ضبط کے اس کی گردن کی ہڈی باہر کو ابھر آئی تھی۔۔۔

یہ بات تو وہ بھی جانتی تھی کہ مکیرم میر عالم کے دوسری شادی کرنے پر اس کا پورے خاندان میں تماشا لگنا تھا۔۔۔ ہر دوسرے بندے نے اسے ترس بھری نگاہوں سے دیکھنا تھا۔۔۔

جو وہ بالکل بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔ مہربانو بیگم کو اندازہ نہیں تھا کہ وہ جو کرنا چاہتی تھیں اس میں کامیاب ہو چکی تھیں۔۔۔

وہ اس لڑکی کو اچھی طرح سے ڈسٹرب اور رکھی کر چکی تھیں۔۔۔

جسکی آنکھوں میں تیرتی نمی اس پل عالیہ بیگم کے دل کو مزید اذیت سے دوچار کر گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"آبدار تم ٹھیک ہو۔۔۔؟؟ مجھے پتا چلا ہے مکیرم دوسری شادی کر رہا ہے۔۔۔؟ کیا یہ سچ ہے؟؟ اور تمہارے پیرنٹس نے اس بات پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔۔"

روحیل کی کال تھی۔۔۔ وہ اب تک گھر کے تمام لوگوں سے یہ فکر بھرے جملے سن چکی تھی۔۔۔ جو اسے اپنے تضحیک کرتے معلوم

ہوئے تھے۔۔۔اب روحیل کو بھی اسی بارے میں بات کرتے دیکھ اس کو دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔

"فار گاڈ سیک روحیل۔۔۔تم تو ایسی باتیں نہ کرو۔۔۔ مجھے اس حوالے سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔"

آبدار اب کی بار چیخ اٹھی تھی۔۔

اس کا سب کچھ ہر بار ایسے ہی اس شخص کے ساتھ جوڑ دیا جاتا تھا۔۔۔

"آئم سوری آبدار میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔مجھے تو یہ سب سن کر بہت غصہ آ گیا تھا تو تمہیں کال کر دی۔۔۔"

اس کو ناراض ہوتے دیکھ روحیل نے معذرت کرنا چاہی تھی۔۔۔

مگر اس کی بات سننے سے پہلے ہی وہ کال کاٹ چکی تھی۔۔۔

موبائل بیڈ پر پٹختے وہ ٹیرس پر نکل آئی تھی۔۔۔۔

باہر بہت زیادہ ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں۔۔۔۔ ہلکی ہلکی بارش بھی شروع ہو چکی تھی۔۔۔ اتنی دیر سے وہ بارش میں کھڑی رہی تھی۔۔۔ مگر اس کے اندر لگی آگ کم نہیں ہو رہی تھی۔۔

جب اسی لمحے گاڑی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔ آبدار کی نگاہیں نا چاہتے ہوئے بھی اس جانب اٹھی تھیں۔۔۔

وہ مکیرم کی ہی گاڑی تھی۔۔۔ جس میں سے نکلتی ہوئی اجالا کو
دیکھ آبدار کی نگاہیں اس جوڑی پر ٹھہر سی گئی تھیں۔۔۔وہ دونوں
کسی بات پر مسکرا رہے تھے۔۔ اجالا بات کرتے کرتے ہنستے ہوئے
اس کے کندھے سے اپنا چہرا ٹکا گئی تھی۔۔۔

مکیرم کے اعنابی لبوں پر بھی اس وقت بہت دلکش مسکراہٹ
چھائی ہوئی تھی۔۔

وہ دونوں ایک ساتھ بہت ہی شاندار لگ رہے تھے۔۔۔ آبدار
کو اپنی پھوپو کا فیصلہ ان دونوں کے لیے بالکل ٹھیک لگا تھا۔۔۔

مگر اسے کیوں بیچ میں لٹکا رکھا تھا۔۔۔وہ اپنے بھتیجے سے اسے طلاق دلوا دیتیں۔۔۔پھر چاہے جو مرضی کرتی پھرتیں۔۔۔مگر وہ ایسا بھی نہیں کرتی تھیں۔۔وہ یہی چاہتی تھیں کہ آبدار ہمیشہ کے لیے ان کے بھتیجے کے نکاح میں رہے اور رنگوں خوشیوں سے ناپید ویسی ہی زندگی گزار دے جیسی انہوں نے گزاری تھی۔۔۔

تب اس کی ماں کو پتا چلے کہ تکلیف اور اذیت کیا ہوتی ہے۔۔۔

آبدار کی نگاہوں کی تپش تھی یا کوئی اور احساس جب میکرم نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

آبدار نے لمحے کے ہزارویں حصے میں الرٹ ہوتے اپنے چہرے پر دونوں ہتھیلیاں رکھ دی تھیں۔۔۔اس کے انداز میں بجلی کی سی تیز رفتاری تھی۔۔۔

وہ خود کو اس سے ایسے چھپاتی تھی جیسے اس کا نامحرم ہو۔۔۔وہ رخ موڑ چکی تھی۔۔۔اس کی نازک کمر پر لٹکتی ناگن چٹیا اس لمحے بے پردہ تھی۔۔۔

وہ وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔ آبدار کو اسی پل احساس ہوا تھا کہ وہ اتنی دیر سے بارش میں بھیگ کر اپنے آپ کو پوری طرح سے بھیگو چکی تھی۔۔۔

موسم سرما کی بارش میں بھیگنے کی وجہ سے اب اسے اچھی خاصی ٹھنڈ لگی ہوئی تھی۔۔۔چھینک چھینک کر اس کا برا حال ہونے لگا تھا۔۔

"تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔۔۔اتنی ٹھنڈ میں بارش میں کون بھیگتا ہے۔۔۔"

تانیہ اس کے روم میں آتی اس کی جانب دیکھتی خفگی اور فکر کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ بولی تھی۔۔

"ہاں وہ باہر بیٹھی رہی پتا ہی نہیں چلا۔۔۔"

اس نے غائب دماغی سے جواب دیا تھا۔۔۔وہ کپڑے بدل چکی تھی اور اب بالوں کو خشک کرنے میں ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔اسکے بول بہت لمبے اور سلکی تھے۔۔۔جنھیں سنوارنا اور سنبھالنا بہت مشکل کام تھا۔۔۔

"گھر میں شادی ہے اور تم اب ایک ہفتے کے لیے بیمار پڑ جانا۔۔۔ بالکل پاگل لڑکی ہو تم۔۔۔"

تانیہ اس کے بالوں کا پانی ٹاول سے نچوڑتی اب ڈرائیر سے خشک کرنے لگی تھی۔۔۔آبدار آنکھیں موندے خاموشی سے بیٹھی رہی

تھی۔۔۔اس نے پوچھا نہیں تھا وہ کس کی شادی کی بات کر رہی تھی۔۔

کچھ دیر بعد وہ اس کو چائے اور میڈیسن دیتی کمرے سے نکل گئی تھی۔۔

"خالہ جانی میرے ساتھ آئیں نا آپ کو نانو نیچے بلا رہی ہیں۔۔۔"

مائرہ اپنے ننھے ہاتھوں سے اس کا ہاتھ کھینچتی اسے اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔جو اس وقت پوری طرح سے بخار میں تپ رہی تھی۔۔۔

"خالہ جانی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے میرا بچہ۔۔۔ آپ جاؤ باقی سب کے ساتھ کھیلو۔۔۔ خالہ جانی کل کھیلیں گی آپ کے ساتھ۔۔"

اس کا بالکل بھی اٹھنے پر دل نہیں تھا۔۔۔ مگر مائرہ کے منہ بسور کر رونے اور ناراض ہونے پر اسے ناچار اٹھنا پڑا تھا۔۔۔

وہ شخص اس وقت گھر میں تھا۔۔۔ اسی خاطر وہ اپنے چہرے کو اچھی طرح سے نقاب سے ڈھکتی مائرہ کے ساتھ نیچے آگئی تھی۔۔

اس کی رنگت اس وقت خطرناک حد تک سرخ ہو رہی تھی۔۔۔

اسے بہت تیز بخار تھا۔۔۔

نیچے ڈرائینگ روم میں تو اس وقت پوری محفل جمی ہوئی تھی۔۔۔ مرد سارے صوفوں پر براجمان تھے۔۔۔جبکہ عورتیں درمیان کے ٹیبل ہٹا کر نیچے کارپٹ پر بیٹھیں وہاں بکھرے بیش قیمت ڈیزائنر ڈریسز پسند کر رہی تھیں۔۔۔

مہربانو زیادہ باہر نہیں جاتی تھیں۔۔۔اسی خاطر ان کے لیے خاص طور پر یہ اہتمام کروایا تھا مکیرم نے۔۔۔

وہ انہیں کسی بھی چیز میں ذرا سی مشکل کا شکار نہیں ہونے دیتا تھا۔۔۔ان کو خوش دیکھنا مکیرم میر عالم کی اولین ترجیح تھی۔۔۔

"ماما میرا ڈریس خالہ جانی پسند کریں گی۔۔۔"

مائرہ بہت کیوٹ بچی تھی۔۔۔ وہ گھر کے سبھی لوگوں کی لاڈلی تھی۔۔۔ سب اس کے ناز نخرے اٹھاتے تھے۔۔۔ مگر وہ خود اپنی خالہ جانی کی دیوانی تھی۔۔۔

وہ اپنے ڈریسز ہمیشہ اسی کی پسند سے پہنتی تھی۔۔ اسے اپنی ماں کی توجہ نہ ملے تو وہ رہ سکتی تھی۔۔۔ مگر اپنی خالہ جانی کے بغیر اس کا گزارہ مشکل تھا۔۔۔

اس وقت بھی وہ اس کی گود میں چڑھ کر بیٹھتی اسے اٹھا کر ایک ایک ڈریس دکھا رہی تھی۔۔۔

مکیرم کوئی فون کال سننے باہر گیا ہوا تھا۔۔۔جب واپس لوٹا تو بنا دھیان دیئے کے نیچے کون بیٹھا ہے۔۔۔۔وہ آبدار کے بالکل پیچھے صوفے پر آن بیٹھا تھا۔۔۔

آبدار کے ہاتھ پل بھر کے لیے ساکت ہوئے تھے۔۔۔اس کی دلفریب مہک اسے اپنے ارد گرد پھیلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے خود کو انجان ظاہر کرتی وہ مائرہ کے لیے ان میں سے ڈریس دیکھنے لگی تھی۔۔۔جو بالکل اس جیسی تھی۔۔

اسے اس عمر میں ہی تیار ہونے کا بہت شوق تھا۔۔۔وہ بچوں والے کپڑے نہیں پہنتی تھی۔اسے شادی پر بھی باقی تمام خواتین جیسے فینسی لباس پہننے تھے۔۔

مائرہ میں پوری طرح سے آبدار کی جھلک نظر آتی تھی۔۔

مگر آبدار کے لبوں سے ہمیشہ اس کے لیے یہی دعا نکلتی تھی کہ اس معصوم کی قسمت اس جیسی بالکل بھی نہ ہو۔۔۔

"ویسے یہ اچھی بات ہے آبدار۔۔۔تم نے تو کچھ لینا نہیں ہے۔۔۔تم ہماری ہی ہیلپ کر دو۔۔۔"

اجالا بھی اس گھر کا حصہ ہی بنی ہوئی تھی۔۔۔مہربانو اسے گھر کی باقی لڑکیوں سے زیادہ اہمیت دیتی تھیں۔۔۔اس وقت بھی اس کی کہی بات پر سب خواتین نے نگاہیں اٹھا کر آبدار کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اسی پل مکیرم کا دھیان بھی اپنے بالکل آگے بیٹھی آبدار کی جانب گیا تھا۔۔۔سیاہ لباس میں ملبوس وہ مائرہ کو گود میں لیے بیٹھی تھی۔۔

ایک نظر اس پر ڈالنے کے بعد وہ نگاہیں پھیر گیا تھا۔۔۔اجالا کی بات کا آبدار نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔

"یہ ڈریس اچھا ہے نا آپی مائرہ کے لیے۔۔۔بہت اچھا لگے گا اسے۔۔۔"

آبدار کو وہاں پڑا ایک رائل بلو کلر کا سلک کا کٹ دانے کے کام والا ڈریس بہت پسند آیا تھا۔۔

"واؤ یہ تو بہت خوبصورت ہے۔۔۔میں بھی مائرہ کے ساتھ یہ ڈریس بنواؤ گی۔۔۔دونوں ماں بیٹی ٹوننگ کریں گی۔۔"

تانیہ کو وہ لباس بہت زیادہ پسند آیا تھا۔۔۔باقی سب کی نگاہیں بھی ستائشی انداز میں اس ڈریس پر تھیں۔۔۔

"آبدار تمہاری چوائس بہت زبردست ہے یار۔۔۔مجھے بھی ڈریس سلیکٹ کروادو۔۔۔بالکل بھی سمجھ نہیں آرہا کیا کروں۔۔۔"

امبر نے بچارگی سے کہا تھا۔۔۔جبکہ آبدار کا سر اب گھومنے لگا تھا۔۔

اسے اندازہ نہیں تھا زرا سا بارش میں بھیگنے پر بخار نے اپنی لپیٹ میں لے لینا تھا۔۔۔اس سے بیٹھا نہیں جارہا تھا لیکن وہ امبر کو انکار نہیں کرسکی تھی۔۔۔

"یہ ڈریس تم پر بہت سوٹ کرے گا۔۔۔بارات کے لیے یہی لے لو۔۔۔"

آبدار نے سامنے پڑے کپڑوں میں سے ایک بہت ہی خوبصورت سوٹ کی جانب اشارہ کیا تھا۔۔۔جسے دیکھ امبر کے چہرے پر چمک آئی تھی۔۔

" مکیرم بھائی پلیز یہ ڈریس تو پاس کر دیں۔۔۔"

امبر تھوڑے فاصلے پر بیٹھی تھی۔۔۔اس نے جان بوجھ کر مکیرم کو متوجہ کیا تھا۔۔

مہربانو نے جلتی نگاہوں سے امبر کی یہ حرکت دیکھی تھی۔۔۔وہ ڈریس آبدار کے ہاتھ میں تھا۔۔

جسے تھامنے کے لیے مکیرم نے ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔۔۔وہ کافی ہیوی ڈریس تھا۔۔۔

ڈریس کو پکڑتے مکیرم کا ہاتھ غیر ارادی طور پر آبدار کے بخار سے جلتے ہاتھ سے ٹکرا گیا تھا۔۔۔۔

آبدار نے گھبرا کر ہاتھ ایسے کھینچا تھا جیسے اسے کرنٹ چھو گیا ہو۔۔۔

جبکہ مکیرم اس کے ہاتھ کی تپش پر حیران ہوا تھا۔اس لڑکی کو اتنا تیز بخار تھا۔۔۔ مگر شاید اس نے کسی کو بھی نہیں بتا رکھا تھا۔۔۔

مکیرم واپس پیچھے ہوتا صوفے سے ٹیک لگا گیا تھا۔۔۔

"گڑیا اب آپ کے ڈریس سلیکٹ ہو چکے ہیں۔۔۔اب میں سونے جا رہی ہوں۔۔۔"

مائرہ کو دوبارہ ڈسٹرب نہ کرنے کا کہتی وہ وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

کسی کو بھی خبر نہیں تھی کہ اسے اتنا شدید بخار تھا۔۔۔اس نے اپنا تپتا ہوا چہرا جو پوری طرح سے نقاب میں چھپا رکھا تھا۔۔۔

گھر والوں کی بیچ نقاب کر کے بیٹھے وہ بہت عجیب لگتی تھی۔۔۔پر اسے عجیب لگنا برداشت تھا مگر اس شخص کو اپنی صورت دکھانا ہر گز بھی نہیں۔۔۔

عالیہ بیگم جو بے دلی سے وہاں سب کے ساتھ بیٹھی تھیں۔۔۔

انہوں نے بھی کچھ نہیں لیا تھا۔۔۔انہیں بہت اچھے سے یاد تھا ان کی بیٹی کو کرنا شوق تھا ایسے کپڑے پہننے اور ہار سنگار کا۔۔۔

"امی آپ نے ابھی تک کچھ بھی پسند نہیں کیا۔۔۔؟؟"

تانیہ نے ماں کو ایسے ہی بیٹھے دیکھ پوچھا تھا۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔میرے پاس ابھی بہت سارے ڈریس پڑے ہیں۔۔۔ میں وہی پہن لوں گی۔۔۔"

عالیہ بیگم کی تکلیف دیکھ اس پل مہر بانو کو اندر تک سکون اترتا محسوس ہوا تھا۔۔۔اس کی ماں بھی تو ایسے ہی اس کی تکلیف دیکھ کر روتے ہوئے اس دنیا سے چلی گئی تھی۔۔۔۔

پھر یہ عورت اور اس کی بیٹی کیوں کر سکھی رہتیں۔۔۔

" مکیرم بیٹا مجھ آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔کیا آپ کے پاس ٹائم ہو گا؟"

عالیہ بیگم ملازمین کو کچن میں چائے کا کہنے آئی تھیں۔۔اسے اپنے کمرے کی جانب جاتے دیکھ انہوں نے پیچھے جاتے مخاطب کیا تھا۔۔۔مہربانو اندر تھیں۔۔۔اسی خاطر وہ ان کی نگاہوں میں آئے بغیر مکیرم سے بات کرنا چاہتی تھیں۔۔۔

"جی چچی۔۔۔بتائیں۔۔۔"

انہیں کمرے کے باہر کھڑا دیکھ اس نے نرم تاثرات کے ساتھ ان سے پوچھا تھا۔۔جس پر وہ چہرے پر نرم مسکراہٹ سجائے اس وجیہہ شخص کو دیکھنے لگی تھیں۔۔۔جوان کی بیٹی کی قسمت میں

ہو کر بھی اس کا نہیں تھا۔۔۔وہ اس وقت تھوڑی گھبرائی ہوئی بھی تھیں۔۔۔کہ مکیرم کہیں ان کی بات پر غصہ نہ کر جائے۔۔۔۔

ایک گھر میں ہوتے ہوئے مہربانو نے کبھی انہیں مکیرم کے قریب نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔

"بیٹا میں جانتی ہوں آپ کا اور آبدار کا نکاح جن حالات میں ہوا۔۔۔وہ تب چھوٹی اور نا سمجھ تھی۔۔۔بہت سی باتوں سے انجان۔۔۔وہ روحیل کے ساتھ بھاگ نہیں رہی تھی۔اپنے ماموں سے ملنے جا رہی تھی۔۔۔مگر اس کا رات کو اس طرح بنا بتائے گھر

سے نکلنا اور وہ بھی ایک لڑکے کے ساتھ۔۔۔بات کو دوسرا رخ دے گیا۔۔۔

میری بیٹی ایسی نہیں ہے جیسا اسے سمجھا جاتا ہے۔۔۔میں چاہتی ہوں آپ۔۔۔آپ اجالا سے شادی کرنے سے پہلے ایک بار آبدار کے بارے میں سوچو۔۔۔وہ اچھی لڑکی ہے۔۔بس حالات نے اسے تھوڑا تلخ بنا دیا ہے۔۔۔"

عالیہ بیگم نے اپنی طرف سے ایک کوشش کی تھی۔۔

ان کی نگاہیں مکیرم کے خوبرو چہرے پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔جس کے چہرے کے زاویے ان کی بات سن کر بدل چکے تھے۔۔۔

"جو بھی حالات بنے ان کی زمہ دار آپ کی بیٹی ہی ہے چچی۔۔۔

مان لیتے ہیں وہ تب نا سمجھ تھی۔۔۔ مگر ابھی تو نا سمجھ نہیں ہے۔۔

اب تو اپنا اچھا برا جانتی ہے نا۔۔یہ بھی جانتی ہے کہ وہ میرے نکاح

میں ہے۔۔۔

میرے نکاح میں ہوتے ہوئے بھی وہ روحیل سے رابطے میں

ہے۔۔۔اس سے ملتی ہے۔۔۔ آپ کو لگتا ہے ایک مرد یہ سب

کچھ جانتے ہوئے کسی ایسی عورت کو قبول کر سکتا ہے۔۔۔ جس کے

دل میں اس کے علاوہ کوئی اور ہو۔۔

مجھے اپنی بیوی کے روپ میں ایسی لڑکی چاہیے جس کے دل و دماغ میں صرف میں ہوں۔۔ کوئی غیر مرد اس کے دل کی سرزمین پر اپنا حق جما کر نہ بیٹھا ہو۔۔۔ کس گارنٹی کے ساتھ میں ایسی لڑکی کو اپنی بیوی بناؤں۔۔

کل کو اگر پھر سے وہ اس شخص کے ساتھ گھر سے بھاگ گئی تو۔۔۔ میرا ایک نام اور معیار کے معاشرے میں۔۔۔ جس پر میں کوئی کمپرومائز نہیں کر سکتا۔۔۔۔"

مکیرم میر عالم کے لبوں سے نکلتے الفاظ عالیہ بیگم کو پتھر کا کر گئے تھے۔۔۔ یہی حالت وہاں پیچھے کھڑی آبدار کی بھی تھی۔۔۔

اتنی توہین اتنی حقارت۔۔۔۔

وہ نیچے ملازمہ کو میڈیسن کا کہنے آئی تھی۔۔۔اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔۔۔ مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اسے یہاں کچھ ایسا سننے کو مل جائے گا کہ اس کی نسیں پھٹنے کے قریب پہنچ جائیں گی۔۔

وہ شخص بنا پوری بات جانے۔۔۔اسے پھر سے بد کردار ٹھہرا رہا تھا۔۔۔ آبدار کو دل چاہا تھا ابھی اور اسی وقت اس گھر سے نکل جائے۔۔۔اتنی دور چلی جائے کہ دوبارہ ان لوگوں کی صورت بھی نہ دیکھنے کو ملے۔۔۔۔

خاص کر اس شخص کی۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی۔۔۔۔جب اسے اپنے پیچھے آہٹ محسوس ہوئی تھی۔۔۔اس نے نگاہیں موڑ کر دیکھا تو وہاں کھڑی مہربانو اسے عجیب تحقیر آمیز نگاہوں سے دیکھتی نظر آئی تھیں۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔تم ہمارے ناک کے نیچے یہ چکر چلاتی رہو گی اور ہمیں پتا نہیں چلے گا۔۔ مکیرم میر عالم اسحاق عالم کی طرح نہیں ہے۔۔۔اسے اپنی عزت کی ہر شے سے بڑھ کر پرواہ ہے۔۔۔ نظر رکھتا ہے وہ تم پر۔۔۔سب جانتا ہے۔۔۔تم جو میرے سامنے آرٹس کا بہانہ بنا کر لاء پڑھ رہی ہو۔۔۔

اس کا بھی پتا چل چکا ہے اسے۔۔۔اسی وجہ سے اب تم گھر بیٹھو گی۔۔۔ کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

مہربانو کی بات پر آبدار کی آنکھوں میں بے یقینی اور خوف کے سائے آن ٹھہرے تھے۔۔۔اتنا چھپانے کے باوجود یہ لوگ جان جائیں گے۔۔۔اس کی اتنے سالوں کی محبت مٹی میں مل جائے گی۔۔۔اس نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔

"نن نہیں آپ لوگ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔"

اس نے نفی میں سر ہلاتے کہا تھا۔۔۔اس کی آواز اتنی اونچی تھی کہ عالیہ بیگم اور مکیرم نے بھی پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"آبدار۔۔۔"

عالیہ بیگم اس کو کانپتے دیکھ اس کی جانب بڑھی تھیں۔۔جو بے جان ہوتے وجود کے ساتھ نیچے کو جاگری تھی۔۔۔

مہربانو نے اسے تھامنے کی کوشش بھی نہیں کی تھی۔۔۔اس کا سر وہاں نیچے پڑے کانچ کے ٹیبل سے ٹکرا گیا تھا۔۔۔

جس کے ساتھ ہی پوری جگہ لہولہان ہوئی تھی۔۔مہربانو خاموش کھڑے اسے دیکھتی رہی تھیں۔۔۔انہیں یہ سب اس لڑکی کا بہانہ لگا تھا۔۔۔

"ہونہہ۔۔۔چوری جو پکڑی گئی ہے۔۔۔یہ سب تو کرے گی نا

اب۔۔۔"

وہ نخوت سے بولی تھیں۔۔۔

"آبدار میری بچی۔۔۔"

عالیہ بیگم کی دردناک چیخوں پر سب اس جانب آئے تھے۔۔۔

آبدار کی حالت دیکھ سب کے ہاتھ پیر پھول چکے تھے۔۔۔اس کا

خون بہت زیادہ بہہ گیا تھا۔۔۔

مکیرم تیزی سے آگے بڑھا تھا۔۔۔اسے قریب آتا دیکھ مہربانو نے

جلدی سے آبدار کے چہرے پر چادر ڈال دی تھی۔۔۔عالیہ بیگم

نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اور افسوس سے سر

نفی میں ہلا دیا تھا۔۔۔

یقیناً اس عورت نے ان کی بیٹی کو کچھ ایسا کہا تھا کہ جس سے اس کی

یہ حالت ہوئی تھی۔۔

ان کو آج پہلی بار مہر بانو کی اس سفاکی پر اس سے نفرت محسوس

ہوئی تھی۔۔۔

جو عورت خود اتنی تکلیف میں تھی۔۔۔وہ بھلا دوسری عورت کو

اذیت کیسے پہنچا سکتی تھی۔۔

وہ بھی اس کو جو اس کا اپنا خون ۔۔اس کے سگے بھائی کی بیٹی تھی۔۔۔

اس لڑکی کے نازک وجود کو اپنی بانہوں میں اٹھاتے مکیرم کو ایسے لگا تھا جیسے اس نے دہکتے کوئلوں کو ہاتھوں میں لے لیا ہو۔۔۔

اسے بہت تیز بخار تھا۔۔۔

اس کے سر سے بہت زیادہ خون نکل رہا تھا۔۔۔اسحاق صاحب اور احتشام عالم تک بھی یہ خبر پہنچی تھی۔۔۔جس کا کوئی خاص نوٹس نہیں لیا گیا تھا۔۔۔

مکیرم نے آبدار کو فوری ہاسپٹل پہنچایا تھا۔۔ڈاکٹر کے فوری ٹریٹمنٹ دینے کی وجہ سے اس کی کنڈیشن سنبھلی تھی۔۔۔

ڈاکٹر کا کہنا تھا بہت زیادہ سٹریسی کی وجہ سے ایسا ہوا تھا۔۔۔چوٹ اسے سر کے بہت غلط حصے پر لگی تھی۔۔۔بہت مشکل سے اس کی بچت ہوئی تھی۔۔

عالیہ بیگم اور فضیلت بیگم مکیرم کے ساتھ ہاسپٹل آئی تھیں۔۔۔

مکیرم باہر ہی تھا۔۔اندر اس کے پاس وہ دونوں تھیں۔۔۔اسے ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا۔۔۔مکیرم کے چہرے پر سرد وسپاٹ تاثرات چھائے ہوئے تھے۔۔۔

"میرم۔۔۔"

اجالا نے اس کے پاس آتے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

"میرم پلیز اس لڑکی کو اپنی زندگی سے نکال دو۔۔۔مجھے بہت تکلیف دیتا ہے یہ تعلق۔۔۔"

اجالا کو وہ منظر نہیں بھول رہا تھا جب اس نے آبدار کو میرم کی بانہوں میں دیکھا تھا۔۔۔

اجالا کی بات پر میرم نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"یہ کیسی بات کر رہی ہو تم اجالا۔۔۔؟؟ ہمارے ہاں طلاقیں نہیں دی جاتیں۔۔۔۔اسحاق چچا نے اس گھٹیا انسان کی بہن ہونے کے باوجود عالیہ چچی کو اپنے گھر سے نہیں نکالا۔۔۔یہ لڑکی میرے نکاح میں ہے۔۔ جس سے اسے ساری زندگی چھٹکارا نہیں مل سکتا۔۔۔

اور رہی بات ہم دونوں کی تو میں نے تم پر پہلے دن سے کلیئر کر رکھا ہے کہ ہم صرف دوست ہیں۔۔میں تمہیں کوئی ایسی امید نہیں دلانا چاہتا جو بعد میں پوری نہ کر پاؤں۔۔"

وہ اس وقت اجالا کو بہت غصے میں لگا تھا۔۔اس کی آنکھیں بے انتہا سرخ تھیں۔۔اس کی بات پر اجالا اپنی جگہ سن سی کھڑی تھی۔۔

یہ بات سے سچ تھی کہ مکیرم نے اسے ہمیشہ اپنا دوست ہی مانا تھا۔۔۔کبھی کوئی امید نہیں دلائی تھی۔۔۔

اسے یہ امیدیں دلانے والی اور انتہا تک لانے والی مہربانو ہی تھی۔۔۔انہیں کا کہنا تھا کہ مکیرم کی زندگی میں اگر کوئی آئے گی تو وہ صرف اجالا ہو گی۔

آبدار کو تو وہ کبھی مکیرم کی زندگی میں شامل نہیں ہونے دیں گی۔۔۔

اجالا نے دوبارہ کوئی بات نہیں کی تھی۔۔ مگر مکیرم کے ان دو ٹوک الفاظ پر وہ اندر تک جل اٹھی تھی۔۔۔

"تو تم آبدار کو اپنانے کا ارادہ رکھتے کو کیا۔۔؟؟"

اجالا کو یہ بات اندر سے کھائے جا رہی تھی۔۔اس کی بات پر مکیرم کی کنپٹی کی رگیں تن گئی تھیں۔۔

اجالا اس کے جواب کی منتظر ہی رہی تھی جب شہباز اور تانیہ کو قریب آتے دیکھ مکیرم ان کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔

"آبدار کیسی ہے اب۔۔۔؟؟"

تانیہ بہت زیادہ رو رہی تھی۔۔اس نے اپنی بہن کی جو حالت دیکھی تھی اس کا دل ہول رہا تھا۔۔

مکیرم کی سفید شرٹ پر عین سینے کے مقام پر اس کا خون لگا ہوا تھا۔۔۔بازو بھی پورا خون آلود تھا۔۔۔جو دیکھ تانیہ کا خوف مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔

"ابھی ہوش نہیں آیا۔۔۔ڈاکٹرز کا کہنا ہے جلد ہی ہوش آجائے گا۔۔۔"

مکیرم کی بات پر تانیہ نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔ مکیرم میر عالم اپنے مغرور نقوش کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔شاندار شخصیت کا مالک وہ شخص اس کی بہن کے معاملے میں بہت سنگدل تھا۔۔۔

اگر ایک وہ اسے اپنا لیتا تو آبدار کی زندگی کی بہت ساری اذیتیں ختم ہو جانی تھی۔۔۔

"مکیرم بھائی۔۔۔۔"

وہ اجالا کے ساتھ واپس جانے لگا تھا۔۔۔جب تانیہ نجانے کو احساس کے تحت اس پکار بیٹھی تھی۔۔

مکیرم نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"میری بہن کو ایسے بے یارو مددگار مت چھوڑیئے گا۔۔۔وہ بہت عرصے سے یہ زیادتیاں اور تکلیفیں برداشت کر رہی ہے۔۔۔اگر کسی دن اس کی آہ آپ کو لگ گئی تو ساری زندگی سکون کے لیے ترس جائیں گے۔۔"

تانیہ اس وقت تکلیف کے زیر اثر کیا بول گئی تھی اسے خود بھی اندازہ نہیں تھا۔۔

"تانیہ ہوش میں ہو تم۔۔۔؟ مکیرم نے کچھ نہیں کیا اس کے ساتھ۔۔۔وہ خود یہ جنگ شروع کیے ہوئے ہے۔۔۔اپنی بربادی کی زمہ دار وہ خود ہے۔۔۔"

شہباز کو بھائی کے لیے کہی گئی تانیہ کی بات بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔۔

"مکیرم آئم سوری یہ۔۔۔۔"

مکیرم کے غصے کے خیال سے شہباز نے بات کور کرنی چاہی تھی۔۔۔ جس پر وہ ہاتھ اٹھاتا نفی میں سر ہلا گیا تھا۔۔

"آپ کی بہن اتنی معصون اور مظلوم بالکل بھی نہیں ہے جتنا آپ لوگ اسے سمجھتے ہیں۔۔۔ وہ رو دھو کر خود کو بے ضرر بنا لیتی ہے اور دوسروں کو ظالم بنا دیتی ہے۔۔۔ بہت ہوشیار ہے وہ۔۔۔"

مکیرم کے دل میں اس کے لیے جتنی نفرت بھری گئی تھی۔۔وہ اتنی آسانی سے نہیں نکل سکتی تھی۔۔

"نہیں اس نے ایسا کبھی نہیں کیا۔۔۔کسی کے سامنے نہیں روئی دھوئی وہ۔۔۔نہ اسے مظلوم بننے کا شوق ہے کچھ لوگوں کی طرح۔۔خیر میں بس اتنا کہوں گی کہ آپ اگر اسے اپنانا نہیں چاہتے تو اسے طلاق دے دیں۔۔۔تاکہ میری بہن کی زندگی میں کوئی ایسا انسان آئے۔۔۔جس کے نزدیک اس کی قدر بھی ہو اور اس سے محبت بھی ہو۔۔"

تانیہ کو آج ہر اس انسان پر بے انتہا غصہ آیا ہوا تھا۔۔ جس اس کی بہن کی اذیت کا سبب تھے۔۔

سنگین لہجے میں اپنی بات کہتی وہ سب وہ ششدر چھوڑتی آبدار کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

جبکہ مکیرم کا چہرا اس وقت ناقابلِ یقین حد تک سرخ ہوا تھا۔۔

"شہباز بھائی اپنی بیوی کو آبدار سے دور رکھیں۔۔۔اسی کی زبان بولنے لگی ہیں یہ۔۔۔وہ لڑکی۔کر خطرناک ہے۔۔۔ آہستہ آہستہ اپنی طرح سب کو بغاوت پر اکسا رہی ہے۔۔۔مہربانو پھوپھو بالکل ٹھیک کہتی ہیں۔۔۔آپ کے خاندان کی یہ عورتیں دبا کر رکھے

جانے کے قابل ہیں۔۔۔زرا سی چھوٹ دو تو ایسے ہی اپنے پر نکال لیتی ہیں۔۔۔"

اجالا کو تانیہ اس وقت سخت زہر لگی تھی۔۔۔

مکیرم کو وہاں سے جاتے دیکھ وہ بھی بھاگتی ہوئی اس کے پیچھے گئی تھی۔۔

شہباز بھی غصے کے عالم میں تانیہ کے پیچھے چل دیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"آبدار تھوڑا سا سوپ پی لو میری جان۔۔"

عالیہ بیگم اسے سوپ پلانے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔ مگر وہ بچوں کی طرح منہ پھیلائے بیٹھی تھی۔۔۔ دو دن ہسپتال رہنے کے بعد وہ ڈسچارج ہو کر گھر آئی تھی۔۔ گھر میں سے اور کوئی بھی اسے ملنے نہیں آیا تھا۔۔۔ مہربانو نے سب کو شادی کے کاموں میں ایسا الجھائے رکھا تھا کہ کسی کو اس کے پاس جانے کا موقع ہی نہیں دیا تھا۔۔۔

"خالہ جانی تو بالکل بے بی جیسے نخرے کر رہی ہیں۔۔۔"

مائرہ نے اس کو منہ بناتا دیکھ ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔ جب اس کے انداز پر آبدار کے لبوں پر بھی مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔ اتنے

دونوں بعد اپنی بیٹی کی یہ مسکراہٹ دیکھ عالیہ بیگم نہال ہوئی تھیں۔۔۔

مگر وہ ان سے خفا خفا سی تھی۔۔۔ٹھیک سے بات نہیں کر رہی تھی۔۔

جس کی وجہ اس دن ان کا مکیرم کے سامنے فریاد کرنا تھا۔۔وہ کوئی اتنی گئی گزری تو نہیں تھی کہ وہ اس شخص کے آگے گڑگڑاتیں۔۔۔

مکیرم میر عالم کے زہریلے الفاظ ابھی بھی اس کے کانوں میں گونج رہے تھے۔۔

"مجھے اس سے بالکل بھی شادی نہیں کرنی۔۔۔ آپ سب سن لیں یہ بات۔۔۔ پلیز اس کی اجالا سے شادی ہونے دیں۔۔۔۔ وہ بہت جلد مکیرم کی زندگی سے یہ نام نہاد رشتہ ختم کروادے گی۔۔

میری زندگی کے بہت سارے خواب ہیں۔۔۔ میں ایک کامیاب وکیل بننا چاہتی ہوں۔۔۔ جو اس رشتے میں جڑے رہ کر کبھی نہیں ہو سکتا۔۔۔

مجھے اپنے ماموں کا کیس لڑنا ہے۔۔۔ مجھے ان سے ملنا ہے۔۔۔ وہ انا پرست اور سفاک شخص مجھے ایسا کبھی نہیں کرنے دے گا۔۔۔

اس لیے بہتر ہے کہ آپ مجھے اس رشتے سے چھٹکارا دلوا دیں۔۔۔

میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش پوری ہو جائے گی۔۔۔"

آبدار اپنی ماں اور بہن کے سامنے اپنے دل کی باتیں کہہ رہی

تھی۔۔۔۔اس بات سے انجان کہ اس سے ملنے کے لیے

دروازے کے باہر آن کھڑی مہربانو اس کی یہ ساری پلاننگ سن

چکی ہے۔۔

یہ بات تو کہیں نہ کہیں انہیں بھی پتا تھی مکیرم کے حوالے سے کہ

وہ کیسے دماغ اور سوچ کا انسان تھا۔۔۔

"اوہ تو یہ پلاننگ چل رہی ہے تم ماں بیٹیوں کے بیچ۔۔۔بہت تیز دماغ چلتا ہے تمہارا آبدار عالم۔۔۔تم جانتی ہو اجالا جیسی لڑکی کبھی بھی اپنے شوہر کے نام کے ساتھ تمہارا نام نہیں لگا رہنے دے گی۔۔۔تمہاری اس خاموشی کی وجہ اب سمجھ میں آرہی ہے مجھے۔۔۔۔

مگر بھولو مت۔۔۔تمہارے سامنے بھی مہربانو عالم کھڑی ہے۔۔۔ جو تمہاری یہ پلاننگ کبھی کامیاب ہونے نہیں دے گی۔۔۔"

مہربانو دروازے کو گھورتی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ مکیرم اور اپنے دونوں بھائیوں کے سامنے موجود تھیں۔۔۔

"مجھے آپ لوگوں سے بہت اہم بات کرنی ہے آبدار کے حوالے سے۔۔"

انہوں نے بات کرنے سے پہلے تمہید باندھی تھی۔۔۔ مکیرم نے نگاہیں اٹھا کر ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"اس نے جو بھی غلطیاں اور نادانیاں کی اور اب بھی کر رہی ہے۔۔۔ اس کے باوجود وہ اس گھر کی بیٹی ہمارا خون ہے۔۔۔ میرا دل نہیں مان رہا اس کے ساتھ یہ زیادتی کرنے کو۔۔ وہ شاید اس

گھر میں سب سے زیادہ نفرت بھی میں سے ہی کرتی ہے۔۔۔ مگر اس کے باوجود میرے لیے وہ بہت اہم ہے۔۔۔ باقی سب بچوں کے جیسی ہے۔۔۔ میں چاہتی ہوں احمد اور رامین کی شادی کے ساتھ مکیرم اور آبدار کی رخصتی بھی کر دی جائے۔۔۔"

مہربانو نے بہت ہی سکون کے ساتھ کہتے سامنے بیٹھے اپنے لاڈلے کا سکون برباد کر دیا تھا۔۔

"یہ کیا کہہ کر رہی ہیں آپ پھوپو۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔"

مکیرم ہتھے سے ہی اکھڑ گیا تھا۔۔۔

مکیرم کی یہ ناپسندیدگی دیکھ مہربانو کے اندر تک سکون اترا تھا۔۔۔

وہ یہی تو چاہتی تھیں۔۔ کہ مکیرم کے لیے وہ ہمیشہ ناپسندیدہ ہی رہے۔۔۔

"مجھے تمہاری عزت اور وقار کا خیال سب سے بڑھ کر ہے مکیرم۔۔۔ وہ لڑکی روحیل سے رابطے میں ہے۔۔ کل کلاں کو اگر وہ دوبارہ اس کے ساتھ بھاگ گئی پھر۔۔۔ اس کی بغاوت میں نے دیکھی ہے۔۔ کس قدر ہوشیاری سے اس نے ہماری آنکھوں میں دھول جھونک کر لاء کی ڈگری لی ہے۔۔۔

وہ کس حد تک جاسکتی ہے تمہیں اندازہ نہیں ہے۔۔۔ وہ قابو میں تب ہی آسکتی ہے اگر ابھی ہی اس کے پر کاٹ دیئے جائیں۔۔۔

ورنہ اس کے علاوہ کوئی حل نہیں بچے گا۔۔۔اور وہ میں تمہاری

عزت پر اس لڑکی کی وجہ سے داغ لگتے نہیں دیکھ سکتی۔۔۔"

مہربانو کی بات پر اسحاق صاحب کا دل چاہا تھا وہ جا کر اپنی بیٹی کا گلا دبا

دیں۔۔۔جو ہمیشہ انہیں ایسے ہی سر جھکانے پر مجبور کر دیتی

تھی۔۔۔

"مہربانو کی بات ٹھیک ہے۔۔۔ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔

مگر آخری فیصلہ مکیرم کا ہی ہو گا۔۔۔"

احتشام صاحب نے اپنی مرضی بتادی تھی۔۔۔

"اسحاق بھائی آپ کیا کہیں گے۔۔۔؟؟"

مہر بانو کو ان کی حالت دیکھ کر افسوس ہو رہا تھا۔۔

"میں مکیرم کے آگے ہاتھ جوڑ کر بس اتنا ہی کہوں گا کہ میری عزت بھی اب تمہارے ہاتھ میں ہے۔۔۔ کاش ایسی بیٹی پیدا ہوتے ہی مر جاتی تو آج مجھے اتنی شرمندگی اور رسوائی کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔۔۔"

اسحاق عالم نے مکیرم کے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے تھے۔۔۔ جس پر وہ سب ہی تڑپ گئے تھے۔۔

"پلیز ایسا مت کریں چچا جان۔۔۔ میں تیار ہوں اس رخصتی کے لیے۔۔۔ آپ کو جب مناسب لگے آپ کر دیں۔۔۔"

مکیرم نے آج پھر سے بڑوں کے فیصلے کا پاس رکھتے ان سب کی نظروں میں اپنا مقام مزید اونچا کر لیا تھا۔۔۔ مہربانو مسکرا دی تھیں۔۔۔ وہ جانتی تھیں مکیرم کبھی کسی بھی بات میں ان کے خلاف نہیں جا سکتا تھا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں یہ خبر پورے عالم مینشن میں پھیل چکی تھی۔

"کیا بکواس ہے یہ۔۔؟؟ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔"

آبدار تو سنتے ہی شاک میں چلی گئی تھی۔۔۔ ایک طرف وہ شخص اس کو بدکردار اور نجانے کیا کیا کہہ رہا تھا۔۔۔ اور دوسری طرف وہ اسے اپنانے کے لیے تیار ہو گیا تھا۔۔۔۔

اس شخص کی دسترس میں جانے کا سوچتے ہوئے بھی آبدار کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

"نن نہیں امی پلیز۔۔۔ آپ کچھ کریں نا۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔"

آبدار ایسے تڑپ رہی تھی جیسے اسکی سانسیں روک لی ہوں کسی نے۔۔۔

فضیلت بیگم اور سجیلا چچی بھی یہ خوش خبری سن کر ان کے پاس آگئی تھیں۔۔۔ وہ سب ہی آبدار کے لیے خوش تھیں۔۔۔ اس کی

غیر ہوتی حالت دیکھ باقی سب اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔

لیکن امبر اور تانیہ اپنی ہنسی نہیں روک پائی تھیں۔۔۔

آبدار نے ان دونوں کو خفگی سے گھورا تھا۔۔۔

"اسی گھر میں رہنا ہے تم نے۔۔۔ ہم سب بھی یہیں ہو نگی۔۔۔ اور مکیرم بھائی انسان ہے کوئی ڈرائیکولا تو نہیں ہیں جو تم اتنا گھبرا رہی ہو۔۔۔"

امبر نے بمشکل اپنی ہنسی روتے اسے سمجھایا تھا۔۔۔

آبدار نے خفگی سے ماں کو دیکھا تھا۔۔۔جو بہت خوش نظر آرہی تھیں۔۔۔ان کی بیٹی کی زندگی میں کچھ رنگ تو آنے والے تھے۔۔۔انہیں آگے کی بھی اچھی امید تھی۔۔۔

"میرے سارے خواب ادھورے رہ جائیں گے۔۔۔وہ پورے نہیں ہونے دے گا۔۔۔"

آبدار کی آنکھوں میں آنسو آن ٹھہرے تھے۔۔۔وہ ان سب کے بیچ سے اٹھتی واش روم میں بند ہوئی تھی۔۔

دل تھا کہ جب سے یہ خبر سنی تھی بہت تیز رفتاری سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔اس شخص کی ایک جھلک دیکھ کر ہی آبدار کی حالت عجیب سی ہو جاتی تھی۔۔۔اب وہ اس کے ساتھ رہنے والی تھی۔۔۔

پورے وجود میں بے چینی سی بے چینی پھیلی گئی تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"اجالا میری جان روؤ مت۔۔۔مجھ پر بھروسہ رکھو۔۔۔مکیرم کی شادی تم سے ہی ہو گی۔۔۔بس مجھے ایک بار اس لڑکی کو اس کی اوقات سمجھانے دو۔۔۔بہت اچھل رہی ہے۔۔۔کوئی بھی بیوی اپنے شوہر کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت برداشت نہیں کر

سکتی۔۔۔اسے بھی بس ایک بار ٹوٹنے دو۔۔۔پھر مکیرم تمہارا

ہو گا۔۔

بس اس لڑکی کی اکڑ توڑنی ہے مجھے۔۔۔"

اجالا کو جب سے یہ خبر پتا چلی تھی وہ مہر بانو کے پاس بیٹھی مسلسل

روئے جارہی تھی۔۔۔انہوں نے ہی تو اس سے اتنے وعدے کیے

تھے کہ وہ مکیرم کی شادی اسی سے کروائیں گی۔۔

اب اچانک سے ان کا فیصلہ بدلنا اجالا کے ہوش اڑا گیا تھا۔۔۔

مکیرم کا نمبر بھی بند تھا۔۔۔وہ جب بھی کیس کے حوالے سے

مصروف ہوتا تھا۔۔۔ایسے ہی اپنا موبائل آف کر دیتا تھا۔۔۔

"اگر مکیرم نے مجھ سے دوسری شادی کرنے سے انکار کر دیا تو میں کہاں جاؤں گی پھوپو۔۔۔میں بہت محبت کرتی ہوں اس سے۔۔۔وہ آبدار کتنی حسین ہے۔۔۔اسے دیکھ کر اگر مکیرم کو اس سے محبت ہو گئی تو۔۔۔ میں برداشت نہیں کر سکتی مکیرم کا اس کے قریب جانا۔۔۔"

وہ روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"ایسا نہیں ہو گا۔۔۔ مکیرم نہ تو اس کے قریب جائے گا نہ اس کی صورت دیکھے گا۔۔۔میں انہیں ایک دوسرے کے قریب ہونے کا موقع ہی نہیں دوں گی۔۔۔ مکیرم کے دل میں اس لڑکی کے

لیے اتنی نفرت بھروں گی کہ وہ اس کی موجودگی سے بھی نفرت کرے گا۔۔۔وہ میری بہت سنتا ہے۔۔دیکھ لو کسی نے سوچا تھا کہ وہ اس لڑکی سے شادی کرنے کے لیے اتنی جلدی مان جائے گا۔۔ وہ میری کوئی بات نہیں ٹالتا اور آگے بھی نہیں ٹالے گا۔۔۔"

مہربانو پر یقین تھی۔۔۔جو دیکھ اجالا کی سانس میں بھی کوئی سانس آئی تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"میں یہ نہیں پہنوں گی۔۔۔ ہر گز نہیں۔۔۔ لے جائیں ان سب کو یہاں سے اٹھا کر۔۔۔ میرے پاس جو کپڑے ہیں میں انہیں میں سے پہنوں گی۔۔۔ اور یہ مہندی وغیرہ بھی نہیں لگوانی مجھے۔۔"

آبدار ان رنگ برنگے فینسی بیش قیمت ملبوسات کو ناگواری بھری نگاہوں سے دیکھتی دور اچھال چکی تھی۔۔

"اب تم بہت زیادہ غلط کر رہی ہو آبدار۔۔۔ آج تمہاری مہندی کا فنکشن ہے۔۔۔ مہندی پر کون سیاہ لباس پہنتا ہے۔۔۔؟؟"

تانیہ کو اس کے بات بے بات ضد کرنے پر اب غصہ آنے لگا تھا۔۔۔

"میں پہنتی ہوں اور پہنوں گی بھی۔۔۔"

آبدار نے ضدی لہجے میں کہا تھا۔۔

"اچھا اب یہ بھی مت کہہ دینا کہ تم دلہن بھی اسی رنگ کے لباس

میں بنو گی۔۔۔بہن سیاہ رنگ کا کوئی برائیڈل ڈریسز نہیں

ہوتا۔۔۔"

امبر نے ہنستے ہوئے اس کے پاس بیٹھتے اس کا مذاق بنایا تھا۔۔۔

"ہاں میں سیاہ لباس ہی پہنوں گی۔۔برائیڈل ڈریس کی کیا

ضرورت ہے۔۔۔یہ ڈریس ٹھیک ہیں نا۔۔۔اتنے سارے تو ہیں

میرے پاس۔۔۔"

اپنے مذاق کے جواب میں اس کی بات پر امبر نے ہونقوں کی طرح اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"لگتا ہے سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔کچھ بھی بولے جا رہی ہے۔۔"

امبر نے اسے گھورا تھا۔۔۔

" آبدار تمہاری شادی ہو رہی ہے۔۔کوئی مذاق نہیں چل رہا۔۔۔ پورا خاندان جمع ہو گا۔۔۔کیا سوچیں گے سب۔۔۔"

تانیہ نے اسے سمجھانا چاہا تھا۔۔۔

"وہ پی سوچیں گے جو اب تک سوچتے آئے ہیں مجھے سیاہ لباس میں دیکھ کر۔۔۔سب اچھے سے جانتے ہیں کہ یہ شادی کیوں ہو رہی ہے۔۔۔کسی کے لئے کچھ بھی نیا نہیں ہو گا۔۔۔اس لیے تم لوگ اتنا ڈرامہ کریٹ مت کرو۔۔"

میرے سر میں درد ہے مجھے سونے دو۔۔"

وہ سنجیدگی سے کہتی سر تک کمبل اوڑھ گئی تھی۔۔

اس نے اب تک کتنی محنت کی تھی۔۔چھپ چھپ کر راتوں کو پڑھتی تھی۔اپنے کورس کی کتابیں تک چھپا کر رکھی ہوئی

تھیں۔۔۔اور اب جب وہ اپنی منزل کے اتنے قریب پہنچی تھی تو

اس کے سارے خوابوں کو چکنا چور کر دیا گیا تھا۔۔۔

اس کی اذیت سے کوئی واقف نہیں تھا۔۔

وہ اچھے سے سمجھ رہی تھی اس کی پھوپھو جو کبھی نہیں چاہتی تھیں

کہ وہ مکیرم کے سامنے بھی آئے۔۔۔اب خود ہی اسے اس شخص

کے آگے کیوں ڈال رہی تھیں۔۔

کیونکہ وہ اچھے سے جانتی تھیں کہ ان کا بھتیجا آبدار اسے شدید

نفرت کرتا تھا۔۔اسے بدکردار مانتا تھا۔۔

اسے کبھی اپنی بیوی کا مقام نہ دیتا۔۔۔اسی خاطر وہ اس رخصتی کے لیے راضی ہوئی تھیں۔۔۔

آبدار کا اس کے بعد سے روحیل سے بھی کوئی رابطہ نہیں ہوا تھا۔۔

وہ اسے کال کرتی تھی تو اس کا نمبر مسلسل بند جا رہا تھا۔۔ جس بات سے آبدار کی تشویش بڑھنے لگی تھی۔۔۔

کہیں ان لوگوں نے تو نہیں اس کے ساتھ کچھ کر دیا تھا۔۔ آبدار کو احتشام عالم، مکیرم اور مہربانو سے کسی بھی حد تک جانے کی توقع تھی۔۔۔۔

اس کا بہت اہم پیپر اسے نہیں دینے دیا گیا تھا۔۔وہ بہت زیادہ اذیت میں تھی۔

اوپر سے اس کی ایک بھی سنے بغیر وہ سب لوگ شادی کی تیاریوں میں مصروف تھے۔۔

اسکے انکار کو کوئی اہمیت نہیں دی گئی تھی۔۔اس کی ماں نے ہمیشہ کی طرح اسے ایموشنل بلیک میل کر کے خاموش کروادیا تھا۔۔ انہیں تو یہی لگتا تھا کہ اس رخصتی کے بعد سے ان کی بیٹی کی زندگیوں میں جیسے خوشیوں کی بہاریں اتر آنی تھیں۔۔

اس کے اپنی شادی کے تمام فنکشنز پر سیاہ رنگ پہننے کی ضد مہر بانو تک بھی پہنچ چکی تھی۔۔۔

جو سننے کے بعد حیرت انگیز طور پر انہوں نے اعتراض نہیں اٹھایا تھا۔۔۔ان کا کہنا تھا کہ آبدار کی شادی ہو رہی ہے۔۔۔وہ جو کرنا چاہے اسے کرنے دیا جائے۔۔

کسی بھی بات کا دباؤ نہ ڈالا جائے اس پر۔۔۔

مہر بانو پھوپھو آبدار کی حمایت کر رہی تھیں۔۔یہ بات سب کے لیے شاکنگ تھی۔۔۔۔

مگر اس سب میں ان کا مقصد کیا تھا۔۔یہ بات بھی سب جانتی تھیں۔۔۔

مہربانو کبھی نہیں چاہتی تھیں کہ آبدار اپنے حسن سے ان کے مکیرم کو متاثر کرے۔۔۔

آبدار یہ بات سنتی مسکرادی تھی۔۔

"تم سب سے اچھی تو میری پھوپو جان ہیں۔۔ جنہیں میری مرضی اور خواہش کا اتنا خیال ہے۔۔۔"

لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ سجائے اس نے امبر اور تانیہ کو دیکھا تھا۔۔۔

"ہممہ بالکل۔۔۔ اللہ یہ محبت آخر تک قائم رکھے۔۔۔"

تانیہ جل کر بولی تھی۔۔۔

آبدار نے ہاتھوں پر مہندی لگوانے سے بھی انکار کر دیا تھا۔۔

مہندی کے فنکشن کے لیے بھی وہ بہت مشکل سے مانی تھی۔۔۔

مہرین کا الگ الگ فنکشن ہونا تھا۔۔۔یہی سن کر وہ مانی تھی۔۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

"روحیل تم کہاں ہو۔۔۔؟؟ میں نے تمہیں کتنی بار کال کی۔۔۔ تمہارا نمبر کیوں بند جا رہا تھا۔۔۔؟ تم ٹھیک تو ہو نا۔۔۔"

آج اس کی مہندی کا فنکشن تھا۔۔وہ ہمیشہ کی طرح صبح صبح ہی اٹھ گئی تھی۔۔۔پچھلے لان کے گیلے گھاس پر ننگے پیر چلتے اس نے ایک بار پھر سے روحیل کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔

اور اس بار نمبر بند نہیں ملا تھا۔۔

"میں کیسا ہو سکتا ہوں آبدار۔۔۔تمہارے اس گھٹیا کزن کے ہوتے ہوئے۔۔۔بہت ظالم ہیں یہ۔۔انہیں ہمارے درمیانی رابطے کی خبر ہو گئی تھی۔۔۔مجھے گھر سے اٹھوا کر پورے دو ہفتے ایک اندھیری کوٹھڑی میں بند رکھا گیا ہے۔۔اور مجھ پر نظر بہیمانہ تشدد ہوا ہے۔۔۔"

روحیل کی بات سن کر آبدار کے چہرے کی رنگت بدلی تھی۔۔۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو روحیل۔۔۔؟؟"

اسے یقین نہیں آیا تھا کہ مکیرم اس حد تک جا سکتا تھا۔۔۔

"تم سے دوستی کی بہت دردناک سزا ملی ہے مجھے۔۔۔اور کہا گیا ہے کہ آئندہ اگر میں نے تمہارے ساتھ رابطہ رکھا تو اگلی بار مجھے جان سے مار دیا جائے گا۔۔۔"

روحیل کی آواز سے اس کی تکلیف صاف ظاہر ہو رہی تھی۔۔

آبدار کی آنکھوں میں بھی نمی آن ٹھہری تھی۔۔

"مگر میں ایسا نہیں کروں گا آبدار۔۔۔میں تمہارا ساتھ کبھی نہیں

چھوڑوں گا۔۔مجھے پتا ہے تمہارے ساتھ وہاں کیا سلوک کیا جا رہا

ہے۔۔۔تمہاری زبردستی شادی کی جا رہی ہے۔۔۔آبدار وہ انسان

تمہیں کبھی اپنی مرضی سے سانس بھی نہیں لینے دے گا۔۔وہ اپنی

پھوپو کے اشاروں پر چلنے والی ایک کٹھ پتلی ہے۔۔

جو تمہیں صرف اذیت دے گا۔۔۔

تمہارے ساتھ یہ سب کچھ میری وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔مجھے

معاف کر دو۔۔۔میرے نام کا الزام ہے تم پر۔۔۔مجھے یہ درد

سکون نہیں لینے دیتا۔۔ مگر تم بالکل بے قصور ہو کر بھی یہ الزام سہہ رہی ہو۔۔۔ان کی سزا برداشت کر رہی ہو۔

اس کے باوجود تمہیں کوئی صلا نہیں ملا۔۔۔وہ بے حس لوگ ہیں۔۔۔وہاں سے تمہیں کچھ ملے گا بھی نہیں۔۔۔

مجھے غلط مت سمجھنا آبدار۔۔۔ لیکن اگر تم چاہو تو میں تمہیں وہاں سے نکالنے کی کوشش کر سکتا ہوں۔۔۔

تمہارے خواب تمہارے منتظر ہیں۔۔ دیکھنا جب ایک دن تم کامیاب وکیل بن جاؤ گی تو یہی لوگ تمہارے پیچھے آئیں گے۔"

روحیل کی باتیں آبدار کو سو فیصد ٹھیک لگی تھیں۔ مگر وہ اس وقت چاہ کر بھی وہ نہیں کر سکتی تھی جو روحیل کہہ رہا تھا۔۔اس کی ماں اور بہن کی زندگیاں برباد کر دی جاتی تھیں۔۔۔

"روحیل میں تمہارے ساتھ آنا چاہتی ہوں۔۔"

اس سے پہلے کے وہ اپنی بات مکمل کرتی جب پیچھے سے کسی نے انتہائی جارحانہ انداز میں اس کے ہاتھ سے فون کھینچ لیا تھا۔۔

آبدار اس لمس کی سختی کو پہچانتی اپنی پہلے سے چہرے پر سجی چادر کو درست کرتی پلٹی تھی۔۔

جب سامنے شعلے بار نگاہوں سے اپنی جانب دیکھتے مکیرم کو دیکھتے اس کی سانسیں اٹکی تھیں۔۔۔

"میرا فون واپس کرو۔۔۔"

آبدار نے اپنے خوف پر قابو پاتے کہا تھا۔۔۔

جس کے جواب میں مکیرم نے اس کا موبائل پوری قوت سے بیرونی دیوار پر دے مارا تھا۔۔۔

"یہ کیا کیا۔۔۔؟؟"

آبدار چیخی تھی۔۔۔جب مکیرم اس کی کلائی اپنی گرفت میں

دبوچتا اسے اس کی کمر پر موڑتا اسے ایک جھٹکے سے اپنے قریب کر

گیا تھا۔۔۔آبدار نے گھبرا کر اپنے دوسرے ہاتھ سے نقاب کو

سنبھالا تھا۔۔۔جو ایک جانب سے اس کی گال پر سرک چکا تھا۔

"تو اس کا مطلب پھوپھو کا اندازہ بالکل ٹھیک تھا۔۔تم اس کمینے

کے ساتھ بھاگنے کا پلان بنائے بیٹھی ہو۔۔۔"

انتہائی نفرت سے کہتا وہ ہلکی آواز میں غرایا تھا۔۔جبکہ اس کی بات

پر آبدار کا دل تھم سا گیا تھا۔۔۔

وہ اس کی آدھی بات سن کر انتہائی غلط مطلب نکال گیا تھا۔۔ مگر وہ بھی تو آبدار تھی۔۔

صفائی دینا یا وضاحت کرنا وہ بھی اس انسان کے سامنے۔۔۔ اس کے لیے مرنے کے مترادف تھا۔۔

"ہاں بھاگ جانا چاہتی ہوں۔۔۔ روحیل کے ساتھ بھاگنا چاہتی ہوں۔۔۔ غیرت مند مرد بنو اور طلاق دو ایسی بدکردار عورت کو۔۔ جس کے دل میں کوئی اور بستا ہے۔۔ جو تمہیں اس قابل بھی نہیں سمجھتی کے اپنی صورت دکھائے۔۔۔"

آبدار اس کی غلط فہمی دور کرنے کے بجائے اس سے بھی اونچی آواز میں چیخی تھی۔۔

مہر بانو جو نماز پڑھنے کے بعد دوبارہ سوئی نہیں تھیں۔۔۔یہ آوازیں سنتیں باہر آگئی تھیں۔۔۔

مگر سامنے کا منظر دیکھتیں اور اپنی بھتیجی کے لبوں سے نکلتے الفاظ سنتے ان کے چہرے پر گہری مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

اپنی ہاتھوں اپنی قبر کیسے کھودی جاتی ہے۔۔۔کوئی اس لڑکی سے سیکھتا۔۔

آج کے بعد آگے روزانہیں ایسے مناظر دیکھنے کو ملنے والے تھے۔۔

"اگر تم اس خاندان کی عزت نہ ہوتی تو یقیناً تمہیں پہلی فرصت میں اپنی زندگی سے نکال باہر پھینکتا۔۔۔ مگر اسے تمہاری بدقسمتی کہا جائے یا میری کے تم اسی خاندان کی بیٹی ہو۔۔۔ جس کی عزت مجھے اپنی جان سے بڑھ کر پیاری ہے۔۔۔ تمہاری صورت دیکھنے سے پہلے ہی تمہاری بدصورتی میرے سامنے آچکی ہے۔۔

میں بھی اب اس بدصورت لڑکی کے چہرے پر تھوکنا بھی پسند نہیں کرتا۔۔۔"

مکیرم نے اس کو ایک جھٹکے سے خود سے دور کیا تھا۔۔۔ جس پر وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ پاتی۔۔۔

منہ کے بل زمین پر جا گری تھی۔۔۔

"آبدار۔۔۔ کیا ہوا بیٹا۔۔۔؟؟"

عالیہ بیگم بھی آوازیں سنتی بھاگتی ہوئی وہاں آئیں تھیں۔۔۔ آہستہ آہستہ سب لوگ وہاں جمع ہو رہے تھے۔۔

مکیرم ایک حقارت آمیز نگاہ اس پر ڈالتا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔

آبدار نے نگاہیں اٹھا کر ایک جانب کھڑے ہو کر تماشا دیکھتی اپنی پھوپو کی طرف بھیگتی آنکھوں سے دیکھا تھا۔۔۔جن کی آنکھوں میں فاتحانہ چمک چھائی ہوئی تھی۔۔

عالیہ بیگم اسے تھام کر اٹھا چکی تھیں۔۔۔

"تم جیسی بے وقوف لڑکی میں نے آج تک نہیں دیکھی۔۔۔شادی سے پہلے ہی اپنے شوہر کے دل میں اپنی اتنی نفرت بھر دی ہے کہ اب اگر ساری زندگی بھی اس کے آگے اپنی باکرداری کی وضاحتیں دیتی رہو گی تو وہ تب بھی تم پر یقین نہیں کرے گا۔۔"

اس کے ماتھے پر لگی مٹی صاف کرتیں وہ بظاہر چہرے پر فکر بھرے تاثرات سجائے بولی تھیں۔۔۔ان کی آواز صرف آبدار ہی سن پائی تھی۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ ان کا ہاتھ جھٹکتی اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

اس کی یہ حرکت وہاں آتے اسحاق صاحب نے بھی دیکھی تھی۔۔۔

مہربانو ہمیشہ مردوں کے سامنے اس سے محبت سے ہی پیش آتی تھی۔۔۔آبدار کا دماغ کبھی ان سازشوں میں لگا ہی نہیں تھا۔۔۔

نہ ہی اسے ان سب مردوں کے سامنے خود کو بے گناہ ظاہر کرنے

کا شوق تھا۔۔

جنہوں نے اتنے سالوں سے اس کی زندگی مشکل کر رکھی

تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"پلیز یہ پھولوں کی جیولری ہی پہن لو۔۔ کیا تم آج بھی مکیرم بھائی

کے سامنے اپنا چہرا چھپا کر رکھو گی۔۔۔"

تانیہ اسے سرخ رنگ کی شارٹ شرٹ اور شرارت میں ملبوس

دیکھ بنا کوئی ہار سنگھار کے بیٹھے تھے بے چارگی سے بولی تھی۔۔۔

وہ بہت زیادہ حسین تھی۔۔۔وہ مصنوعی آرائش کے بغیر بھی بہت خوبصورت لگتی تھی۔۔

مگر آج اس کی مہندی کا فنکشن تھا۔۔۔ایک جانب رامین زرد جوڑے میں تیار ہو کر پھولوں سے سجی سنوری بیٹھی تھی۔۔۔جس کے آگے آبدار کہیں سے بھی مہندی کی دلہن نہیں لگ رہی تھی۔۔۔اس سے زیادہ تیاری تو باقی سب لڑکیوں نے کر رکھی تھی۔۔۔

"مجھے اب اگر مزید کسی بھی بات کے لیے فورس کیا گیا تو سچ کہہ رہی ہوں میں نے یہ کپڑے بدل کر اپنے بستر پر چلے جانا ہے۔۔ پھر کرتی رہنا تم لوگ مہندی کا فنکشن۔۔۔"

اس کا صبح سے موڈ انتہائی خطرناک حد تک خراب تھا۔۔ وہ کسی سے بھی سیدھے منہ بات نہیں کر رہی تھی۔۔ عالیہ بیگم کی بہت منتوں کے بعد جا کر وہ فنکشن کے لیے مانی تھی۔۔۔

ورنہ اس شخص کے نام کی مہندی لگوانے سے بہتر وہ مرنا پسند کرتی تھی۔۔۔

اسکی دھمکی کے بعد کوئی کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔ فنکشن کا انتظام لان میں ہی کیا گیا تھا۔۔۔

رامین کو پہلے سٹیج پر لے جا کر بیٹھا دیا گیا تھا۔۔ کچھ دیر بعد آبدار بھی امبر اور تانیہ کے بیچ چلتی وہاں پہنچی تھی ۔۔۔ جس کا حلیہ دیکھ وہاں آئی مہمان خواتین ہونق بنی اسے دیکھ رہی تھیں ۔۔۔ وہ زیادہ تر فیملی فنکشن میں جاتی ہی نہیں تھی ۔۔۔ اگر کبھی کبھار کسی میں چلی جاتی تھی تو ایسے ہی سیاہ رنگ پہن کر۔۔"

مگر کسی نے بھی یہ نہیں سوچا تھا کہ یہ لڑکی آج بھی ایسا ہی لباس پہنے گی۔۔

خواتین آپس میں باتیں کرنے لگی تھیں۔۔۔ جسکی اسے تو بالکل بھی پرواہ نہیں تھی مگر عالیہ بیگم اور گھر کی باقی خواتین لوگوں کو جواب دے دے کر تھک گئی تھیں کہ مکیرم کی فرمائش پر ہی اس نے یہ رنگ پہنا ہے۔۔۔

اس کے علاوہ ان کے پاس اور کوئی بہانہ نہیں تھا۔۔۔

وہ سرپھری لڑکی سٹیج پر بیٹھی گود میں دھیرے خالی ہاتھوں کو گھورتی جن تاثرات کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔۔ عالیہ بیگم بس یہی دعا کر رہی تھیں کہ یہ فنکشن باخیر و عافیت ہو جائے۔۔

کیونکہ ابھی تک آبدار کو یہ نہیں پتا تھا کہ فنکشن ایک ساتھ ہونا تھا۔۔۔اور کچھ دیر میں مکیرم بھی اس کے ساتھ آکر بیٹھنے والا تھا۔۔۔

تانیہ نے ہی ان سب کو بتانے سے منع کیا تھا۔۔۔کیونکہ وہ اپنی بہن کی ضد سے اچھی طرح واقف تھی۔۔۔اس نے مہندی کے فنکشن سے ہی انکار کر دینا تھا۔۔۔

ابھی فلحال رنگ اسکے بھی اڑے ہوئے تھے۔۔

"آبدار مکیرم ابھی آنے لگا ہے تو پلیز کوئی ہنگامہ مت کرنا۔۔۔اتنے مہمان جمع ہیں۔۔۔بہت بے عزتی ہونی۔۔۔"

عالیہ بیگم نے اس کے اوپر زرد رنگ کا بہت خوبصورت دوپٹہ لا کر ڈالتے کہا تھا۔۔

جس سے اس کا چہرا کور ہو چکا تھا۔۔ آبدار نے انتہائی ناراضگی بھری نگاہوں سے ماں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"آپ لوگ اچھا نہیں کر رہے میرے ساتھ۔۔۔ یہاں کوئی میرا اپنا نہیں ہے۔۔۔ سب بہت برے ہیں۔۔۔ وہ میرے ساتھ بہت برا سلوک کرے گا۔۔۔"

آبدار کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"اچھی امید رکھو میری بچی۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔"

عالیہ بیگم اسے تسلی ہی دے سکتی تھیں۔۔۔اس کا ماتھا چومتی وہ پیچھے ہٹ گئی تھیں۔۔۔

سٹیج پر قدم رکھتے مکیرم کی سرد نگاہیں ایک بار اسکی جانب اٹھی تھیں۔۔اس کے وجود پر سجا سیاہ لباس اسی کا دیا تحفہ تھا۔۔جسے وہ ابھی بھی اپنے اوپر سجائے ہوئے تھی۔۔

مکیرم بنا کوئی ری ایکشن دیئے اس کے برابر میں آن بیٹھا تھا۔۔۔

صوفے کی چوڑائی اتنی ہی تھی کہ اس کے بیٹھتے ہی اس کا کندھا آبدار کے کندھے سے ٹچ ہوا تھا۔۔۔

آبدار نامحسوس طریقے سے فاصلے پر ہوئی تھی۔۔۔

اس کا دور ہونا نوٹ کرتے مکیرم کے غصے کی نوعیت بڑھ گئی تھی۔۔۔باری باری ان دونوں کے ہاتھ پر نوٹ رکھتے مہندی کی رسم شروع کی گئی تھی۔۔

جس کا آغاز مہربانو نے کیا تھا۔۔۔کیونکہ یہ مکیرم کی فرمائش تھی۔۔۔وہ ایسے ہی اپنی زندگی کے تمام معاملات میں انہیں سب سے آگے رکھتا تھا۔۔۔جس بات پر انہیں بہت ناز تھا۔۔۔

"آبدار بیٹا کل تو میرے مکیرم کے نام کا عروسی جوڑا پہننا پڑے گا آپ کو۔۔۔آج ہم نے آپ کی ضد مانی ہے۔۔۔"

مہر بانو نے جان بوجھ کر مکیرم کے سامنے یہ بات چھیڑی تھی۔۔۔

وہ جانتی تھیں کہ آبدار ایسا ہر گز نہیں کرے گی۔۔

اور مکیرم کے دل میں اس کے لیے بدگمانی مزید بڑھ جائے گی۔۔۔

"پھوپھو میرے شوہر کو مجھ پر یہ رنگ زیادہ اچھا لگتا ہے۔۔یہ اسی کی دین ہے۔۔۔میں یہ رنگ اسی وقت اتاروں گی جب یہ مجھے کہیں گے۔۔۔آپ کی شادی نہیں ہوئی نا اس لیے آپ کو ان باتوں کا پتا بھی نہیں ہے۔۔۔بیوی صرف شوہر کی فرمائش پوری کرتی ہے۔۔۔ہر ایرے غیرے کی نہیں۔۔۔"

آبدار نے دلہن ہونے کا لحاظ کیے بغیر اپنی پھوپو کی جانب دیکھتے ان کی سوچ کے بالکل بر خلاف جواب دیا تھا۔۔۔

مگر وہیں اس کے بد تمیز لہجے پر جہاں مہربانو کی رنگت بدلی تھی۔۔۔

وہیں عالیہ بیگم اور باقی سب کا خون بھی خشک ہوا تھا۔۔۔

یہ لڑکی بولنے سے پہلے بالکل بھی نہیں سوچتی تھی۔۔۔۔

"زبان سنبھال کر بات کرو۔۔۔ورنہ ان لفظوں کا حساب نہیں دے پاؤ گی۔۔۔"

مکیرم نے اسے قہر آلود نگاہوں سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔جو آج بھی خود کو اس سے چھپائے بیٹھی تھی۔۔۔

یہ لڑکی سانس لینا بھول سکتی تھی۔۔۔ مگر خود کو اس سے چھپانا

نہیں۔۔

اس سے پہلے کہ آبدار کوئی جواب دیتی عالیہ بیگم نے اس کا ہاتھ پکڑ

کر دباتے ملتجی نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔۔

مہربانو آنکھوں میں آنسو بھرے روتے ہوئے وہاں سے جا چکی

تھیں۔۔۔

جس کے ساتھ ہی مکیرم بھی اپنی جگہ سے اٹھتا ان کے پیچھے چل

دیا تھا۔۔۔

مہندی کی رسم شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گئی تھی۔۔۔ایک جانب کھڑی اجالا اور اس کی ماں نوشین بیگم نے لبوں پر مسکراہٹ سجائے مہربانو کے کیے اس ڈرامے کی داد دی تھی۔۔۔

جو ابھی کچھ دیر پہلے یہ کہہ کر آئی تھیں کہ وہ یہ رسم نہیں ہونے دیں گی۔وہ پہلے دن ہی اس لڑکی کو اس کی اوقات بتائیں گی۔۔

ہوا بھی وہی تھا۔۔۔ مکیرم میر عالم بھری محفل میں اپنی دلہن کو فنکشن میں اکیلے چھوڑ تا وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔

مہربانو کی طبیعت بگڑ گئی تھی۔۔ جس کی وجہ سے انہیں فوری ہاسپٹل لے جانا پڑا تھا۔۔ احمد بھی فنکشن کے درمیان میں اٹھ گیا تھا۔۔۔

"یہ کیا کیا ہے تم نے آبدار۔۔۔؟؟"

آبدار جو مٹھیاں بھینچے بیٹھی اپنے اندر اٹھتے اشتعال پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ تانیہ کی بات کر سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"کیا کیا ہے میں نے۔۔۔؟؟"

اچھنبے سے پوچھا تھا۔۔۔

"پھوپو کو اتنی غلط بات کیوں بولی۔۔۔ تم جانتی ہو ان کا ماضی کتنا اذیت ناک ہے۔۔۔ ان کے سامنے کوئی اس حوالے سے ذکر نہیں کرتا۔۔۔ تم کیوں اتنی بے رحم ہو جاتی ہو۔۔۔ تم اس طرح سے کر کے مکیرم کو خود سے مزید بد ظن کر رہی ہو۔۔۔"

تانیہ نے اس کی سرزنش کی تھی۔۔ بہن کی بات سنتے آبدار نے اس کی گرفت سے اپنی کلائی کھینچ لی تھی۔۔

"ان کا ماضی بھیانک تھا اور جو وہ میرے ساتھ کر رہی ہیں وہ نظر نہیں آرہا تمہیں۔۔۔ اور اس مکیرم کا نام بھی مت لو میرے سامنے۔۔ وہ یہ شادی ہی مجھے ذلیل کرنے اور میری اکڑ توڑنے

کے لیے کر رہا ہے۔۔۔ یہ لوگ مجھے بے بس کر کے اپنے قدموں میں لانا چاہتے ہیں۔۔۔

مگر بہت بڑی بھول ہے یہ ان کی کہ میں کبھی ایسا کروں گی۔۔۔"

آبدار اندر سے لاوے کی طرح پھٹ رہی تھی۔۔ مہر بانو جو کرنا چاہتی تھی وہی ہوا تھا۔۔۔ مگر اسے اس شخص کا اپنے قریب سے اٹھ کر جانا اندر سے پاگل کر رہا تھا۔۔۔

وہ چاہے کچھ بھی کرتا اسے فرق نہیں پڑنا چاہیے تھا۔۔ لیکن وہ اس عمل سے ہوئی اپنی بے عزتی برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

اس نے نگاہیں موڑ کر رامین کی جانب دیکھا تھا جو بچاری مفت میں پھنس گئی تھی۔۔۔

وہ پوری رات مہر بانو ہاسپٹل میں ایڈمٹ رہی تھیں۔۔ان کو بار بار دورے پڑ رہے تھے۔۔۔ڈاکٹرز بھی ان کی حالت سے پریشان ہو چکے تھے۔۔۔

پوری رات مکیرم ہاسپٹل کے کوریڈور میں بیٹھا رہا تھا۔۔۔

اس کی پھوپو اسکے لیے بہت اہم تھیں۔۔۔اس لڑکی نے انہیں جو تکلیف پہنچائی تھی وہ اس کے لیے اسے بالکل بھی معاف نہیں کرنے والا تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"آبدار تم کیوں اپنی دشمن بنی ہوئی ہو۔۔۔؟؟مجھے تم جیسی ذہین لڑکی سے ایسی بے وقوفی کی امید ہرگز نہیں تھی۔۔۔"

سجیلا چچی اس کے پاس آکر بیٹھی خفگی سے اسے گھورتے ہوئے بولی تھیں۔۔۔ آبدار کی مہربانو، احتشام صاحب، اسحاق صاحب اور مکیرم کو چھوڑ کر گھر کے سبھی لوگوں سے بہت اچھی بنتی تھی۔۔۔

سجیلا چچی عمر میں اس کی امی سے بہت چھوٹی تھیں۔۔۔ان سے آبدار کی بہت دوستی تھی۔۔۔

وہ ہر اس انسان کے قریب تھی۔۔۔جن سے مہر بانو نفرت کرتی تھیں۔۔۔

اسی وجہ سے وہ ان کی لاڈلی بھتیجی سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ انسان میں تبدیل ہو گئی تھی۔۔۔

"آپ بھی ایسا ہی کہہ رہی ہیں چچی۔۔۔آپ تو مجھے سمجھیں۔۔۔"

آبدار نے انہیں بھی آکر خود کو لیکچر دیتا دیکھ بے دلی سے کہا تھا۔۔۔

آج اس کی بارات تھی۔۔۔وہ رامین کی طرح پارلر تیار ہونے نہیں گئی تھی۔۔۔

اس نے گھر پر ہی تیار ہونا تھا۔۔۔ مہربانو کو ابھی کچھ دیر پہلے ہاسپٹل سے گھر لایا گیا تھا۔۔۔ مکیرم پورے وقت میں ایک پل کے لیے بھی ان کے پاس سے نہیں ہٹا تھا۔۔۔

وہ پچھلے ایک ہفتے سے اپنے ایک کیس کی وجہ سے ٹھیک سے سو نہیں پایا تھا۔۔۔ اور کل رات تو اس کی ویسے ہی بہت مشکل میں گزری تھی۔۔۔ وہ بہت زیادہ تھک چکا تھا۔۔۔

ابھی کچھ دیر میں بارات کا فنکشن شروع ہونا تھا۔۔۔ اسکے پاس سونے یا آرام کرنے کا بھی ٹائم نہیں تھا۔۔۔ اس کی سرخ آنکھیں تھکن اور نیند سے لبریز تھیں۔۔۔

"مکیرم آپ سے بہت محبت کرتا ہے پھوپو۔۔۔"

اجالا نے بیڈ پر مہربانو کے قریب بیٹھتے اس کا ہاتھ پکڑتے کہا تھا۔۔۔
جس کی طبیعت ابھی بھی نہیں سنبھلی تھی۔۔۔

"جانتی ہوں۔۔۔مجھے بھی بہت عزیز ہے وہ۔۔۔ اسی لیے تو
اسے اس لڑکی سے بچانا چاہتی ہوں۔۔۔"

مہربانو کی آنکھوں میں آبدار کے لیے نفرت مزید بڑھ چکی
تھی۔۔۔ اس کے بولے گئے وہ زہریلے الفاظ ان کے زخموں کو
ادھیڑ گئے تھے۔۔ کل کی پوری رات ان کے لیے بہت اذیت
بھری تھی۔۔۔

ماضی کے گزرے دردناک لمحات آنکھوں کے سامنے سے ہٹتے ہی نہیں تھے۔۔۔ جس پر وہ چیختے ہوئے اپنا آپا کھو بیٹھتی تھیں۔۔ جس کے بعد ان کی بگڑی حالت کو سنبھالنا مشکل ہو جاتا تھا۔۔۔

اجالا بھی مکیرم کے ساتھ گئی تھی۔۔ مگر پھر مکیرم نے اسے ڈرائیور کے ساتھ واپس گھر بھجوا دیا تھا۔۔۔

صبح سے پھر وہ ان کے پاس ہی تھی۔۔

مہربانو کو وہ اسی وجہ سے بہت پیاری تھی۔۔۔ وہ ان کا بہت خیال رکھتی تھی۔۔۔ اور مکیرم سے بے لوث محبت کرتی تھی۔۔۔

اس جیسی ایک بھی خوشی آبدار میں نہیں تھی۔۔۔۔

"آبدار تم کیوں اپنی دشمن بنی ہوئی ہو۔۔۔؟؟ مجھے تم جیسی ذہین لڑکی سے ایسی بے وقوفی کی امید ہر گز نہیں تھی۔۔۔"

سجیلا چچی اس کے پاس آکر بیٹھی خفگی سے اسے گھورتے ہوئے بولی تھیں۔۔۔

"آپ بھی ایسا ہی کہہ رہی ہیں چچی۔۔۔ آپ تو مجھے سمجھیں۔۔۔"

آبدار نے انہیں بھی آکر خود کو لیکچر دیتا دیکھ بے دلی سے کہا تھا۔۔۔

"میں تمہیں سمجھ رہی ہوں آبدار مگر تم مہربانو کو نہیں سمجھ رہی۔۔۔وہ جو تم سے کروانا چاہتی ہے تم وہی کر رہی ہو۔۔۔

مکیرم اور تمہارے درمیان اس نے نفرت کی اتنی بڑی دیوار کھڑی کر دی ہے کہ تم لوگوں کو اس کے پار کچھ دکھائی ہی نہیں دے رہا۔۔۔

تمہیں لگتا ہے نا کہ مکیرم اس کے ہاتھوں کٹھ پتلی بن رہا ہے تو یہ بالکل غلط ہے۔۔۔ مکیرم اپنی لین میں بالکل ٹھیک آ رہا ہے۔۔۔

تم مہربانو کے اشاروں پر ناچ رہی ہو۔۔۔وہ جو تم سے کروانا چاہتی ہے تم وہی کر رہی ہو۔۔۔"

سجیلا کی بات پر آبدار نے حیرت سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ایسا بالکل بھی نہیں ہے چچی۔۔۔"

وہ ماننے سے انکاری ہوئی تھی۔۔

وہ اس وقت بلیک کلر کے پیروں تک آتے فراک میں ملبوس تھی۔۔ جس میں اس کا نازک سراپے قیامت خیزی کے سارے ریکارڈ توڑ رہا تھا۔۔۔اس کے چہرے پر سرخ رنگ کا عروسی دوپٹہ سیٹ کیا گیا تھا۔۔۔

جس سے اس نے اپنے چہرے کر گھونگٹ سے کور کرنا تھا۔۔۔

وہ اس وقت بہت زیادہ پیاری لگ رہی تھی۔۔۔اس نے ہونٹوں پر نیچرل لپ گلاس اور آنکھوں میں کاجل ڈالا تھا۔۔۔

وہ انوکھی ترین دلہن تھی۔۔۔جو اپنے حسن کو نکھارنے کے بجائے چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

اس کے ہاتھوں پر مہندی کا نام ونشان نہیں تھا۔۔۔جیولری کے نام پر اس نے ماں کی مجبور کرنے پر ہاتھوں میں سیاہ رنگ کی چوڑیاں اور کانوں میں چھوٹے چھوٹے ٹاپس پہن لیے تھے۔۔۔

دودھیا گردن بالکل خالی تھی۔۔۔اس کے فراک پر سیاہ موتیوں سے بہت خوبصورت ایمبرائیڈری کی گئی تھی۔۔۔

"مہر بانو تمہارے شوہر کو تمہاری طرف سے بالکل متنفر کر چکی ہے۔۔۔ مگر تمہیں یہ سب سمجھ تب آئے گا جب تم اپنے ہاتھ سے سب کچھ گنوا بیٹھو گی۔۔۔"

سجیلا اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔ وہ اس وقت اندر سے اس قدر بے سکون اور اس شخص کے پاس جانے کے خیال سے گھبراہٹ کا شکار تھی کہ اسے سجیلا کی باتیں بالکل بھی سمجھ میں نہیں آ رہی تھیں۔۔

"ویسے آبدار ایک بات تو بتاؤ۔۔۔ کیا تم آج رات بھی مکیرم بھائی سے ایسے ہی پردہ کر کے بیٹھو گی۔۔۔"

امبر نے جان بوجھ کر اسے چھیڑا تھا۔۔۔باقی سب کزنز کے لبوں پر بھی بہت دلفریب مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

"ہاہاہا یہ سب آج تک کے لیے ہی ہے۔۔ مکیرم بھائی نے آج سارے پردے گرا دینے ہیں۔۔ کل دیکھنا کیسے یہ نقاب ہٹا ہو گا۔۔۔"

تانیہ اس کی شادی سے خوش تھی۔۔۔کہ مکیرم اس کی بہن کو ہی مل رہا تھا۔۔۔مہربانو نے اسے اجالا سے جوڑ کر جو اس کی بہن سے چھیننا چاہا تھا۔۔۔اگر ایسا ہو جاتا تو آبدار کی زندگی پوری طرح سے

تاریکیوں میں ڈوب جاتی تھی۔۔۔جو ہوتے وہ کبھی نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔

پہلے جیسے ان دونوں کے رخصتی ہونے کے کوئی چانسز نہیں تھے۔۔اور اللہ کی حکم سے یہ بھی ممکن ہو گیا تھا۔۔

تانیہ کو یقین تھا کہ بہت جلد ان دونوں کے درمیان کی نفرت میں بھی کمی آئے گی۔۔۔

تانیہ کی بات پر آبدار کی رنگت بے انتہا سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"فضول باتیں مت کیا کریں آپی۔۔۔"

وہ پہلے ہی بہت زیادہ گھبرائی ہوئی تھی۔۔ تانیہ کی بات پر اس کی کان کی لوح تک سرخ ہوئی تھی۔۔

"مبارک ہو ہماری دلہن شرما رہی ہے۔۔۔"

امبر نے اس کے گال کو محبت سے چھوتے کہا تھا۔۔۔

وہ سب آج اس کی خفگی پر بھی قابو میں نہیں آ رہی تھیں۔۔۔ ان کی شوخیوں پر آبدار کی گھراہٹ میں مزید اضافہ ہو رہا تھا۔۔۔

"یہ دونوں ایک ساتھ کھڑے کیسے لگیں گے۔۔ مجھے شدت سے انتظار ہے یہ منظر دیکھنے کا۔۔۔"

عروسہ کی بات پر سب نے کی تصور میں اس منظر کو سوچا تھا۔۔۔ جس پر سب کے لبوں پر مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی۔۔

آبدار کی آنکھوں میں نجانے کیوں نمی سی آن ٹھہری تھی۔۔۔وہ جانتی تھی ایسا نہیں ہونے والا تھا۔۔۔

△△△△△△△△△△△△△△

آبدار کی رخصتی اس کی طرح سے انوکھی ہی تھی۔۔۔ جس میں اس کے شوہر نے اس کی جانب ایک نظر ڈالنا بھی ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔۔اس کی فکر اس کی محبت صرف مہربانو کے لیے ہی تھی۔۔۔

وہ ان چاہی دلہن تھی۔۔۔جو اس شادی میں شریک ہر شخص کو پتا چلا تھا۔۔۔اس تذلیل پر آبدار کا چہرا بالکل زرد پڑ چکا تھا۔۔۔وہ چاہتی تھی اسے فرق نہ پڑے۔۔۔مگر اس کی آں کھیں بار بار نم ہو رہی تھی۔۔

اس کے باپ نے بھی اجنبیوں کی طرح اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔۔

وہ اس سب کے لیے اپنی پھوپھو کو کبھی معاف نہیں کرنے والی تھی۔۔۔

جو پہلے اسے صرف گھر والوں کے سامنے ذلیل کرتی آئی تھیں۔۔۔ آج پوری دنیا کے سامنے کر دیا تھا۔۔۔

اور مکیرم میر عالم سے تو نفرت کی کوئی انتہا نہیں بچی تھی۔۔۔

اس شخص سے تو اس نے کبھی کچھ اچھے کی امید رکھی ابھی نہیں تھی۔۔۔

اسے مکیرم کے کمرے میں لا کر بیٹھا دیا گیا تھا۔۔۔ جس میں سجاوٹ کے نام پر ایک پھول تک نہیں تھا۔۔۔ اسے امبر سے ہی پتا چلا تھا کہ مکیرم نے ایسا کرنے سے سختی سے منع کیا تھا۔۔

آبدار کا دل اس انسان سے مکمل طور پر بے دل ہو چکا تھا۔۔۔

وہ سب ویسے ہی جنسی مذاق کرتیں اسے کمرے میں بیٹھا کر جا چکی تھیں۔۔۔ایک گھر میں ہوتے ہوئے وہ اس کمرے میں پہلے کبھی نہیں آئی تھی۔۔

جس کی خوبصورتی بے مثال تھی۔۔۔ایسا خوبصورت کمرہ پورے عالم مینشن میں کسی کا بھی نہیں تھا۔۔۔

اسے تانیہ نے ہی بتایا تھا کہ وہ آج پہلے سے بھی کہیں زیادہ ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔اس نے بھی بلیک کلر ہی پہن رکھا تھا۔۔۔

آبدار کچھ دیر بیڈ پر بیٹھی خالی خالی نظروں سے کمرے کو گھورتی رہی تھی۔۔۔وہ جانتی تھی وہ شخص آج رات نہیں آنے والا تھا۔۔۔

اس پر اس کی اوقات واضح کرنا چاہتا تھا۔۔

تلخی سے مسکراتی وہ شیشے کے سامنے آن کھڑی ہوئی تھی۔۔

وہ بہت زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی۔۔اسے سب نے کہا تھا۔۔

مہربانو آج سٹیج پر اس کے پاس نہیں آئی تھی۔۔۔پورا وقت دور بیٹھی اسے نفرت بھری نگاہوں سے دیکھتی رہی تھی۔۔۔

وہ اپنے بالوں پر لگی پنز کھولتے سرخ دوپٹے کو اپنے وجود سے جدا کر چکی تھی۔۔

جو اسے بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا اپنے وجود پر۔۔۔

اسے پورا یقین تھا کہ مکیرم نہیں آئے گا۔۔۔اسی خاطر وہ بہت آرام اور سکون کے ساتھ پورے کمرے پر اپنی ملکیت جمائے ہوئے تھی۔۔۔

اسے روم میں آنے سے پہلے پتا چلا تھا کہ مہربانو کی طبیعت ابھی تک ٹھیک نہیں تھی۔۔۔انہیں شاید دوبارہ ہاسپٹل لے جایا جانا تھا۔۔ جس کا یہی مطلب تھا کہ وہ اپنی پھوپھو کے ساتھ ہی ہو گا۔۔۔

آبدار نہ چاہتے ہوئے بھی اسی کے بارے میں سوچ جا رہی تھی۔۔۔

وہ دیکھنا چاہتی تھی اسے ذلیل کرنے کی کیا شروعات کرنے والا تھا وہ شخص۔۔۔ پورا خاندان باہر جمع تھا۔۔ اگر وہ روم میں نہ آتا تو سب سے زیادہ تذلیل اسی کی ہونی تھی۔۔

جو وہ شخص کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیتا۔۔۔

اپنے اوپر سے دونوں دوپٹے اتارتے اس نے اپنی کمر پر بندھی فراک کی ڈوریوں کو کھولنا چاہا تھا۔۔ اس کا یہ فراک امبر اور تانیہ

نے ہی پسند کیا تھا۔۔اس نے اپنی شادی کی کسی بھی شے میں کوئی انٹرسٹ نہیں لیا تھا۔۔

اس فراک کی بیک پر ساری ڈوریاں تھیں۔اس نے یہ فراک دیکھا ہی آج تھا۔۔۔جو دیکھ اس نے پہننے سے صاف انکار کر دیا تھا۔۔وہ بہت سادہ لباس پہننے کی عادی ہو چکی تھی۔۔۔

اسے یہ سب پہننا اب بالکل بھی پسند نہیں تھا۔۔اور پہن کر وہ بھی اس شخص کے سامنے جانا۔۔۔اس نے بہت شور کیا تھا کہ وہ یہ فراک نہیں پہنے گی۔۔

جس کے بدلے اس کے سامنے سرخ رنگ کا عروسی جوڑا رکھا گیا تھا۔۔۔ کہ اگر اسے وہ نہیں پہننا تھا تو وہ سرخ جوڑا دوسرے آپشن میں پہن سکتی تھی۔۔۔۔

آبدار اچھے سے سمجھ رہی تھی کہ وہ سب ایسا کیوں کر رہی تھیں اس کے ساتھ۔۔۔

اس لیے اس نے ان کی پلاننگ ناکام بناتے وہی بلیک پہننے کی حامی بھر دی تھی۔۔۔

مگر اس وقت ان ڈوریوں جو کھولنے کی کوشش کرتے اس کے دانتوں تلے پسینہ آگیا تھا۔۔۔ یہ ڈوریاں امبر اور تانیہ نے مل کر

باندھی تھیں۔۔۔اور ایسے باندھی گئی تھیں کہ ان کا کوئی سرا ہاتھ

نہیں آرہا تھا۔۔۔

آبدار نجانے کتنی دیر سے کوششیں کرتی اب رونے کے قریب

ہوئی تھی۔۔۔

ان دونوں نے یہ ڈوریاں باندھنے میں آدھا گھنٹہ لگایا تھا۔۔مگر تب

وہ اپنی سوچوں میں ایسے کھوئی ہوئی تھی کہ ان کی معنی خیز ہنسی پر

دھیان ہی نہیں دے پائی تھی۔۔۔

اس کا موبائل نہیں تھا اس کے پاس۔۔۔اس شخص نے کل ہی توڑ

دیا تھا۔۔۔

اس کا دل اس وقت شدت سے چاہا تھا ان دونوں کو جی بھر کر گالیاں دینے کی۔۔۔

جب اس کی نظر مکیرم کے بیڈ سائیڈ پر پڑے لینڈ لائن پر گئی تھی۔۔اس نے جلدی سے قریب آتے امبر کا نمبر ملایا تھا۔۔۔

"لڑکی تم نے غلط نمبر ملا دیا ہے۔۔۔ آج کی رات تمہارے سارے کام مکیرم بھائی سے ہونے چاہئے۔۔"

امبر کہیں نہ کہیں جانتی تھی کہ اسے یہ کال آنے والی ہے۔۔اسی لیے وہ پہلے سے کی موبائل ہاتھ میں پکڑے بیٹھی تھی۔۔۔

"امبر تمہیں میں چھوڑوں گی نہیں۔۔۔یہ کیا حرکت کی ہے تم دونوں نے۔۔۔ابھی اور اسی وقت کمرے میں آؤ اور کھولو انہیں۔۔۔"

آبدار کا بس نہیں چل رہا تھا وہ فون سے نکل کر امبر کا ہنستا ہوا منہ توڑ دے۔۔

جو اس کی روہانسی آواز سن کر مزے لے لے کر ہنس رہی تھی۔۔

"اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہو۔۔۔لگ ہی نہیں رہا یہ ہماری پہلے والی شیرنی آبدار ہے۔۔۔ابھی تو مکیرم بھائی روم میں بھی نہیں گئے اور تمہاری بولتی بند ہو گئی ہے۔۔اور رہی بات میرے وہاں آنے

کی تو مجھے پاگل کتے نے کاٹا ہے کہ اپنے پیارے بھائی کے ساتھ

ناانصافی کروں۔۔۔

وہ ابھی کچھ دیر میں روم میں آرہے ہیں۔۔انہیں سے کھلوا

لینا۔۔۔جن کا حق بھی بنتا ہے۔۔"

امبر اسے بالکل بھی سیریس نہیں لے رہی تھی۔۔۔

تانیہ بھی اس کے روم میں آتی مسکرا رہی تھی۔۔۔

"امبر میں تمہیں جان سے مار دوں گی۔۔۔وہ نہیں آئے گا روم

میں۔۔۔میں ساری رات اس فراک میں کیسے گزاروں گی۔۔۔

آجاؤ نا پلیز۔۔۔ورنہ میں آجاؤں گی تمہارے روم میں۔۔۔"

آبدار نے اس کی منتیں کرتے آخر میں دھمکی دی تھی۔۔

"ارے ارے۔۔۔ابھی سے مس کرنے لگی ہوا نہیں۔۔۔ آئیں گے ضرور آئیں گے تمہارے پاس۔۔۔پریشان کیوں ہوتی ہو۔۔ وہ بیرسٹر مکیرم میر عالم ہیں۔۔۔ جنہیں ابھی ٹھیک سے جانتی نہیں ہو تم۔۔اور خبر دار جو میرے روم میں آنے کی غلطی کی تو۔۔۔"

امبر اس کی بات کا ہونے انداز میں مطلب نکالتی اسے چھیڑنے لگی تھی۔۔

وہ اچھے سے جانتی تھی کہ گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا۔۔ مکیرم روم میں نہ جاکر اپنی عزت پر کوئی کمپرومائز نہیں کرنے والا تھا۔۔

"امبر پلیز انسان بنو اور ادھر آجاؤ۔۔۔ مجھ سے نہیں کھل رہیں۔۔۔ میں کیا کروں گی ساری رات اس میں۔۔۔ یہ بہت زیادہ بھاری ہے۔۔۔ میرے کندھوں میں درد ہو رہا ہے۔۔۔ پلیز آجاؤ نا۔۔۔"

آبدار اب رونے کے قریب ہوئی تھی۔۔۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ان دونوں کا اپنے ہاتھوں قتل کر دے۔۔۔

"کس نے کہا ساری رات ایسے ہی رہو۔۔۔ مکیرم بھائی سے کہنا وہ تمہاری مدد کر دیں گے۔۔۔اب تو ساری زندگی تم دونوں کو ایسے ہی ایک دوسرے کے ساتھ رہنا ہے نا۔۔۔ تمہارے شوہر ہیں اب وہ۔۔۔ دیکھنا تمہارے ایک بار کہنے پر ہی مان جائیں گے۔۔۔"

امبر بڑوں کی طرح اسے نصیحت کرتی اس وقت آبدار کو زہر سے بھی زیادہ بری لگی تھی۔۔۔

"مر جاؤ تم دونوں۔۔۔ شکل کر دکھانا مجھے اپنی اب دوبارہ کبھی بھی۔۔۔"

آبدار غصے سے چیختی کال کاٹ گئی تھی۔۔۔

"آپی وہ بہت زیادہ غصے میں ہے۔۔۔ کہیں یہ سارا غصہ بلاوجہ مکیرم بھائی پر نہ نکال دے۔۔۔"

امبر نے کال کاٹتے پریشانی کے عالم میں تانیہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ سجیلا چچی کو بھی انہوں نے اپنے ساتھ شامل کر رکھا تھا۔۔

"مہربانو پوری کوششوں میں ہے کہ مکیرم کو کمرے میں نہ جانے دے۔۔۔"

سجیلا چچی کی بات پر وہ دونوں مزید فکر مند ہوئی تھیں۔۔۔ عالیہ بیگم کے سر میں بہت شدید درد تھا۔۔۔ مگر سو وہ بھی نہیں پا رہی تھیں۔۔۔

مکیرم اور آبدار کی ایک دوسرے سے نفرت سے سب واقف تھے۔۔۔وہ اب تک جتنی بار بھی آمنے سامنے آئے تھے۔۔۔کسی نہ کسی بات پر ان کے درمیان بدمزگی ہی ہوئی تھی۔۔ہمیشہ گھر والوں نے انہیں حد سے بڑھنے سے روک دیا تھا۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ بھی نہیں سکتے تھے۔۔۔

آج ایک ساتھ ایک کمرے میں پہلی رات تھی ان کی۔۔۔اوپر سے کل جو کچھ بھی مہربانو کے ساتھ ہوا تھا۔۔۔

مکیرم مزید غصے میں تھا۔۔۔

عالیہ بیگم سمیت ان سب کا دل ہی ہول تھا کہ گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا۔۔۔ کہیں کوئی ہنگامہ نہ ہو جائے۔۔۔

" مکیرم بھائی روم میں چلے گئے ہیں۔۔۔ انہوں نے عاقب بھائی اور ماما کی ڈیوٹی لگائی ہے کہ وہ پھوپھو کا خیال رکھیں۔۔۔"

عروسہ نے اندر آکر بتاتے ان سب کو خوش کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی سانسیں بھی روک دی تھیں۔۔۔

"اللہ خیر کرے۔۔۔ سب ٹھیک رہے۔۔۔"

عالیہ بیگم کی حالت بہت زیادہ پریشانی بھری لگ رہی تھی۔۔

تانیہ بھی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہی تھی۔۔۔

"اگر پھوپھو نے انہیں اتنے آرام سے جانے دیا ہے بنا کوئی ہنگامہ کیے تو یقیناً انہوں نے مکیرم بھائی کے کان آبدار کے حوالے سے اچھے خاصے بھرے ہونگے۔۔۔"

تانیہ کی بے چینی ہر گزرتے لمحے کے ساتھ بڑھ رہی تھی۔۔۔

کل ان دونوں کے درمیان جو لڑائی ہوئی تھی۔۔۔اس کی وجہ سے ان کی ٹینشن مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

"پھوپھو آپ نے مکیرم کو کیوں جانے دیا۔۔ آپ آج کی رات روک سکتی تھیں اسے۔۔۔ دیکھا نہیں ہے آپ نے۔۔ وہ چڑیل کتنی پیاری لگ رہی تھی۔۔۔"

اجالا کپڑے بدل کر آئی تھی تو مہربانو کے کمرے میں مکیرم کو نہ پا کر اس کے پورے وجود میں آگ جل اٹھی تھی۔۔۔

"نہیں میں اس طرح سے اسے روک کر۔۔۔ اس کے سامنے بالکل بھی ایسا ثابت نہیں کرنا چاہتی کہ میں اس شادی سے خوش نہیں ہوں۔۔۔ مکیرم باقی مردوں سے بہت مختلف ہے۔۔ اسے

بہت طریقے سے ہینڈل کرنا پڑتا ہے۔۔۔ اور میں وہ طریقہ اچھے سے جانتی ہوں۔۔۔ آج جانے دو اسے اس لڑکی کے پاس۔۔۔

جو اب تک میرا بھیجا گیا دودھ پی کر سو چکی ہو گی۔۔۔ ملازمہ نے بتایا ہے کہ وہ لباس تبدیل کرنے لگی تھی۔۔

وہ مکیرم کو شادی کی پہلی رات نظر انداز کر کے سو جائے گی۔۔ اور یہ بات مکیرم کبھی نہیں بھول پائے گا۔۔ اور ویسے بھی اب تک میں مکیرم کو اس لڑکی کے خلاف جتنا متنفر کر چکی ہوں۔۔۔ مکیرم کی جانب سے اس کی طرف پیش قدمی کبھی نہیں ہو گی۔۔ اور وہ بے وقوف تو ویسے بھی مر کر ایسا کچھ نہیں کرے گی۔۔"

مہر بانو کی بات پر اجالا کی جلن کم ہوئی تھی۔۔۔ مہر بانو نے ملازمہ سے کہہ کر آبدار کی طرف عالیہ بیگم کے نام سے دودھ بھجوایا تھا۔۔۔ جس میں نیند کی دوا مکس تھی۔۔۔

وہ چاہتی تھیں آج جب مکیرم اس کا چہرا دیکھتے تو اس کے اندر بھری نفرت کی وجہ سے اسے اس چہرے کی معصومیت اور خوبصورتی بالکل بھی نظر نہ آئے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

آبدار اپنا دوپٹہ سر پر کرتی امبر کے کمرے میں جانے کا ارادہ رکھتی

تھی۔۔۔اس کا پورا وجود درد کرنے لگا تھا۔۔۔وہ مزید ایسے بالکل

بھی نہیں رہ سکتی تھی۔۔۔

مگر ابھی اس نے دوپٹہ اوڑھا ہی تھا جب دروازہ کھلنے کی آواز پر اس

کی سانسیں تھم گئی تھیں۔۔

"یہ۔۔یہ کیوں آگیا۔۔۔؟؟"

اسی کے کمرے میں کھڑی وہ اس کے آنے پر پریشان ہوئی

تھی۔۔۔اسے تو پورا یقین تھا وہ نہیں آئے گا آج۔۔۔

"پھوپو کوئی کام نہیں سیدھا آپ کا۔۔روک لیتیں آج بھی اپنے
پاس۔۔۔"

اس کو دروازہ لاک کرتے دیکھ آبدار کی رونے والی حالت ہوئی
تھی۔۔

وہ اب اس لباس سے کیسے آزاد ہو گی۔۔۔

مڑ کر اس کی جانب دیکھتی وہ اپنے دوپٹے کو چہرے پر ڈال گئی
تھی۔۔۔

قریب آتے مکیرم نے اس کی یہ حرکت بہت غور سے دیکھی
تھی۔۔۔

"السلام و علیکم ۔۔۔"

اس نے قریب آتے سلام کیا تھا۔۔۔جواب اپنی چوڑیاں اتارنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔اور ساتھ ساتھ امبر اور تانیہ کو کوس رہی تھی۔۔۔کیونکہ یہ چوڑیاں بھی سائز میں تھوڑی چھوٹی لی تھیں انہوں نے۔۔

اس کے بہت منع کرنے کے باوجود پہنائی گئی تھیں اسے۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔"

خاموشی میں گونجتی اس کی بھاری مردانہ آواز آبدار کی گھبراہٹ میں اضافہ کر گئی تھی۔۔۔اس نے گہرے گہرے سانس لیتے خود کو نارمل رکھنا چاہا تھا۔۔

سلام کے جواب میں اس کی آواز اتنی آہستہ نکلی تھی کہ شاید ہی وہ بمشکل سن پایا ہو۔۔۔وہ مڑ ریں اس کے پیچھے آن کھڑا ہوا تھا۔۔ آبدار اس سے بہت بدترین رویے کی امید رکھے ہوئے تھی۔۔

مگر ایسا کچھ ہوا نہیں تھا۔۔۔

وہ خاموشی سے کھڑا اپنی گھڑی اتار رہا تھا۔۔۔ جیسے یہ ان کی نارمل روٹین ہو۔۔۔

آبدار اسے اگنور کرنے کی پوری کوشش کرتے اپنی چوڑیاں اتارنے میں ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔ اس نے ایک دو بار نگاہیں اٹھا کر سامنے نظر آتے مرر میں اپنا عکس دیکھا تھا۔۔۔

جب کچھ لمحوں کے لیے تو وہ نگاہیں ہٹانا ہی بھول گئی تھی۔۔۔

دوپٹے سے کور کیا اس کا نازک سراپا اور اس کے پہلو میں کھڑا وہ چارمنگ پرسنالٹی کا مالک شخص۔۔۔

وہ بھی سیاہ تھری پیس میں ملبوس تھا۔۔۔

آبدار کا اب تک اس سے جتنی بار بھی آمنا سامنا ہوا تھا اس نے مکیرم کو زیادہ تر اسی رنگ میں دیکھا تھا۔۔

اس کے تیکھے مغرور نقوش اور اعنابی لبوں پر سجی مونچھیں۔۔۔ اس کی شخصیت کے رعب کو بڑھا دیتی تھیں۔۔

آبدار کو خبر نہیں ہوئی تھی وہ اسے تکے گئی تھی۔۔۔ جیسے ہی وہ اپنی گھڑی رکھنے کے لیے آگے کو جھکا۔۔ آبدار اپنی اس حرکت پر خود کو سرزنش کرتی اپنی نگاہوں کا زاویہ بدل گئی تھی۔

چہرے پر دوپٹہ ہونے کی وجہ سے وہ ریلیکس تھی۔۔

اسے شدت سے کل صبح کا انتظار تھا جب وہ ایسے ہی پردے میں جائے گی سب کے سامنے۔۔۔ان کی شکلیں یقیناً دیکھنے والی ہونگی۔۔۔ جنہوں نے اسے چھیڑ چھیڑ کر اس کا جینا حرام کر دیا تھا۔۔

اس کی چوڑیاں اتر کم رہی تھیں ٹوٹ زیادہ رہی تھیں۔۔۔ جس کی وجہ سے اس کی کلائیوں پر خراشیں بھی پڑنے لگی تھیں۔۔۔

اس نے شادی کی تیاریوں میں ان سب کو جتنا تنگ کیا تھا یہ سب اسی کا بدلہ لے رہی تھیں وہ لوگ اس سے۔۔۔

مکیرم نے اپنی ٹائی اتارتے ایک نظر اس کے ہاتھوں کی جانب دیکھا تھا۔۔

ان کے ساتھ وہ جو حشر کر رہی تھی۔۔۔اسے دیکھ کر لگا تھا جیسے وہ اپنی ہی دشمن ہو۔۔۔ مکیرم بنا کچھ بولے وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔

واش روم کا دروازہ بند ہونے کی آواز پر اس نے پلٹ کر دیکھا تھا۔۔۔

اسے لگا تھا وہ اس کی انسلٹ کرے گا۔۔۔ مہربانو کے حوالے سے اسے ڈانٹے گا۔۔یا وارن کرے گا۔۔ مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔ اس نے تو اس کا چہرا تک دیکھنے کی ڈیمانڈ نہیں کی تھی۔۔

"اچھی بات ہے۔۔۔مجھے اگنور کر رہا ہے۔۔مجھے اور چاہیے ہی کیا۔۔۔"

وہ خود سے ہی سوال کرتی خود ہی جواب دے رہی تھی۔۔۔ وہ اب کافی حد تک ریلیکس ہو چکی تھی۔۔۔وہ جتنا اس سے ڈر رہی تھی۔۔۔اس کی جانب سے ایسا کوئی رد عمل سامنے نہیں آیا تھا۔۔۔

اگر آگے بھی ایسا ہی چلتا تو زندگی آسان گزرنے والی تھی۔۔

"پر اس کا کیا کروں اب۔۔۔جو میری جان کا عذاب بنا ہوا ہے۔۔۔ان دونوں کو تو میں چھوڑوں گی نہیں۔۔"

وہ اب بری طرح سے تھکن کا شکار ہو چکی تھی۔۔۔بھاری دوپٹہ منہ پر ڈال رکھا تھا۔۔۔جس سے سانس لینا بھی دشوار ہو گیا تھا اس کے لیے۔۔۔

اس نے چوڑیاں اتارنا چھوڑ کر اب پھر سے ڈوریاں کھولنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

جن کا سرا ہی نہیں مل پا رہا تھا اسے۔۔۔وہ اتنی فٹنگ میں باندھی گئی تھیں کہ بنا ڈوریاں کھولے وہ اس میں سے باہر نہیں آ سکتی تھی۔۔۔

اس کی جدوجہد جاری تھی جب وہ اپنے کپڑے تبدیل کرتا واش روم سے باہر آیا تھا۔۔۔

آبدار نے اپنے ہاتھ نیچے گرا لیے تھے۔۔۔

"ساری رات یہیں پر کھڑے رہنے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔؟؟"

اس کے قریب آتے اس نے برش اٹھاتے بالوں میں پھیرا تھا۔۔۔پرفیوم سپرے کرتا وہ واپس جاتے جاتے اسے بھی مخاطب کر گیا تھا۔۔۔

آبدار کی آنکھوں میں نمی ٹھہر گئی تھی۔۔۔یہ کس مصیبت میں پھنس گئی تھی وہ۔۔۔

اس شخص سے جس سے لڑائی اور نفرت برسانے کے علاوہ اس کی کبھی کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔وہ اسے کیسے کہتی یہ۔۔۔

"نن نہیں وہ۔۔۔"

آبدار کی گھونگٹ میں سے روہانسی آواز سنائی دی تھی۔۔۔

یہ انداز آج سے پہلے کبھی سنا اور دیکھا نہیں تھا اس نے۔۔۔

"کوئی پرابلم ہے۔۔۔؟"

اس نے رک کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

یہ لڑکی اس وقت اس کی دلہن بنی اس کے کمرے میں کھڑی تھی۔۔۔

آج تک اسے کبھی کسی پر اتنا غصہ نہیں آیا تھا۔۔۔ جتنا اس لڑکی پر تھا۔۔۔

مگر اس وقت وہ اسے صرف اور صرف نظر انداز کرنا چاہتا تھا۔۔۔

شاید یہ ان دونوں کے لیے ہی بہتر تھا۔۔۔

"ہاں وہ۔۔۔ میں۔۔۔"

اسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔۔۔

اس کو لگ رہا تھا اگر وہ مزید ایسے ہی کچھ دیر اس لباس میں کھڑی رہی تو اس نے یہیں گر پڑنا تھا۔۔۔۔اس کی ہمت اب جواب دے چکی تھی۔۔۔

مدد مانگنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔مگر ایسا سوچتے ہوئے بھی اس کی حالت غیر ہو رہی تھی۔۔۔

مکیرم نے رک کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔جواب بھی خود کو پوری طرح سے چھپائے کھڑی تھی۔۔۔۔

اس کی جانب سے کوئی جواب نہ پا کر وہ واپس پلٹنے لگا تھا جب آبدار نے نگاہیں موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"پلیز مجھے ہیلپ چاہیے۔۔۔ مم میرے فراک کی سٹرپس نہیں کھل پا۔۔۔ وہ ان لوگوں نے جان بوجھ کر۔۔۔"

آبدار کی یہ آدھے ادھورے جملے بولتے ہوئے حالت غیر ہو چکی تھی۔۔۔

مکیرم بنا کچھ بولے اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ آبدار نے کانپتے ہاتھوں کے ساتھ اپنے لہنگے کو مٹھیوں میں بھینچ لیا تھا۔۔۔

"دوپٹہ ہٹاؤ۔۔۔"

وہ پوری طرح سے فراک کے ہیوی دوپٹہ میں چھپی کھڑی تھی۔۔۔ مکیرم نے اسے چھونے سے پہلے خود ہی دوپٹہ ہٹانے کو کہا تھا۔۔۔ جس کے نیچے وہ کچھ نہیں دیکھ پا رہا تھا۔۔۔۔

آبدار نے مرر سے اس کا عکس دیکھا تھا۔۔۔

اس کا چہرا بالکل سرد و سپاٹ تھا۔۔۔ جیسے اس شخص کو اس کے قریب آنے سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔

مگر آبدار کی رنگ سرخ ہوئی تھی۔۔۔ اس نے دھیرے سے اپنا دوپٹہ چہرے سے نیچے کھیں‌چا تھا۔۔۔۔ جس کی وجہ سے کمر سے وہ دوپٹہ بہت اوپر ہو چکا تھا۔۔۔

دوپٹے کا پلو اس کے سر پر ٹکا ہوا تھا۔۔۔ اور باقی کا سارا حصہ اس کے چہرے اور آگے کی جانب گرا ہوا تھا۔۔

وہ اب بھی اپنے چہرے کو اس شخص سے چھپا پانے میں کامیاب رہی تھی۔۔۔

وہ اس کے بالکل پیچھے آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

آبدار کا دل بہت زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔ مکیرم نے ہاتھ بڑھا کر اس کی اندرونے حصے کی جانب چھپائے ڈوریوں کے سروں کو ڈھونڈنا چاہا تھا۔۔۔۔

اس کی نازک کمر پوری طرح سے ان ڈوریوں سے چھپی ہوئی تھی۔۔۔ اس کی گہری ہوتی دھڑکنوں سے اسکے وجود کی لرزش صاف محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

مکیرم میر عالم ایک مضبوط اعصاب کا مالک شخص تھا۔۔۔ جس نے اتنے سالوں سے اتنا مضبوط رشتہ ہونے کے باوجود کبھی اس سے کوئی فرمائش کرنا تو دور کی بات اس کا چہرا تک دیکھنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔۔

یہ سوچ کر وہ تھوڑی ریلیکس تھی کی اس شخص کو اس میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا۔۔۔

مکیرم کے ہاتھوں کی مضبوط انگلیاں اب اسے اپنی کمر پر محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔اس نے شاید ہاتھ بڑھا کر اس کا دوسرا سرا بھی ڈھونڈھ لیا تھا۔۔۔

آبدار نے نگاہیں اٹھا کر مڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو پوری توجہ اور سنجیدگی کے ساتھ اپنے کام میں مکمل مصروف تھا۔۔۔

ڈوریوں کے سرے مل جانے کے باوجود اس میں لگی گرہیں اتنے زور سے بند کی گئی تھیں کہ انہیں کھول پانا بہت مشکل تھا۔۔۔

آبدار کی دودھیا کمر کہیں کہیں سے سٹریپس سے واضح ہو رہی تھیں۔۔۔

جس پر اگر غلطی سے مکیرم کا ہاتھ لگ جاتا تھا تو آبدار کے وجود کی کپکپاہٹ مزید بڑھ جاتی تھی۔۔۔

جو یقیناً اس سپاٹ تاثرات سجائے کھڑے شخص کو بھی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔یہ کپکپاہٹ اس کے وجود کی رعنائیوں میں مزید اضافہ کر رہی تھی۔۔۔

آبدار کا دھیان ہی نہیں رہا تھا کہ اس کا دوپٹہ آہستہ آہستہ اس کے سر سے سرک رہا تھا۔۔۔وہ اتنا ہیوی تھا کہ سارا آگے کی جانب جھک جانے کی وجہ سے اب اس سے سنبھالا نہیں جا رہا تھا۔۔۔

اس کے ہاتھوں سے آہستہ آہستہ سرک رہا تھا۔۔

مکیرم آہستہ آہستہ اس کی ڈوریوں میں لگی گرہوں کو کھولنے لگا تھا۔۔جس کی وجہ سے آبدار کو اپنے فراک کی فٹنگ اب اپنے وجود پر لوز ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

یہ پل اس جیسی مضبوط لڑکی کی ساری بہادری اور دلیری اپنے ساتھ لے اڑے تھے۔۔اس کی حالت اس وقت دیکھنے لائق

تھی۔۔۔اس کے دماغ میں یہی چل رہا تھا کہ اگر یہ شخص اپنا حق لینے پر آگیا تو وہ اس کے آگے کچھ بھی نہیں تھی۔۔۔

وہ جو شادی طے ہونے کے بعد سے نجانے کیا کیا سوچ بیٹھی تھی کہ ایسا کرے گی ویسا کرے گی۔۔۔

اس شخص کے رعب و دبدبے کے سامنے اس نے پل بھر میں ڈھیر ہو جانا تھا۔۔۔

اتنے بھاری دوپٹے کو کب سے چہرے پر رکھے اب اسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔۔۔

اس کے گہرے گہرے سانس لینے پر اس کے نازک وجود کی دلکشی ابھر رہی تھی۔۔۔

اس کے ہاتھ آبدار کی کمر سے ٹکراتے تھے تو وہ کانپ اٹھتی تھی۔۔۔

جب اگلے ہی پل اسے لگا تھا اس کی سانسیں رک جائیں گی۔۔۔

کیونکہ ہاتھ سے بہت کوشش کے بعد ڈوری کی گرہ نہ کھل پانے پر اب وہ اس کی کمر پر جھکتا دانتوں سے ان گرہوں کو کھولنے لگا تھا۔۔۔

اس کے ہونٹ آبدار کو اپنی کمر سے ٹکراتے محسوس ہوئے

تھے۔۔۔

اس کے ہاتھ سے دوپٹہ پھسل چکا تھا۔۔۔اس نے رکتی دھڑکنوں

کے ساتھ بمشکل دوپٹے کو سنبھالا تھا۔۔۔جو پورا اب اس کے

ہاتھ پر آن گرا تھا۔۔۔ آبدار نے ہاتھ کی مدد سے اسے اپنے

چہرے پر ٹکا رکھا تھا۔۔۔

"کتنی دیر ہے۔۔"

آبدار کی کانپتی ہوئی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

دوسری جانب موجود شخص اس کے وجود کی دلفریب مہک کو اپنے حواسوں پر چھاتے محسوس کر رہا تھا۔۔۔

مکیرم کی نظر اس کی نازک کمر پر چمکتے تل پر پڑی تھی۔۔۔کمر کے درمیانی خم میں سجا وہ اس وقت اپنی تمام تر دلکشی کے ساتھ جگمگا رہا تھا۔۔۔

اس سے نیچے بنی ڈوری کھلنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔

"بہت گہری گرہوں سے باندھا گیا ہے۔۔۔کھلنے میں ابھی بہت وقت لگے گا۔۔۔"

اس کی بھاری گھمبیر آواز آبدار کی سانسیں منتشر کر گئی تھیں۔۔۔

اس کے لفظوں کی ذومعنیت آبدار کو عجیب سے احساس سے دوچار کر گئی تھی۔۔

اس شخص کی گرفت کا احساس آہستہ آہستہ آبدار کو اپنی کمر پر بڑھتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

جو انسان اتنے سالوں سے ایک گھر میں ہوتے ہوئے اس کے لیے اجنبی تھا۔۔۔ جس کے غصے، دہشت اور اپنے لیے نفرت کے بارے میں اس نے بہت کچھ سن رکھا تھا۔۔۔ آج اس کے انداز میں کسی بھی طرح کی سختی یا برہمی نہیں تھی۔۔

وہ بہت نرمی سے اس کی ڈوریوں کو چھوتا اسکی مدد کر رہا تھا۔۔۔

"آہ۔۔۔"

آبدار کو اس کی مونچھوں کا لمس اپنی کمر پر محسوس ہوا تھا۔۔۔اس کی گرم سانسیں کمر کا جھلسا رہی تھی۔۔۔ آبدار کی ساری تیزی طراری ساری پلاننگ اس لمحے کہیں دور جا پڑی تھی۔۔۔

جس نے خود سے نجانے کتنے عہد کر رکھے تھے کہ وہ اس شخص کو اپنا چہرا کبھی نہیں دکھانے دے گی۔۔۔۔

اس وقت اس کے دانتوں کا احساس اپنی کمر پر محسوس کرتے آبدار کو اپنی جان ہوا ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ آبدار کے ہاتھ سے اس کا

دوپٹہ چھوٹ کر زمین بوس ہوا تھا۔۔۔اس کے لبوں سے نکلتی کراہ پر مکیرم نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جس کی حالت ایسی تھی جیسے ابھی وہ زمین بوس ہو جائے گی۔۔۔

مکیرم کی نگاہیں مرر پر جیسے ساکت ہوئی تھیں۔۔۔ آبدار کے چہرے سے آج سارے پردے ہٹ گئے تھے۔۔۔ مکیرم کی نگاہیں اس اپسرا پر جم کر رہ گئی تھیں۔۔۔

اس لڑکی نے اتنے وقت سے اس سے یہ بے پناہ دلکشی کو چھپا رکھا تھا۔۔۔

اس کی جانب دیکھتے مکیرم کی آنکھوں کی سرخی بڑھ گئی تھی۔۔۔

آبدار نے گھبرا کر آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔اس نے دوپٹہ اٹھانے کے لیے نیچے کو جھکنا چاہا تھا۔۔ مگر مکیرم نے اس کے پیٹ پر اپنے ہاتھ کی گرفت بڑھاتے اسے کھینچ کر اپنے قریب کیا تھا۔۔۔

اس شخص کی گرفت کی شدت بڑھنے لگی تھی۔۔۔

وہ ایک احساسات اور جذبات رکھنے والا مرد تھا اور اس کی بانہوں میں یہ مہکتا وجود اس کی ملکیت تھا۔۔

جس کی اس قیامت خیزی سے وہ اتنا عرصہ محروم رہا تھا۔۔

وہ آج تک گستاخیوں پر گستاخیاں کرتی آئی تھی مگر اس نے کبھی حساب لینے کا نہیں سوچا تھا۔۔۔ اسے ایک ہی سزا دی تھی۔۔۔

اپنے وجود کی تمام دلکشی کو سیاہ رنگ میں چھپا لینے کی سزا۔۔۔

آج بھی وہ وہی سیاہ لباس پہن کر اس کی حجلہ عروسی میں کھڑی تھی۔۔۔

اس کے ہاتھ کی انگلیاں آبدار کو اپنے پیٹ میں دھنستی ہوئی محسوس ہوئی تھیں۔ آبدار کی حالت غیر ہو چکی تھی۔ اس نے گہری ہوتی سانسوں کے ساتھ مکیرم سے دور ہونے کی کوشش کی تھی۔۔

مگر اپنے پیٹ سے اس کی گرفت کو ہلا بھی نہیں پائی تھی۔۔

"بیوی ہو تم میری۔۔۔"

مکیرم اس کی کان کی لوح پر لب رکھتا اس کے جوڑے میں بندھے بالوں کی مہک اپنی سانسوں میں اتار گیا تھا۔۔۔

اس شخص کی اس گھمبیر سرگوشی پر آبدار کے چہرے پر اس وقت جیسے پورے جسم کا خون سمٹ آیا تھا۔۔۔

اسے لگا تھا جیسے اسے سننے میں غلطی ہوئی ہے۔۔

مگر اس شخص کی گرفت نے کہیں سے بھی غلط فہمی کا شکار نہیں

ہونے دیا تھا۔۔۔

آبدار کا دماغ گھوم چکا تھا۔۔۔

یہ کیا کیا تھا اس نے۔۔۔؟؟؟

اس کے پورے وجود میں جیسے برقی روسی دوڑ گئی تھی۔۔۔

"مم میں اب خود کر لوں گی۔۔۔"

اس نے دور ہونا چاہا تھا۔۔۔ مگر مکیرم میر عالم کے اندر اب حق

ملکیت کا احساس جاگ چکا تھا۔۔۔۔

آبدار جو اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔ مکیرم نے ایک ہی جھٹکے سے اس کی ڈوری کھینچ لی تھی۔۔۔ جس کے ساتھ ہی اس کی ساری ڈوریاں کھل گئی تھیں۔۔۔

آبدار نے گھبرا کر اپنی گردن پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ اس کی ہمت نہیں تھی کہ وہ نگاہیں اٹھا کر اس شخص کی جانب دیکھ سکتی۔۔۔۔ وہ اپنے پیٹ سے اس کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

گردن پر گرم سانسوں کا لمس اسے جھلسا رہا تھا۔۔۔

"میں بہت تھک گئی ہوں۔۔۔ مجھے چینج کرنا ہے۔۔۔"

اس کے لبوں سے بہت آہستہ آواز نکلی تھی۔۔

مگر دوسری جانب موجود شخص کو تو جیسے اس وقت کچھ سنائی ہی نہیں دے رہا تھا۔۔۔

"بہت کر لیں اپنی من مانیاں۔۔۔اب تم وہی کرو گی جو میں کہوں گا۔۔"

اس کی نگاہیں اس کی کمر کے خم پر جگمگاتے تل پر تھیں۔۔۔۔اگلے ہی لمحے وہ اس کی جانب جھکتا اس کے تل کو اپنے لبوں سے چھوتا چلا گیا تھا۔۔ آبدار کے پورے وجود پر جیسے کپکپی طاری تھی۔۔۔

اس شخص کی مونچھوں کی چبھن آبدار کو کسمسانے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔

وہ اس کی سن ہی نہیں رہا تھا۔۔۔ آبدار کو سمجھ نہیں آیا تھا کہ یہ ہوا کیا تھا اس کے ساتھ۔۔۔وہ کیسے اس شخص کی بانہوں میں آ سکتی تھی۔۔۔

اس کی مزاحمت مکیرم میر عالم کی مضبوط بانہوں میں دم توڑ رہی تھی۔۔۔

"آج کی رات تم پر صرف میرا حق ہے۔۔۔"

اس کی مزاحمت پر اس شخص کی بھاری گھمبیر سرد آواز آبدار کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔یہ شادی ایک سمجھوتا ہے۔۔"

آبدار اس کی بات سنتی لرز اٹھی تھی۔۔۔اس کی صورت دیکھ کر لگ رہا تھا اس کی آخری سانسیں چل رہی ہوں۔۔۔۔

آج سے پہلے مکیرم نے صرف اس کی آنکھیں دیکھ رکھی تھیں۔۔۔مگر اس وقت اس کا ہوش ربا حسن اپنی تمام تر رعنائیوں اور حشر سامانیوں کے ساتھ اس کی بانہوں میں تھا۔۔

وہ جس طرح سے شرما اور گھبرا رہی تھی۔۔اس کی یہ کپکپاہٹیں سونے پر سہاگا کا کام کر رہی تھیں۔۔۔۔

اس مقام پر کسی بھی زی روح کے لیے اپنے حواسوں پر قابو رکھ پانا انتہائی مشکل تھا۔۔۔

اور وہ تو پھر مکیرم میر عالم تھا۔۔۔ جس کے نام یہ لڑکی سالوں پہلے کر دی گئی تھی۔۔۔ اور ہمیشہ سے اس کے ساتھ جڑے اپنے رشتے کو جھٹلاتی بھی آئی تھی۔۔۔ جو کر کے اس نے اپنے لیے مصیبت مزید بڑھادی تھی۔۔۔

اب بھی اس کا احتجاج مکیرم کی مردانہ انا کو کچھ خاص پسند نہیں آیا تھا۔۔۔

وہ ایک جھٹکے سے اس کا رخ اپنی جانب موڑ چکا تھا۔۔۔ آبدار کا چہرا اب پوری طرح سے اس کے سامنے تھا۔۔۔

"میرے لیے سمجھوتہ نہیں ہے۔۔۔"

وہ گھمبیر لہجے میں بولتا اس کی سانسوں کی رفتار بڑھا گیا تھا۔۔۔اور اب دلچسپی سے اس کے کپکپاتے لبوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ جن پر لپسٹک کا نام ونشان بھی نہیں تھا۔۔۔

آبدار نے کاجل کے علاوہ کوئی سنگھار نہیں کیا تھا۔۔۔

مگر پھر بھی وہ دل لوٹ رہی تھی۔۔۔

"پپ پلیز میں آپ کو اجازت نہیں دیتی۔۔۔"

اس کی آواز اب بھاری ہونے لگی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ اس کے بے انتہا قریب جھکا ہوا تھا۔۔اس کی گرم سانسیں آبدار کی سانسوں سے الجھ رہی تھیں۔۔۔

وہ اس کی جانب دیکھ بھی نہیں پا رہی تھی۔۔۔اس کی گھنیری پلکوں کا رقص بہت دلفریب تھا۔۔

"میں اجازت مانگ بھی نہیں رہا۔۔۔تم اس کمرے میں آ کر مجھے میرے سارے حق دے چکی ہو۔۔"

مکیرم نے اس کی ٹھوڑی کو چھوتے اس کے چہرے کو اپنے مزید قریب کیا تھا۔۔

یہ لڑکی دلکشی اور حسن کا پیکر تھی۔۔۔

آبدار نے اس کی بات پر نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

نگاہیں کا تصادم بہت گہرا تھا۔۔۔

اس کی مقناطیسی نگاہوں میں دیکھتے آبدار جیسے لمحے بھر کو سن ہوئی تھی۔۔۔وہ بہت سحر انگیزی رکھتا تھا اپنے اندر۔۔۔

"میں ایک بدکردار لڑکی ہوں۔۔۔"

آبدار نے اسے یاددہانی کروائی تھی۔۔۔اس بات پر اس نے مکیرم کی آنکھوں میں سرخی اترتی محسوس ہوئی تھی۔۔

وہ جھکا تھا اور اس کے ان گستاخ لبوں کو اپنی گرفت میں لیتا اس کی سانسیں روک گیا تھا۔۔۔

آبدار کو قطعاً اس جرأت کی امید نہیں تھی۔۔۔وہ جی جان سے کانپ اٹھی تھی۔۔۔

اس نازک جان پر جیسے قیامت آن ٹھہری تھی۔۔۔۔

اس کے لیے یہ احساس یہ لمس اور یہ جان لیوا قربت بالکل نئ تھی۔۔۔ آج سے پہلے یہ شخص اس کے لیے اجنبی تھا۔۔

مگر آج ایک دم سے وہ اس کے وجود پر اپنا حق جماتا اس کا مالک بن بیٹھا تھا۔۔۔۔

اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا یہ شخص اسے منہ لگائے گا۔۔۔۔
ابھی کل کا ہی تو واقع تھا جب ان کے بیچ اتنی تلخ کلامی ہوئی تھی۔۔۔ان کی نفرت کا کوئی حساب نہیں تھا۔۔۔

اور اب یہ سب۔۔۔۔

"تم مکیرم میر عالم کی بیوی ہو۔۔۔"

اس کی غیر ہوتی حالت دیکھ مکیرم نے اس کی سانسوں پر تھوڑا رحم کیا تھا۔۔۔

جبکہ آبدار جو آج اپنا غصہ اپنی خفگی کچھ بھی ظاہر نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔

وہ شخص پوری طرح سے اس کی حواسوں پر چھا گیا تھا۔۔۔

"مگر ہم۔۔۔۔"

آبدار جانتی تھی یہ شخص اسے پسند نہیں کرتا تھا۔۔۔وہ صرف

اس کا حاکم بن کر اسے باقی سب گھر والوں کی طرح اپنے تابع کرنا

چاہتا تھا۔۔۔اسے اپنی پھوپو کے آگے جھکانا چاہتا تھا۔۔

آبدار ایسا کبھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔

اس کا دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔اس کے لبوں سے

الفاظ بھی نہیں نکل پا رہے تھے۔۔۔

"مجھے اچھے نہیں لگتے آپ۔۔۔۔"

آبدار نے اس کے سینے پر دباؤ ڈالتے اسے خود سے دور کرنا چاہا تھا۔۔۔ اسے اپنا فراک کندھوں سے ڈھلکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ کافی لوز ہو چکا تھا۔۔۔

کمر پر محسوس ہوتے اس کے ہاتھوں کے لمس پر وہ کپکپا کر رہی گئی تھی۔۔

اس کی جان اس وقت بہت مشکل میں تھی۔۔۔

"بہت جلد اچھا بھی لگنے لگوں گا۔۔۔"

اس شخص کے پاس اس کی ہر بات کا جواب تھا۔۔۔

مکیرم کی نگاہیں اس کی چھوٹی سی ستواں ناک میں پہنی نوز پن سے الجھتیں اس کے گلابی گالوں پر آن ٹھہری تھیں۔۔۔ وہ بہت زیادہ حسین تھی۔۔۔ کسی کا بھی ایمان ڈگمگا سکتی تھی۔۔۔

اس کی دودھیا گردن پر عین شہہ رگ کے مقام پر بھی ایک بہت ہی حسین تل جگمگا رہا تھا۔۔

وہ کتنے ہی لمحے اسے ایسے ہی تکے گیا تھا۔۔۔

"آپ نفرت کرتے ہیں مجھ سے۔۔۔"

آبدار سے جتنا ہو سکتا تھا وہ احتجاج کر رہی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ شخص اسے موقع ہی نہیں دے رہا تھا۔۔۔

وہ ٹھیک سے بول بھی نہیں پا رہی تھی۔۔۔

اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ اس کے سامنے اتنی کمزور بن جائے گی۔۔۔

وہ اسے اپنے سحر میں جکڑ رہا تھا۔۔۔ اور وہ بے بسی سے صرف پھڑ پھڑا رہی تھی۔۔۔

مکیرم نے اس کے لبوں کو ایک بار پھر سے اپنی گرفت میں لے لیا تھا۔۔۔ اس کے گداز لبوں کی نرماہٹوں کو محسوس کرتا وہ اس کے بالوں کو جوڑے کی قید سے آزاد کر چکا تھا۔۔۔

جو کسی آبشار کی طرح سے ان کے اوپر بکھر گئے تھے۔۔۔

آبدار نے مکیرم کی شرٹ کو کالر سے بالکل دبوچ رکھا تھا۔۔۔وہ اس سے دور ہونے کی کوشش کرتی تھی تو اس شخص کی شدت مزید بڑھ جاتی تھی۔۔۔

آبدار کی آنکھوں میں نمی تیر گئی تھی۔۔۔

" نفرت محبت سے کہیں زیادہ شدت پسند ہوتی ہے۔۔۔محبت میں لوگ چھوڑ دیتے ہیں۔۔۔ نفرت میں کوئی نہیں چھوڑتا۔۔۔میں بھی تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔۔۔یہ بات تمہیں اب تک جان لینی چاہیے تھی میرے بارے میں۔۔۔"

مکیرم نے اس کے سرخ پڑتے ہونٹوں کو بے باکی سے تکتے اس کی کان کی لوح پر لب رکھے تھے۔۔

آبدار اس وقت بالکل ہل چکی تھی۔۔۔۔

اس لباس نے اسے بہت ہلکان کر رکھا تھا بچی کسر اس شخص نے پوری کر دی تھی۔۔۔

اوپر سے اس کے الفاظ۔۔۔ان کی سنگینت آبدار کے خوف میں اضافہ کر گئی تھی۔۔۔

"مجھے دوغلے لوگوں سے شدید نفرت ہے۔۔۔"

آبدار نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا تھا۔۔

وہ گہری گہری سانسیں لے رہی تھی۔۔۔اس کی سانسیں ابھی بھی معمول پر نہیں آئی تھیں۔۔۔

مکیرم نے دلچسپی بھرے انداز میں یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔

"مجھے بھی۔۔۔ چلو ہماری کوئی بات تو میچ ہوئی۔۔۔"

مکیرم اسے اپنی بانہوں میں اٹھائے بیڈ کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

آبدار کے چہرے کی رنگت خطرناک حد تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔

اسے پہلے سے پتا تھا کہ یہ شخص اپنی من مانیاں کرنے والا تھا۔۔۔

مگر وہ اس کے ساتھ رشتہ جوڑنے میں پہل کرے گا وہ بھی اتنی جلدی آبدار کو یقین نہیں آ رہا تھا۔۔

اسے یہی لگ رہا تھا کہ یہ مہربانو کی کوئی سازش تھی۔۔۔وہ اسے اسی طرح سے اپنے آگے جھکانا چاہتی تھی۔۔

"مجھے آپ کے ساتھ کوئی بھی تعلق۔۔۔"

آبدار نے اس کا گریبان گرفت میں جکڑتے اس کی بانہوں سے نکلنا چاہا تھا۔۔۔وہ اونچا اونچا بول رہی تھی۔۔

تاکہ باہر سے ہی کوئی ان کی آواز سن کر دروازہ ناک کر دے۔۔۔

سب کو یہی پتا تھا کہ آج وہ دونوں تنہا ایک ساتھ تھے۔۔۔

یقیناً ان کی بہت بری لڑائی ہونی تھی۔۔۔ مگر اندر کا معاملہ تو ان کی سوچ سے بہت مختلف تھا۔۔۔

"مگر مجھے رکھنا ہے۔۔۔۔"

مکیرم اس میں کوئی بات نہیں سن رہا تھا۔۔۔

اسے بیڈ پر لیٹاتے وہ اس کے اوپر قابض ہوا تھا۔۔۔ آبدار نے اسے دور دھکیلنا چاہا تھا۔۔۔ جس پر اس کی کلائیوں میں پہنی چوڑیاں زور و شور سے بج اٹھی تھیں۔۔۔

چوڑیوں کی یہ آواز مکیرم کو بہت اچھی لگی تھی۔۔۔اس نے خمار آلود نگاہوں سے ان چوڑیوں کو دیکھا تھا۔۔۔اور اگلے ہی پل ان نازک کلائیوں کا احتجاج اس شخص کی بے باک گستاخی پر دم توڑ چکا تھا۔۔۔

"آئی لائک اٹ۔۔یہ ٹوٹنی نہیں چاہییں۔۔۔"

اس شخص کی خوش جسارت پر آبدار کا دل ابھی تک معمول پر نہیں آیا تھا۔۔

وہ سرخ چہرے کے ساتھ اسے گھور رہی تھی۔۔۔اس کی کلائیاں وہ تکیے سے لگا چکا تھا۔۔۔اور اب بنا کسی رکاوٹ سے اس کے

چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنے لبوں سے چھوتا اس کو دہکا کر رکھ گیا تھا۔۔۔

آبدار کو اپنا چہرا جلتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

اس شخص کا انداز بہت شدت بھرا تھا۔۔

آبدار اس کی بے باکیوں پر اس کے چوڑے سینے میں سمٹنے پر مجبور ہو جاتی تھی۔۔۔ آبدار کو اپنے کندھے سے فراک سرکتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔ اسے لگا تھا آج اس کی دھڑکنیں رک جائیں گی۔۔۔

جو اس شخص کے چوڑے سینے میں دب چکی تھیں۔۔۔

وہ اس پر پوری طرح سے اثر انداز ہوا تھا۔۔۔اس کے حواسوں کو اپنی مسحور کن مہک اور سحر انگیزی سے جکڑ گیا تھا۔۔۔

"مکیرم میر عالم تم بہت غلط کر رہے ہو۔"

آبدار کے دل بہت بری طرح سے دھڑک رہا تھا۔۔۔وہ شخص اس کی سانسوں کو اپنے اندر جذب کرتے اس کو پوری طرح سے بے بس کر گیا تھا۔۔

آبدار آج اس شخص کے اس نئے روپ سے واقف ہوئی تھی۔۔

اسے تو لگا تھا وہ اسے دھتکار دے گا۔۔۔ آج تک اس کی صورت دیکھنے کی خواہش ظاہر نہیں کی تھی تو آج بھی نہیں کرے گا۔۔۔

مگر اس کی جانب سے کی گئی زرا سی پیش قدمی اس شخص کا نجانے یہ کونسا انداز سامنے لے آئی تھی۔۔۔وہ اس کی سانسوں میں اترتا اس کے تمام احتجاج اپنی مضبوط پناہوں میں دبا گیا تھا۔۔

"تم میری بیوی ہو اور تمہیں اپنا بنانے کا پورا حق حاصل ہے مجھے۔۔۔"

اس کی شہ رگ کو اپنی تپش زدہ سانسوں سے دہکتا وہ آبدار کے پورے وجود کو اپنے احساس سے سلگھا گیا تھا۔۔

آبدار اس کی اس معنی خیز قربت کے آگے دوبارہ کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں بچی تھی۔۔۔وہ اسے بہت نرمی اور ملائمت سے

چھو رہا تھا۔۔۔اس کے انداز میں کہیں بھی نفرت اور بیزاری نہیں تھی۔۔۔

ایک عجیب سا بہکتا ہوا احساس تھا۔۔جیسے وہ خود پر سے سارے اختیارات کھو بیٹھا ہو۔۔۔اس لڑکی کے وجود کی مہک اسے پاگل کر رہی تھی۔۔۔۔وہ بے خود ہوتا اسے بھی اپنی شدتوں سے گھائل کر گیا تھا۔۔۔۔

آبدار نے اس کے چوڑے مضبوط سینے پر اپنا ماتھا ٹکاتے اس منہ زور شخص کے آگے ہتھیار ڈال دیئے تھے۔۔

اس لڑکی کی اس دم توڑتی مزاحمت پر مکیرم میر عالم کے لبوں پر بہت ہی دلفریب مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

فاتح کے احساس سے دوچار وہ آبدار کو اپنے مضبوط پناہوں میں سمیٹتا پوری طرح سے اس پر چھا گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"بابا وہ شخص ہر بار بازی مار لیتا ہے۔۔۔ مگر آپ مجھے کچھ نہیں کرنے دیتے۔۔۔"

دو حیل کو جب سے مکیرم اور آبدار کی رخصتی کا پتا چلا تھا۔۔۔ اس کا غصے سے برا حال تھا۔۔۔

"میرا ایک بازو کاٹ دیا ہے انہوں نے۔۔۔رومان کی صورت نہیں دیکھی اتنے سالوں سے۔۔۔تم چاہتے ہو تمہیں بھی ان کے آگے پیش کر کے اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں قبر میں اتار دوں۔۔۔"

احسان صاحب نے کرسی پر جھولتے بیٹے کو شکوہ کناں نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔

انہیں بھی یہ خبر سن کر اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔وہ جانتے تھے ان کی بہن کے ساتھ اس گھر میں کیا سلوک کیا جا رہا تھا۔۔۔

مگر وہ نہ تو اس کے لیے کچھ کر پا رہے تھے اور نہ ہی اپنے بھائی ہے کے لیے۔۔۔

پہلے انہیں یہی لگتا تھا کہ وہ قصوروار ہے۔۔۔اس کی ایک غلطی نے ان کا پورا گھر برباد کر دیا ہے۔۔۔ مگر آہستہ آہستہ اب ان کا دل روحیل موم کر رہا تھا۔۔

انہیں بھی اب احساس ہو رہا تھا کہ اس کے بھائی کو اپنی صفائی پیش کرنے کا ایک بھی موقع نہیں دیا گیا تھا۔۔۔

انہوں بھی تو اپنے باپ کی موت کے دکھ میں اسے تنہا چھوڑ دیا تھا۔۔۔عالم مینشن والوں نے اان پر زندگی تنگ کر دی تھی۔۔۔ وہ اپنی سیاست تک چھوڑنے پر مجبور ہو گئے تھے۔۔۔۔

ان کے بابا نے کتنی محنت سے سیاست میں اپنا ایک نام اور مقام پیدا کیا تھا۔۔۔جسے ان کے بیٹے کی ایک غلطی نے مٹی میں ملا دیا تھا۔۔۔

مگر اس سے بھی زیادہ بھیانک سلوک ان کے ساتھ عالم مینشن والوں نے کیا تھا۔۔۔وہ تو ہمت ہار کر سیاست چھوڑ چکے تھے مگر

ان کے بیٹے نے انہیں پھر سے ہمت دی تھی کہ وہ سیاست میں

دوبارہ آئیں۔۔۔۔

قصوروار رومان تھا تو اسے اس کی سزا مل رہی تھی۔۔۔

ان کا جب کوئی قصور نہیں تھا تو وہ کیوں اس برداشت کرتے۔۔۔

روحیل کو سب سے زیادہ نفرت اس گھر میں مکیرم میر عالم سے

تھی۔۔۔ جس کا غرور اسے ایک آں کھ نہیں بھاتا تھا۔۔۔ وہ خود کو

بہت بڑی شے سمجھتا تھا۔۔۔ روحیل اس کا وہی غرور توڑنا چاہتا

تھا۔۔۔

روحیل بھی اپنے بابا کے ساتھ اب اپنی سیاسی پارٹی کو دوبارہ سے جوائن کر چکے تھے۔۔۔۔

جس میں وہ پوری تگ ودو کرتے احتشام عالم سے آگے نکلنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔۔جو پچھلے دو الیکشن بھاری اکثریت سے جیت چکے تھے۔۔۔

مگر اس بار احسان مرزا اور روحیل صاحب ایسا ہرگز نہیں ہونے دینا چاہتے تھے۔۔۔۔

روحیل محبت کرتا تھا آبدار سے۔۔۔۔جسے اسی کے نام پر بدنام کر کے مکیرم کے نام لگا دیا گیا تھا۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے سے شدید نفرت کرتے تھے۔۔روحیل ہمیشہ سے یہی چاہتا تھا کہ آبدار اپنے کیے سٹینڈ لے۔۔۔اپنا نکاح ختم کروائے اس گھمنڈی انسان سے۔۔۔

مگر آبدار کی اس گھر میں کبھی سنی ہی نہیں گئی تھی۔۔۔

"تو کیا ہم ایسے ہی ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہیں گے۔۔۔کیا فایدہ ہماری اس سیاست کا جب ہم ان لوگوں کی طاقت کا مقابلہ نہیں کر سکتے تو عوام کو کیسے انصاف دلائیں گے۔۔۔"

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ابھی جا کر آبدار کو وہاں سے لے آئے۔۔۔

نجانے وہ شخص اس کے ساتھ کیسا سلوک کر رہا ہو گا۔۔۔ جس کو یہی لگتا تھا کہ آبدار بھی روحیل کو پسند کرتی ہے۔۔۔

جس کی وجہ سے اس کی زندگی وہاں مزید مشکل ہو گئی تھی۔۔۔

"فکر نہ کرو۔۔۔ کرتے ہیں کچھ۔۔ اتنی آسانی سے تو اب انہیں بھی بازی جیتنے نہیں دیں گے۔۔۔ میری منسٹر صاحب سے بات ہوئی ہے۔۔۔ انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ہماری مدد کریں گے۔۔ ایک بار بس رومان اس قید خانے سے نکل آئے۔۔۔ پھر میں ان کو نہیں چھوڑوں گا۔۔۔ اپنی ایک ایک بربادی کا بدلہ سود سمیت لوں گا۔۔۔"

آبدار اور روحیل کا یقین دیکھ کر اب انہیں بھی لگنے لگا تھا کہ ان کا بھائی ایسا نہیں کر سکتا تھا۔۔۔وہ صفائی دینے کا موقع ہی مانگتا رہا تھا۔۔۔اور انہوں نے اس کی کوئی بات نہیں سنی تھی۔۔۔

اب انہیں کہیں نہ کہیں احساس ہو رہا تھا کہ انہیں رومان کی بات سمجھ چاہیے تھی۔۔۔اس کے دفاع کے لیے کیس لڑنا چاہیے تھا۔۔۔اسے بے یارومددگار نہیں چھوڑنا چاہیئے تھا۔۔۔

ان کی بات سنتے روحیل کی آنکھوں میں بھی انتقام کی آگ بھڑک اٹھی تھی۔۔۔احتشام عالم اور مکیرم میر عالم کی طاقت کا نشہ اب ختم ہونے کی باری تھی۔۔

"آبدار کو اپنی زندگی میں شامل کر کے بہت بڑی غلطی کی ہے تم نے مکیرم میر عالم۔۔۔اب تمہیں حساب دینا ہو گا۔۔۔جو رشتہ پچھلے دس سالوں سے میرے اور آبدار کے لیے اذیت کا باعث تھا۔۔۔اب یہی رشتہ تمہاری بربادی کا باعث بھی بنے گا۔۔۔"

روحیل کے چہرے پر پراسراریت بھری مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

اس کے سب سے بڑے دشمن کی بیوی صرف اس کی سنتی تھی۔۔۔اب اس انسان کو گھٹنوں کے بل کیسے جھکانا تھا اس کی پلاننگ وہ بہت پہلے سے کر چکا تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

آبدار نیند سے آہستہ آہستہ بیدار ہورہی تھی۔۔۔اسے محسوس ہوا تھا جیسے اس پر کوئی بہت وزنی شے پڑی ہو۔۔ جس سے اسے سانس بھی ٹھیک سے نہیں آرہی تھی۔۔۔

گردن پر بھی جلن کا احساس تھا۔۔۔اس نے مندی مندی آنکھیں کھول کر ارد گرد دیکھا تھا۔۔۔اور اگلے ہی پل اس کا دل بہت زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

گزری رات کے مناظر کسی فلم کی طرح اس کے سامنے چلنے لگے تھے۔۔۔

اس کی رنگت اس پل بالکل لہو رنگ ہو چکی تھی۔۔۔وہ اس وقت اس شخص کے چوڑے سینے کے نیچے دبی ہوئی تھی۔۔

آبدار کا ایک بازو بھی اس کے نیچے تھا۔۔۔

اس کے ہلکا سا جھٹکا دینے پر وہ نیند میں کسمسایا تھا شاید۔۔۔ جس کی وجہ سے اس شخص کی مونچھوں کا احساس اسے اپنی گردن پر محسوس ہوا تھا۔۔۔

"کیا مسئلہ ہے سونے دو۔۔۔؟؟"

انتہائی خفگی بھرے انداز میں کہتے وہ اس کی کمر میں بازو حمائل کرتا اپنے مزید قریب کر گیا تھا۔۔۔

آبدار کو لگا تھا اس کی سانسیں رک جائیں گی۔۔۔اس کا دل اچھل کر حلق میں آن ٹھہرا تھا۔۔۔

وہ کل رات کیسے اس کے آگے بے بس ہو گئی تھی۔۔۔اب تک اس کو اس گھر میں جتنا ذلیل کیا گیا تھا وہ کیسے بھول گئی تھی۔۔۔ اس نے کیوں اس شخص کو اپنے اتنے قریب آنے کی اجازت دی تھی۔۔۔

"مکیرم عالم چھوڑو مجھے۔۔۔تم نے رات کو جو سازش کھیلی ہے میرے ساتھ۔۔۔میں اچھے سے جانتی ہوں اس سب میں تمہاری اور تمہاری اس پھوپھو کی ملی بھگت ہے۔۔۔"

آبدور اس کے نیچے سے نکلنے کی تگ ودو میں اس کے مضبوط کسرتی وجود تلے پھڑ پھڑا کر رہ گئی تھی۔۔

"صبح صبح اتنی انرجی۔۔۔؟؟ رات کو یہ انرجی کہاں تھی۔۔۔؟؟"

مکیرم نے چہرا اٹھا کر کڑے تیوروں سے اسے گھورتے کہا تھا۔۔

جبکہ اس شخص کی بات کا مفہوم سمجھتی وہ ٹماٹر کی طرح لال ہوئی تھی۔۔

مارے حیا کے کچھ پل کے لیے اس سے بولا بھی نہیں گیا تھا۔۔

"پلیز چھوڑیں مجھے۔۔۔ آپ کی ساری پلاننگ کامیاب ہو چکی ہے۔۔۔بتادیں جا کر اپنی پھوپھو کو۔۔۔بے بس کر دیا ہے آپ نے مجھے۔۔۔"

آبدار کو رہ رہ کر افسوس ہو رہا تھا کہ وہ کیوں نہیں رات کو اس شخص کو روک پائی تھی۔۔۔

وہ کیوں خود اپنے آپ کو اس کے آگے پیش کر گئی تھی۔۔

جس نے اس کی خاطر اپنے کمرے میں ایک پھول تک لگانا اپنی توہین سمجھا تھا۔۔۔وہ ایسے انسان کو اپنا آپ سونپ گئی تھی۔۔۔

کیا سوچتا ہو گا وہ اس کے بارے میں۔۔۔

آبدار کا افسوس کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔

"یہ کیسی باتیں کر رہی ہو۔۔۔۔؟؟ پھوپو کا اس سب میں کیا لینا دینا۔۔۔۔"

مکیرم نے اس کی بات پر اسے گھور کر دیکھا تھا۔۔۔

اس کا حسین چہرا آج بنا کسی پردے کے اس کے سامنے تھا۔۔ جس کی دلکشی سے نگاہیں ہٹانا مشکل تھا۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔۔"

آبدار اس کی گرفت میں پھڑپھڑاتی اب کی بار بے بسی سے رو دی تھی۔۔۔۔

مکیرم کی نگاہیں اس کے آنسوؤں پر جم گئی تھیں۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے اس نے آبدار کو اپنی پناہوں سے آزادی بخش دی تھی۔۔۔

جب آبدار کو احساس ہوا تھا کہ وہ اس وقت اسی کی شرٹ میں ملبوس تھی۔۔۔مارے شرم کے اس کی رنگت ناقابلِ یقین حد تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔

مکیرم نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔یہ منظر اس پل بہت حسین تھا۔۔۔وہ گلنار ہوتے چہرے کے ساتھ واش روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

مکیرم کچھ لمحے باتھ روم کے بند دروازے کو تکتا رہا تھا۔۔۔اگلے ہی لمحے اس کی آنکھوں میں بہت عجیب سی پر اسرار مسکان آن ٹھہری تھی۔۔۔

" مکیرم میر عالم نے آج تک ہارنا نہیں سیکھا تو اب کیسے ہار جائے گا۔۔۔"

بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے اس نے سائیڈ ٹیبل پر رکھا اپنا سیگریٹ سلگھایا تھا۔۔۔

گزرے لمحوں کی خماری ابھی بھی اس کے حواسوں پر چھائی ہوئی تھی۔۔

"یہ غلط ہوا ہے۔۔۔یہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔وہ مجھ سے نفرت کرتا ہے۔۔اس نے مجھے نیچاد کھانے کی خاطر یہ سب کیا۔۔۔ محبت نہ ہمارے بیچ ہے نہ کبھی ہو سکتی۔۔ مگر میں کبھی وہ بھی نہیں ہونے دوں گی جو یہ شخص چاہتا ہے۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔"

واش روم کے دروازے سے سر ٹکائے وہ بہت زیادہ رو رہی تھی۔۔۔ شیشے کے سامنے کھڑے اسے اس پل اپنی وجود کے ہر حصے سے اس شخص کا لمس نظر آ رہا تھا۔۔۔

جس نے کل رات اس سے پچھلے دس سالوں کے خود کو پوشیدہ رکھنے کا بدلہ لے لیا تھا۔۔۔

آبدار کا دل چاہ رہا تھا وہ اب دوبارہ کبھی اس شخص کے سامنے نہ جائے۔۔۔

اس کے وجود میں عجیب سی بے چینی اور بے قراری تھی۔۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

"بھئی ہمارا نیا جوڑا آج ہمارے ساتھ ناشتہ کرنے کا شرف نہیں بخشے گا ہمیں۔۔۔"

وہ سب لوگ کافی دیر سے ان لوگوں کا انتظار کرتے اب ناشتہ شروع کر چکے تھے۔۔

مگر اندر ہی اندر سب ہی تجسس کا شکار تھے۔۔ان دونوں کے درمیان آج تک کبھی خوشگواریت نہیں رہی تھی۔۔۔

شہباز نے ناشتہ شروع کرتے کہا تھا۔۔۔

جب مہربانو کی نظریں سیڑھیوں پر ہی جم گئی تھیں۔۔۔ان کا سب کچھ مکیرم میر عالم تھا۔۔۔۔

وہ کبھی بھی اسے آبدار جیسی لڑکی کا پوری طرح سے نہیں ہونے دے سکتی تھیں۔۔

جو ان کے خلاف تھی اور اس انسان کے حق میں تھی۔۔۔ جس نے ان کی زندگی برباد کر کے رکھ دی تھی۔۔۔

انہیں آبدار سے شدید نفرت تھی۔۔۔

مگر اپنے بھتیجے مکیرم سے اتنی ہی محبت تھی۔۔۔ جسے وہ کسی بھی قیمت پر نہیں کھونا چاہتی تھیں۔۔۔۔

"مہربانو تم ناشتہ کیوں نہیں کر رہی۔۔۔"

فضیلت بیگم نے مہربانو کو بار بار سیڑھیوں کی جانب دیکھتے پا کر پوچھا تھا۔۔۔

"مجھے بھوک نہیں ہے بھابھی۔۔۔"

مہربانو نے بے دلی سے جواب دیا تھا۔۔۔

ان کی طبیعت ابھی بھی نہیں سنبھلی تھی۔۔ان کا دھیان اس وقت صرف اسی جانب تھا جہاں سے مکیرم نے آنا تھا۔۔۔

کچھ ہی لمحوں بعد ان کی مراد بر آئی تھی۔۔۔انہیں مکیرم سیڑھیاں اترتا نیچے آیا دکھائی دیا تھا۔۔۔سب کی نگاہیں متلاشی انداز میں آبدار کو تکنے لگی تھیں۔۔۔مگر وہ کہیں نہیں تھی۔۔۔

تانیہ نے گھبرا کر ماں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو خود بھی آبدار کے نہ آنے پر پریشان ہوئی تھیں۔۔۔ مکیرم آگے بڑھتا سب سے پہلے مہربانو کے قریب آیا تھا۔۔۔

"کیسی طبیعت ہے اب آپ کی۔۔؟؟"

اپنے مخصوص سنجیدگی بھرے لہجے میں پوچھا تھا اس نے۔۔

مہربانو تو اسے آبدار کے بغیر آتے دیکھ نہال ہوئی تھی۔۔۔ جس کا یہی مطلب تھا کہ ان کے درمیان اب بھی اجنبیت قائم تھی۔۔۔ آبدار کو ساتھ لانا ضروری نہیں سمجھا تھا اس نے۔۔۔

" مکیرم بیٹا میں آپ کے لیے گرم ناشتہ لاتی ہوں۔۔۔"

فضیلت بیگم اپنی جگہ سے اٹھی تھیں۔۔۔

"نہیں تائی جان۔۔۔مجھے ایک بہت ضروری کام سے آفس جانا ہو گا ابھی۔۔۔وہی ناشتہ کرلوں گا۔۔۔"

اس نے سہولت سے انکار کیا تھا۔۔

عالیہ بیگم کے اشارے پر تانیہ اپنی جگہ سے اٹھتی مکیرم کے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

رامین اور احمد ایک ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔ مگر ان دونوں کے حالات کسی کو بھی ساز گار نہیں لگے تھے۔۔۔

مکیرم وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ کسی نے بھی اس سے کوئی فالتو بات نہیں کی تھی۔۔۔۔ نہ ہی کبھی کوئی اس سے اس حوالے سے کوئی بات پوچھنے کی ہمت رکھتا تھا۔۔۔ سوائے مہر بانو کے۔۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

تانیہ نے روم کا دروازہ کھولتے اندر قدم رکھا تھا۔ امبر بھی اس کے پیچھے آگئی تھی۔۔۔

سامنے کا منظر دیکھ ان دونوں کی رنگت بدلی تھی۔۔۔

آبدار سیاہ رنگ کے سادہ سے شلوار سوٹ میں ملبوس گھٹنوں میں سر دیئے صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

اس کے گیلے بال کمر پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

امبر اور تانیہ نے استفہامیہ نگاہوں سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"آبدار۔۔۔"

تانیہ نے ہمت پیدا کرتے اسے پکارا تھا۔ جس کی آواز سنتے آبدار نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"چلی جاؤ تم دونوں یہاں سے۔۔۔مجھے آپ لوگوں سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔"

ان دونوں کو اپنے سامنے کھڑے دیکھ وہ غصے سے چیختے ہوئے بولی تھی۔۔۔

اس کا دھلا دھلایا صاف ستھرا چہرا دیکھ تانیہ اور نیہا کی فکر بڑھ گئی تھی۔۔ مگر وہیں اس کی رنگت میں گھلی سرخیاں کسی اور جانب اشارہ کر رہی تھیں۔۔۔

"آبدار کیا ہو گیا ہے۔۔۔؟؟ایساری ایکٹ کیوں کر رہی ہو۔۔؟؟ مکیرم بھائی نے کچھ کہا ہے تم سے۔۔۔"

تانیہ نے اس کے قریب بیٹھتے پوچھا تھا۔۔۔

اب کی بار آبدار نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔ان دونوں نے اس کی رنگت مزید لال ہوتے دیکھی تھی ۔۔۔وہ بنا جواب دیئے گھٹنوں میں چہرا چھپا گئی تھی ۔۔

مگر امبر اور تانیہ اس کے اس ری ایکشن پر اپنی مسکراہٹ نہیں چھپا پائی تھیں۔۔

"آبدار پلیز بتاؤ۔۔۔ مکیرم بھائی نے تمہیں۔۔۔"

تانیہ اسے پیار سے پچکارتے پوچھ رہی تھی۔ ابھی اس کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی کہ آبدار اونچی آواز میں بولتی اس کی بات ٹوک گئی تھی۔۔۔

"نام مت لو اس گھٹیا انسان کا۔۔۔ سب کے سامنے کیسا بنا پھرتا ہے اور یہاں۔۔۔"

وہ غصے میں خود کو بہت کچھ بولنے سے روک گئی تھی۔۔ مگر اس کے بنا بولے ہی وہ دونوں اس کی بات کافی حد تک سمجھ گئی تھیں۔۔

" مکیرم بھائی نے رات کو تمہاری ہیلپ کی تھی کیا؟؟؟"

امبر کے سوال پر آبدار نے پاس رکھا کشن اٹھا کر اس کے سر پر دے مارا تھا۔۔۔

"بکواس بند کرو تم۔۔۔ تم دونوں نے جو حرکت کی ہے۔۔ میں کبھی بات نہیں کروں گی تم لوگوں سے۔۔۔"

آبدار روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔ وہ خود سے بھی شدید ناراض تھی۔۔۔ اسے یہ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ ری ایکشن کیا دے۔۔۔ وہ اس شخص کی نفرت اور برے سلوک کا سوچ کر اور اپنے آپ کو تیار کر کے آئی تھی۔۔

مگر وہ واقعی اس کی سوچ سے دو ہاتھ آگے نکلا تھا۔۔۔ کتنے آرام سے اسے اپنے آگے بے بس کر دیا تھا۔۔۔ اس کی ہی بے وقوفی کی وجہ سے۔۔۔

اسے رہ رہ کر غصہ آرہا تھا خود پر۔۔۔ کیا ضرورت تھی اسے اپنی جانب متوجہ کرنے کی۔۔۔

پسند وہ اجالا کو کرتا تھا۔۔۔ مگر روایتی مردوں کی طرح اپنے تمام حقوق اپنی بیوی سے پورے کرنا اپنا فرض سمجھتا تھا۔۔۔

ان دونوں کو اس نے اچھی خاصی باتیں سنائی تھیں۔جو اپنا پلان کامیاب ہونے کی وجہ سے اندر ہی اندر خوش ہوتیں اس کی ساری باتیں سن رہی تھی۔۔۔

" آبدار تم اب اوورری ایکٹ کر رہ ہو۔۔۔وہ شوہر ہے تمہارا۔۔۔ تم سے بھی زیادہ اب تم پر مکیرم بھائی کا حق ہے۔۔۔اس لیے اپنا موڈ ٹھیک کرو اور تیار ہو کر نیچے چلو۔۔۔سب انتظار کر رہے ہیں تمہارا۔۔۔"

تانیہ اب کی بار خفگی سے بولتی آبدار کو مزید غصہ دلا گئی تھی۔۔

"کوئی انتظار نہیں کر رہا میرا۔۔۔نیچے سب مکیرم میر عالم کی بیوی کا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔اور میں وہ بن کر ہر گز نہیں جاؤں گی۔۔

"

اس نے دوٹوک لہجے میں کہا تھا۔۔

" آبدار تم پہلے ہی دن اپنے شوہر کا دل اپنی جانب سے بد ظن کر دو گی۔۔

تانیہ کو اس کے ارادوں سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔ مکیرم یہ سب برداشت کرنے والوں میں سے ہر گز نہیں تھا۔۔

"مجھے کوئی شوق نہیں ہے کسی کا بھی دل جیتنے کا۔۔۔میں جیسی ہوں ویسی ہی رہوں گی۔۔۔"

آبدار کا غصہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔وہ دونوں اسے اس کے حال پر چھوڑ تیں باہر نکل گئی تھیں۔۔۔ورنہ اس نے مزید بگڑ جانا تھا۔۔۔

"اللہ خیر کرے اب۔۔۔وہی اس لڑکی کو ہدایت دے۔۔۔ورنہ اس کا تو کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔"

تانیہ خفگی سے بولتی دروازہ بند کر گئی تھی۔۔۔ آبدار اس وقت بھی

سیاہ لباس میں ہی بیٹھی تھی۔۔۔اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اب بھی

یہی رنگ پہنے گی۔ اس شخص نے ہی اس کے نام یہ رنگ کیا تھا۔۔

تو اب پھر برداشت بھی کرے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"کیسی طبیعت ہے اب آپ کی۔۔؟؟"

مکیرم صبح کا گیا شام کے قریب اپنا کام مکمل کر کے واپس لوٹا تھا۔۔

جبکہ مہربانو غصے سے ابل رہی تھی۔۔۔ آبدار نہ تو باہر آئی تھی اور

نہ ہی ان کے پیغام بھیجنے پر اس نے کوئی بات سنی تھی۔۔

عالیہ بیگم بھی کئی بار اسے بلانے جا چکی تھیں۔ مگر وہ ویسے ہی سوگوار حلیے میں بیٹھی رہی تھی۔۔۔اس نے کسی کی بھی بات سننا گوارہ نہیں سمجھا تھا۔۔

عالیہ بیگم نے مہر بانو سے کہا تھا کہ وہ مکیرم کے سامنے آبدار کے رویے کے بارے میں کوئی بات نہ کرے۔۔وہ آرام سے اسے سمجھا دیں گی۔۔۔ مگر مہر بانو کو تو چاہیے ہی یہی تھا۔۔وہ آبدار کی یہ خودسری مکیرم کے سامنے لانا چاہتی تھی۔۔

"ٹھیک ہوں۔۔۔ مگر اس گھر کے کچھ لوگ چاہتے نہیں ہیں کہ میں ٹھیک رہوں۔۔۔ اسی وجہ سے مجھے ٹینشن دینے کی بھرپور کوشش کی جاتی ہے۔۔۔ خاص کر تمہاری بیوی۔۔۔"

مہربانو مکیرم کے سوال پر ہی پھٹ پڑی تھیں۔ عالیہ اور فضیلت بیگم نے گھبرا کر ان کی جانب دیکھا تھا۔۔

احتشام عالم اور اسحاق صاحب بھی اسی لمحے ایک ساتھ اندر داخل ہوئے تھے۔۔

"کیا مطلب۔۔۔؟؟؟"

مکیرم نے سوالیہ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔

"ایسی حالت کونسی نئی نویلی دلہن کرتی ہے جو وہ کر رہی ہے۔۔۔ صبح سے کمرے میں گھس کر بیٹھی ہے۔۔۔نیچے سلام تک کرنے نہیں آئی۔۔رامین کو دیکھو کیسے ہنستی مسکراتی تیار ہو کر پھر رہی ہے۔۔۔"

مہر بانو کو کل رات مکیرم کا اس لڑکی کے پاس جانا برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔وہ چاہتی تھیں ان کا بھتیجا پہلی رات ہی اسے اگنور کر کے اسے اس کی اوقات بتا دیتا۔۔

"اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔اسی لیے باہر نہیں آئی۔۔ورنہ اور تو کوئی بات نہیں ہے۔۔"

عالیہ بیگم پریشانی سے بولی تھیں۔۔ کیونکہ اسحاق صاحب کے تاثرات بھی انہیں بگڑتے ہوئے محسوس ہوئے تھے۔۔۔

"طبیعت خراب بھی ہے تو اسے باہر آنا چاہیے۔۔۔اب شادی ہو گئی ہے اس کی۔۔۔اسے کہو سدھر جائے۔۔۔ تم نے اگر اچھی تربیت کی ہوتی تو آج یہ دن نہ دیکھنے پڑتے۔۔ شکر ہے مکیرم نے اسے قبول کر لیا۔ ورنہ اگر دوسرے گھر جاتی تو ہماری ناک کٹوا کر رکھ دینی تھی اس لڑکی نے۔۔۔"

اسحاق صاحب غصے سے پہلو بدلتے بیوی کو ہمیشہ کی طرح بے عزت کیا تھا۔۔

جو دیکھ مہر بانو کو بہت سکون ملا تھا۔۔۔اس کی زندگی برباد ہوئی تھی۔۔وہ باقیوں کو کیوں خوش رہنے دیتی۔۔۔

تانیہ تاسف بھری نگاہوں سے باپ کی جانب دیکھا تھا۔۔اپنی سگی بیٹی کے بارے میں اسی کے شوہر کے سامنے ایسے بات کونسا باپ کرتا تھا۔۔مگر یہاں کچھ بھی بولنے کی جرأت وہ بھی نہیں رکھتی تھی۔۔

"چچا جان آبدار کی طبیعت خراب ہے۔۔میں نے ہی اسے کہا تھا کہ وہ ریسٹ کرے۔۔۔وہ اب میری بیوی ہے تو میں دیکھ لوں گا کہ

اسے اب کیسے لے کر چلنا ہے۔۔۔ آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

مکیرم میر عالم نے نہایت ہی مناسب الفاظ میں سب کو جواب دیتے دوبارہ بولنے کے قابل نہیں چھوڑا تھا۔۔۔ مہربانو نے حیرت سے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔ جو اب اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔

عالیہ بیگم نے بھی حیران ہوتے تانیہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو دھیرے سے مسکرادی تھی۔۔۔

مکیرم میر عالم کی انا کو کسی صورت گوارہ نہیں تھا کہ اس کے

منسلک انسان کو ایسے سب کے سامنے بے عزت کیا جائے۔۔۔

پہلے معاملات اور تھے۔۔۔وہ صرف اس کی منکوحہ تھی اور اپنے

باپ کی زمہ داری تھی۔۔

اب وہ مکمل طور پر اس کی تھی۔۔اسے یہ سب سننا بالکل بھی پسند

نہیں تھا۔۔

مکیرم نے جیسے ہی کمرے میں قدم رکھا۔۔۔سامنے ہی وہ اسے

صوفے پر گٹھڑی بنی بیٹھی دکھائی دی تھی۔۔۔اس کا سر گھٹنوں پر

دھرا تھا۔۔

لانبے بال دونوں جانب وجود کے گرد بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

اسے مکیرم کے آنے کی خبر نہیں ہوئی تھی۔۔۔جو چلتا ہوا اس سے تھوڑے سے فاصلے پر آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

سیاہ رنگ کے لباس میں ملبوس وہ کہیں سے بھی نئ نویلی دلہن نہیں لگ رہی تھی۔۔

"کس بات کا سوگ منایا جا رہا ہے۔۔۔؟؟"

اس کی بھاری گھمبیر آواز پر آبدار کے وجود میں ہلچل ہوئی تھی۔

اس نے جھٹکے سے اپنا چہرا اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

سیاہ پینٹ کے اوپر وائٹ ٹی شرٹ پہنے وہ چوڑے کسرتی وجود کے ساتھ بہت زیادہ وجیہہ لگ رہا تھا۔۔۔

مگر آبدار کو اس انسان سے صرف اور صرف نفرت تھی۔۔۔

اسے وہ سامنے کھڑا زہر سے بھی زیادہ برا لگا تھا۔۔۔

مکیرم کی نگاہیں بھی اس کے بے انتہا سرخ پڑتے چہرے اور گریہ زاری سے سوجی آنکھوں پر اٹھی تھیں۔۔۔اسے دیکھ کر لگ رہا تھا کہ جیسے واقعی اس کا بہت بڑا نقصان ہو گیا ہو۔۔۔۔

اس آنسوؤں سے دھلے دھلائے چہرے کی دلکشی اس پل مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔ آج سے پہلے اس نے صرف ان گھنیری پلکوں سے سجی جھیل سی گہری آنکھوں کو ہی دیکھا تھا۔۔۔

اس کے چہرے کے نقوش بہت ہی زیادہ حسین تھے۔۔ جیسے اس پری پیکر کو بہت ہی فرصت سے بنایا گیا ہو۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بہت زیادہ جچتے تھے۔۔

"آپ سے شادی ہونے کا۔۔ آج سے نہیں پچھلے دس سال سے منا رہی ہوں۔۔۔"

وہ بنا اس کا لحاظ کیے تڑخ کر بولی تھی۔۔۔

مکیرم اس کی بات پر اثبات میں سر ہلاتا اس کے برابر صوفے پر آن بیٹھا تھا۔۔۔

آبدار نے نامحسوس طریقے سے درمیانی فاصلہ بڑھا دیا تھا۔۔۔جو بات مقابل نے بہت اچھے سے نوٹ کی تھی۔۔۔

"دیکھو تم ایک باشعور لڑکی ہو۔۔۔ تمہیں ایسے ری ایکٹ کرنا زیب نہیں دیتا۔۔۔شوہر اور بیوی پر ایک دوسرے کے حوالے سے بہت سارے حقوق اور فرائض لاگو ہوتے ہیں۔۔"

اس کی سنجیدگی پر آبدار کے چہرے کی رنگت بے اختیار تپ اٹھی تھی۔۔۔وہ کس بارے میں بات کر رہا تھا آبدار کو سمجھنے میں وقت نہیں لگا تھا۔۔۔

"زندگی کا سفر بہت طویل ہے۔۔جو جبراً ہی سہی مگر ہمیں ایک ساتھ گزارنا پڑے گا۔۔۔"

اس شخص کا لہجہ بالکل سرد و سپاٹ تھا۔۔۔جس میں کسی قسم کے جذبات کی کوئی آمیزش نہیں تھی۔۔۔

آبدار عجیب سے احساسات کا شکار ہوئی تھی۔۔کل کی رات کیا اسی جبر کا حصہ تھی۔۔۔اس نے اپنے چہرے پر آئے بالوں کا کانوں

کے پیچھے اڑستے سوچا تھا۔۔۔ وہ اب بھی خاموش تھی۔۔۔اس نے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔

"طویل نہیں ہے یہ رشتہ۔۔۔خود پر زبردستی مسلط کیے گیے رشتے سے چھٹکارا پانے کا مجھے جب بھی موقع ملے گا میں اس سے نکل جاؤں گی۔۔۔اگر مجھے میری ماں اور بہن کا خیال نہ ہوتا تو میں کب کی اس گھر سے بھاگ۔۔۔"

اس کے باقی الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے۔۔جب مکیرم نے اس کی کلائی پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔

وہ سیدھی اس کے سینے پر جا گری تھی۔۔اس کے بال مکیرم کے
بازو پر بکھر گئے تھے۔

آبدار نے اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کی تھی۔۔۔مگر وہ
اس کے حصار میں پھڑ پھڑا کر رہ گئی تھی۔۔۔

"کس کے ساتھ بھاگ جاتی۔؟؟روحیل مرزا کے ساتھ۔۔۔۔"

اس کے گال پر اپنی ہتھیلی کی پشت پھیرتے اس نے آگ اگلتی
سرخ نگاہوں اور شعلہ بار لہجے میں جو بات آبدار کو کہی تھی۔۔وہ
اپنی جگہ ہل بھی نہیں پائی تھی۔اس شخص کی سیاہ آنکھوں میں اس
وقت شک کی لکیریں واضح تھیں۔۔۔

آبدار کتنی ہی دیر کچھ بولنے کے قابل نہیں رہی تھی۔

اس شخص کی گرفت میں آج بھی کل جیسی نرمی تھی۔۔۔وہ بہت نرمی سے اس کے گالوں کی ملائمت کو چھوتا اس کے تراشیدہ لبوں کو دیکھ رہا تھا۔۔اس کی گرم سانسیں آبدار کے چہرے کو جھلسا رہی تھیں۔

"مکیرم میر عالم کو اپنی عزت بہت پیاری ہے۔۔۔تمہارے پر کاٹنے کے لیے تم سے رشتہ بنانا ضروری تھا۔۔۔ویسے بھی ایک وکیل ہوں۔۔۔دوسروں کو ان کا حق دلاتا ہوں۔۔۔خود کو اپنے حق سے کیوں محروم رکھتا۔۔۔"

اس شخص کے لہجے میں کسی قسم کا رحم نہیں تھا۔۔بے لچک اور بے حسی تھی صرف۔۔۔

اسے زیر کر لینے کی فتح کا نشہ اس شخص کے ہر ہر انداز سے واضح ہو رہا تھا۔۔۔

اتنی تذلیل وہ کیسے سہہ پا رہی گی۔۔وہ خود پر حیران تھی۔۔۔

اس کا دل چاہا تھا اس شخص کا یہ روپ اپنی ماں اور بہنوں کو دکھائے جو اس کی تعریف میں نجانے کیا کیا بول رہی تھیں۔۔۔یہ انا پرست گھمنڈی روایتی مرد تھا۔۔

اس گھر کے باقی مردوں کی طرح۔۔۔ جسے اپنی بیوی کو صرف وقتی سکون کے لیے استعمال کرنا اور اسے اپنے پیر کی جوتی بنا کر رکھنے کا شوق تھا۔۔

"تم نے یہ شادی اسی وجہ سے کی نا تا کہ مجھے اپنے آگے جھکا سکو۔۔۔'

آبدار کو اس شخص کی باتیں سن کر بے عزتی کے مارے شدت سے رونے کو دل چاہا تھا۔۔۔ مگر وہ بہت مشکل سے خود پر ضبط کیے۔۔۔ خود کو مضبوط بنا گئی تھی۔۔۔

وہ اس انسان کے سامنے تو کسی قیمت پر آنسو نہیں بہانہ چاہتی تھی۔۔۔

مکیرم کا ہاتھ اب بھی اس کے چہرے پر گردش کر رہا تھا۔دوسرا ہاتھ اس کے پہلو میں حائل تھا۔۔وہ اس پر اپنا پورا حق جمائے ہوئے تھا۔۔۔

آبدار کی بات سنتے اس کے مونچھوں تلے دبے اعنابی لبوں پر بہت ہی دلفریب مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

مگر آنکھوں میں ویسی ہی سرد مہری اور بے حسی چھائی ہوئی تھی۔۔

"تم بھول رہی ہو۔۔ پچھلے دس سال سے تم میری تابع ہو۔ تمہاری زندگی کا ہر فیصلہ تمہارے بابا نے نہیں میں نے کیا ہے۔"

وہ اس کی جانب استہزایہ نگاہوں سے دیکھتا اس کی غلط فہمی دور کر گیا تھا۔۔۔ آبدار نے اس کی گرفت سے نکلنا چاہا تھا۔۔۔ یہ شخص اسے لفظوں کی مار مار رہا تھا۔۔ وہ اب تک اتنی ناانصافیاں برداشت کرنے کے باوجود نہیں ٹوٹی تھی۔

یہ شخص اسے توڑنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر وہ اسے اس کے مقصد میں کامیاب نہیں ہونے دینا چاہتی تھی۔۔۔

وہ کبھی ٹوٹنے نہیں والی تھی اور نہ جھکنے والی تھی۔۔

اس کے مزاحمت کرنے پر مکیرم نے اس کی کلائی چھوڑ دی تھی۔۔۔اس شخص کے ہر ہر انداز سے لگ رہا تھا کہ اسے آبدار میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا۔۔۔

"میں تمہیں اس سیاہ رنگ کی قید سے آزاد کرتا ہوں۔۔ تمہاری مرضی ہے تم جو بھی لباس پہننا چاہو۔۔۔بہتر ہو گا اس سیاہی کو اب اتار دو۔۔مجھے بالکل بھی پسند نہیں ہے۔۔ ہمارے اس رشتے کے بارے میں لوگ باتیں کریں۔۔۔"

وہ اب اپنے موبائل پر مصروف تھا۔۔ اس کی بارعب شخصیت کے زیر اثر کم ہی کوئی اس کے آگے بول پاتا تھا۔۔۔اس کا انداز بھی ایسا ہی دوٹوک اور بے لچک ہوتا تھا۔۔

"مجھے عادت ہو چکی ہے اس سیاہی کی۔۔۔میں اب اسی کے ساتھ اپنی پوری زندگی گزاروں گی۔۔۔"

وہ اٹھ کر اس سے فاصلے پر جا چکی تھی۔۔۔

مکیرم نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو مڑ کے سامنے کھڑی اپنے بالوں کو اکٹھا کرتی جوڑے کی شکل میں لپیٹ رہی تھی۔۔۔اس کا پچھلا گلا کافی گہرا تھا۔۔

مکیرم کو بے اختیار اس دودھیا کمر پر چمکتا وہ سیاہ تل یاد آیا تھا۔۔۔ جو کل اس کو بہکانے کا باعث بنا تھا۔۔۔

مکیرم کو اس کا جواب کچھ خاص پسند نہیں آیا تھا۔۔۔ جس بات کی ناگواری اس کے چہرے سے واضح ہو رہی تھی۔۔۔

وہ موبائل صوفے پر پھینکتا اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔

آبدار جو اپنے دھیان میں کھڑی تھی۔۔۔ اس کا عکس مرر میں نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔۔

وہ چلتا ہوا اس کے پیچھے آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔ آبدار بال سمیٹ کر اب کیچر لگا رہی تھی۔۔۔ اسے گردن پر گرم سانسوں کا احساس

ہوا تھا۔۔۔اس کے اوپر کو اٹھے ہاتھ اپنی جگہ بالکل ساکت رہ گئے تھے۔۔۔

چہرے پر خوف کی پرچھائیاں آن ٹھہری تھیں۔۔۔وہ اس شخص کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتی تھی۔۔۔۔

"مجھے ایسے لہجوں کی عادت نہیں ہے۔۔۔اپنا لب ولہجہ ٹھیک کرو۔۔مجھے تمہیں دیکھنے کا قطعاً کوئی شوق نہیں ہے۔۔اس لیے رہو اس سیاہی میں پوری زندگی۔۔۔"

وہ انتہا کا گھمنڈی اور مغرور انسان تھا۔۔۔جس کے بولنے پر اس کی مونچھیں آبدار کی گردن سے ٹچ ہوئی تھی۔

وہ اپنی جگہ کسمسا سی گئی تھی۔ مرر سے اپنی کمر پر بھٹکتی اس شخص کی نگاہوں کو لمس محسوس کرتے وہ گھبرا کر اس کی جانب پلٹتی اپنا رخ اس کی جانب موڑ گئی تھی۔۔ تاکہ وہ اسے نہ گھور پائے۔۔۔

اس کا چہرا بے پناہ سرخ تھا۔۔۔ گہرے گہرے سانس لیتی وہ اس پل اس سیاہ رنگ کے عام سے جوڑے میں بھی ہوش اڑانے کی صلاحیت رکھتی تھی۔۔

مکیرم کی نگاہیں اس کے چہرے پر ٹھہر گئی تھیں۔۔

"آپ خود کو کیا سمجھتے ہیں۔۔۔ پھوپو کے اشاروں پر چلنے والی کٹھ پتلی سے زیادہ کیا ہیں آپ۔۔؟؟ انہوں نے ہی یہ سب کرنے کو کہا

ہو گا آپ کو۔۔۔اگر وہ کہتیں کہ بیوی کے قریب مت جانا تو آپ

کے الفاظ اور عمل کچھ اور ہوتا۔۔۔مگر انہوں نے اب کوئی نئی

چال چلنی ہو گی تو آپ کو میرے قریب آنے کی اجازت دے دی

ہو گی۔۔۔ہونہہ آپ نے اگر میری زندگی کنٹرول کی ہے تو آپ

کی زندگی کنٹرول کرنے والی بھی ایک بیٹھی ہے۔۔

تو مجھے ڈرانے دھمکانے کی ضرورت ہرگز نہیں ہے۔۔۔میں آبدار

عالم ہوں۔۔۔جسے نہ تو کوئی زیر کر سکتا ہے اور نہ اپنا غلام بنا سکتا

ہے۔۔۔"

وہ کب سے اس شخص کو برداشت کر رہی تھی۔۔ مگر اس سے زیادہ برداشت نہیں ہو پایا تھا۔۔

انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتی وہ اس کے قریب سے ہوتی وہاں سے جانے لگی تھی۔۔ جب زرا سا آگے بڑھتے اسے اپنے دوپٹے پر اس شخص کی گرفت کا احساس ہوا تھا۔۔

اس سے پہلے کہ وہ خود کو چھڑوا پاتی مکیرم نے دوپٹے کو ایک جھٹکا دیتے اسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔

وہ سیدھی اس کے سینے سے آن ٹکرائی تھی۔ دوپٹہ کھینچنے کی وجہ سے اس کی گردن پر رگڑ پیدا ہوئی تھی۔

مگر مقابل کو اس بات کا زرا سا بھی احساس نہیں تھا۔۔

اس کو تو یہ گستاخ لہجہ آگ لگا گیا تھا۔۔۔

آبدار نے اس سے دور ہونے کی کوشش کی تھی۔۔جب مکیرم اس کی گردن کو اپنی مٹھی میں جکڑ تا اس کے چہرے کو اپنے قریب تر کر گیا تھا۔۔

"تم سے ابھی کہا تھا یہ بکواس میرے سامنے مت کرنا۔۔ایسے لب و لہجے کا ہر گز عادی نہیں ہوں۔۔۔اچھا نہیں کیا تم نے۔۔کٹ پتلی بن نا کسے کہتے ہیں وہ میں اب تمہیں بتاؤں گا۔۔۔'

اس کی انگلیاں آبدار کو اپنی گردن میں کھبتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔تکلیف کے احساس سے اس کے آنسو بہہ نکلے تھے۔

یہ شخص بہت برا تھا۔۔۔اس کی سوچ سے کہیں زیادہ سفاک اور بے رحم۔۔۔

"مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔"

وہ اس کے ہاتھ کو اپنی گردن سے ہٹانے کی کوشش کرتے بمشکل بولی تھی۔۔

" آئندہ اگر مہر بانو پھوپھو کا نام بھی تمہاری زبان پر آیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔"

مکیرم نے اسے ایسے ہی پیچھے کی جانب دھکیل دیا تھا۔وہ سر کے بل پیچھے بیڈ پر جا گری تھی۔اس پر ایک نفرت بھری نگاہ ڈالتا وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔

دروازہ زوردار آواز سے بند ہوا تھا۔۔۔

آبدار ساکت سی بند دروازے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔یہ شخص کیا کر رہا تھا اس کے ساتھ۔۔۔

اسکی آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے تھے۔۔۔

"تم بہت ظالم اور وحشی انسان ہو مکیرم میر عالم۔۔۔بس ایک بار میں اپنے پیروں پر کھڑی ہو جاؤں۔۔۔پھر میں تمہیں بتاؤں گی

کہ غلام کیسے بنائے جاتے ہیں۔۔۔اپنے تابع کیسے کیا جاتا

ہے۔۔۔"

بے دردی سے اپنے آنسوؤں کو رگڑتے وہ مرر کے سامنے آن

کھڑی ہوئی تھی۔۔اس کی گردن بہت زیادہ جل رہی تھی۔۔جس

کا معائنہ کرنے پر اسے انگلیوں کے سرخ نشانات واضح نظر آئے

تھے۔۔۔

اسے گردن میں بہت زیادہ درد ہو رہا تھا۔۔اسے باہر سے تانیہ اور

امبر کی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔وہ شاید اسی کے کمرے میں آرہی

تھیں۔۔۔ آبدار اس وقت کسی کا سامنا کرنے کے موڈ میں نہیں تھی۔۔اس لیے تیزی سے واش روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"تمہیں مہر بانو پھوپو بلا رہی ہیں۔۔"

آبدار اپنی عادت کے مطابق فجر کے بعد باہر لان میں نکل آئی تھی۔۔۔وہ دو راتوں سے گھر نہیں آیا تھا۔۔۔نہ آبدار کو اس کی پرواہ تھی نہ اس نے کسی سے پوچھنا گوارہ کیا تھا۔۔

اس کے پاس موبائل فون بھی نہیں تھا۔۔۔وہ شخص اس دن توڑ چکا تھا۔۔۔

اس نے عالیہ بیگم سے کہا تھا کہ وہ اسے نیا فون منگوا کر دیں۔۔۔

جس پر انہوں نے صاف انکار کر دیا تھا۔۔۔ان کا کہنا تھا کہ وہ اب

اپنی یہ تمام فرمائشیں اپنے شوہر کے سامنے کرے۔۔اب وہی

پوری کرے گا۔۔۔

جو سننے کے بعد آبدار نے دوبارہ نام بھی نہیں لیا تھا۔۔۔

اسے اس شخص سے کچھ نہیں چاہیے تھا۔۔کوئی حق نہیں۔۔۔

عروسہ کے پیغام دینے پر وہ بے دلی سے ان کے کمرے کی جانب

بڑھ گئی تھی۔۔۔جو پچھلے دو دنوں سے اسے بہت عجیب نگاہوں

سے دیکھتی تھیں۔۔۔ایکسرے کرتی گہری نگاہوں سے۔۔

"آپ نے بلایا۔۔۔"

اس نے اندر داخل ہوتے پوچھا تھا۔۔۔ جس پر مہر بانو نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔ وہ اس وقت بھی سیاہ رنگ کے سادہ سے لباس میں ملبوس بالوں کی چٹیا کر کے کمر پر ڈالے وہ ہر طرح کی آرائش اور سنگھار سے پاک کہیں سے بھی دو دنوں کی دلہن ہرگز نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

رامین اور احمد تو کل رات ہی ہنی مون کے لیے نکل گئے تھے۔۔۔

تانیہ کا بہت دل تھا کہ وہ بھی جائیں۔۔ مگر نہ تو آبدار کے مزاج مل رہے تھیں۔۔ اور نہ ہی مکیرم گھر آیا تھا۔

"تمہاری مکیرم سے کوئی لڑائی ہوئی ہے کیا۔۔؟"

مہر بانو کی بات پر اس نے چونک کر ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

مہر بانو کی گہری جائزہ لیتی نگاہیں اسی پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔اس نے پہلو بدلتے نفی میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

اس شخص کی دھمکی یاد آئی تھی کہ کسی کو کچھ نہیں بتانا۔۔۔

"ہممہ اچھی بات ہے۔۔اب میاں بیوی ہو تم دونوں اتفاق اور محبت سے رہو۔۔۔"

ان کا لہجہ بہت عجیب سا تھا۔۔ ہالہ اٹھنے لگی تھی جب مہر بانو نے اسے روک دیا تھا۔۔

" مکیرم کے سارے کام اب تم کرو گی۔۔۔اس کے لیے کھانا بنانا، اس کے کپڑے پریس کرنا، اس کی ہر طرح کی ضرورت پوری کرنا اب تمہاری زمہ داری ہے۔۔"

مہر بانو کی بات سنتے وہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی تھی۔۔۔یہ لوگ اسے پوری طرح سے اپنا غلام بنانا چاہتے تھے۔۔

"کیوں۔۔۔؟؟ ملازمین ہیں تو سہی وہ کر لیں گے نا۔۔پہلے بھی تو وہی کر رہے ہیں۔۔"

وہ بولے بغیر نہیں رہ سکی تھی۔۔

"شوہروں کے کام بیویاں ہی کرتی اچھی لگتی ہیں۔۔۔اپنی ماں اور گھر کی باقی عورتوں کو شروع سے ایسا کرتے دیکھتی آرہی ہو تم۔۔ اس لیے اب مزید بحث مت کرو۔۔۔ جو کہا ہے وہ کرو۔۔۔"

مہربانو نے دوٹوک لہجہ اختیار کیا تھا۔۔ جس پر وہ نہ چاہتے بھی اثبات میں سر ہلاتے اٹھ آئی تھی۔

جب ایک نیا پیغام اس کا منتظر تھا۔

"بی بی مکیرم سائیں روم میں ہیں۔۔انہوں نے کہا ہے آپ ان کے لیے کافی بنا کر لے آئیں۔۔۔"

اسکی آمد کا سن کر آبدار کا موڈ مزید خراب ہوا تھا۔

"یہ کیوں آگیا پھر سے میرے سر پر سوار ہونے۔۔۔کاش اس کی کافی میں زہر مکس کر سکتی۔۔۔"

وہ تلملاتی ہوئی کچن کی جانب بڑھ گئی تھی۔اس سے جتنا ہو سکتا تھا اس نے اتنی کڑوی کافی بنائی تھی۔۔۔

تا کہ یہ شخص دوبارہ اسے کام ہی نہ کہے۔۔۔

کافی لیے وہ بگڑے زاویوں کے ساتھ روم میں داخل ہوئی تھی۔۔

جب سامنے کا منظر دیکھ اس کی آنکھیں ساکت ہوئی تھیں۔ مکیرم شیشے کے سامنے کھڑا اپنی شرٹ اتارنے کی کوشش کر رہا تھا۔

اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار نمایاں تھے۔۔ دائیں بازو پر بڑی سے پٹی بندھی ہوئی تھی۔

آبدار حیرت سے اس کے بازو کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔ کیا ہوا تھا اسے۔۔۔؟؟

آبدار نے بنا کچھ بولے بیڈ سائیڈ ٹیبل پر اس کی کافی رکھ دی تھی۔۔۔

وہ بنا اس کی جانب دیکھے واپس پلٹنے لگی تھی جب مکیرم نے اسے پکارا تھا۔۔۔

"یہاں آؤ۔۔"

آبدار وہاں سے فرار ہونے کے چکروں میں تھی۔۔۔اس نے یہی سوچا تھا کہ جتنی دیر یہ شخص گھر پر ہوگا وہ روم میں کم ہی رہا کرے گی۔ مگر اس کے بلانے پر وہ وہاں سے نہیں جا پائی تھی۔۔

"میری شرٹ اتارنے میں مدد کرو۔۔۔"

مرر پر برابر میں ابھرتے اس کے عکس کو دیکھتے اس نے کہا تھا۔۔

جبکہ آبدار کی نگاہیں تو اس کے ماتھے پر لگی چوٹ پر تھیں۔۔

کیا اس کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔؟؟ وہ سوچ کر رہ گئی تھی۔۔۔ مگر جو سلوک یہ شخص اس کے ساتھ کر کے گیا تھا۔۔

وہ اس سے کوئی بات کرنا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔۔اس کی بات ماننے کے علاوہ اس کے پاس اور کوئی حل نہیں تھا۔۔

وہ اس وقت گرے کلر کی پینٹ شرٹ میں ملبوس تھا۔۔۔جس میں اس کا کسرتی سراپا ہمیشہ کی طرح وجیہہ لگ رہا تھا۔۔آبدار نے اسکی جانب ایک بار بھی نظر اٹھا کر نہیں دیکھا تھا۔۔

اس کے قریب آنے پر آبدار کو پھر سے اس کی سحر انگیز مہک نے اپنے حصار میں لیا تھا۔۔ اس نے بے چینی سے پہلو بدلہ تھا۔۔

وہ اس کی طرف پلٹتا اسے اپنی شرٹ اتارنے کا حکم دے گیا تھا۔۔آبدار کی نظریں اس کے کسرتی سینے سے ہوتیں اس کے

بازو پر بندھی پٹی پر آن ٹھہری تھیں۔۔ماتھے کہ علاوہ اور کہیں بھی کوئی نشان نہیں تھا۔۔۔

آبدار نے اس سے ایک مخصوص فاصلہ برقرار رکھتے اس کے بائیں کندھے سے شرٹ کھسکائی تھی۔۔۔ مکیرم کے وجود سے اٹھتی دلفریب مہک اسے اپنے حواسوں پر چھاتی محسوس ہوئی تھی۔۔

اس نے اپنی سانسیں روک لی تھیں۔۔۔یہ سحر انگیز مہک اعصاب بوجھل کردینے والی تھی۔۔

آبدار کے ہاتھ کانپ سے گئے تھے۔۔۔اس نے پوچھنے کی کوشش اب بھی نہیں کی تھی۔۔۔

اس کو فاصلہ قائم کیے دیکھ وہ ایک قدم بڑھاتا درمیانی فاصلہ ختم کر گیا تھا۔

اس کی گرم سانسیں آبدار کے چہرے سے ٹکرانے لگی تھیں۔۔۔

اس کے ہاتھ لرز گئے تھے۔۔۔

اس شخص کی نگاہوں کی تپش اسے اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ دور ہوتی میکرم کی گرفت اس کے بالوں کی گدی پر آن ٹھہری تھی۔۔۔اس نے گھبرا کر میکرم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس شخص کی سیاہ مقناطیسی نگاہیں آبدار کی آنکھوں کو اپنے طلسم میں جکڑ گئی تھیں۔۔ آبدار کی ان سیاہ آنکھوں سے کئی بار مقابل پر نفرت کے وار کیے گئے تھے۔۔

مکیرم نے اس کے سر کو پیچھے کی جانب جھٹکا دیتے اس نے آبدار کی گردن کا جائزہ لیا تھا۔۔ جس پر ابھی بھی اس کے دیئے نشانات واضح تھے۔۔۔

"چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے۔۔"

مکیرم نے ہاتھ بڑھاتے اس کی گردن پر سجے اپنی انگلیوں کے نشان کو چھوا تھا۔۔۔جب آبدار اس کے ہاتھ کو جھٹک گئی تھی۔۔۔ مکیرم کا وہی بازو زخمی تھا۔

اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار واضح ہوئے تھے۔۔

"تمہارے ساتھ اصل مسئلہ ہی یہی ہے۔۔ تمہیں صرف اپنے درد کی پرواہ ہے۔۔۔باقی کسی کی تکلیف تمہیں دکھائی ہی نہیں دیتی۔۔۔"

مکیرم اس کی آنکھوں میں دیکھتے اسے اس پل منجمد کر گیا تھا۔۔۔

اس نے جھک کر بہت نرمی سے آبدار کی گردن پر اپنے لبوں کا مرہم رکھا تھا۔۔۔ آبدار نے آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔

اسے اپنی گردن جھلستی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔اس کے اعنابی لبوں کا لمس شدت بھرا تھا۔۔۔

اس نے اب کی بار کوئی مزاحمت نہیں کی تھی۔۔۔نہ اس شخص کو اس کی مزاحمت سے فرق پڑتا تھا۔۔۔

"شکریہ۔۔"

اسے اپنے گرفت سے آزاد کرتا۔۔ایک گہری نگاہ اس کی گردن کی ابھری ہوئی ہڈی پر ڈالتا وہ بیڈ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

آبدار نے نگاہیں اٹھا کر اس کی بنا شرٹ کے چوڑی پشت کو دیکھا تھا۔۔۔جس کے کندھے پر اس کے ناخنوں کی کھروچیں واضح نظر آرہی تھیں۔۔۔

آبدار کی رنگت ٹماٹر کی طرح سرخ ہوئی تھی۔۔

وہ بنا کچھ بولے صوفے پر جا کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔ٹیبل پر رکھا میگزین اٹھاتے وہ بلاوجہ صفحات آگے پیچھے کر رہی تھی جب اسے خود پر نگاہوں کی تپش کا احساس ہوا تھا۔۔اس نے بے اختیار

نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو اس وقت پوری دلجمعی کے ساتھ وہ زہر جیسی کڑوی کافی پی رہا تھا۔۔

آبدار اس کی جانب دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔

"میں سونے لگا ہوں۔۔۔مجھے کوئی ڈسٹرب نہ کرے۔۔اور نہ کوئی روم میں آئے۔۔"

صبح کے چھ بجنے والے تھے۔۔۔اور وہ اب سو رہا تھا۔۔آبدار نے اب کی بار بھی زبان سے کچھ نہیں کہا تھا۔۔سر اثبات میں ہلا گئی تھی۔۔

وہ بالکل کسی روبورٹ کی طرح بی ہیو کر رہی تھی۔ اسے سوتے دیکھ وہ سکھ کا سانس لیتی کمرے سے نکل آئی تھی۔۔

"کہاں جا رہی ہو۔۔؟؟ مکیرم بھائی گھر آچکے ہیں تو تمہیں بھی ان کے ساتھ کمرے میں رہنا چاہیے۔۔۔ ان کا خیال رکھنا چاہیے۔۔۔"

وہ جیسے ہی دروازہ بند کرتے باہر آئی۔۔۔ سامنے ہی تانیہ کمر پر ہاتھ باندھے کڑے تیوروں سے اسے گھورتے ہوئے بولی تھی۔۔

"باہر جا رہی ہوں۔۔ اور میں کیوں خیال رکھوں اس کا۔۔۔ چھوٹا بچہ تو نہیں ہے۔۔۔"

آبدار بدلحاظی سے بولتی آگے بڑھنے لگی تھی جب تانیہ نے اسکا ہاتھ پکڑ کر روک لیا تھا۔۔

" قاتلانہ حملہ ہوا ہے ان پر آبدار۔۔۔دو گولیاں لگی ہیں بازو پر انہیں۔۔۔اتنی بے حس تو کبھی نہیں تھی تم۔۔کیوں ایسی بن گئی ہو۔۔ایسے تو زندگی نہیں کٹ سکتی۔۔۔جو ہاتھ تم نے رکھا ہوا ہے۔۔۔عورت کو بہت سی باتوں پر کمپرومائز کرنا پڑتا ہے۔۔۔تم مکیرم بھائی کے برے رویے کی بات کرتی ہو۔۔

خود ان کے ساتھ کیا کرتی پھر رہی ہو۔۔۔۔یقیناً تم نے نہیں پوچھا ہو گا ان سے ان کے زخم کی وجہ۔۔۔"

تانیہ کو اپنی بہن پر بہت غصہ آیا تھا۔۔جو مکیرم پر ہوئے حملے کا سن کر شاک میں تھی۔۔۔

اگر آبدار نے نہیں پوچھا تھا تو بتانے کی کوشش اس نے بھی نہیں کی تھی۔۔وہ انگلیاں چٹخاتی اپنی سوچوں میں گم تھی۔۔۔جب تانیہ نے ایک اور انکشاف کیا تھا۔۔۔

"جانتی ہو ان پر حملہ کس نے کروایا ہے۔۔۔روحیل نے۔۔۔ جس کی وجہ سے تم اپنا گھر خراب کر رہی ہو۔۔۔"

تانیہ کی بات پر اس نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے دیکھتے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

"روحیل ایسا کبھی نہیں کر سکتا۔۔۔یہ اس شخص کی اپنی کوئی سازش ہے۔۔۔ آپ جانتی نہیں ہیں اس کو۔۔۔بہت ہوشیار انسان ہے۔۔۔یقیناً اس نے یہ الزام لگوا کر روحیل کو پکڑوا دیا ہو گا۔۔۔ مم مجھے روحیل کو کال کرنی ہے۔۔۔

کیا آپ مجھے اپنا موبائل فون دے سکتی ہیں۔۔۔۔"

وہ پریشانی کے عالم میں بولی تھی۔۔۔

"تمہارا دماغ خراب ہو چکا ہے۔۔ تمہارا شوہر مکیرم ہے روحیل نہیں۔۔۔ انسان بن جاؤ آبدار۔۔۔کیوں اپنا نقصان کرنے پر تلی ہوئی ہو۔۔۔"

تانیہ نے اسے سمجھانا چاہا تھا۔۔۔جو بس مکیرم کی نفرت لیے ہی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

"آبدار میری بہن سمجھنے کی کوشش کرو۔۔تم اپنی زندگی کو خود کی مشکل بنا رہی ہو۔۔"

تانیہ اس کا چہرا محبت سے تھامتے اسے سمجھاتے ہوئے بولی تھی۔۔

"میں مشکل بنا رہی ہوں؟؟ اتنے سالوں سے اذیت میں نے کاٹی ہے۔۔ آپ کے سامنے سب کچھ ہے۔۔۔کیسے اذیت دی ہے اس انسان نے مجھے۔۔اور ابھی بھی دے رہا ہے۔۔ آپ چاہتی ہیں میں اس کی فکر کروں۔۔۔ کتنی محنت کر کے ڈگری حاصل کی ہے

میں نے۔۔۔ مجھ سے میرے سارے خواب چھین لیے اس نے۔۔۔"

آبدار کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔

تانیہ خاموش ہوئی تھی۔۔ آبدار اپنی جگہ بالکل ٹھیک تھی۔۔

اس کے ساتھ ہمیشہ سے زیادتی ہوتی آئی تھی۔۔ مگر اب جو وہ کر رہی تھی وہ اس کے لیے زیادہ غلط ہو سکتا تھا۔۔

"تو اپنے خوابوں کو دوبارہ سے حاصل کرنے کی کوشش کرو۔۔

کس نے کہا ہے ہار مان کر بیٹھ جاؤ۔۔۔ آبدار عالم نے آج تک اتنی زیادتیاں برداشت کرنے کے باوجود کبھی ہار نہیں مانی۔۔اب کیسے

مان رہی ہو۔۔ سب کچھ تمہارے ہاتھ میں ہے۔۔ پھر بھی اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کرنا چاہتی ہو تو تمہاری مرضی ہے۔۔۔"

تانیہ نے بہن کی جانب زو معنی نگاہوں سے دیکھتے کہا تھا۔۔ جس پر آبدار نے اچھنبے سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"کیا ہے میرے ہاتھ میں۔۔؟؟"

وہ تانیہ کی بات سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔

"مکیرم میر عالم ہے تمہارے ہاتھ میں۔۔ جس کے بل بوتے پر اب تک مہربانو پھوپھو راج کرتی آئی ہیں۔۔۔ تم ایک تیز سے کئی

شکار کر سکتی ہو۔۔ مکیرم بھائی کو اپنا بنا لو۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"

تانیہ کی بات پہلے تو آبدار کو سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔ مگر جیسے جیسے اس کو سمجھ آنے لگی۔ اس کے چہرے کے تاثرات ناقابلِ یقین حد تک بگڑ گئے تھے۔۔۔

"مجھے اس شخص کی شکل بھی نہیں پسند۔۔۔ اگر میرے پاس چوائس ہو تو پلٹ کر دیکھوں بھی نہیں میں اس کی جانب۔۔۔"

وہ تپ کر بولی تھی۔ تانیہ اس کی صورت دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔

"تو پھر ٹھیک ہے۔۔ بیٹھی رہو ایسے ہی اور روتی رہو۔۔ بھول جاؤ تم کبھی وکیل بن پاؤ گی اور ماموں کے حق میں کیس لڑو گی۔۔۔"

تانیہ اس کا شدید ری ایکشن دیکھ خفگی سے بولی تھی۔۔

"مجھے اندازہ نہیں تھا تم اتنی بے وقوف نکلو گی۔۔۔ کل مکیرم بھائی نے کیسے سب کے سامنے تمہیں ڈیفینڈ کیا۔۔ بتا چکی ہوں تمہیں۔۔ اگر تم چاہو تو اپنی زندگی آسان بنا سکتی ہو۔۔ لیکن ابھی جو بے وقوفی تم کرتی پھر رہی ہو اس سے اپنے لیے مزید مشکلات کھڑی کر لو گی۔۔"

تانیہ اسے سمجھانے سے باز نہیں آئی تھی۔۔۔ جس کے جواب میں آبدار سر جھٹکتی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔

" بات ایسے کر رہی ہیں جیسے اگلا بندہ بہت سیدھا اور معصوم ہو اور فوراً میری باتوں میں پھنس جائے گا۔۔۔ اس جیسا شاطر اور گھمنڈی انسان پوری دنیا میں کوئی نہیں ہو گا۔۔۔ خود کو پتا نہیں سمجھتا کیا ہے۔۔۔"

وہ زیر لب بڑبڑاتی پچھلے لان میں آگئی تھی۔۔۔ جو اس کی پسندیدہ جگہ تھی۔۔۔۔ یہاں آکر اسے سکون سا ملتا تھا۔۔۔۔۔ سر سبز گھاس پر ننگے پیر چلنا اسے بہت بھلا معلوم ہوتا تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"آبدار مکیرم اٹھا نہیں ابھی۔۔۔؟؟طبیعت کیسی ہے اب اس کی۔۔۔؟؟"

وہ صبح سے کمرے سے نکلی تھی اور شام ہونے تک ایک بار بھی پلٹ کر نہیں گئی تھی۔۔۔دوپہر میں بھی وہ امبر کے کمرے میں لیٹی رہی تھی۔۔۔تانیہ اور امبر نے اسے بہت کہا تھا مگر وہ ڈھیٹ بنی رہی تھی۔۔

عالیہ بیگم بھی کئی بار اسے ڈانٹ چکی تھیں۔۔۔مگر وہ کسی کی نہیں سن رہی تھی۔۔

ڈنر ٹائم پر سب کھانے کے ٹیبل پر اکٹھے ہوئے تھے تو مہر بانو نے

اس سے پوچھا تھا۔۔۔ان کی ملازمین انہیں ایک ایک بات سے

آگاہ کر رہی تھیں۔۔۔یہ بات بھی ان تک پہنچادی گئی تھی کہ

آبدار پورا دن اپنے روم میں گئی ہی نہیں تھی۔۔

نہ مکیرم کی کوئی خیر خبر لی تھی۔۔۔مہر بانو کو اس لڑکی کا یہ انداز

غصہ دلانے کے ساتھ ساتھ اندر سے خوشی بھی دے رہا تھا۔۔

کیونکہ ایسا رویہ رکھ کر وہ مکیرم کی نظروں میں اپنا امیج مزید

خراب کر رہی تھی۔۔

شوہر اتنا شدید زخمی تھا اور بیوی کو توفیق نہیں ہوئی تھی کہ اس کی تیمارداری کر سکے۔۔۔

"آبدار جاؤ دیکھو۔۔۔ مکیرم اگر اٹھ گئے ہیں تو ان کے لیے کھانا لے جاؤ۔۔۔"

عالیہ بیگم نے آبدار کے جواب دینے سے پہلے ہی اسے سب کے سامنے کہہ دیا تھا۔۔۔ احتشام صاحب اور اسحاق صاحب بھی تشویش بھرے تاثرات لیے مکیرم کی فکر میں بیٹھے تھے۔۔۔

وہ بھی اس کے پاس جا کر اس کی خیریت دریافت کرنا چاہتے تھے۔۔ مگر مکیرم کو اپنی پرسنل سپیس میں کسی کا بھی آنا پسند نہیں

تھا۔۔۔اوپر کا پورشن اسی کے استعمال میں تھا۔۔۔جہاں اس کی جم، سٹڈی اور اس کے روم میں کم ہی کوئی جاتا تھا۔۔۔

سب کے سامنے ماں کے دیئے گئے حکم پر وہ منہ بناتی اوپر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

اس کا بالکل بھی دل نہیں تھا اس شخص کے پاس جانے کو مگر اس وقت اس کے پاس اور کوئی آپشن نہیں تھا۔۔۔ سب نیچے اس کے منتظر تھے۔۔

اس نے دھیرے سے دروازہ کھولتے اندر قدم رکھا تھا۔۔۔کمرے کا حلیہ اب بھی ویسا ہی تھا جیسا وہ چھوڑ کر گئی تھی۔۔۔

نائٹ بلب کی روشنی میں اسے وہ بیڈ پر اسی طرح سویا نظر آیا

تھا۔۔۔

آبدار کچھ دیر وہاں کھڑی اسے ایسے ہی دیکھتی رہی تھی۔۔۔

دھیرے سے لائٹ آن کرتے اس نے قدم بیڈ کی جانب بڑھا

دیئے تھے۔۔۔

ہاتھوں میں عجیب سی کپکپاہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔وہ بیڈ پر چت

لیٹا ہوا تھا۔۔۔ایک بازو آنکھوں پر رکھا ہوا تھا۔۔۔

جبکہ دوسرا بازو جو زخمی تھا وہ پہلو میں گرا ہوا تھا۔۔ آبدار کی نگاہوں نے پہلی بار بہت غور سے اس وجاہت کے شاہکار کو دیکھا تھا۔۔ وہ دیکھنے میں بے پناہ وجیہہ اور سحر انگیز شخص تھا۔۔

مگر اندر سے اتنا ہی کٹھور اور برے دل کا انسان تھا۔۔ جسے اپنی انا اور سکون کے علاوہ کسی کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔۔

"اٹھ جائیں۔۔ نیچے سب آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔"

آبدار نے فاصلے پر کھڑے ہو کر اسے آواز دی تھی۔۔ مگر اس شخص کے وجود میں زرا سی بھی ہلچل نہیں ہوئی تھی۔۔۔

"آپ صبح سے سوئے ہوئے ہیں۔۔ پلیز اٹھ جائیں اب۔۔۔"

آبدار نے انگلیاں چٹخاتے اسے دوبارہ سے پکارا تھا۔۔ مگر اس شخص پر ان آوازوں کا رتی برابر اثر نہیں ہو رہا تھا۔۔

"یہ ہل کیوں نہیں رہا۔۔؟؟ اتنی جلدی تو مجھے اس سے چھٹکارا نہیں مل سکتا۔۔ اتنی آسانی سے جان چھوڑنے والوں میں سے نہیں ہے یہ۔۔۔"

وہ دور کھڑی اندازے لگا رہی تھی۔۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آگے بڑھ کر اسے جگائے یا پھر واپس پلٹ کر سب کو اس کے سوئے ہونے کا کہہ دے۔۔۔

واپس پلٹتے پلٹتے نجانے کس احساس کے تحت وہ رک سی گئی تھی۔۔۔

"مکیرم۔۔۔۔"

اس کے قریب آتے آبدار نے دھیرے سے اس کے بازو کو چھوا تھا۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اسے اپنا ہاتھ کھینچنا پڑا تھا۔۔۔ مکیرم کا وجود آگ کی طرح تپ رہا تھا۔۔۔ آبدار کو اسے چھوتے ہوئے اپنا ہاتھ جلتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

"ان کو تو بہت تیز بخار ہے۔۔۔ اب کیا کروں۔۔۔"

آبدار اس کو شدید بخار میں تپتا دیکھ بدحواس ہوئی تھی۔۔۔

"پھوپو کو بلاتی ہوں۔۔۔وہی دیکھ لیں گی۔۔"

وہ تیزی سے واپس پلٹنے لگی تھی۔۔جب اس سب بھی زیادہ تیزی کے ساتھ مکیرم نے اس کی کلائی پکڑتے اسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔

آبدار اس حملے کے لیے قطعاً تیار نہیں تھی۔وہ سیدھی اس کے چوڑے سینے پر جاگری تھی۔۔۔

آبدار کو لگا تھا اس کا پورا وجود شعلوں کی لپیٹ میں آگیا ہو۔

"بیوی تم ہو میری۔۔۔کسی اور کو بلانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

مکیرم نے اس کے گرد اپنی بانہوں کا حصار باندھتے کروٹ بدلی تھی۔۔اس کی بوجھل سرگوشی سے آبدار کو اپنے کان کی لوح جھلستی محسوس ہوئی تھی۔۔وہ پوری طرح سے اس کی پر حرارت گرفت میں مقید تھی۔۔۔

"آآپ کو بخار ہے۔۔۔مم میں کسی کو بلاتی ہوں۔۔۔"

آبدار نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا تھا۔اس کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔۔اس کی جھلستی سانسیں اب اسے اپنی گردن سے ٹکراتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

وہ جی جان سے کانپ اٹھی تھی۔اس نے دور ہونے کی کوشش کی تھی مگر مکیرم کی گرفت بہت مضبوط تھی۔۔۔

وہ زخمی تھا۔۔۔شدید بخار میں ٹوٹتے وجود کے ساتھ بھی اس کی گرفت کی مضبوطی میں کمی نہیں آئی تھی۔۔

"تم رہو ناپاس۔۔۔میں ٹھیک ہو جاؤں گا۔۔۔"

مکیرم نے اس کی کمر میں بازو پھیلاتے اسے اپنے قریب تر کرتے خود میں جذب کرنا چاہا تھا۔۔

اس کا نرم گداز وجود سے مکیرم کو سکون سا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔
آبدار کو اپنی دھڑکنوں کا شور بڑھتا ہوا محسوس ہو ا تھا۔۔۔اس کی
سانسیں منتشر ہونے لگی تھیں۔۔۔

اس شخص کو اچانک سے کیا ہو گیا تھا۔۔

وہ کبھی اس کی گردن میں اپنا چہرا چھپا تا تھا تو کبھی اس کے بالوں کی
مہک کو محسوس کرتا آبدار ہی حالت غیر کر گیا تھا۔۔

پہلے کیا کم ستم ڈھائے تھے اس شخص نے اسکی گردن پر کہ اب پھر
سے اسے عذاب کی زد میں لے آیا تھا۔۔

"پلیز چھوڑیں مجھے۔۔۔"

آبدار کے دل کو کچھ ہونے لگا تھا۔۔۔اسے اپنا پورا وجود دہکتا محسوس ہوا تھا۔۔۔وہ پوری طرح سے اس کے نیچے دبی ہوئی تھی۔۔۔اس نے مکیرم کو اپنے اوپر سے جھٹکنا چاہا تھا۔۔۔

ایسا کرنے کے نتیجے میں اس کا ہاتھ سیدھا مکیرم کے بازو پر لگا تھا۔۔۔جو پہلے سے زخمی تھا۔۔

ہاتھ لگنے سے وہ جگہ ہرٹ ہوئی تھی اور مکیرم کے بازو سے خون فوارے کی طرح بہہ نکلا تھا۔۔

آبدار ایک دم سے گھبرا گئی تھی۔۔۔اس نے نگاہیں اٹھا کر مکیرم کی جانب دیکھا تھا۔۔جس کے چہرے پر تکلیف کے آثار واضح

تھے۔۔۔اس کی سرخ آنکھیں آبدار کی آنکھوں سے ٹکرائی تھیں۔۔

"مجھے لگا تھا تم میرے درد کی دوا بنو گی۔۔۔ مگر تم تو ہمیشہ میرے درد میں اضافہ کرنے کا باعث بنی ہو۔۔۔"

مکیرم کی آنکھیں خطرناک حد تک سرخ ہوئی تھیں۔۔۔اس کے بولنے پر اس کی گرم سانسیں آبدار کی سانسوں سے ٹکرانے لگی تھیں۔۔۔ آبدار بولنے کے قابل نہیں رہی تھی۔۔۔

وہ اس شخص کی اس قربت سے بری طرح سے گھبرا رہی تھی۔۔۔

اس کا دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔

مکیرم کی پٹی خون آلود ہو چکی تھی۔۔ مگر وہ پھر بھی اس سے دور نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

آبدار اس شخص کو دیکھ کر حیران ہو رہی تھی۔۔۔

"مم میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا۔۔۔"

آبدار کے لبوں سے بے ساختہ نکلا تھا۔۔۔

"جانتا ہوں۔۔۔ تم کبھی بھی جان بوجھ کر نہیں کرتی۔۔۔۔"

اس کے گلابی پنکھڑیاں اس پل مکیرم کے بے پناہ قریب اسے کب سے بہکا رہی تھیں۔۔۔ اس لڑکی کی آنکھیں آج بھی کاجل

سے سجی ہوئی تھیں۔۔جو اس کی دلکشی اور سحر کو مزید بڑھا رہی

تھیں۔۔۔

اس کے لرزتے لبوں کو نرمی سے چھوتے مکیرم نے اسے ایک

جھٹکے سے اپنے قریب تر کیا تھا۔۔

آبدار جو اس کے زرا سے قریب آنے پر بے حال ہو چکی تھی۔۔۔

اس نے بے بس ہوتے اپنی آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔

وہ اس شخص کی ضد اور جنون کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔جو

اسے ہمیشہ ایسے ہی بے حال کر دیتا تھا۔۔۔

مکیرم جھکا تھا اور اس کے لبوں کو اپنی گرفت میں لیتا اس کی

سانسوں میں اپنی سانسیں انڈیلتا اس کو بھی اپنے وجود کی آگ سے

جھلسا کر رکھ گیا تھا۔۔۔

آبدار اس کی گرفت میں تڑپ اٹھی تھی۔۔اس شخص کا لمس

ہمیشہ بے رحم ہوتا تھا۔۔

اس وقت بھی وہ اپنے اندر کی بھڑاس سانسوں کے راستے اتارتا

آبدار کی نازک جان کو عذاب میں ڈال گیا تھا۔۔ آبدار کو

سانسیں لینے میں دشواری محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

اس کا پورا وجود لرز رہا تھا۔۔۔اس کے دونوں ہاتھ مکیرم کی گرفت میں قید تھے۔۔۔

اس شخص کو نجانے کونسا غصہ تھا جو وہ اس پر نکال رہا تھا۔۔اس کو اپنے زخم کی بھی پرواہ نہیں تھی۔۔

آبدار کو لگا تھا اس کی سانسیں رک جائیں گی۔۔۔۔جب اس شخص نے نجانے کیسے اس پر رحم کھاتے اس کی سانسوں کو آزادی بخشتے اسے اپنی گرفت سے نجات دے دی تھی۔۔۔

آبدار کی حالت غیر تھی۔۔۔وہ ٹھیک سے سانس بھی نہیں لے پا رہی تھی۔۔

بہت مشکل سے وہ بیڈ سے اٹھی تھی۔۔۔اس نے مڑ کر مکیرم کی جانب دیکھنے کی زحمت نہیں کی تھی۔۔۔اس کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔وجود کی کپکپاہٹ چھپائے نہیں چھپ رہی تھی۔۔۔

وہ یہاں رکنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔مگر اس شخص کی اس حالت میں اگر اسے چھوڑ کر جاتی تو۔۔۔۔

"پھوپو کو بھیجو۔۔۔"

اس کی نازک کمر پر بکھرے بالوں کو گھورتے مکیرم نے اسے حکم دیا تھا۔۔۔

جس کا یہی مطلب تھا کہ وہ وہاں سے چلی جائے۔۔۔ آبدار کو اس سے زیادہ کچھ چاہیے بھی نہیں تھا۔۔۔

اس نے ایک پل کی بھی دیر کیے بغیر باہر کی جانب دوڑ لگا دی تھی۔۔۔

مکیرم کی نظروں نے باہر نکلنے تک اس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔ جس لڑکی نے مڑ کر ایک نظر اپنے زخمی شوہر کی جانب دیکھنے کی بھی زحمت نہیں کی تھی۔۔۔

مکیرم کے لبوں پر دل جلاتی مسکراہٹ تھی۔۔۔ شکر تھا اسے اس لڑکی سے محبت نہیں تھی۔۔

ورنہ وجود کے ساتھ ساتھ دل نے بھی چھلنی ہو جانا تھا۔

اسے کی نظریں وہیں ایک جانب گرے آبدار کے کیچر پر پڑی تھی۔۔۔ آگے کو ہوتے اس نے وہ کیچر اپنی مٹھی میں قید کر لیا تھا۔۔۔

بالکل ویسے ہی جیسے وہ اس لڑکی کو اپنی مٹھی میں قید کر کے رکھنا چاہتا تھا۔۔۔ تاکہ وہ پھڑ پھڑا بھی نہ سکے۔۔۔۔

اس کی مردانہ انا کو اسی طرح تسکین ملنی تھی۔۔۔

آبدار نے نیچے آکر مہر بانو کو اس کا پیغام دیا تھا۔۔ جس کے ساتھ ہی احتشام صاحب اور اسحاق صاحب بھی پریشانی سے اس کے کمرے کی جانب بڑھ گئے تھے۔۔

عالیہ بیگم کی بے شمار گھوریوں کے بعد بھی وہ اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہیں ہوئی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد اس نے ڈاکٹر کو عجلت میں مکیرم کے کمرے میں جاتے دیکھا تھا۔۔۔

فضیلت بیگم بھی وہیں تھیں۔۔۔ سب باری باری اسے دیکھنے جا رہے تھے۔۔۔۔

اس کا زخم بگڑ گیا تھا۔۔ڈاکٹرز چاہتے تھے وہ ہاسپٹل میں ایڈمٹ

ہو۔۔۔

مگر وہ انکاری تھا۔۔۔

آبدار نے ایک بار بھی کمرے میں جانے کی زحمت نہیں کی تھی۔۔

وہ پچھلے لان میں آگئی تھی۔۔۔

نرم گھاس پر بیٹھی وہ اس وقت اپنے آپ کو ارد گرد کے ماحول سے

بالکل بیگانہ کر دینا چاہتی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں نمی اتری ہوئی تھی۔۔وہ خود بھی نہیں جانتی تھی اسے عجیب سا کیوں محسوس ہو رہا تھا۔۔۔اپنے وجود سے اب بھی اسی شخص کی مہک اٹھتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

سانسیں نارمل ہونے کا نام نہیں لے رہی تھیں۔۔۔

یہ شخص اس کے ساتھ کیا کر رہا تھا۔۔وہ اپنی کیفیت سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔بس اتنا جانتی تھی کہ اس کی بے چینی کی نوعیت میں اب مزید اضافہ ہو چکا تھا۔۔۔

اتنی دیر ہو چکی تھی مگر ڈاکٹر ابھی بھی روم میں ہی تھا۔۔۔گھر کے باقی لوگ بھی وہیں تھے۔۔

جب امبر غصے سے اسے اپنی جانب آتے دکھائی دی تھی۔۔۔

"آبدار حد ہوتی ہے کسی بھی بات کی۔۔۔ تمہارے شوہر کی وہاں کیا حالت ہے اور تم سکون سے یہاں بیٹھی ہو۔۔۔"

امبر نے اس کے سر پر پہنچتے غصے سے کہا تھا۔۔

مگر آبدار ویسے ہی پر سکون انداز میں بیٹھی گھاس کو اپنی انگلیوں سے نوچ نوچ کر پھینک رہی تھی۔بظاہر اس کا انداز بہت پر سکون تھا۔۔

مگر اس کی یہ حرکت اسکے اندرونی خلفشار سے آگاہ کر رہی تھی۔۔۔

"میں ڈاکٹر نہیں ہوں۔۔۔"

اس نے لاپروائی سے جواب دیا تھا۔۔۔ایک بار بھی نگاہیں اٹھا کر امبر کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔

امبر اس کے انداز سے تپ اٹھی تھی۔۔۔

"بیوی تو ہو نا۔۔۔"

امبر بھی اس کے مقابل بیٹھتی اس کے ضبط سے سرخ پڑتے چہرے کو گھورتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"وہ بیوی نہیں سمجھتا مجھے۔۔۔ کھلونا سمجھتا ہے۔۔۔ جس سے وہ صرف اپنا دل بہلانا چاہتا ہے۔۔ اپنے انداز میں ٹارچر کرتا ہے ہر بار۔۔۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں۔۔۔"

آبدار نے تپ کر کہا تھا۔۔ اس کی آنکھوں کے کنارے نم ہو چکے تھے۔۔

امبر نے خاموش نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"تم سب کو ہمیشہ میں ہی غلط لگتی ہوں نا۔۔ اور ہر بار زیادتیاں بھی میرے ساتھ ہی ہوئی ہیں۔۔۔ تم میں سے کوئی ایک بھی مجھے ویسی زندگی گزار کر دکھا دو۔۔ جیسی میں نے گزاری ہے تو مانوں گی

تمہیں میں۔۔ تم لوگ چاہتے ہو اس سب کے زمہ دار انسان کو دل

سے اپنالوں میں۔۔۔

نیک اور فرمانبردار بیوی بن کر اس کی خدمتیں کروں۔۔۔ نہیں

کر سکتی میں ایسا۔۔۔ ہر گز نہیں۔۔۔ چاہے اس کی خاطر اپنی باقی

کی زندگی بھی عذاب کیوں نہ کرنی پڑے۔۔۔ مجھے پرواہ نہیں ہے

اب۔۔۔

میرے خواب چھینیں ہیں اس نے مجھ سے۔۔۔ کبھی معاف نہیں

کروں گی اسے۔۔۔ نہ قبول کروں گی کبھی۔۔۔"

آبدار امبر کی بات سنتے بھڑک اٹھی تھی۔۔۔

امبر خاموش بیٹھی اس کا منہ تکے گئی تھی۔۔۔

"آبدار۔۔۔۔"

اس نے کچھ بولنا چاہا تھا مگر آبدار اس کی بات ان سنی کرتی وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

آج اسے اپنے گھر کے اس سب سے پر سکون حصے میں بھی سکون نہیں مل پایا تھا۔۔۔

عجیب سی بے چینی تھی جو بڑھتی ہی جا رہی تھی۔۔۔اس کی نگاہیں بھٹک بھٹک کر مکیرم کے کمرے کی جانب جا رہی تھیں۔۔ مگر اگلے ہی پل اپنا سر جھٹکتی وہ گیسٹ روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

دروازے کو اندر سے لاک کرتے وہ بستر پر گرتی آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔اس کی زندگی سے بچا کچا سکون بھی اس شخص نے چھین لیا تھا۔۔

ایسے ہی پڑے اسے نجانے کتنی دیر گزر چکی تھی۔۔۔دروازے پر دو تین بار دستک ہوئی تھی۔۔۔ تھوڑی دیر کے وقفے کے بعد اسے عالیہ بیگم، تانیہ اور امبر بلانے آتی رہی تھیں۔۔۔

مگر اس نے دروازہ کھولنے کی زحمت نہیں کی تھی۔۔

گاڑیاں آنے اور جانے کی آوازیں بھی آتی رہی تھیں۔۔۔ مگر وہ ڈھیٹ بنی ایسے ہی بیٹھی رہی تھی۔۔

نیند کب اس پر مہربان ہوئی تھی اسے خبر بھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رات بہت دیر سے آنکھ لگی تھی۔۔۔ جس کے باعث صبح بھی وہ دیر سے ہی اٹھی تھی۔۔۔ گھڑی کی سوئی کو گیارہ کا ہندسہ کراس کرتے دیکھ وہ مندی مندی آنکھوں کے ساتھ اٹھ بیٹھی تھی۔۔

دل ابھی بھی مزید سونے کو چاہ رہا تھا۔۔۔ مگر رات کو اس نے جو

حرکت کی تھی۔ گھر کے لوگ یقیناً اس وقت اس کے خون کے

پیاسے ہوئے پھر رہے ہونگے۔۔۔ خاص کر اس کی ماں اور

بہن۔۔۔۔

یہی سوچتی وہ منہ ہاتھ دھوتے باہر نکل آئی تھی۔۔

جب اس کی نظر سب سے پہلے عالیہ بیگم پر ہی پڑی تھیں۔۔۔ جو

اسے دیکھ کر بھی ان دیکھا کرتیں کچن میں داخل ہو چکی تھیں۔۔۔

"ماما ناشتہ بنا دیں۔۔۔ بہت بھوک لگی ہے۔۔"

وہ بھی مسکین صورت بنائے ان کے پیچھے کچن میں آگئی تھی۔۔۔

جہاں ملازمین معمول کے مطابق کام کر رہی تھیں۔۔۔

"خود بنالو۔۔۔میں نوکر نہیں ہوں تمہاری۔۔۔"

عالیہ بیگم نے اس کی جانب دیکھے بغیر اپنے کام میں مصروف ترش لہجے میں جواب دیا تھا اسے۔۔۔

"ماما۔۔۔"

اس نے حیرت زدہ سا ہوتے ماں کی جانب دیکھا تھا۔۔

"کیوں بری لگی میری بات۔۔؟؟جب بیوی شوہر کا کام کرنے سے نوکر کہلائے گی تو ماں بھی تو بیٹی کا کام کرتے نوکر ہی ہوئی نا۔۔۔"

انہوں نے طنزیہ لہجے میں جواب دیتے اس کی بات اسی کو لوٹائی تھی۔۔۔

آبدار نے خفگی بھری نگاہوں سے اندر داخل ہوتی تانیہ کی جانب دیکھا تھا۔۔

یقیناً یہ بات اس نے ان تک پہنچائی تھی۔۔ یہاں ہر کوئی جو اس کا دشمن بنا پھر رہا تھا۔ وہ کہاں جاتی۔۔۔۔

عالیہ بیگم مزید کچھ بھی بولے بغیر وہاں سے نکل گئی تھیں۔۔۔

"تم نے ماما سے بولی یہ بات۔۔۔"

آبدار غصے سے تانیہ کی جانب پلٹی تھی۔۔۔

"میں نے نہیں تم نے بولی تھی۔۔۔ماما نے کہا مجھے کہ مکیرم بھائی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ آبدار کو ان کے پاس ہونا چاہیے پوری رات۔۔ تاکہ ان کا خیال رکھ سکے۔۔ جس کے جواب میں میں نے کہہ دیا کہ وہ کہہ رہی تھی میں بیوی ہوں نوکر نہیں۔۔۔"

تانیہ نے بھی عجیب سے انداز میں جواب دیتے شہباز کے لیے کافی چائے کا پانی چولہے پر چڑھا دیا تھا۔۔۔

"سب تھے جو سہی اس کے پاس۔۔۔ میرے ہونے نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑا ہو گا۔۔ پھر بھی تم لوگ مجھے باتیں سنا رہی ہو۔۔۔"

آبدار منہ بناتی وہیں بیٹھ گئی تھی۔۔۔

"تمہیں ابھی بھی لگتا ہے۔۔ تم نے کل جو کیا وہ بالکل ٹھیک تھا۔۔؟؟ مکیرم بھائی کی حالت دیکھ کر آئی تھی تم۔۔۔ کتنا سخت بخار تھا انہیں۔۔۔ اوپر سے زخموں کے درد نے الگ اذیت میں مبتلا کر رکھا تھا۔۔۔

تمہیں نہیں لگتا تمہیں ان کے ساتھ ہونا چاہیے تھا اس حالت

میں۔۔۔"

تانیہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ ہر ایک کے معاملے میں اس قدر نرم

دل اس کی بہن اپنے شوہر کے حق میں اتنی سخت اور کٹھور کیسے ہو

گئی تھی۔۔۔

"کون تھا رات کو اس کے پاس۔۔۔؟؟"

آبدار نے اس کی بات کا جواب دیئے بغیر نجانے کو احساس کے

تحت پوچھا تھا۔۔۔

"پھوپو تھیں۔۔۔اجالا بھی آگئی تھی۔۔۔وہ رکنا چاہتی تھی مگر مکیرم بھائی نے منع کر دیا۔۔۔پھوپو کے بہت اصرار کے باوجود انہیں بھی پوری رات اپنے پاس نہیں رکنے دیا۔۔وہ اپنی وجہ سے گھر کے کسی بھی فرد کو زحمت نہیں دینا چاہتے تھے۔۔مگر سب سے جتنا ہو سکا ان کا خیال رکھا ہے۔۔

گھر کے سبھی لوگ تم پر بہت غصہ ہیں۔۔

بابا نے رات کو ماما کی بہت انسلٹ کی۔۔۔ان کا کہنا تھا کہ ماما نے ہی تمہیں رشتوں کا احترام کرنا اور انہیں نبھانا نہیں سیکھایا۔۔۔اسی خاطر تم ایسی ہو۔۔۔"

تانیہ کی بات پر آبدار کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔

" مکیرم بھائی کا زخم بہت زیادہ بگڑ گیا تھا۔۔۔وہ پوری رات بہت

تکلیف میں رہے ہیں۔۔۔بیوی کے ہوتے ہوئے بھی تنہا۔۔

مکیرم بھائی نے آج تک جو بھی غلط کیا تمہارے ساتھ۔۔۔وہ

پھوپھو اور روحیل کی وجہ سے غلط فہمیوں کا شکار ہو کر کیا۔۔۔

مگر تم اب جو کر رہی ہو۔۔وہ اپنی مرضی اور رضا سے کر رہی

ہو۔۔۔

جن کے پچھتاؤں کا بوجھ بعد میں کافی زیادہ ہو گا۔۔۔"

تانیہ چائے بنا چکی تھی۔۔آبدار ابھی بھی وہیں کھڑی تھی۔۔

"وہ تم سب کے حق میں اچھا ہو گا۔۔ مگر میری حق میں اچھا نہیں ہے۔۔۔مجھے اپنے تابع کرنا چاہتا ہے۔۔ غلام بنانا چاہتا ہے۔۔۔ بیوی بنا کر نہیں رکھنا چاہتا۔۔اس نے اپنی پھوپھو کی خواہش پر اپنایا ہے مجھے۔"

آبدار کی آنکھوں سے نجانے کیوں آنسو لڑھک آئے تھے۔۔

"وہ جو بھی کرنا چاہتے ہیں کرنے دو۔۔۔ مگر جو تم کر رہی ہو وہ کر کے اپنے ضمیر پر بوجھ مت ڈالو۔۔۔میں تمہیں جانتی ہو آبدار۔۔۔بعد میں اس بوجھ کے ساتھ جی نہیں پاؤ گی تم۔۔۔"

تانیہ نے اس کے مقابل کھڑے ہوتے اس کے گالوں پر بکھرے آنسوؤں کی نمی کو چنتے محبت سے سمجھایا تھا۔۔۔

"بعد میں اگر اس نے میرا دل توڑ دیا تو۔۔۔میں تب بھی نہیں جی پاؤں گی آپی۔۔۔"

اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری ہوئی تھیں۔۔

کچھ دن گزارے تھے اس شخص کی قربت میں۔۔۔مگر دل کو اس کا عادی ہونے کا خوف بری طرح سے لاحق ہو گیا تھا۔۔۔

تانیہ اپنی بہن کا یہ خوف دیکھ ہولے سے مسکرادی تھی۔۔۔

"ایک بار بھروسہ کرنے کی کوشش تو کرو۔۔مجھے لگتا ہے مکیرم بھائی تمہارا دل نہیں توڑیں گے۔۔۔"

تانیہ نے اپنی آنکھوں سے مکیرم کو مہر بانو اور باقی سب کے سامنے شادی کے بعد سے آبدار کی سائیڈ لیتے دیکھا تھا۔۔

جو بات اسے حوصلہ دے گئ تھی۔۔۔

"ہونہہ۔۔۔آپ کو ایسا لگتا ہے۔۔۔مگر سچ یہی ہے کہ اس شخص نے یہ تعلق ہی مجھے توڑنے کے لیے بنایا ہے۔۔جس میں کہیں نہ کہیں آپ سب حصہ دار بن رہے ہیں۔۔میں کسی کو بھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔

میرا قصوروار اکیلا وہ نہیں ہو گا۔۔۔ آپ سب بھی ہو گے۔۔"

آبدار چاہ کر بھی اپنے آنسو نہیں روک پا رہی تھی۔۔

آنکھوں کو رگڑتی وہ کچن سے نکلتے سیڑھیوں کی جانب بڑھی تھی

جب مہربانو کی آواز نے اس کے قدم روک لیے تھے۔۔۔

"خیال آگیا شوہر کا۔۔۔ کیسی بے حس اور نالائق لڑکی ہو

تم۔۔۔ جسے اپنے شوہر کی زرا سی بھی پرواہ نہیں ہے۔۔"

مہربانو کا لہجہ انتہائی ہتک آمیز تھا۔۔

آبدار اس وقت ان سے الجھنا نہیں چاہتی تھی۔۔اس لیے انہیں نظر انداز کرتے آگے بڑھنا چاہا تھا۔۔۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے مکیرم کے پاس جانے کی۔۔۔اجالا ہے اس کے پاس۔۔۔ضرورت نہیں ہے تمہاری۔۔"

مہربانو آگے بڑھتیں اس کا راستہ روک گئی تھیں۔۔۔۔

"میرا ابھی روم ہے وہ۔۔جا سکتی ہوں میں۔۔آپ کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

آبدار کو اپنا راستہ روکے جانا سخت ناگوار گزرا تھا۔۔۔

"روک سکتی ہوں میں تمہیں۔۔۔یہی اوقات ہے تمہاری۔۔۔تم جیسی لڑکیاں ہمیشہ ان چاہی ہی رہ جاتی ہو۔۔اپنی انا اور اکڑ میں قید ہو کر۔۔اب تو مجھے بھی لگتا ہے کہ کاش تم اس دن روحیل کے ساتھ بھاگ جاتی تو آج میرے مکیرم کو تمہیں اپنے گلے نہ ڈالنا پڑتا۔۔۔

وہ اپنی من پسند لڑکی اجالا کے ساتھ ایک محبت بھری بہترین اور خوشگوار زندگی گزار رہا ہوتا۔۔۔"

مہربانو کی بات پر آبدار کی رنگت سیاہ ہوئی تھی۔۔ان کی ناپسندیدگی بھری نگاہیں آبدار کے سراپے کا جائزہ لے رہی تھیں۔۔۔جو اس وقت بھی سیاہ لباس میں ملبوس۔۔۔

بنا کسی ہار سنگھار کے بہت عام سے حلیے میں تھی۔۔

اسے دیکھ کر کہیں سے نہیں لگتا تھا کہ ابھی کچھ دن پہلے اس کی شادی ہوئی تھی۔۔۔

ایسے لگتا تھا کہ وہ کسی بات کا سوگ منا رہی ہو۔۔۔

ان کی کہی بات آبدار کو آگ لگا گئی تھی۔۔

"جیسے آپ ساری زندگی ان چاہی رہی ہیں۔۔۔چاہتی ہیں ویسا ہی میرے ساتھ بھی ہو۔۔۔"

آبدار کو ان کے الفاظ سخت ناگوار گزرے تھے۔۔۔وہ پھر سے اس کے کردار پر انگلی اٹھا گئی تھیں۔۔۔

"بکواس بند کرو اپنی۔۔۔"

مہربانو کو تو اس کا طعنہ خنجر کی طرح سینے میں چبھا تھا۔۔۔

اس گھر میں کوئی ان کے سامنے ان کی پچھلی زندگی کا ذکر نہیں کرتا تھا۔۔

ان کا ہاتھ اٹھا تھا اور پوری قوت کے ساتھ آبدار کے گال پر پڑتا اس پر نشان چھوڑ گیا تھا۔۔۔

آبدار لڑکھڑا کر پیچھے کو جا گرتی جب عالیہ بیگم نے قریب آتے اسے تھام لیا تھا۔۔۔

"مہربانو۔۔۔"

عالیہ بیگم نے شاکی نگاہوں سے نند کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو ان کی بیٹی کو ایسے ٹریٹ کرتی تھی جیسے وہ ان کی دشمن ہو۔۔

"اگر یہ تھپڑ تم نے اسے بہت پہلے مار دیا ہوتا تو آج یہ نوبت نہ آتی۔۔ مہربانو نے بالکل ٹھیک کیا ہے۔۔ اس بدلحاظ اور بدزبان لڑکی کے ساتھ یہی ہونا چاہیے۔۔۔"

اسحاق صاحب بھی اسی وقت لاؤنج میں داخل ہوئے تھے۔۔ پوری بات سنے بغیر انہوں نے اپنی بہن کی حمایت کی تھی۔۔

جیسے وہ ہمیشہ سے کرتے آئے تھے۔۔۔ آبدار کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی تھیں۔۔۔

"جب تک مکیرم ٹھیک نہیں ہو جاتا۔۔۔ تم مجھے اس کے آس پاس بھی نظر نہ آؤ۔۔۔ تمہارے اس ناکام عاشق کی وجہ سے میری

مکیرم کی یہ حالت ہوئی ہے۔۔ تمہارے اداروں سے بہت اچھی طرح واقف ہوں میں۔۔

تم مکیرم کو نقصان پہنچانا چاہتی ہو۔۔۔ اچھے سے جانتی ہوں کل اس کے زخم کو تم نے ہی خراب کیا ہے۔۔۔ بھول ہے تمہاری کہ تمہیں تمہارے ناپاک ارادوں میں کامیاب ہونے دوں گی۔۔۔"

انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتیں وہ مکیرم کے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھیں۔۔

اسحاق صاحب بھی اپنے کمرے میں جا چکے تھے۔۔

"دیکھ لیا ہے آپ نے۔۔۔اب بھی آپ چاہتی ہیں میں ان لوگوں کی چاکری کروں۔۔۔جو ہر وقت میرے کردار پر کیچڑ اچھالنے کو تیار رہتے ہیں۔۔۔"

آبدار نے زخمی نگاہوں سے ماں کی جانب دیکھتے ان کی گرفت سے اپنا بازو نکالا تھا۔۔۔

جو اسے تھامے مزید کچھ بھی بولنے سے روک گئی تھیں۔۔

"خاموش رہو خدا کے لیے۔۔۔ چلو میرے ساتھ۔۔۔"

عالیہ بیگم اس کا ہاتھ پکڑے اسے اس کے کمرے میں لے آئی تھیں۔۔

تانیہ بھی یہ ہنگامہ سن کر وہاں آچکی تھی۔۔۔

"مہربانو کبھی بھی نہیں چاہتی کہ تم اور مکیرم ایک ساتھ خوش رہو۔۔اب تو تم نے اسے خود موقع دے دیا ہے۔۔دیکھنا اب وہ مکیرم کے دل میں تمہارے خلاف مزید زہر بھر دے گی۔۔سچ نہیں بتائے گی مکیرم کو کہ اس نے خود تمہیں کمرے میں نہیں جانے دیا۔۔۔"

عالیہ بیگم کی پریشانی مزید بڑھ چکی تھی۔۔۔

ان کی بیٹی ان کی بات سمجھنے کو تیار نہیں تھی اور مہربانو اپنی چال پر چال چلتی مہربانو کو مکیرم سے مزید دور کر رہی تھی۔۔۔ مکیرم کا

دل آبدار کی جانب سے مزید برا کر کے وہ اجالا کو اس کے قریب کرنا چاہتی تھی۔۔

"آپ کیوں نہیں سمجھ جاتیں کہ یہ دونوں ملے ہوئے ہیں۔۔۔ آپ کا داماد کوئی چھوٹا بچہ نہیں ہے۔۔ ایک کامیاب وکیل ہے۔۔۔ خود اپنی مرضی سے اپنی پھوپو کے ہاتھوں کٹھ پتلی بنا ہوا ہے۔۔۔"

آبدار کو ماں کی بات بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔۔

نجانے کیوں اس گھر کے لوگ اس شخص کی اتنی حمایت کرتے تھے۔۔ ان سب کے لیے وہ فرشتہ تھا۔۔۔

سب گناہوں سے پاک نیک اور پرہیز گار انسان۔۔جو کبھی غلط ہو ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔

"اگر ایسا ہوتا تو مکیرم کا سلوک تمہارے ساتھ بہت برا ہوتا۔۔۔ جیسا مہر بانو چاہتی تھی۔۔۔ تمہیں اس گھر کی نوکرانی بنا کر رکھنا۔۔۔ مگر مکیرم نے ایسا کچھ نہیں ہونے دیا۔۔۔پر اب تم جو کر رہی ہو۔۔۔ عنقریب مہر بانو اپنے ارادوں میں کامیاب ہو جائے گی۔۔پھر بیٹھی رہنا سر پکڑ کر۔۔"

عالیہ بیگم کو بیٹی پر بے پناہ غصہ تھا۔۔۔

یقیناََ اب مہر بانو نے جا کر اس کی خلاف بہت کچھ الٹا سیدھا کہا ہو گا

مکیرم کو۔۔۔

کہ وہ نہ رات کو اس کے پاس گئی اور نہ صبح۔۔۔

وہ سب وہاں سے جا چکی تھیں۔۔۔ آبدار اپنی بستر پر گم صُم سی

بیٹھی تھی۔۔۔

یہ ہو کیا رہا تھا اس کی زندگی میں۔۔۔ اس نے کیا سوچا تھا اور

زندگی اسے کس جانب لے کر جا رہی تھی۔۔۔

دوبارہ اس نے مکیرم کے کمرے میں جانے کی کوشش نہیں کی

تھی۔۔۔

مہر بانو نے اسے اس قدر بے رحمی سے تھپڑ مارا تھا کہ اس کا گال پوری طرح سے سرخ ہو چکا تھا۔۔۔

انگلیوں کے نشان بھی واضح تھے۔۔

" مکیرم بھائی کی طبیعت ابھی پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہوئی۔۔۔ مگر وہ سب کے منع کرنے کے باوجود اپنے کسی کیس کے سلسلے میں کورٹ چلے گئے ہیں۔۔۔ مہر بانو پھوپھو کا آرڈر ہے اب تم اپنے کمرے میں جا سکتی ہو۔۔۔ اجالا بھی ان کے ساتھ گئی ہے۔۔۔"

شام کے قریب تانیہ نے اسے آکر خبر دی تھی۔۔۔

آبدار کے نقوش غصے سے تن گئے تھے۔۔

"نہیں جانا مجھے اب وہاں۔۔۔میں مری نہیں جارہی اس کے پاس جانے کے لیے۔۔۔"

آبدار نے خفگی سے کہا تھا۔۔

" آبدار پٹو گی تم اب ماما کے ہاتھوں۔۔۔پاگل پن کی انتہا کر رہی ہو تم۔۔۔خدا کے لیے اپنی عقل کو ہاتھ مارو۔۔۔اگر زندہ رہنا چاہتی ہو۔۔۔پھوپھو اور بابا کی نفرت کی نذر نہیں ہونا چاہتی۔اور ماموں کو انصاف دلانا چاہتی ہو تو مکیرم بھائی سے بنا کر رکھو۔۔۔نقصان اٹھانے سے بچ جاؤ گی۔۔"

تانیہ کا دل چاہا تھا وہ اپنا سر دیوار پر دے مارے۔۔۔یہ لڑکی ان کی کوئی بات نہیں سمجھ رہی تھی۔۔۔

ماموں کی بات پر اس نے مڑ کر تانیہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

رومان ماموں کے لیے تو وہ بہت کچھ کرنا چاہتی تھی۔۔۔

وہ بنا کچھ بولے خاموشی سے وہاں سے اٹھ آئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رات نو بجے کا وقت تھا جب اسے مکیرم کی گاڑی کا ہارن سنائی دیا تھا۔۔

آبدار کچھ دیر پہلے ہی شاور لے کر نکلی تھی۔۔اس وقت بھی سیاہ لباس میں ملبوس تھی۔۔گیلے لانبے بالوں کو کمر پر بکھیر رکھا تھا۔۔اس کی آمد کے خیال سے وہ جلدی جلدی اپنے بال سہلانے لگی تھی۔

دس منٹ گزر چکے تھے مگر وہ ابھی بھی اندر نہیں آیا تھا۔۔یقیناً وہ اپنی چہیتی پھوپھو کے پاس ہی بیٹھا ہو گا اس وقت۔۔۔

اس خیال سے ہی اس کے چہرے کے زاویے بگڑے تھے۔۔بال سلجھا کر اس نے ڈرائیر اٹھانا چاہا تھا۔۔جب اسی لمحے دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی۔۔اس کے ہاتھ وہیں تھم گئے تھے۔۔۔

نگاہیں موڑ کر اس نے اندر داخل ہوتے مکیرم کی جانب دیکھا

تھا۔۔۔

بلیک پینٹ کے اوپر وائٹ شرٹ پہنے وہ سیاہ کوٹ کو اپنے بازو پر

رکھے ہوئے تھے۔۔اس کے چہرے سے کہیں سے بھی تکلیف یا

تھکن کا احساس نہیں تھا۔۔۔

"السلام وعلیکم۔۔۔"

اس کی جانب دیکھتے مکیرم نے سلام کیا تھا۔۔۔ آبدار نے حیرت

سے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اسے لگا تھا کل رات جو حرکت اس نے کی تھی۔۔۔یہ شخص اس پر شدید غصہ ہو گا۔۔۔ مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔

اس نے بہت ہی نارمل انداز میں سلام کیا تھا۔۔۔ آبدار اپنی جگہ شرمندہ سی ہوئی تھی۔۔

یہ شخص کل کس قدر تکلیف میں تھا۔۔اور اس نے پوچھنے تک کی زحمت نہیں کی تھی۔۔پوری رات اس نے تنہا کاٹی تھی۔۔۔اس وقت بھی وہ کوٹ اتارتا بیڈ پر جا بیٹھا تھا۔۔

مرر سے ابھرتے اس کے عکس کو دیکھتے آبدار کو اپنا دل دھڑکتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

وہ وجاہت کا شاہکار تھا۔ سنجیدگی میں وہ مزید مغرور اور پرکشش لگتا تھا۔۔۔

آبدار انگلیاں مڑورتی رخ اس کی جانب موڑ گئی تھی۔۔۔

"کیسی طبیعت ہے آپ کی۔۔۔؟؟"

اس کی جانب ایک نظر ڈالتے آبدار نے اپنی نگاہوں کا زاویہ بدل دیا تھا۔۔

وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

"شکر ہے خیال آگیا تمہیں۔۔۔"

اس نے ہلکے سے مسکراتے کہا تھا۔۔ آبدار کی نظریں پھر سے اس کے خوبرو نقوش پر بھٹکی تھیں۔۔

"آئم سوری وہ میں۔۔۔"

وہ انگلیاں مڑورتی نجانے کیوں اس وقت شرمندگی محسوس کررہی تھی۔۔

اس شخص نے بھی آج تک اس کے لیے کبھی رحمدلی نہیں دکھائی تھی۔۔ مگر وہ چاہ کر بھی اپنے اس احساس پر اختیار نہیں رکھ پارہی تھی۔۔

مکیرم نے قریب آن کھڑی ہوتی آبدار کی جانب دیکھا تھا۔جب اس کی نظر اس کے دائیں گال پر پڑی تھی۔۔

"تمہارے چہرے پر کیا ہوا ہے۔۔؟؟"

اس کے لہجے میں سرد مہری واضح ہوئی تھی۔۔وہ اپنی جگہ سے اٹھتا اس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔

"کچھ نہیں۔۔"

آبدار نے اس کی جانب سے رخ موڑتے اپنے گال کو چھپانا چاہا تھا۔۔وہ جانتی تھی اگر اس نے اس شخص کے سامنے بتا بھی دیا

کہ یہ حرکت کس نے اور کیوں کی ہے تو وہ یقین نہیں کرے گا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اس سے دور جاتی جب مکیرم نے اس کی کلائی اپنی گرفت میں لیتے اسے ایک جھٹکے سے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔
وہ سیدھی اس کے سینے سے آن ٹکرائی تھی۔۔۔

آبدار نے دور ہونے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر مکیرم نے ایسا ہونے نہیں دیا تھا۔۔۔

اس کی کمر میں اپنا بازو مضبوطی سے حمائل کرتا وہ اسے اپنے بے انتہا قریب کر چکا تھا۔۔

اس کی گرم سانسیں آبدار کے چہرے سے ٹکرانے لگی تھی۔۔

اس کی اس قدر قربت پر آبدار کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔دل بہت زور سے دھڑکنے لگا تھا۔

"تم پر ہاتھ کس نے اٹھایا ہے۔۔۔؟؟"

اس کی ٹھوڑی کو اپنی گرفت میں لیتا وہ اس کا چہرا اپنے مزید قریب کر گیا تھا۔۔اس کی سانسیں آبدار کی سانسوں سے الجھنے لگی تھیں۔۔

"یہ پہلی بار نہیں ہوا۔۔۔"

آبدار کو اس کا یہ فکر مندانہ انداز غصہ دلا گیا تھا۔۔ آج تک وہ بھی تو اسے سب کے سامنے ایسے ہی رسوا کرتا آیا تھا۔۔

اب کیوں اتنی فکر ہو رہی تھی۔۔

"میں ابھی کی بات کر رہا ہوں۔۔ پہلے کی نہیں۔۔"

یہ لڑکی کبھی سیدھی طرح سے جواب دے ہی نہیں سکتی تھی۔۔

مکیرم کی نگاہیں اس کے سوجے ہوئے گال پر تھیں۔۔۔ جس پر انگلیوں کے نشان واضح طور پر نظر آ رہے تھے۔۔۔

اس کی کنپٹی کی رگیں تن گئی تھیں۔۔

اس نے ہاتھ کی پشت سے آبدار کے گال کو چھوا تھا۔ آبدار کسمساتی اس کی بانہوں میں سمٹ گئی تھی۔۔

"آپ کی چہیتی پھوپو نے ہاتھ اٹھایا ہے مجھ پر۔۔۔ صبح اس کمرے میں نہیں آنے دیا مجھے۔۔ ان کا کہنا تھا اجالا آپ کے پاس ہے۔۔ وہ خیال رکھ سکتی ہے آپ کا۔

آپ کو میری کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ اور نہ مجھے آپ کے پاس جانا چاہیے۔۔۔"

یہ بات کرتے اس کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ اس بات سے اتنی دلبرداشتہ کیوں ہوئی تھی۔۔

مکیرم کتنے ہی لمحے ان جھیل سی گہری ساحرانہ آنکھوں سے اپنی نگاہیں نہیں ہٹا پایا تھا۔۔

اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال بن گیا تھا۔اسے بے پناہ غصہ آیا تھا اس وقت۔۔

وہ اچھے سے جانتا تھا کہ اس معاملے کو اسے کیسے ہینڈل کرنا تھا۔۔

"اب تو آپ کو بھی خوشی ہو رہی ہو گی۔ اچھا کیا پھوپو نے میرے ساتھ۔۔ ہے نا۔۔۔؟؟'

اس کی جانب دیکھتی وہ نم آنکھوں کے ساتھ طنزیہ انداز میں مسکرائی تھی۔۔۔

مکیرم کی آنکھوں میں سرخی بڑھ گئی تھی۔۔۔

"یہ سچ ہے کہ تمہارے کارناموں کی وجہ سے تم کبھی میرے دل میں اپنی جگہ نہیں بنا پائی۔۔ مگر تم بیوی ہو میری۔۔۔ میری زمہ داری۔۔۔ تمہارے ساتھ اب میری طرف سے کوئی ناانصافی نہیں ہو گی۔۔۔"

وہ اس کے حسین نقوش کو بغور دیکھتا آبدار کے دل کو منجمند کر گیا تھا۔۔وہ کتنے ہی لمحے اسے تکے گئی تھی۔۔۔

ایک عورت کے لیے یہ احساس بہت جان لیوا تھا کہ وہ اپنے شوہر کے لیے ان چاہی تھی۔۔اور وہ صرف اسے ایک سمجھوتے کے تحت اپنی زندگی بسر کر رہا تھا۔۔۔

آبدار نے پلکیں جھپکتے اپنی نمی کو باہر آنے سے روکا تھا۔۔

"ناانصافی تو بہت ہو رہی ہے۔۔۔جس کے لیے میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔مجھے اپنی مرضی سے زندگی گزارنے کا پورا حق حاصل ہے۔۔جو چھین رکھا ہے آپ نے مجھ سے۔۔"

آبدار نے اپنے دل کی بے چینی کو چھپاتے اس شخص کو احساس دلایا تھا کہ وہ جتنا اچھا بننے کی کوشش کر رہا تھا وہ اتنا بالکل بھی نہیں تھا۔

اس پر اب تک سارے ظلم اسی نے ہی ڈھائے تھے۔۔

اس نے اپنے گرد سے مکیرم کا حصار توڑنا چاہا تھا۔۔۔جب وہ اسے اپنے مزید قریب کر گیا تھا۔۔

اس کی سانسیں آبدار کی سانسوں میں الجھنے لگی تھیں۔۔۔

"کیا چاہتی ہو تم۔۔۔؟؟"

مکیرم کا ہاتھ مسلسل اس کے گال کو سہلا رہا تھا۔۔۔

"جس پروفیشن کے لیے اتنی محنت کی ہے اسے جوائن کرنا چاہتی ہوں۔۔۔"

آبدار نے امید بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"میرے خلاف کیس لڑنا چاہتی ہو۔۔۔"

زیرلب مسکراتے طنز کیا تھا۔۔اس شخص کی مسکراہٹ بے پناہ دلفریب تھی۔۔

آبدار کچھ دیر کے لیے اپنی نگاہیں کا زاویہ نہیں بدل پائی تھی۔۔

اس کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔۔اس شخص کی سحر انگیز مہک نے اس کے حواسوں کو پوری طرح سے جکڑ لیا تھا۔وہ اس کی آنکھوں میں نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

مگر وہ بار بار اس کا چہرا تھام کو اس کی آنکھوں میں اپنی مقناطیسی نگاہیں گاڑھتا اس کو پوری طرح سے بے بس کر رہا تھا۔۔

"نہیں اپنے ماموں کے حق میں۔۔۔"

آبدار بے خوفی سے بولی تھی۔۔ مکیرم کی نگاہوں کی سرد مہری بڑھی تھی۔۔۔

"وہ مجرم ہے۔۔ کبھی سلاخوں کے پیچھے سے نہیں نکل سکتا۔۔"

مکیرم نے اسے ایک جھٹکے سے اپنی گرفت سے جدا کیا تھا۔۔

آبدار لڑکھڑا سی گئی تھی۔۔

"انہیں اپنی بے گناہی ثابت کرنے کا ایک موقع تو ملنا چاہیے نا۔۔ آپ اتنے پاورفل ہیں۔اگر وہ واقعی مجرم ہوئے تو میں بھی انہیں وہاں سے نکلنے نہیں گی۔خود ان کو سزا دلواؤں گی۔۔۔"

آبدار پھر سے اس کے راستے میں آئی تھی۔۔

"فضول کی بحث مت کرو۔۔۔"

وہ اپنی واچ اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتا اسے تنبیہی نگاہوں سے گھور گیا تھا۔۔۔

"ڈرتے ہیں آپ۔۔۔سیدھی طرح سے بولیں آپ کی پھوپو ایسا

کرنے نہیں دیں گی آپ کو کبھی۔۔۔دنیا والوں کے سامنے تو بہت

بڑے وکیل بنے پھرتے ہیں۔۔۔ان سب کو بھی پتا چلانے چاہیے

کہ آپ اپنی پھوپھو کی کٹ پتلی سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔۔۔"

آبدار اس کے اجازت نہ دینے پر غصے سے چیختے ہوئے بولی تھی۔

مکیرم میر عالم ہو ایسے لہجوں کی عادت ہر گز نہیں تھی۔۔۔وہ

واپس پلٹا تھا اور اس کی کمر میں بازو حمائل کرتا اس کو اپنے قریب

تر کرتا اس کے گستاخ لبوں پر قابض ہوا تھا۔۔

آبدار اس افتاد کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔وہ اس کی گرفت میں کانپ اٹھی تھی۔۔

جس کی لمس میں شدت پسندی کے ساتھ ساتھ غصے بھی واضح تھا۔۔

آبدار کو اپنے لبوں پر جلن کا احساس ہوا تھا۔۔۔سانسیں تھمنے لگی تھیں۔۔۔

وہ ہولے ہولے لرز رہی تھی۔۔۔اس نے مکیرم کی شرٹ کو مٹھیوں میں سختی سے جکڑ لیا تھا۔۔۔

جو اس کی غیر ہوتی حالت دیکھ اس کی سانسوں کو آزادی بخشتا اب اس کے گال کو لبوں سے چھوتا آبدار کا دل بہت زور سے دھڑکا گیا تھا۔۔۔

"میں تمہیں تمہاری زندگی اپنی مرضی سے جینے کی اجازت دیتا ہوں۔۔ تم جو کرنا چاہتی ہو کر سکتی ہو۔۔۔ لیکن یاد رکھنا اگر تمہاری وجہ سے میری عزت پر حرف آیا تو میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا۔۔۔ تم نے اب تک میرا غصہ میری نفرت دیکھی ہی نہیں ہے۔۔

مجھے تم روحیل مرزا کے ساتھ کبھی نظر نہ آؤ۔۔۔اگر میں نے تمہیں اس کے ساتھ دیکھ لیا تو بہت برا پیش آؤں گا۔۔۔تم محبت نہیں ہو میری۔۔۔تمہاری کوئی بھی خطا معاف نہیں ہو گی۔۔"

اس کی گردن پر اپنے دہکتے لب رکھتا وہ گھمبیر سرگوشیانہ لہجے میں بولتا آبدار کی سانسوں کی رفتار بڑھا گیا تھا۔۔۔وہ آنکھیں میچے اسکے الفاظ سن رہی تھی۔۔۔

یہ شخص اس پر اعتبار نہیں کرتا تھا۔۔۔اسے اتنی غلط لڑکی سمجھتا تھا۔۔۔اسے اب بھی لگتا تھا کہ وہ روحیل میں انوالو ہے۔۔۔جبکہ وہ اپنا آپ پوری طرح سے اس ستمگر کے حوالے کر چکی تھی۔۔۔

آبدار کی آنکھوں کی نمی بڑھنے لگی تھی۔۔۔ایک آنسو لڑھک کر اس کے گال پر آن ٹھہرا تھا۔۔۔

آج سے پہلے اس شخص نے اس کے بارے میں جو بھی کہا تھا اسے فرق نہیں پڑا تھا۔۔ مگر آج اسے تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔

اس اپنی اس کیفیت پر غصہ آ رہا تھا۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ اسے اس ستمگر اور بے رحم انسان کی کسی بھی بات سے کوئی فرق پڑے۔۔۔

"اگر میرے ماموں بے گناہ ثابت ہو گئے تو ان کے ساتھ ساتھ میری بھی یہ سزا ختم ہو جائے گی۔۔"

آبدار کو اس کے لبوں کا دہکتا لمس اپنی شہہ رگ پر محسوس ہوا

تھا۔۔۔جو اس کے کہے الفاظ پر مزید شدت اختیار کر گیا تھا۔۔۔

آبدار کے لبوں سے بے ساختہ سسکی نکلی تھی۔وہ اس شخص پر

ثابت کرنا چاہتی تھی کہ جیسے اس کے نزدیک آبدار کی کوئی اہمیت

نہیں تھی۔۔ویسے بھی آبدار بھی اس سے چھٹکارا ہی پانا چاہتی

تھی۔۔

"منظور ہے۔۔۔"

اس کی گردن پر اپنے لمس کا گہرا نشان چھوڑتا وہ اس کے الفاظ کی

بھڑاس اپنے انداز میں نکال گیا تھا۔۔۔۔

آبدار کو اندازہ نہیں تھا کہ وہ اتنی جلدی اور اتنی آسانی سے مان جائے گا۔۔

اس کے کپکپاتے وجود پر ایک گہری نگاہ ڈالتا اسے اپنی گرفت سے آزاد کر گیا تھا۔۔۔

مہزالہ نے لرزتی نگاہوں سے اس کی چوڑی پشت کو گھورا تھا۔۔۔جو اب واش روم میں بند ہو چکا تھا۔۔۔

اس شخص کے انداز سے ایک عجیب سی بے کلی پورے وجود میں سرایت کر گئی تھی۔۔

اس شخص کے نزدیک اس کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔۔

اس نے مرر کے سامنے آن کھڑے ہوتے اپنا حلیہ دیکھا تھا۔۔

سیاہ رنگ کے سادہ سے لباس میں ملبوس وہ کہیں سے بھی ایک مہینے

کی دلہن معلوم نہیں ہورہی تھی۔

اس نے پچھلے ایک ہفتے سے ایسے ہی لباس پہنے تھے۔۔ہار سنگار

کے نام پر بھی کچھ نہیں کیا تھا۔۔

آج تک اس کی پھوپو نے اس شخص کے دماغ میں اس کے خلاف

زہر ہی بھرا تھا۔۔وہ کیسے اس کی جانب متوجہ ہوتا۔۔

جواب تک یہی سمجھ رہا تھا کہ وہ روحیل سے محبت کرتی ہے۔۔۔

جبکہ ایسا کچھ نہیں تھا۔۔

اسے مکیرم کے الفاظ بہت عجیب سے احساسات سے دوچار کر رہے تھے۔۔

ایک ضد سے جاگ گئی تھی اس کے اندر۔۔۔اس شخص کی آنکھوں میں اپنے لیے پسندیدگی اور چاہت دیکھنے کی۔۔۔

مہربانو نے صبح اس کے ساتھ جو کیا تھا وہ بھولی نہیں تھی۔۔بہت زعم تھا انہیں بھی اپنے بھتیجے پر۔۔۔

آج پہلی بار اس کے اندر خواہش جاگی تھی۔۔۔اس شخص کو ہر ایک سے چھین لینے کی۔۔

اس کے باپ نے ہمیشہ ان دونوں بہنوں پر مکیرم کو ترجیح دی تھی۔۔۔

اس کے تایا کو مکیرم کے سوا کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا۔۔۔وہ ان کا دائیاں بازو تھا۔۔۔وہ سیاست میں انوالو نہیں تھا۔۔پھر بھی احتشام عالم کوئی بھی فیصلہ اس کے بغیر نہیں کرتے تھے۔

یہ سب اس کے گناہگار تھے۔۔۔

اگر وہ اپنے ارادوں میں کامیاب ہو جاتی تو کتنا اچھا موقع تھا ایک ساتھ سب کو سزا دینے کا۔۔

مرر پر نظر آتے اپنے عکس پر ایک گہری نگاہ ڈالتے اس کے چہرے پر کمینگی خوشی آن ٹھہری تھی۔۔۔

"محبت تو مجھے بھی تم سے نہیں ہے مکیرم میر عالم۔۔۔ مگر اب تک میری زندگی کو تم نے جتنا بے سکون رکھا ہے۔۔ اب وہی سب برداشت کرنے کی باری تم سب کی ہے۔۔۔ میرے ماموں کے ساتھ بہت ناانصافی کی گئی۔۔ میری ماں اتنے سالوں سے اپنے گھر والوں سے نہیں مل پائی۔۔۔

اس تڑپ کا حساب تم سب دو گے۔۔۔"

آبدار کو اپنا خواب پورا کرنے کی اجازت مل چکی تھی۔۔۔ اتنی آسانی سے یہ بات ماننے کے پیچھے اس شخص کا کیا مقصد تھا وہ نہیں جانتی تھی۔۔

مگر اتنا تو ضرور جانتی تھی کہ وہ اس کا ہمدرد نہیں تھا۔۔۔

نہ آبدار اس شخص کو اپنا ہمدرد بنانا چاہتی تھی۔۔۔

اسے اب کہیں نا کہیں اپنے ماں اور بہن کی نصیحتیں سمجھ آنے لگی تھیں۔۔۔ جنہیں وہ اب اپنے انداز میں عمل میں لانے والی تھی۔۔۔

انہیں سوچوں میں گم وہ باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ جہاں سامنے ہی لاؤنج میں اسے مہر بانو بیٹھی دکھائی دی تھی۔۔۔

"آبدار مکیرم کے دوست کی شادی ہے۔۔۔ ہم سب انوائیٹڈ ہیں۔۔۔ تم بھی ساتھ چلو گی۔۔"

مہر بانو نے وہاں بیٹھے احتشام عالم اور اسحاق صاحب کی موجودگی میں اسے کہا تھا۔۔۔

وہ جانتی تھیں کہ آبدار کا صبح سے موڈ جس قدر خراب تھا۔۔۔ وہ انکار کرے گی اور یہاں سب کے سامنے اس کی بے عزتی ہو گی۔۔۔

"جی پھوپھو میں ضرور چلوں گی۔۔۔"

آبدار نے مسکرا کو جواب دیا تھا۔۔۔

جس پر مہربانو کے ساتھ ساتھ باقی سب تو چونکے ہی تھے۔۔۔ اخبار پر نظریں گاڑھے احتشام صاحب نے بھی حیرت بھرے انداز میں نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"اس حلیے میں نہیں جانا۔۔۔ ہمیں دوسرے شہر جانا ہے۔۔ اپنی بے عزتی برداشت نہیں کریں گے ہم وہاں جا کر۔۔۔"

مہربانو نے پھر سے اس کو چھیڑنے کی کوشش کی تھی۔۔

تانیہ اور عالیہ بیگم تو اس کے لبوں پر بکھری مسکراہٹ کو ہی دیکھ رہی تھیں۔۔۔ اسکی مسکراہٹ بہت خوبصورت تھی۔۔۔

جو بمشکل کبھی ایک دو بار ہی دیکھی ہو گی انہوں نے۔۔۔ مگر ابھی وہ مسکراہٹ اس کے لبوں سے جدا ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔

"اس کی طبیعت تو ٹھیک ہے۔۔ ہو کیا گیا ہے اسے۔۔؟؟"

امبر نے تانیہ کے کان میں سرگوشی کرتے کہا تھا۔۔۔ جس کا اپنا سکتہ نہیں ٹوٹ رہا تھا۔۔۔

"اتنی جلدی سیدھی ہونے والی تو نہیں ہے۔۔۔ضرور اس کے دماغ میں کچھ چل رہا ہے۔۔"

تانیہ بھی اپنی بہن کی عادتوں سے بہت اچھی طرح واقف تھی۔۔

"آپ کو شکایت کا موقع نہیں ملے گا پھوپھو جان۔۔۔پریشان نہ ہوں آپ۔۔۔"

اپنی بات کہتی وہ کچن کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔جبکہ مہربانو نے ہونقوں کی طرح اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ اپنی بھتیجی کی رگ رگ سے واقف تھیں۔۔۔ان کی اتنی فرمانبردار تو وہ کبھی بھی نہیں تھی۔۔۔

آبدار کچن کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔جب کچھ دیر بعد مکیرم فریش ہو کر نیچے آتا دکھائی دیا تھا۔۔

اسے دیکھ کر مہربانو سمیت گھر کے سبھی لوگوں کے چہروں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔وہ سب کو ہی بہت زیادہ عزیز تھا۔۔۔

اس نے باآواز بلند سب کو سلام کیا تھا۔۔مہربانو کو لگا تھا وہ ان کے پاس آن بیٹھے گا۔۔۔مگر وہ انہیں بھی سب کی طرح سلام کرتا خالی پڑے صوفے پر براجمان ہوا تھا۔۔

اس کی کنپٹی کی رگیں ابھری ہوئی تھیں۔۔۔پیشانی پر بھی شکنوں کا جال نمایاں تھا۔۔۔

"مجھے بات کرنی ہے آپ سب سے۔۔۔"

اس جگ اسی سنجیدگی اور سرد لہجے میں سب کو مخاطب کیا تھا۔۔۔

مہربانو کی نگاہیں اسی پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔

"آبدار پر ہاتھ کس نے اٹھایا ہے۔۔۔؟؟"

اس کے چہرے کے تاثرات نہایت بگڑے ہوئے تھے۔۔۔عالیہ بیگم نے حیرت سے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

تانیہ کے چہرے پر بھی خوشی بھرے تاثرات ابھرے تھے۔۔۔

کیا وہ اس کی بہن کے حق میں بولنے والا تھا۔۔۔ یہ پہلا تھپڑ نہیں تھا۔۔۔ آج سے پہلے نجانے کتنی بار اسے ایسے ہی ذلیل اور رسوا کیا جاتا رہا تھا۔۔۔ وہ بھی سب گھر والوں کے سامنے۔۔۔

" مکیرم تم نہیں جانتے وہ کتنی بدلحاظ اور بدتمیز لڑکی ہے۔۔۔ بات سنتی ہی نہیں ہے۔۔ اور اتنے برے لہجے میں جواب دیتی ہے۔۔ اسے تمیز سیکھانے کے لیے۔۔۔۔ مجھے یہ کرنا پڑا۔۔۔ میں نہ کرتی تو اسحاق بھائی کا ہاتھ اس پر اٹھ جانا تھا۔۔۔۔ "

مہر بانو نے اس کے سرد ترین تاثرات دیکھتے جلدی سے وضاحت پیش کی تھی۔۔

"پھوپو میں یہ بات پہلے بھی کر چکا ہوں اور ابھی پھر سے دوہرانے لگا ہوں۔۔۔ آپ بھی اچھی طرح سے جانتی ہیں کہ مجھے بات دوہرانا سخت ناپسند ہے۔۔۔ آبدار اب میری بیوی میری زمہ داری ہے۔۔۔

اسے تمیز سیکھانا اور اس کی بدلحاظی ختم کرنا میری زمہ داری ہے۔۔ میں اچھے سے دیکھ لوں گا کہ مجھے کیا کرنا ہے اور اسے کیسے ٹریٹ کرنا ہے۔۔ آپ میں سے کسی کو بھی اجازت نہیں دیتا میں اس

بات کی کہ آپ لوگ میری بیوی پر ہاتھ اٹھائیں یا اسے کسی بھی بات سے ٹوکیں۔۔

یہ سب کرنے اور کہنے کے لیے میں موجود ہوں ابھی۔۔۔"

دوٹوک لہجے میں بولتا وہ وہاں سب کو خاموش کروا گیا تھا۔۔۔اس کی تنبیہی نگاہیں گھر کے سبھی افراد پر تھیں۔۔۔

ایسا سٹینڈ آج تک اس گھر کے کسی بھی مرد نے اپنی بیوی کے لیے نہیں لیا تھا۔۔۔شہباز تانیہ سے بہت محبت کرتا تھا مگر کبھی بھی اسے مہربانو یا گھر کے بڑے کے سخت فیصلوں اور ان کے اعتاب سے کہیں بچا پایا تھا۔۔۔

رامین نے بھی احمد کو گھورا تھا۔۔۔ اور اپنے کزن سے کچھ سیکھنے کا مشورہ دیا تھا۔۔۔

وہ اس گھر میں ویسے تو بہت خوش تھی۔۔ مگر مہربانو کا ہر وقت ہر کام سے بے جا ٹوکنا اور اپنا حکم صادر کرنا اسے سخت ناگوار گزرتا تھا۔۔۔ احمد نے اسے پہلے دن ہی بتا دیا تھا کہ اس گھر میں مہربانو پھوپو کی ہر بات ماننا اس پر فرض تھا۔

جواب رامین کو بھی بہت مشکل لگ رہا تھا۔ اس نے داد دی تھی اس گھر کی عورتوں اور خاص کر آبدار کو۔۔۔ جو اتنے وقت سے سب برداشت کر رہی تھی۔۔۔

مہر بانو نے حیرت اور بے یقینی سے مکیرم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ سب گھر والوں کے سامنے اسے ٹوک رہا تھا۔۔۔ اور اپنی اس بگڑی ہوئی بیوی کی سائیڈ لے رہا تھا۔۔

بہت مشکل سے وہ خود پر ضبط کرتے وہیں بیٹھی رہی تھیں۔۔۔ یہ کیا ہو گیا تھا۔۔

وہ اسی خاطر اس لڑکی کو مکیرم سے دور رکھتی تھیں۔۔۔ وہ نہیں چاہتی تھیں کہ اس لڑکی کے حسن کو جادو چل جائے۔۔۔ پر اب انہیں لگ رہا تھا رخصتی کا فیصلہ کر کے انہوں نے بہت غلط کیا تھا۔۔۔

عالیہ بیگم کے دل سے اس وقت مکیرم کے لیے ڈھیروں دعائیں نکلی تھیں۔۔

اب بس ان کی یہی دعا تھی کہ اللہ ان کی بیٹی کو بھی ہدایت دے اور وہ اپنے اس بہترین شوہر کی قدر کرے۔۔۔

"آبدار مکیرم بھائی بہت اچھے ہیں۔۔۔ تمہاری سوچ کے بالکل برعکس۔۔ دیکھو انہوں نے کیسے تمہارا اسٹینڈ لیا ہے۔۔۔"

تانیہ تو مکیرم کی فین ہو چکی تھی۔۔ جبکہ آبدار ابھی تک اس بات پر یقین نہیں کر پا رہی تھی کہ وہ شخص اپنی چہیتی پھوپو کے سامنے اس کے حق میں بولا تھا۔۔۔

وہ دونوں تو دشمن تھے۔۔۔پھر یہ خیر خواہی کیسی تھی۔۔۔

"اس کے پیچھے بھی اس کا مقصد ہے۔۔۔مجھے اپنے سامنے بے بس کرنے کے لیے وہ کسی بھی حد تک جائے گا۔۔۔"

آبدار بے چینی کے عالم میں بولی تھی۔۔اس کے دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگی تھیں۔۔

"مجھے کیوں لگتا ہے مکیرم بھائی تمہیں اپنے آگے بے بس کرنے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔۔۔ان کے نام پر تمہارا لال پیلا ہو جانا۔۔بار بار لبوں پر زبان پھیر کر اپنی گھبراہٹ کو کم کرنا۔۔۔بہن مکیرم میر عالم کچا کھلاڑی نہیں ہے۔۔

اگر اس نے کچھ کرنے کی ٹھان لی ہے تو ضرور کرے گا۔۔۔"

تانیہ نے اس کے دلفریب روپ پر چوٹ کرتے کہا تھا۔۔یہ بات تو سب نے ہی نوٹ کی تھی کہ اس ایک شخص کا نام لینے پر آبدار کے چہرے کی رنگت بدل جاتی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

مکیرم کی جانب سے اجازت ملتے ہی وہ اپنی لاء کی پریکٹس شروع کر چکی تھی۔۔۔اپنے بیڈ روم کے ایک حصے میں اس نے چھپا چھپا کر رکھی اپنی ساری بکس نکال کر ٹیبل پر سجادی تھیں۔۔

اس کے چہرے کی رونق بڑھ گئی تھی۔۔۔آنکھوں میں پھر سے خواب آن ٹھہرے تھے۔۔

اس کا خواب پورا ہونے والا تھا۔۔۔وہ ایڈوکیٹ کے لیے اپنا امتحان پاس کر چکی تھی۔۔۔اسے بس اب اپنا پہلا کیس لڑنا تھا۔۔۔ اس کی خواب کو اس مقام پر توڑنے کی کوشش کی گئی تھی۔۔۔ جب وہ منزل کے بے انتہا قریب پہنچ چکی تھی۔۔

"ہائے آبدار کیسی ہو؟؟"

وہ اپنی فرینڈ کے فادر بیرسٹر سلطان کے انڈر کام کر رہی تھی۔۔۔۔جو بہت ہی زہین اور نرم خو انسان تھے۔۔

اس وہ بالکل اپنی بیٹیوں کی طرح پیار کرتے تھے۔۔۔ایک ایک بات سے بہت اچھے سے سمجھاتے تھے۔۔۔

آبدار کو ہمیشہ سے ان کے ساتھ ہی کام کرنا تھا۔۔

جبکہ وہاں آئے باقی تمام نئے لوگ اس کے اپنے شوہر مکیرم میر عالم کے ساتھ کام کرنے کا خواب دیکھ کر آتے تھے۔۔

اس کا شمار بہت ہی قابل وکیلوں میں ہوتا تھا۔۔۔وہ ابھی تک کوئی کیس نہیں ہارا تھا۔۔۔

اس کے سینئرز بھی اکثر اس کے مخالف کیس لڑنے سے پہلے سوچتے ضرور تھے۔۔۔

آبدار کی دوست مہوش بھی اسی کے انڈر کام کر رہی تھی۔۔اور حیران تھی کہ وہ اپنے اتنے قابل شوہر کو چھوڑ کر کسی اور کے پاس پریکٹس کیوں کر رہی تھی۔۔۔

"ٹھیک کہتے ہیں۔۔گھر کی مرغی دال برابر۔۔۔ مکیرم سر کے ساتھ کام کرنے کے لیے سب لوگ ترس رہے ہیں۔۔اور ایک تم ہو جو ان کے ساتھ کام نہیں کرنا چاہتی۔۔"

مہوش اس کے ساتھ کیفے میں بیٹھی تھی اور اس کی اس بے وقوفی پر اسے ٹوکے بغیر نہیں رہ سکی تھی۔۔۔

"اسے میں اپنی زندگی میں برداشت کر رہی ہوں۔۔ کیا یہ کم

ہے۔۔؟؟"

جوس کا گلاس لبوں سے لگاتے اس نے ناک چڑھا کر کہا تھا۔۔

"تم سے بڑا ناشکرا انسان میں نے کبھی نہیں دیکھا۔۔ اتنا شاندار

بندہ ملا ہے تمہیں۔۔ تمہیں تو روز شکرانے کے نوافل ادا کرنے

چاہئیں۔۔ مجھے لگتا ہے تم نے غور نہیں کیا یہاں لڑکیوں پر۔۔

کیسے مکیرم سر کو دیکھ کر ٹھنڈی آہیں بھرتی ہیں۔۔ اور وہ اجالا

میڈم۔۔۔ وہ تو ایسے ہر وقت سر کے ساتھ چپکی رہتی ہیں۔۔

جیسے ان کی آکسیجن ہی مکیرم سر ہوں۔۔"

مہوش نے ناک سکیڑتے کہا تھا۔۔۔

اس کی بات پر آبدار نے بھی پہلو بدلا تھا۔۔۔بظاہر اس کا یہی کہنا تھا کہ اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔

مگر اندر کہیں غصے کی شدید لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔

وہ مہوش کو ضروری کام کا کہتی وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔ مکیرم کا آفس بھی یہاں قریب ہی تھا۔۔۔

دور کھڑے آبدار نے اس کے آفس کی جانب دیکھا تھا۔۔جس میں داخل ہوتی اجالا کو دیکھ اس نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔

"یہ اچھا مکیرم میر عالم۔۔۔سب گھر والوں کے سامنے اچھے شوہر بننے کا ناٹک کر رہے ہو۔۔اور ابھی یہاں کیسے اس اجالا کے ساتھ وقت گزاری کر رہے ہو۔۔۔میر اروحیل سے بات بھی کرنا پسند نہیں ہے تمہیں۔۔خود چاہے جس کے ساتھ مرضی پھرو۔۔"

آبدار کے غصے کی شدت بڑھنے لگی تھی۔اسے نجانے کیا ہوا تھا کہ وہ بناسوچے سمجھے اس کے آفس کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔جہاں باہر کھڑے پین نے اسے دیکھ کر اندر اطلاع دینی چاہی تھی۔

مگر آبدار اسے موقع دیئے بغیر بنا ناک کیے دروازہ کھول گئی تھی۔۔

سامنے کا منظر اسے مزید غصہ دلا گیا تھا۔۔۔

مکیرم اپنی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔۔ جبکہ اجالا اس کی قریب جھکی مکیرم کے سامنے کھلی فائل پر نگاہیں گاڑھے اسے کچھ بتا رہی تھی۔۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر دونوں نے ہی مڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"ارے آبدار۔۔۔ کیسی ہو۔۔۔؟؟"

اسے وہاں دیکھ اندر سے بدمزا ہونے کے باوجود اجالا نے لبوں پر مسکراہٹ سجائے اسے مخاطب کیا تھا۔ ایسا کرنے کو اسے مہربانو نے ہی کہا تھا۔۔۔ اسے مکیرم کے سامنے آبدار کے ساتھ مہذب ہی رہنا تھا۔۔

"مجھے گھر جانا ہے۔۔۔ڈرائیور کو بلوادیں۔۔۔"

اس کو نظر انداز کرتے آبدار نے مکیرم کو مخاطب کیا تھا۔۔۔اجالا کو اس لڑکی کی یہ بے وقوفی اچھی لگی تھی۔۔

وہ چاہتی تھی جتنا ہو سکے مکیرم کے سامنے آبدار کا برا روپ آئے۔۔۔

"تم بیٹھو یہاں۔۔میں بھی کچھ دیر تک گھر کے لیے نکل رہا ہوں۔۔۔"

مکیرم نے اس کی زرد پڑتی رنگت پر نگاہیں گاڑھے کا تھا۔۔

"میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔مجھے ابھی گھر جانا ہے۔۔"

آبدار ضدی لہجے میں بولی تھی۔۔۔اجالا کی آنکھوں میں مسکراہٹ بکھری تھی۔۔

اسے لگا تھا ابھی مکیرم کے ہاتھوں یہ لڑکی اپنی بے عزتی کروائے گی۔۔

مگر اگلے ہی پل اجالا مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی تھی جب مکیرم فائل بند کرتا اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔

"کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔؟؟"

اس کے قریب جاتے مکیرم نے اس کا بازو تھام کر اسے اپنے قریب کیا تھا۔۔۔

اجالا کے سامنے اس شخص کی ایسی استحقاق بھری حرکت پر آبدار کی رنگت شرم سے سرخ ہوئی تھی۔۔

اجالا وہیں کھڑی لب بھینچے یہ منظر دیکھ رہی تھی۔۔۔ مکیرم میر عالم درپردہ اس پر اپنی بیوی کی اہمیت واضح کر گیا تھا۔۔۔

"کک کچھ نہیں۔۔ چکر آرہے تھے بس۔۔۔ گھر جا کر ریسٹ کرنا ہے۔۔۔"

یہ شخص جب بھی اپنی پوری توجہ اس پر مبذول کرتا تھا۔۔۔وہ ایسے ہی سٹپٹا جاتی تھی۔۔۔

مگر اس وقت اجالا کی پھیکی پڑتی رنگت دیکھ بھی اسے بہت مزا آرہا تھا۔۔اب تک اس لڑکی نے اسے مکیرم کے حوالے سے بہت تنگ کیا تھا۔۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ مکیرم کے نکاح میں تھی۔ اس کو شوہر پر ڈورے ڈالنے کی ہر ممکن کوشش کی تھی۔۔

آبدار کو اس پل نجانے کیا ہوا تھا کہ مکیرم کے سینے پر اپنی ہتھیلی جماتے وہ نامحسوس طریقے سے مکیرم کے مزید قریب ہو آئی تھی۔۔۔ جو دیکھ اجالا اندر تک جل اٹھی تھی۔۔

"اجالا میں اس کیس پر تم سے بعد میں بات کروں گا۔ ابھی تم جاؤ اور اپنے کیس پر کام کرو۔۔"

مکیرم کی نظریں اس پل آبدار کے چہرے پر سجی ہوئی تھیں۔

اجالا جیسے ہی باہر نکلی آبدار نے بھی اس سے دور ہونا چاہا تھا۔۔۔ مگر مکیرم نے اسکی کمر میں بازو حمائل کرتے اسے اپنے سے قریب تر کر لیا تھا۔۔۔

"تم بیوی ہو میری۔۔۔یہ طبیعت خرابی کا بہانہ بنائے بغیر بھی تم میری توجہ حاصل کرنے کا حق رکھتی ہو۔۔"

اس کے گلابی ملائم گال کو اپنے ہاتھ کی پشت سے محسوس کرتے وہ بھاری گھمبیر لہجے میں بولتا آبدار کو شرم سے لال کر گیا تھا۔۔۔

اس کی مقناطیسی نگاہوں میں اس وقت مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی۔۔۔یہ لڑکی اس سے دور ہونے کی کوشش میں اس سے مزید قریب ہو رہی تھی۔۔

یہ شخص بہت زیرک نگاہ رکھتا تھا۔ آبدار کی سانسیں منتشر ہونے لگی تھیں۔

"میری طبیعت سچ میں خراب ہے۔۔"

آبدار نے اس کے حصار سے نکلنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مکیرم کی گرم سانسیں اسے اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔ دل بہت زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔ اس ساحر نے اسے پوری طرح سے اپنے طلسم میں جکڑ لیا تھا۔۔

مکیرم نے اس کی نازک کمر میں مضبوطی سے اپنا حصار باندھتے اسے خود سے قریب تر کر لیا تھا۔۔۔

آبدار کی سانسوں کی رفتار مزید بڑھ گئی تھی۔۔ مکیرم کے وجود کی دلفریب مہک اس پل اس کے حواسوں پر سوار ہونے لگی

تھی۔۔۔وہ جتنا اس سے دور بھاگنے کی کوشش کرتی تھی۔۔۔اتنی اس کے طلسم میں بندھ جاتی تھی۔۔

"میں نے کب انکار کیا۔۔"

اس کے وضاحتی انداز پر مکیرم کے خوبرو مغرور نقوش میں جان لیوا مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔اس کی جانب نگاہیں اٹھا کر دیکھتی آبدار اس پل اپنی نگاہیں تک نہیں ہٹا پائی تھی۔

بلاشبہ وہ دلکشی اور وجاہت کا شاہکار ایک مکمل مرد تھا۔۔۔جو کئی دلوں کی دھڑکن تھا۔۔۔یہ بات وہ اچھے سے جانتی تھی۔۔

اس کی جانب دیکھتے آبدار کا دل بھی زور سے دھڑکا تھا۔۔اس کے دل میں بھی بے اختیار یہ خواہش آن ٹھہری تھی اس شخص کی آنکھوں میں اپنے لیے چاہت دیکھے۔اسے اپنے لیے تڑپتا دیکھنے کی حسرت زور پکڑ گئی تھی۔

کتنی خوش قسمت لڑکی ہو گی وہ جو اس انسان کی بیوی بنے گی۔۔۔

کیسے محبت اور احتیاط سنبھال کر رکھے گا یہ اسے۔۔

ابھی وہ صرف اس کی بیوی بنی تھی تو وہ اس کے ساتھ اپنا بدصورت رویہ ٹھیک کر گیا تھا۔۔۔جسے وہ سخت ناپسند کرتا تھا۔۔

کئی بار وہ ان ساحرانہ آنکھوں میں اپنے لیے نفرت اور غصہ دیکھ چکی تھی۔۔

آبدار کو اس پل اپنی پھوپو مزید بری لگی تھیں۔۔۔ جس نے اس شخص کو اس کے خلاف نجانے کس حد تک بدگمان کر رکھا تھا۔۔ وہ اسے کتنی بری لڑکی سمجھتا تھا۔۔

آبدار کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔

"مجھے رومان ماموں سے ملنا ہے۔۔۔"

آبدار اس کا خوشگوار موڈ دیکھ وہ بات کر گئی تھی۔۔ جس کی خاطر اس نے اب تک بہت مصیبت جھیلی تھی۔۔۔

اس نے اپنی بات پر مکیرم کی رنگت بدلتے دیکھی تھی۔۔

اس کی گرفت آبدار کی کلائی پر سخت ہوئی تھی۔۔۔

"وہ گھٹیا انسان مر کر ہی سلاخوں سے باہر آسکتا ہے۔۔ویسے نہیں۔اگر اسے دیکھنا چاہتی ہو تو اس کے لیے اسے مرنا پڑے گا۔۔۔"

اس کی آنکھیں لہو رنگ ہوئی تھیں۔۔۔آبدار کو اپنی کمر میں اس کی انگلیاں دھنستی ہوئی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔آبدار کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔

"وہ بے گناہ ہیں۔۔بہت غلط کر رہے ہیں آپ لوگ۔۔اتنے ظالم مت بنیں۔۔۔نانو بچاری کتنے سالوں سے اپنے بیٹے کی راہ دیکھ رہی ہیں۔۔۔ان کی آہ سے ڈریں۔۔۔سوچیں اگر کسی دن ایسے ہی آپ سے آپ کے کسی پیارے کو دور کر دیا جائے۔۔

جس کے بغیر آپ نہیں رہ سکتے ہوں۔۔تو کیسا محسوس کریں گے آپ۔۔کتنی اذیت ہو گی جانتے ہیں آپ۔۔۔؟"

آبدار نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے اسے احساس دلانا چاہا تھا۔۔

جبکہ اس کی بات پر مقابل کی بے رحمی میں رتی برابر بھی فرق نہیں پڑا تھا۔۔

اس نے استہزایہ نگاہوں سے آبدار کے حسین نقوش کو گھورا تھا۔۔۔

اس کو اپنی گرفت کی بے رحمی کا احساس ہوا تھا۔۔۔اس نے آبدار کی کمر کو ہولے سے سہلاتے اسے ایک جھٹکے سے اپنے قریب تر کیا تھا۔۔

" مکیرم میر عالم کبھی کسی کو اپنے دل کی قریب لاتا ہی نہیں ہے کہ اس کے دور جانے سے دل کو اذیت پہنچے۔۔۔اس لیے یہ سب باتیں ان کے سامنے کرنا جو کمزور اعصاب کے مالک ان پیار محبت جیسی خرافات پالنے کے شوقین ہوں۔۔۔

اس کی مضبوط ہتھیلی آبدار کی کمر پر گردش کر رہی تھی۔۔۔

جبکہ وہ آبدار کے چہرے کے بے پناہ قریب جھکا اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے واضح اظہار کر گیا تھا کہ اس کی زندگی میں کسی کی اتنی اہمیت نہیں تھی۔۔۔

اس کی گرم سانسیں آبدار کے ہونٹوں کو چھو رہی تھیں۔۔۔

اپنی کمر پر محسوس ہوتی اس کے ہاتھ کی گستاخی پر وہ سمٹ سی گئی تھی۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے ہاتھ کو دور کرنا چاہا تھا۔۔۔ جس کے جواب میں اس نے جو گستاخی کی تھی۔۔۔ آبدار کا ہاتھ وہیں پہلو میں گر گیا تھا۔۔۔ وہ جی جان سے کانپ اٹھی تھی۔۔۔

پلکیں آرزو پر لرز اٹھی تھیں۔۔

"مہربانو پھوپھو کے بغیر رہ سکتے ہیں آپ۔۔۔؟؟"

آبدار نے اس شخص کا دھیان بھٹکانے کی خاطر کانپتی آواز میں یہ سوال پوچھا تھا۔۔۔ اس شخص کے لیے وہ بہت زیادہ اہم تھیں۔۔

مکیرم نے اس کی سیاہ کاجل سے سجی حسین آنکھوں کو گہری نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔

اگلے ہی پل وہ اس کے گداز لبوں پر جھکتا ان پر پوری طرح سب

قابض ہوتا اس کی سانسوں میں اپنی سانسیں انڈیلنے لگا تھا۔۔

آبدار اس کے لیے تیار نہیں تھی۔۔۔وہ جی جان سے کانپ اٹھی

تھی۔۔۔

مکیرم کا ایک ہاتھ اسکی شہہ رگ کو چھو رہا تھا۔۔۔ آبدار کو آج اس

کا انداز بہت شدت بھرا لگا تھا۔۔وہ اس کی سانسوں کو آزادی ہی

نہیں دے رہا تھا۔۔

آبدار کے نازک ہونٹ سلگ اٹھے تھے۔۔وہ اپنی جگہ سے لڑکھڑا

گئی تھی۔۔۔جب مکیرم نے اس کے نازک وجود کو مکمل طور پر

اپنی بانہوں میں بھر لیا تھا۔۔اس کی غیر ہوتی حالت دیکھ وہ اس کے ہونٹوں پر رحم کھاتا اس کی گردن میں اپنا چہرا چھپاتا اس کے کان کی لوح پر اپنے دہکتے لب رکھ گیا تھا۔۔۔

"تمہارے ننھیال والوں سے شدید نفرت کرتا ہوں میں۔۔۔ میرے سامنے وہ سسک کر مر جائیں۔۔۔میں پانی نہ پوچھوں انہیں۔۔۔اس گھر کے دو مرد میری ہٹ لسٹ پر ہیں۔۔۔اگر تایا سائیں نہ ہوتے تو اب تک رومان مرزا اور روحیل مرزا کو ان کے انجام تک پہنچا چکا ہوتا میں۔۔۔"

اس کی کان کی لوح پر اپنی گستاخی دکھاتا وہ اسے بالکل لال کر گیا تھا۔۔۔مارے شرم وحیا کے مارے آبدار کی بولتی بند ہو چکی تھی۔۔۔اس نے مکیرم کے کالر کو اپنی مٹھی میں دبوچ رکھا تھا۔۔

اس کی آنکھیں بند تھیں۔۔۔وہ گہرے گہرے سانس لیتی اس شخص کی اس جان لیوا قربت میں اپنے حواسوں کو بیگانہ ہوتا محسوس کر رہی تھی۔

"میں آپ کے خلاف کیس لڑوں گی۔۔۔ کبھی کسی کے آگے نہیں ہارے آپ۔۔۔ آبدار عالم کے آگے اپنی پہلی شکست قبول کرنے کے لیے تیار ہو جائیں۔۔"

اس کی حالت غیر ہو چکی تھی۔۔۔ مگر وہ اس شخص کو جواب دینے سے باز نہیں آئی تھی۔۔

" مکیرم میر عالم کو آج تک کوئی نہیں ہرا پایا۔۔۔"

اس شخص کے لہجے میں غرور بول رہا تھا۔۔۔

"میں دوبارہ سے کہہ رہی ہوں۔۔۔ آبدار عالم کے ہاتھوں ہارنے کے لیے تیار ہو جائیں۔۔"

آبدار نے اپنی حیا کے بوجھ سے بھاری ہوتی پلکوں کو اٹھاتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس کی نظریں پہلے سے اسی پر تھیں۔۔۔

نگاہوں کے اس تصادم پر وہ دونوں ہی کتنی دیر اپنی نگاہوں کا زاویہ ہی نہیں بدل پائے تھے۔۔۔

"میں نے سنا تھا تم بہت نفرت کرتی ہو مجھ سے۔۔۔؟؟ دکھائی نہیں دیتی تمہاری نفرت۔۔۔؟؟ کہیں آبدار عالم پہلے سے ہی تو نہیں اپنا سب کچھ ہارے بیٹھی۔۔۔"

اس کی ٹھوڑی کو اپنی گرفت میں لیتے مکیرم نے اس کی آنکھوں میں جھانکا تھا۔۔

اس لڑکی کے چہرے پر اسے اپنی قربت کی رنگ واضح کھلتے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ مبہوت سا اس حسین صورت کو تکے گیا تھا۔۔۔ جسے اتنے وقت سے اس سے پوشیدہ رکھا گیا تھا۔۔۔

اس حیسن چہرے کی قیمت بے مول تھی۔۔۔

"وہ دن میری زندگی کا آخری دن ہو گا مکیرم میر عالم۔۔۔۔ جس دن میں آپ کے آگے اپنا سب کچھ ہار گئی۔۔۔ آبدار عالم اسی پل اپنی زندگی ہارنا پسند کرے گی۔۔۔ آپ یہ اچھا بننے کا جتنا بھی ڈھونگ کرلیں۔۔۔

لوگوں کے سامنے ان کا آئیڈیل مکیرم میر عالم اور ایک بہترین شوہر بننے کی خاطر جتنا دکھاوا کرنا ہے کر لیں۔۔۔ مگر میں اپنی زندگی کے ان گزرے دس سالوں میں آپ کی طرف سے ہوئی زیادتیوں کو کبھی نہیں بھول سکتی۔۔

مجھ پر بدکرداری کا الزام لگایا تھا نا آپ نے۔۔۔ گھر سے بھاگی ہوئی لڑکی کہہ کر پکارا گیا ہے اس گھر میں مجھے۔۔۔ بنا کسی قصور کے ہوتے ہوئے آپ کے نام گالی بنا کر لٹکایا گیا ہے مجھے۔۔۔ کئی بار ٹھکرایا تھا نا آپ نے مجھے۔۔۔

سب جانتی ہوں۔۔ جتنی بار آپ نے مجھ جیسی بدکردار لڑکی کو قبول کرنے سے انکار کیا وہ ایک ایک دھتکار اس دل پر لکھی ہے۔۔ میں اپنے رب کی گنہگار نہیں ٹھہرنا چاہتی۔۔۔ اسی خاطر آپ کا اپنی جانب بڑھا ہاتھ نہیں جھٹکا۔۔

ورنہ میری اپنے لیے نفرت کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتے آپ۔۔۔ اتنی نفرت ہے مجھے آپ سے۔۔"

اس کے کوٹ کو دونوں مٹھیوں میں جکڑے وہ اس کی بات کے جواب میں پھٹ پڑی تھی۔۔

یہ گھمنڈی اور انا پرست بھلا سوچ بھی کیسے سکتا تھا کہ وہ اس سے محبت کرے گی۔اس کے آگے ہار جائے گی۔۔۔

آبدار کو احساس نہیں ہوا تھا کہ وہ کیا کیا بول گئی تھی۔۔جن باتوں کا کبھی اس کے دل میں خیال بھی نہیں آیا تھا۔۔

اس کے آنسو آج پہلی بار اس شخص کے سامنے اس کے گالوں پر لڑھک آئے تھے۔۔۔

مکیرم میر عالم ضبط کی انتہا پر پہنچتا اپنی مٹھیاں بھینچے سرخ چہرے کے ساتھ کھڑا ساکت نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

جو بے دردی سے اپنے آنسو صاف کرتی اس کے سامنے سے ہٹ گئی تھی۔۔۔

"آبدار عالم۔۔۔ میری بھی ایک بات سنتی جاؤ۔۔۔ تم یہ آنسو بہا کر خود کو مظلوم اور مجھے ظالم قرار نہیں دے سکتی۔۔۔ میں نے جو بھی کیا مجھے اب بھی اس پر کوئی پچھتاوا نہیں ہے۔۔۔ اور رہی بات تمہارے قریب آنے یا تمہیں دھتکارنے کی۔

تو تم بیوی ہو میری۔۔۔ جب چاہے تم سے اپنا حق وصول کر سکتا ہوں۔۔۔ تم مجھے روک نہیں سکتی۔۔۔ میرے دھتکارنے کی وجہ ان سے پوچھ لینا جنہوں نے یہ باتیں تم تک پہنچائی ہیں۔۔۔"

اس شخص کو اس کی اتنی سنگین باتوں سے بھی کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔

وہ اس کی آنکھوں میں اپنی سرخ آنکھیں گاڑھتا اپنے مخصوص مغرور اور گھمنڈی لہجے میں بولتا اس پل آبدار کو زہر سے بھی زیادہ برا لگا تھا۔۔۔

اس کے بے باک الفاظ پر آبدار کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔

دروازے کے ہینڈل پر اپنے ہاتھ کی گرفت مضبوط کرتے اس نے خونخوار نگاہوں سے اس شخص کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"اب اگلی بار میرے قریب آکر دکھائیں۔۔۔ دیکھتی ہوں کیسے اپنا حق وصول کرتے ہیں آپ۔۔۔"

وہ بھی اسی کی چچازاد تھی۔۔۔ غصے میں تو اس کا بھی کوئی ثانی نہیں تھا۔۔۔

انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتی وہ بہت بڑی بات بول گئی تھی۔۔۔

جس کا اندازہ اسے آفس سے نکل کر ہوا تھا۔۔

کیونکہ اپنی بات مکمل کر کے وہ جیسے دروازہ کھولتی فرار ہوئی تھی۔۔ اس نے باہر نکلتے اس ستمگر کے وجیہہ نقوش پر بے باکی بھری مسکراہٹ بکھرتے دیکھی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"آبدار مکیرم بھائی نیچے آئے ہیں۔۔ جا کر مل لو ان سے۔۔۔ انہیں کسی شے کی ضرورت نہ ہو۔۔۔۔"

وہ سب لوگ صبح ہی مکیرم کی دوست خیام کی حویلی پہنچے تھے۔۔۔ جس کے والد قاسم صاحب احتشام صاحب کے فرسٹ کزن بھی تھے۔۔۔ ان دونوں خاندانوں کے درمیان بہت قریبی تعلقات تھے۔۔

ان کی عورتوں کی بھی آپس میں بہت اچھی دوستی تھی۔۔۔

احتشام اور اسحاق صاحب کے ساتھ وہ سب خواتین صبح ہی آگئی تھیں۔۔۔ مکیرم ابھی کچھ دیر پہلے ہی پہنچا تھا۔۔۔

آبدار نے پچھلے دو دن سے اس سے پوری طرح سے بائیکاٹ کیا ہوا تھا۔۔۔ وہ اپنے کام میں مصروف ہونے کی وجہ سے رات کو لیٹ آرہا تھا۔۔۔ گھر والوں کو پتا لگنے دیئے بغیر آبدار پہلے باہر لان میں ٹہلتی رہتی تھی۔۔

جب سب اپنے اپنے کمروں میں جاتے تھے تو وہ بھی اپنے پہلے والے کمرے میں سونے چلی جاتی تھی۔۔ کوٹ بھی وہ ڈرائیور کے

ساتھ ہی جا رہی تھی۔۔اس کے پاس دوبارہ سے موبائل آچکا تھا۔۔۔

اسے لگا تھا وہ شخص اسے بلوائے گا یا کچھ کہے گا۔۔۔مگر دوسری جانب سے بھی ویسی ہی چپ سادھی گئی تھی۔۔

آبدار کو اس شخص کے الفاظ بالکل ٹھیک لگتے تھے۔۔۔جس کا کہنا تھا کہ اسے کسی کے بھی ہونے نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔جو بات اس نے اچھے سے نوٹ کی تھی۔۔

آبدار اسے روز صبح آفس سے جاتے اور آتے دیکھتی تھی۔ناشتے کے ٹیبل پر بھی ان کی ملاقات ہوتی تھی۔۔۔

سامنے آجانے پر اس شخص کی بھولی بھٹکی سرسری سے نظر پڑ جاتی تھی تو ٹھیک۔۔۔ ورنہ اس نے خود سے آبدار کو تلاشنے کی کوشش کبھی نہیں کی تھی۔

آبدار جو اس کی جانب سے بالکل غافل ہو جانا چاہتی تھی۔ اس شخص کے اس انداز پر اس کے دل کی بے چینی بڑھ جاتی تھی۔۔ وہ بے کل سی ہونے لگتی تھی۔۔۔ اس پر غصہ آتا تھا۔

لڑنے کو دل چاہتا تھا۔۔ مگر وہ ایسا کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

اس شخص کی بے حسی اور لاپرواہی بہت جان لیوا تھی۔۔۔

"آبدار جاؤ نیچے۔۔۔"

اسے ویسے ہی ڈھیٹ بنا بیٹھے دیکھ تانیہ نے اسے پھر سے کہا تھا۔۔

"آپی پلیز مجھے ابھی کہیں نہیں جانا۔۔ مہندی لگوانی ہے مجھے۔۔۔ آپ تنگ مت کریں پلیز۔۔۔"

وہ سب اس وقت دلہن کے کمرے میں جمع تھیں۔۔ خیام کی شادی بھی اپنی کزن سے ہی ہو رہی تھی۔۔ وہ سب ایک گھر میں رہتے تھے۔۔ ثوبیہ سے آبدار کی اچھی گپ شپ تھی۔

وہ سب عالم مینشن کے حالات سے واقف تھیں۔۔ آبدار نے اب تک کیسی زندگی گزاری تھی۔۔ یہ بھی جانتی تھیں۔۔

اس نے اپنی شادی پر بھی اپنے ہاتھوں پر مہندی نہیں لگوائی تھی۔۔

آج اس کا مہندی لگوانے کا کہنا ان سب کو ہی حیران کر گیا تھا۔۔۔

" مکیرم کو ایمپریس کرنا چاہتی ہو تو رہنے دو۔ اسے مہندی کی خوشبو سخت ناپسند ہے۔۔"

سب کو خوشگوار حیرت کا شکار ہوتے دیکھ اجالا نے اسے ناگواری سے دیکھتے ٹوکا تھا۔۔

نظریں اس کے دودھیا بازوؤں پر تھیں۔۔۔ جو پہلے ہی بے پناہ حسین تھیں۔۔۔ انہیں دیکھ کر چھونے کو دل چاہتا تھا۔۔

ان پر لگی مہندی نے تو مزید ہی غضب ڈھانا تھا۔

کوئی بھی زح روح بھلا اس پری پیکر کی حشر سامانیوں سے کیسے بچ سکتا تھا۔۔۔

جو سیاہ رنگ کے سادہ سے سوٹ میں بھی اتنی ساری سجی سنوری لڑکیوں کے بیچ نمایاں لگ رہی تھی۔۔

"تم فکر مت کرو میرے شوہر کی اتنی۔۔۔میں جانتی ہوں انہیں مجھ پر کیا اچھا لگتا ہے اور کیا نہیں۔۔"

آبدار کو اجالا کا ٹوکنا سخت ناگوار گزرا تھا۔

"تمہارا ڈریس نکال دوں مایوں کے فنکشن کے لیے۔۔۔؟؟"

تانیہ نے اسے مہندی لگوانے کے لیے بیٹھتے دیکھ پوچھا تھا۔۔۔

جب آبدار کا اثبات میں سر ہلتا دیکھ وہ خوشی سے نہال ہوئی تھی۔۔۔اس کی بہن کو تھوڑی عقل تو آئی تھی۔۔

امبر نے بھی مسکراتے ہوئے آبدار کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"آبدار تمہارا شوہر تو شادی کے بعد مزید ہینڈسم اور ڈیشنگ ہو گیا ہے۔۔۔لگتا ہے بہت اچھے سے خیال رکھ رہی ہو ان کا۔۔۔نیچے جا کر دیکھو کیسے خاندان کی لڑکیاں ان کے آگے پیچھے پھر رہی ہیں۔۔۔

میں بتا بھی چکی ہوں سب کو کہ وہ ایک عدد نک چڑی لڑکی کے

شوہر نامدار ہیں۔۔ مگر پھر بھی کسی کو فرق نہیں پڑ رہا۔۔۔"

ثوبیہ کی بھابھی عینی نے اندر آتے سب کے سامنے اونچی آواز میں

آبدار کو مخاطب کرتے کہا تھا۔۔۔

جس کا چہرا ان سب کی ان چھیڑ خانیوں پر مزید سرخ ہو چکا تھا۔۔۔

"آج کل بچوں کے باپ کو نہیں بخشتی لڑکیاں مکیرم کا تو ویسے بھی

کوئی جوڑ نہیں ہے۔۔۔ آبدار آج کل کی لڑکیاں بہت تیز ہیں۔۔۔

سنبھال کر رکھو اپنے شوہر کو۔۔۔ ورنہ لے اڑیں گی اس وجیہہ

شخص کو۔۔۔"

اجالا کی جانب اشارہ کرتے ثوبیہ کی کزن حنا نے بھی آبدار کو نصیحت کی تھی۔۔۔

جبکہ اس شخص کے ہر جگہ چرچے دیکھ آبدار کی دھڑکنیں معمول سے ہٹ گئی تھیں۔۔۔اس کی آخری بار کے کہے وہ بے باک الفاظ یاد کرتے وہ ویسے ہی اندر تک کانپ اٹھی تھی۔۔۔

اس نے اپنے دونوں بازوؤں پر کہنیوں تک مہندی لگوائی تھی۔۔۔ دودھیا گلابی بازوؤں پر بنے مہندی کے نقش و نگار بے پناہ حسین لگ رہے تھے۔۔ابھی اس کی مہندی پوری طرح سے خشک نہیں ہوئی تھی۔۔

جب عالیہ بیگم کے بلاوے پر اسے نہ چاہتے ہوئے بھی نیچے جانا پڑا تھا۔۔

جہاں اس وقت رنگ و بو کا سیلاب آیا ہوا تھا۔۔۔

ہر طرح کے فیشن سے لبریز خواتین وہاں موجود تھیں۔۔۔

مردوں کی نظریں کیسے نہ بھٹکتیں۔۔۔۔

عالیہ بیگم نیچے لاونج میں بیٹھی ہوئی تھیں۔۔۔جہاں سامنے ہی اسے خیام کے ساتھ وہ بھی بیٹھا نظر آیا تھا۔۔۔اس نے ملازمہ کو بھیج کر عالیہ بیگم کو باہر آنے کا کہا تھا۔۔۔

مگر وہ ملازمہ کو اسے اندر آنے کا کہہ گئی تھیں۔۔

"السلام وعلیکم۔۔۔"

اپنے بازوؤں کو دوپٹے سے کور کرتے وہ اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

لاؤنج میں مہربانو اور اسحاق صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔خیام کے ساتھ اس کی والدہ اور گھر کی ایک دو عورتیں بیٹھی تھیں۔۔۔

"ارے بیٹا مہندی خراب ہو جائے گی۔۔۔ہٹاؤ دوپٹے کو اوپر سے۔۔"

خیام کی امی نے اسے اپنی اتنی محنت سے لگی مہندی کا حشر بگاڑتے دیکھ ٹوکا تھا۔۔۔

ان کی بات پر میرم نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ آبدار کی نظریں بھی بھٹک کر اس کی جانب ہی جا رہی تھیں۔۔۔جیسے آج بہت عرصے بعد اس نے کرتا شلوار میں دیکھا تھا۔۔۔

ڈارک براؤن رنگ کے لباس میں وہ اپنی ساحرانہ شخصیت کے ساتھ مغرور تاثرات چہرے پر سجائے بیٹھا اپنی گہری نگاہوں سے اسکی جانب دیکھتا اس کا دل دھڑکا گیا تھا۔

اس کی نظریں آبدار کی کلائیوں پر تھیں۔۔۔ جنہیں وہ دوپٹے میں چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔عالیہ بیگم کے ٹوکنے پر اس نے

دوپٹہ نیچے کیا تھا۔۔دودھیا گلابی کلائیوں پر مہندی کے نقش ونگار بے پناہ حسین لگ رہے تھے۔۔

آبدار مسلسل اس کی نظروں کا ارتکاز نوٹ کرتی اپنی جگہ سمٹ کر رہ گئی تھی۔۔۔جلدی سے عالیہ بیگم کی بات سنتے وہ وہاں سے نکلنے ہی لگی تھی جب اسی لمحے اندر داخل ہوتے شخص کو دیکھ اس کے قدم اپنی جگہ پتھر کے ہوئے تھے۔۔۔

سامنے کھڑا شخص کوئی اور نہیں روحیل مرزا تھا۔۔۔

آبدار نے پلٹ کر مکیرم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس کی آنکھوں میں اس وقت روحیل کو وہاں دیکھ خون اتر آیا تھا۔۔۔ مہربانو بیگم کی رنگت بھی زرد ہوئی تھی۔۔

"السلام وعلیکم۔۔۔ کیسی ہو۔۔۔؟؟"

اس کو گہری وارفتگی بھری نگاہوں سے دیکھتے روحیل نے سلام کرتے حال دریافت کیا تھا۔۔

وہاں موجود تمام لوگوں کی بدلتے رنگوں کو دیکھ روحیل کو اس وقت بہت مزا آیا تھا۔۔۔

خاص کر مکیرم کا ضبط سے سرخ پڑتا چہرا دیکھ اسے دلی تسکین پہنچی تھی۔۔

روحیل خیام کا خالہ زاد تھا۔۔ جسے انوائیٹ کرنا اس کی مجبوری تھی۔۔۔

مگر مکیرم کے بغیر بھی وہ اپنی اتنی بڑی خوشی سیلبریٹ نہیں کر سکتا تھا۔۔

"اسکا یہاں انوائیٹ کیا ہے تم نے۔۔۔ یہ بات پہلے کیوں نہیں بتائی مجھے۔۔۔'

مکیرم دبی آواز میں خیام پر دھاڑا تھا۔۔

"اگر تجھے بتا دیتا تو تم نے نہیں آنا تھا۔۔میری مجبوری کو سمجھو۔۔ وہ امی کا بھانجا ہے۔۔وہ اپنی بہن کو نہیں چھوڑ سکتی تھیں۔۔۔پلیز میری پوزیشن سمجھو۔۔۔"

خیام نے اس کے بازو پر ہاتھ رکھتے اس کو کول ڈاؤن کرنا چاہا تھا۔۔۔اس وقت خیام کی حالت ایسی تھی جیسے اس کے جسم سے سارا خون نچوڑ گیا ہو۔۔۔

"تمہاری پوزیشن کا خیال ہے اسی وجہ سے خاموشی کے ساتھ یہاں سے جا رہا ہوں۔۔۔ورنہ اس گھٹیا انسان کو چھوڑتا نہیں میں۔۔۔

جو اتنے سالوں سے تمہارے گھر نہیں آیا۔۔۔ آج یہ یہاں کس کمینگی کے تحت آیا ہے تم بھی اچھے سے جانتے ہو۔۔۔"

مکیرم خیام کا بازو جھٹکتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"کیسے ہو مکیرم میر عالم۔۔۔؟"

مکیرم اپنی جگہ سے آگے بڑھا ہی تھا جب روحیل نے اس کے غضبناک تاثرات دیکھ اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔

روحیل کی مدر بھی اس کے ساتھ ہی تھیں۔۔ جنہوں نے روحیل کو یہاں کوئی بھی ہنگامہ کھڑا کرنے سے سختی سے منع کیا تھا۔۔۔

باقی سب لوگ بھی گھبرا کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔۔

آبدار اس سچویشن میں روحیل کو کوئی جواب نہیں دے پائی تھی۔۔۔وہ درزیدہ نگاہوں سے مکیرم کے خطرناک تاثرات دیکھ رہی تھی۔۔

وہ ان دونوں کی ایک دوسرے کے لیے نفرت سے اچھی طرح واقف تھی۔۔۔

"میں باہر انتظار کر رہا ہوں آبدار۔۔۔فورا باہر آؤ۔۔۔"

مکیرم اپنے دوست کی خوشی خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔اسی خاطر روحیل کو بہت مشکل سے نظر انداز کرتا اپنی ہتھیلی کی مٹھی بناتا اسے نیچے گرا گیا تھا۔۔۔

" مکیرم میری بات تو سنو۔۔"

اسے باہر جاتے دیکھ خیام تیزی سے اس کے پیچھے گیا تھا۔۔

اسحاق صاحب اور گھر کے باقی لوگ بھی اس کے ساتھ ہی وہاں سے جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔۔ان سب کے رنگ میں بھنگ ڈال کر روحیل کو اس وقت بہت خوشی ملی تھی۔۔۔اس نے نگاہیں موڑ کر آبدار کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اس لڑکی کو چھینا تھا مکیرم میر عالم نے اس سے۔۔وہ کیسے اسے سکون سے کوئی بھی لمحہ گزارنے دیتا۔۔

"آبدار تم کہتی تھی کہ میں اس انسان سے صلح کروں۔۔۔جو میری صورت بھی نہیں دیکھنا چاہتا۔"

روحیل نے آبدار کی جانب دیکھتے بچارگی سے کہا تھا۔۔۔

جس سے اس وقت اس کا نظریں ہٹانے کو دل نہیں چاہ رہا تھا۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے روحیل کی اندر زہر بھر گئی تھی۔۔

جب آبدار اس کی بات کا جواب دیئے بغیر مکیرم کے پیچھے باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔روحیل مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا تھا۔۔

"مکیرم اگر تم یہاں سے گئے تو میں بتا رہا ہوں شادی نہیں کروں گا۔۔۔"

خیام اسے زبردستی اپنے کمرے میں لے آیا تھا۔۔ اور اب اس کی منتیں کر رہا تھا کہ وہ رک جائے۔۔

مگر مکیرم کی غضبناکی کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ نیچے جا کر اس گھٹیا انسان کی آنکھیں نوچ لے کو اس کی بیوی کو گھور گھور کر دیکھ رہا تھا۔۔۔

"وہ یہاں کس مقصد کے لیے آیا ہے تو اچھے سے جانتا ہے۔۔ پھر بھی مجھے رکنے کا بول رہا ہے۔۔"

مکیرم کو خیام پر بھی بے پناہ غصہ آیا تھا۔۔۔

"کتنا چھپا کر رکھے گا بھابھی کو اس سے۔۔ وہ انسان ہیں کوئی چڑیا تو

نہیں ہیں جنہیں تو اس انسان کی نظروں سے چھپاتا پھرے گا۔۔۔

اور ویسے بھی اب وہ پوری طرح سے تیری ہو چکی ہے مکیرم۔۔۔

کہیں اور نہیں جانے والیں۔۔۔

جیسے وہ چھپ چھپ کر تجھے دیکھتی ہیں اور تیری نظریں خود پر

محسوس کر کے حیا اور شرم سے نگاہیں چراتی ہیں۔۔۔

تجھے اب بھی لگتا ہے وہ تجھے چھوڑ کر جائیں کی تو تیری ذہانت اور

وکالت پر شک ہے مجھے۔۔۔"

خیام یہ سب کہتا اپنی مسکراہٹ نہیں روک پایا تھا۔۔ کیونکہ اس کے بدلے اس نے مکیرم کو مزید غضبناک ہوتے دیکھا تھا۔۔

"بکواس بند کر اپنی۔۔ مجھے کسی کے کھو جانے کا خوف نہیں ہے۔۔۔ صرف اپنی عزت کی پرواہ ہے۔۔ ان کمینے لوگوں کو گھر میں گھسانا بے وقوفی سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔۔۔"

مکیرم میر عالم کبھی کسی کو نہ تو اپنی کمزوری دیتا تھا۔ نہ کسی کے سامنے پوری طرح سے کھلتا تھا۔۔ چاہے اس کا بہترین دوست ہی کیوں نہ ہو۔۔

وہ خیام کی کوئی بات نہیں سن رہا تھا۔۔جب اسی لمحے آبدار اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

"بھابھی آپ ہی اسے سمجھائیں۔۔۔یہ میری بات تو مان ہی نہیں رہا۔۔۔میں بتا رہا ہوں مکیرم اگر تو ابھی یہاں سے گیا تو میں شادی نہیں کروں گا۔۔۔"

وہ خفگی سے بولا تھا۔۔۔ مکیرم کی نظریں بھی دروازے کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

"مجھے نہیں جانا۔۔ آپ کو جانا ہے تو چلے جائیں۔۔مجھے اپنی دوست کو ناراض نہیں کرنا۔۔نہ اس کی خوشی خراب کرنی ہے۔۔۔"

آبدار نے اندر آتے مکیرم سے کہا تھا۔۔۔وہ اس سے پچھلے اتنے دنوں سے خفگی برتتے ہوئے تھی۔۔۔نہ سامنے آرہی تھی۔۔۔نہ بات کررہی تھی۔۔

اس وقت بھی جو بات اس نے کہی تھی مکیرم کا مزید پارہ چڑھ گیا تھا۔۔۔اس کے اشارے سے خیام کو وہاں سے جانے کا کہا تھا۔۔۔ آبدار جو خیام کے سہارے ہی وہاں آئی تھی۔۔

سے باہر نکلتے دیکھ آبدار کی رنگت زرد ہوئی تھی۔۔۔

اس نے بھی واپس پلٹنا چاہا تھا جب مکیرم اس کی کلائی اپنی گرفت میں جکڑ چکا تھا۔۔۔اس کی گرفت پر آبدار کے لبوں سے بے ساختہ چیخ برآمد ہوئی تھی۔۔

کیونکہ مکیرم نے اسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔۔وہ شخص اتنے غصے میں تھا کہ اس کی مہندی کا دھیان ہی نہیں کیا تھا۔۔وہ دونوں اس وقت خیام کے پھولوں سے سجے کمرے میں کھڑے ہوئے تھے۔۔

جن کی دلفریب مہک سے کمرے کا ماحول معطر ہو چکا تھا۔

"میری مہندی۔۔۔۔"

آبدار نے اس کی گرفت سے اپنی کلائی نکالتے خفگی سے کہا تھا۔۔

جس جگہ سے مکیرم نے اسے پکڑا تھا۔۔۔وہ جگہ ابھی پوری طرح سے خشک نہیں تھی۔۔۔اس کی مہندی وہاں سے خراب ہو چکی تھی۔۔۔

"کیا مسئلہ ہے آپ کو۔۔۔میری ساری مہندی خراب کر دی آپ نے۔۔۔"

اس کو غصے بھری نگاہوں سے دیکھتی وہ اس وقت سامنے کھڑے شخص کا جلال فراموش کر گئی تھی۔۔

مکیرم بھی اسے برے برے منہ بناتے اور ناک چڑھاتے دیکھ پل بھر کے لیے اپنی جگہ ٹھہر سا گیا تھا۔۔

آج پہلی بار اس نے اس لڑکی کو ایسے اپنی سنگھار کی فکر کرتے دیکھا تھا۔۔

"کس لیے لگوائی ہے یہ مہندی۔۔۔؟؟ کیا تم پہلے سے جانتی تھی کہ یہ گھٹیا انسان بھی یہاں آرہا ہے۔۔"

اس کی دونوں کلائیوں کو اپنی آہنی گرفت میں جکڑ کر اسکی کمر پر موڑ تاوہ سامنے کھڑی لڑکی کی جذبات کو ادھیڑ کر رکھ گیا تھا۔۔

آبدار نے بےیقین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

"ہاں۔۔۔جانتی تھی۔۔اسی کے لیے ہی کیا ہے سب۔۔۔"

آبدار کو خود پر غصہ آیا تھا۔۔۔اس نے یہ مہندی لگوائی ہی کیوں تھی۔۔کیا وہ واقعی اس پر شک کر رہا تھا۔۔

یہ احساس بہت اذیت ناک تھا۔۔۔اس نے بہت مشکل سے اپنے آنسوؤں کو اندر اتارا تھا۔۔۔

یہ شخص اپنے جرم میں ایک اور اضافہ کر چکا تھا۔۔جس کے لیے اسے معافی نہیں ملنے والی تھی۔۔

آبدار نے اپنی ہتھیلی کو بھینچ لیا تھا۔۔تاکہ ان کے وسط میں لکھا اس شخص کا نام اس ستمگر کی نگاہوں سے محفوظ رہ سکے۔۔۔

اس کے جواب پر مکیرم کی آنکھوں کی سرخی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

"تم یہاں رکنا چاہتی ہو۔۔ میرے بغیر۔۔۔؟؟ تمہیں لگتا ہے میں تمہیں تمہارے اس کزن کے ساتھ ملاقات کا موقع دوں گا۔۔۔"

مکیرم نے اسے ایک جھٹکا دیتے اپنے قریب تر کیا تھا۔۔۔ اس کی گرم دہکتی سانسیں آبدار کا چہرا اجھلسا رہی تھیں۔۔۔

"ہاں ایسا ہی ہے۔۔۔ کیونکہ وہ آپ جیسا بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔ بہت اچھا ہے وہ۔۔۔"

آبدار نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے مقابل کو جلا کر خاک کر دیا تھا۔۔

امیرم کی گرفت اس کی کلائیوں پر ڈھیلی پڑی تھی۔ اگلے ہی لمحے وہ اسے ایک جھٹکے سے خود سے دور کر گیا تھا۔۔

"تم رک سکتی ہو یہاں۔۔ خیام نے ٹھیک کہا ہے۔۔۔ ہم کسی کو قید کر کے نہیں رکھ سکتے۔۔ میں بھی اب تمہیں قید نہیں کروں گا۔۔۔ تم جو مرضی کرنا چاہو کر سکتی ہو۔۔۔"

اس کی بات پر آبدار نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ کیا واقعی اس شخص کو کسی بھی بات سے فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔

آبدار کی نظریں اس کی سرخ آنکھوں سے ٹکرائی تھیں۔۔ جنہیں

دیکھ کر لگ رہا تھا ان سے ابھی لہو ٹپک پڑے گا۔۔

جو چیخ چیخ کر اس وقت اس بات کا اقرار کر رہی تھیں کہ انہیں فرق

تو بہت پڑتا تھا۔۔۔

مکیرم سیگریٹ سلگھاتا اس وقت اپنے اندر بھڑکتے آتش فشاں کو

کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

"آپ جائیں گے یہاں سے۔۔؟؟"

آبدار نے پلٹتے ہوئے رک کر پوچھا تھا۔۔۔

"تم یہی تو چاہتی ہو۔۔۔کباب میں ہڈی کسی کو پسند نہیں ہوتی۔۔۔"

سیگریٹ کا گہرا کش لیتا وہ باہر کی جانب بڑھنے لگا تھا۔۔۔جب آبدار نے بے اختیار اس کا بازو اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔

اس کے گداز لمس پر مکیرم نے نگاہیں موڑ کر جلتی ہوئی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"مسز مکیرم میر عالم ایک بار ٹھنڈے دماغ سے سوچنے کی کوشش ضرور کیجیے گا کہ حقیقت میں ظالم کون ہے اور مظلوم کون۔۔۔کیا پتا ٹھیک نتائج حاصل ہو سکیں۔۔۔"

اس کے حسین مکھڑے کو تپش زدہ نگاہوں سے دیکھتا وہ اس کے ہاتھ کو اپنے بازو سے جھٹکتا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔ آبدار کا دل جیسے ساکت ہوا تھا۔۔ وہ وہاں سے چلا گیا تھا۔۔

ایسے لگ رہا تھا جیسے سارے رنگ ختم ہو گئے ہوں۔۔۔

اسے ایک دم سے اپنے کہے الفاظ پر پچھتاوا ہوا تھا۔۔ مگر وہ کیا کرتی یہ شخص بھی تو کچھ کم نہیں تھا۔۔

کیونکہ شک کرتا تھا اس پر۔۔۔ جب وہ اپنے آپ کو پوری طرح سے اس کے سپرد کر چکی تھی۔۔۔

"مکیرم میر عالم ظالم ہمیشہ آپ ہی رہے گے۔۔۔یہ لفظ آپ کے لیے ہی بنا ہے۔۔۔"

اس نے اپنے مہندی سے سجے ہاتھوں کو دیکھا تھا۔۔۔جہاں اس شخص کی بے رحمی کے آثار واضح تھے۔۔۔

سب نے اس کی مہندی کی تعریف کی تھی۔۔۔سوائے اس ایک انسان کے سب نے ہی اس کی مہندی کو بہت پسند کیا تھا۔۔

مگر جس کے نام سے ان نازک ہتھیلیوں پر وہ مہندی سجی تھی۔۔۔ اس نے نظر بھر کر دیکھنا تو دور کی بات۔۔۔اسے کسی اور کے نام سے منسلک کر دیا تھا۔۔

آنکھوں میں آئی نمی کو اندر اتارتے وہ اسی روم کی جانب بڑھ رہی تھی جہاں وہ ٹھہری ہوئی تھی۔جب روحیل اس کے راستے میں آتا اسے روک گیا تھا۔۔

"مجھے حیرت ہو رہی ہے یہ دیکھ کر کہ تم اس انسان کے لیے فکرمندی ہو رہی ہو جس نے تمہاری زندگی کو عذاب بنا رکھا تھا۔۔۔جس کے نام سے بھی نفرت تھی تمہیں۔۔۔'

روحیل کے اندر آگ لگی ہوئی تھی۔۔۔محبت تھی اس کی۔۔۔ایسے کیسے کسی اور کی ہو سکتی تھی۔۔

اس کی بات پر آبدار نے اجنبی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کا دماغ ماؤف ہو رہا تھا۔۔

روحیل جس آبدار کی بات کر رہا تھا کیا وہ اب بھی وہی لڑکی تھی۔۔۔

کیا اس نفرت کی شدت اب بھی باقی تھی۔۔

"میری طبیعت ابھی ٹھیک نہیں ہے روحیل۔۔۔۔میں تم سے بعد میں بات کروں گی۔۔"

آبدار نے سائیڈ سے ہو کر نکلنا چاہا تھا جب وہ دوبارہ اس کے راستے میں آیا تھا۔۔۔

"میں یہاں تمہارے لیے آیا ہوں آبدار۔۔اتنے وقت اس شخص نے تمہیں مجھ سے رابطہ تک نہیں کرنے دیا۔۔۔اب جب ہمیں وقت ملا ہے تو تم مجھے اگنور کر رہی ہو۔۔۔یہ سب کیا ہے۔۔؟؟کیا تم بھول چکی ہو رومان ماموں کی اذیت۔۔۔نانو کی تڑپ۔۔عالیہ پھوپو کی وہ بے عزتی، پل پل کی اذیت جو انہوں نے اس گھر میں دیکھی ہے۔۔۔"

روحیل اس کا یہ اگنور کرنا برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔۔

وہ اس پر بھڑک اٹھا تھا۔۔

آبدار اپنی جگہ تھم سی گئی تھی۔۔۔وہ کچھ نہیں بھولی تھی۔۔۔مگر یہ بھی سچ تھا کہ وہ اب پہلے جیسی بھی نہیں رہی تھی۔۔۔

"روحیل میں جانتی ہوں میں کیا کر رہی ہوں اور ان سب لوگوں کے لیے مجھے آگے کیا کرنا ہے۔۔۔ مگر جو تم کر رہے ہو۔میں اس سے بھی بہت اچھی طرح سے آگاہ ہوں۔۔۔

تم نے مکیرم پر قاتلانہ حملہ کیوں کیا تھا۔۔۔تمہارا مقصد بھی تو صرف رومان ماموں کو آزادی دلوانے اور نانو کی اذیت کم کرنا ہے نا۔۔پھر تم نے یہ حرکت کیوں کی۔۔۔مجھے جواب دو اس بات کا۔۔پھر میں تمہیں تمہارے سوالوں کے جواب دوں گی۔۔۔"

سینے پر بازو باندھتے آبدار نے کڑے تیوروں سے اسے گھورا تھا۔۔۔جبکہ روحیل اپنی اتنی ساری باتوں کے جواب میں اس کے لبوں سے پھر مکیرم کا نام سنتا اپنی مٹھیاں بھینچ گیا تھا۔۔۔

پہلے یہی لڑکی اس کے مرنے کی دعائیں کرتی تھی۔۔۔ابھی اسی بات پر اس کی حساب طلبی کر رہی تھی۔۔

"مجھے خبر ملی تھی کہ وہ جیل میں ماموں کو مروانے کی کوشش کر رہا ہے۔۔مجھے غصہ آگیا تھا اسی وجہ سے میں نے وہ انتہائی قدم اٹھایا۔۔۔"

روحیل نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے جھوٹ بولا تھا۔۔۔ مکیرم پر حملہ کرنے کے پیچھے اس کا آبدار سے شادی کرنے کا ریزن تھا۔۔۔ جسے وہ بہت صفائی سے چھپا گیا تھا۔۔

"میرا حملہ ناکام رہا مگر اس گھٹیا انسان نے جواب میں جو تباہی مچائی ہے۔۔اسے ابھی تک سمیٹ نہیں پایا میں۔۔۔اس نے ہمارے سارے کاروبار تباہ کر دیئے ہیں۔۔۔ہماری پارٹی کے بہت اہم لوگوں کو خرید کر ہماری پارٹی کی ساکھ کو نقصان پہنچایا ہے۔۔۔ تمہیں صرف اس کی فکر ہو رہی ہے۔۔

یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ کیسا انسان ہے۔۔ کسی کو چھوڑتا نہیں ہے۔۔۔"

روحیل کو اس پل آبدار کے ہر ہر انداز سے اس شخص کے لیے بے قراری دیکھ کر غصہ آرہا تھا۔۔۔

وہ کیوں اس کی اتنی فکر کر رہی تھی۔۔۔ کہیں وہ اس سے محبت تو نہیں کرنے لگ گئی تھی۔۔

"تو تمہیں کیا لگتا ہے کہ تم اس کو مارنے کی کوشش کرو گے اور وہ چوڑیاں پہن کر بیٹھ جائے گا تمہیں کچھ نہیں کہے گا۔۔ تم سے ایسی بے وقوفی کی امید نہیں تھی مجھے۔۔"

آبدار کو روحیل پر اس وقت بلاوجہ غصہ آرہا تھا۔۔۔

اس کا دماغ کہیں اور لگا ہوا تھا۔۔۔اس کا بالکل بھی دل نہیں چاہ رہا تھا روحیل سے بات کرنے کو۔

" مکیرم میر عالم نے اچھا خاصا رنگ چڑھا دیا ہے تم پر اپنا۔۔۔تم بھی اس کی طرح بے حس اور مغرور ہو گئی ہو۔۔۔لگتا ہے ماموں کی فکر نہیں رہی تمہیں اب۔۔۔"

روحیل طنزیہ لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"ایسا نہیں ہے روحیل۔۔۔میں بہت جلد ماموں کو آزاد کروا کر رہوں گی۔۔یہ وعدہ ہے میرا تم سے۔۔۔میں ان کا کیس ری اوپن کر چکی ہوں۔۔۔"

آبدار کی بات پر روحیل نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

"تمہیں تمہارے شوہر نے اجازت دے دی۔۔"

اسے یقین نہیں آیا تھا۔۔

"ہاں دے دی ہے۔۔وہ شاید اتنا برا نہیں ہے جتنا ہم نے اسے سمجھ رکھا تھا۔۔۔اگر آرام سے بات کی جائے تو اسے سمجھتا بھی ہے اور مانتا بھی ہے۔۔تم نے اس پر قاتلانہ حملہ کروا کر بہت غلط

کیا ہے۔۔۔وہ اس کے لیے شاید اب تمہیں کبھی معاف نہ کرے۔۔۔"

آبدار کے لبوں سے اب بھی جو الفاظ نکلے تھے وہ سن کر روحیل کا دماغ خراب ہوا تھا۔۔۔اس لڑکی کی زبان سے اس شخص کے سوا کچھ نکل ہی نہیں رہا تھا۔۔۔۔

آبدار اسے خاموش ہوتا دیکھ وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔روحیل وہیں کھڑا کتنی ہی دیر اسی جگہ ہو دیکھتا رہا تھا جہاں کچھ دیر پہلے وہ کھڑی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں میں اس وقت صرف اور صرف غصہ تھا۔۔۔

مکیرم میر عالم آج تک ہر شے میں اس سے آگے رہا تھا۔۔۔

جس معاملے میں اسے شکست دینے کی امید تھی اسے۔۔۔اب وہ بھی اس کے ہاتھ سے نکل چکا تھا۔۔۔

آبدار کے ہر ہر انداز سے لگ رہا تھا کہ وہ پوری طرح سے اس شخص کے رنگ میں ڈھل چکی تھی۔۔۔

"تم اتنی آسانی سے کیسے فراموش کر گئی ہو اس بدصورت رویے کو۔۔۔اس اذیت کو جواب تک تمہیں یہ شخص دیتا آیا ہے۔۔پھر سے اس کے ہاتھوں اذیت پانے کی خاطر۔۔یہ کبھی رومان ماموں کو باہر نہیں آنے دے گا۔۔۔

نہ کبھی اس کی وہ پھوپو پوری طرح سے اسے تمہارا ہونے دیں گی۔۔۔خود کو پھر سے اندھیرے کنویں میں دھکیل رہی ہو تم۔۔ جو میں کبھی نہیں ہونے دوں گا۔۔۔تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔ان بے حس لوگوں میں نہیں رہنے دوں گا تمہیں۔۔۔"

روحیل زیر لب بڑبڑاتا وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"کیا ہوا ہے اب تمہیں۔۔؟؟تمہارا ڈریس نکال دیا ہے۔۔۔اٹھ کر تیار ہو جاؤ۔۔۔"

وہ بستر پر اوندھے منہ گری تکیے سر پر رکھے لیٹی ہوئی تھی۔۔جب تانیہ نے اندر آتے اسے ٹوکا تھا۔۔۔

"میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔مجھے نہیں ہونا تیار۔۔۔"

وہ بے دلی سے کہتی چہرا پھر سے تکیے میں چھپا گئی تھی۔۔۔ اب ایک دم سے ہر شے سے دل اُچاٹ ہو گیا تھا۔۔۔

تیار ہونے اور فنکشن میں جانے کو بالکل بھی دل نہیں چاہ رہا تھا۔۔۔

"کیوں نہیں تیار ہونا۔۔۔نیچے سب تیار ہو کر جا چکی ہیں۔۔ثوبیہ کی رسمیں شروع ہونے والی ہیں۔۔وہ کتنی بار پوچھ چکی ہے تمہارا۔۔۔تم دونوں میاں بیوی بھی ایک جیسے ہو۔۔

وہاں مکیرم بھائی نے بچارے خیام کا خوں خشک کر رکھا ہے اور ادھر تمہارے یہ موڈ سونگ دیکھ کر ثوبیہ پریشان ہو رہی ہے۔۔۔

"

تانیہ اپنے دھیان میں بولتی مرر کے سامنے کھڑی لپسٹک لگا رہی تھی۔۔جب اس کی بات سنتے آبدار ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی تھی۔۔

"کک کیا مطلب۔۔۔؟؟ وہ تو چلے گئے تھے نا۔۔۔"

آبدار کے اس ری ایکشن پر تانیہ نے آنکھیں چھوٹی کر کے مرر سے اسے گھورا تھا۔۔

جو اس وقت سیاہ لباس میں بنا دوپٹے کے دونوں بازوؤں کی سلیوز کو کہنیوں تک فولڈ کیے جن پر مہندی کا رنگ خوب گاڑھا آیا تھا۔۔ جس نے ان دودھیا بانہوں کو مزید حسین بنا دیا تھا۔۔

اس کے سیاہ لانبے بال نازک کمر پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔وہ سادگی میں بھی قیامت ڈھا رہی تھی۔۔۔۔

"آہم آہم۔۔۔سب خیریت ہے نا۔۔۔؟؟"

تانیہ نے خوشگوار حیرت سے اسکی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔

"میں ویسے پوچھ رہی تھی۔۔۔مجھے لگا وہ چلے گئے ہیں۔۔۔اتنے غصے میں تھے۔۔"

آبدار بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔تانیہ نے محبت پاش نگاہوں سے بہن کا یہ بدلہ انداز دیکھا تھا۔۔۔

"تمہیں واقعی مکیرم بھائی کے یہیں رک جانے پر خوشی ہو رہی ہے۔۔کیا تمہارا دل ان کے لیے بدلنے لگا ہے۔۔۔؟"

تانیہ اس کے قریب آتے بولی تھی۔۔۔جب اس کے سوال پر آبدار کی ہارٹ بیٹ تیز ہوئی تھی۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔نا کبھی ہو سکتا ہے۔۔ تمہاری اور امی کی بات مان کر کر رہی ہوں ایسا۔۔۔ تم لوگ ہی کہتی تھی اپنے مقصد کی تکمیل کے لیے اس شخص کو سیڑھی بنانا پڑے گا۔۔۔"

آبدار کی ٹون ایک دم سے بدل گئی تھی۔۔۔اس نے یہ بات تانیہ سے زیادہ خود کو باور کروائی تھی۔۔

"ورنہ میں نے تو صاف منع کر دیا ہے اسے کے میں اسے اب کبھی اپنے قریب نہیں آنے دوں گی۔۔۔"

نجانے کس احساس کو چھپانے کی خاطر روانی میں وہ یہ بات بول گئی تھی۔۔۔جس کا احساس ہوتے کی اس کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔

"پاگل ہو گئی ہو کیا۔۔؟؟ یہ کیا بے وقوفی کر رہی وہ تم۔۔۔؟؟"

تانیہ کی کچھ دیر پہلے کی ساری خوشی ملیا میٹ ہو چکی تھی۔۔۔

اسے اس لڑکی کے پاگل پن سے اب ڈر لگنے لگا تھا۔۔۔

"آپی پلیز۔۔۔میں اچھے سے جانتی ہوں میں کیا کر رہی ہوں؟؟"

آبدار میں اس وقت کوئی بھی بات سننے کا سٹیمینا نہیں تھا۔۔

وہ اپنے کپڑے اٹھاتی اس کی بات ان سنی کرتی واش روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔جبکہ تانیہ سر پکڑ کر وہیں بیٹھی اس کی بے وقوفی کے بارے میں سوچنے لگی تھی۔۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔؟؟ ایسے کیوں بیٹھی ہیں۔۔نیچے فنکشن شروع ہو چکا ہے۔۔۔ آبدار نہیں آرہی کیا؟؟"

امبر نے اندر آتے اسے ایسے بیٹھے دیکھ پریشانی کے عالم میں پوچھا تھا۔۔

"اس لڑکی نے دماغ خراب کر رکھا ہے۔۔مذاق سمجھ رکھا ہے ہر شے کو۔۔"

وہ چڑھ کر بولی تھی۔۔۔

تانیہ نے امبر کو ساری بات بتادی تھی۔۔۔جو سن کر امبر نے افسوس بھری نگاہوں سے اس لڑکی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو اسی وقت واش روم سے لباس بدل کر نکلی تھی۔۔

وہ دونوں اس پل آبدار کے اوپر سے اپنی نظریں تک نہیں ہٹا پائی تھیں۔۔

وہ اس وقت ییلو اور ڈارک گرین کلر کے شارٹ بلاؤز کے ساتھ ایمبرائیڈڈ لہنگا پہنے بالوں کو سمیٹ کر جوڑے میں مقید کیے وہ اس وقت بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔

اس کے بلاؤز کا گلا آگے پیچھے سے کافی گہرا تھا۔۔ جو دیکھ اس نے تانیہ کو گھورا تھا۔۔۔

"یہ کیسا لباس ہے آپی۔۔؟؟ آپ نے پھر سے جان بوجھ کر کیا ہے اگر تو کوئی فایدہ نہیں ہے اس کا۔۔۔"

ان دونوں کو اپنی جانب دیکھتا پا کر وہ خفگی سے بولتی مرر کے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"اس بار تو جان بوجھ کر نہیں کیا تھا۔۔پر اب لگ رہا ہے جو ہوا ہے ٹھیک ہوا ہے۔۔"

ان دونوں نے ایک دوسرے کی جانب دیکھتے مسکراہٹ اچھالی تھی۔۔۔

آبدار کے منع کرنے کے باوجود وہ اس کی جانب بڑھی تھیں۔۔
اسے مرر کے سامنے بیٹھاتے اس کے منع کرنے کے باوجود انہوں نے اس کی ایک بھی سنے بغیر اسے کے حسین نقوش کی دلکشی کو میک اپ سے مزید نکھار دیا تھا۔۔

جو لڑکی اتنے سالوں سے صرف سیاہ کاجل کو ہی اپنا سنگھار بنائے ہوئے تھی۔۔ آج پوری طرح سے تیار پھولوں کے زیورات پہنے وہ سجی سنوری بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔

تانیہ اس کی کئی بار نظر اتار چکی تھی۔۔۔ آبدار خود کو پہچان بھی نہیں پائی تھی۔۔

اسے بہت جھجھک ہو رہی تھی نیچے جانے میں۔۔۔ وہ دونوں اسے لیے نیچے کی جانب بڑھ گئی تھیں۔۔۔

فنکشن کا انتظام بڑے سے لان میں کیا گیا تھا۔۔۔

آبدار نے جیسے ہی وہاں قدم رکھا نجانے کتنی ہی نظریں اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔ اور پھر جیسے پلٹنا بھول گئی تھیں۔۔۔

اس لڑکی نے آج پورے دس سال بعد کوئی اور رنگ پہنا تھا۔۔۔ مہربانو کی نگاہیں بھی اس حسین پیکر سے الجھ کر رہ گئی تھیں۔۔۔ اجالا جوان کے پاس کھڑی تھی۔۔۔ وہ بھی پھٹی پھٹی آنکھوں سے آبدار کا یہ روپ سروپ دیکھ رہی تھی۔۔۔

اتنا تیار تو وہ اپنی شادی پر بھی نہیں ہوئی تھی۔۔

"ماشاءاللہ میری جان۔۔۔ اللہ نظر بد سے بچائے بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔"

عالیہ بیگم نے اس کی پیشانی چومتے اس کی نظر اتاری تھی۔۔۔

آبدار کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔اسی وقت خیام اور شہباز کے ساتھ کھڑے مکیرم کی نگاہیں بھی اس اپسرا کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

آبدار کو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔اس کے دیکھنے پر سٹپٹا سی گئی تھی۔۔۔جو سرخ آنکھوں اور سرد تاثرات کے ساتھ اسے گھور رہا تھا۔۔۔

آبدار کو اس وقت وہاں موجود تمام لوگوں کی نگاہوں میں اپنے لیے ستائش نظر آئی تھی۔۔سوائے اس ستمگر کے۔۔

جس کو تڑپانے کی خاطر اس نے اتنے محنت کی تھی۔۔

اس کی سرد نگاہیں آبدار کو گھبراہٹ میں مبتلا کر رہی تھیں۔۔۔

کہیں وہ یہ تو نہیں سمجھ رہا تھا کہ اس نے یہ ساری تیاری روحیل کی وجہ سے کی تھی۔۔

آبدار انگلیاں چٹخاتی بے چینی سے پہلو بدل کر رہ گئی تھی۔۔۔اسے نجانے کیوں روحیل پر بہت غصہ آیا تھا۔۔۔

سب ٹھیک ہو رہا تھا۔۔۔پھر اس کا ٹپک پڑنا ہر شے بگاڑ گیا تھا۔۔۔آبدار تانیہ کے ساتھ ایک جانب بیٹھی ہوئی تھی۔۔

جب کسی کے پکارنے پر تانیہ وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

"آبدار۔۔۔یہ سب کیا ہے۔۔۔؟؟تم نے اپنے آپ کو مکیرم کے لیے اتنا بدل دیا ہے۔۔۔؟؟"

روحیل جو کب سے دور بیٹھا اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔آبدار کے قریب آن بیٹھتے اس نے خفگی بھرے انداز میں کہا تھا۔۔

"میں کسی کے لیے کچھ نہیں کر رہی ہوں روحیل۔۔ تم جانتے ہو

میرا جو دل چاہتا ہے میں وہ کرتی ہوں۔۔۔"

آبدار نے اس کے بیٹھنے پر گھبرا کر مکیرم کی جانب دیکھا تھا۔۔

جو اس وقت بھی سامنے کھڑا کڑے تیوروں سے گھور رہا تھا۔

اس کی ساحرانہ نگاہوں کو اپنے اوپر غضبناکی سے اٹھتا دیکھ آبدار

اندر تک کانپ اٹھی تھی۔۔۔ وہ اس شخص کو ناراض نہیں کرنا

چاہتی تھی۔۔۔

اس گھبراہٹ کی وجہ یہی تھی۔۔۔ یہ بات سوچتے آبدار کے گال

لال ہوئے تھے۔۔۔

وہ کیوں اس شخص کو اتنا سوچ رہی تھی۔۔

وہ تو اس سے نفرت کرتی تھی نا۔۔۔ آبدار سن ہی رہی تھی کہ اسکے ساتھ کھڑا اروحیل کیا بول رہا تھا۔۔۔ اس کی نظریں تو شہباز کی کسی بات پر مسکراتے مکیرم پر ٹھہر سی گئی تھیں۔۔

اس نے شاید آج پہلی بار اسے ایسے مسکراتے دیکھا تھا۔۔۔ آبدار اس جان لیوا حسین منظر سے اپنی نگاہیں ہٹانا بھول چکی تھی۔۔ ان اعنابی لبوں پر چھائی مسکان اس خوبرو اور وجیہہ چہرے کی دلکشی میں مزید اضافہ کر رہی تھی۔۔۔

آبدار کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔۔۔پیشانی پر پسینے کے قطرے نمودار ہوئے تھے۔۔۔۔

"آبدار تم مجھے مسلسل اگنور کر رہی ہو۔۔۔بہت ہرٹ کیا ہے تمہارے اس رویے نے مجھے۔۔میں یہاں صرف تمہارے لیے آیا تھا۔۔۔"

آبدار جو تانیہ کے بلانے پر آگے بڑھنے ہی لگی تھی۔۔۔روحیل اس کے راستے میں آتا خفگی سے دبی آواز میں غرایا تھا۔۔

آبدار نے نظریں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"میں نے تم سے نہیں کہا تھا روحیل کہ تم میری خاطر یہاں

آؤ۔۔۔میں اپنے طریقے سے سب کچھ لے کر چل رہی ہوں۔۔

تم پلیز میری زندگی میں انٹرفیئر کر کے اسے مزید مشکل مت

بناؤ۔۔۔اس وقت تمہارا یہاں میرے سامنے کھڑا ہونا میرے

کردار کو سب کی نظروں میں مشکوک بنا رہا ہے۔۔

میرے شوہر کو تم سخت ناپسند ہو۔۔۔میں اب مزید تم سے کوئی

بات نہیں کر سکتی۔۔"

آبدار نے اب کی بار اس سے دوٹوک بات کرتے اسے ساکت

کر دیا تھا۔۔

"تمہیں کب سے لوگوں کی پرواہ ہونے لگی۔۔۔تم تو نفرت کرتی تھی نا مکیرم سے۔۔۔اس زبردستی کے رشتے کو کب سے اپنا شوہر ماننے لگی۔۔وہ شخص بہت شاطر ہے۔۔۔وہ تمہیں جیسے اپنی تابع کرنا چاہتا تھا۔۔۔ویسا کر چکا ہے۔۔۔

وہ جو کہہ ہے تم وہی کرتی پھر رہی ہو۔۔مجھے تم جیسی لڑکی سے ایسی امید نہیں تھی۔۔ جس دن تمہارا دل ٹوٹے گا۔۔۔یہ شخص اپنے گھر والوں کی خاطر اپنے خاندان کے باقی روایتی مردوں کی طرح اپنے پیر کی جوتی بنا کر رکھے گا۔۔۔اس دن تمہیں میری یاد ضرور آئے گی۔۔۔میں انتظار کروں گا تمہارا۔۔"

روحیل اس کی جانب سرخ ہوتی آنکھوں سے دیکھتا وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔ جبکہ آبدار کتنی ہی دیر وہاں کھڑی رہی تھی۔۔۔ روحیل نے اس شخص کے حوالے سے جو باتیں بھی کہی تھیں وہ بھی تو پہلے یہی کہتی تھی۔۔

مگر اب ٹوٹ جانے کا خوف باقی کیوں نہیں رہا تھا۔۔

آبدار کے دماغ میں اس وقت اور کوئی بات نہیں آ رہی تھی۔۔۔ سوائے مکیرم میر عالم کے۔۔۔

اس کی نظریں بھٹک بھٹک کر اس شخص کی جانب جا رہی تھیں۔۔۔جو شاید اس دنیا کا سب سے زیادہ مغرور اور گھمنڈی انسان تھا۔۔۔

بے حس اور سڑیل۔۔۔

وہ زیر لب بڑبڑاتی وہیں ایک جانب بیٹھ گئی تھی۔۔۔

"یہ روحیل تمہارے آگے پیچھے کیوں پھر رہا ہے آبدار۔۔۔۔ مکرم بھائی پر قاتلانہ حملہ کیا ہے اس نے۔۔ سب جانتے ہیں وہ دونوں ایک دوسرے کے کتنے دشمن ہیں۔۔ اور تم اسی کے ساتھ کھڑی ہو کر باتیں کر رہی ہو۔۔

پھر تم کہتی ہو مکیرم بھائی غلط ہیں۔۔۔ جبکہ غلط تم خود کرتی ہو۔۔۔"

تانیہ اس کے پاس آتے خفگی سے بولی تھی۔۔۔

"کیونکہ میرا شوہر مجھے نہیں رہا۔۔ اس لیے ہر ایرا غیرا میرے پاس آرہا ہے۔۔۔"

آبدار نے آنکھوں کی نمی کو پیچھے دھکیلتے کہا تھا۔۔ تانیہ نے ساکت نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"وہ نہیں آرہے تو تم چلی جاؤ۔۔۔ روحیل کی وجہ سے وہ خفگی کا شکار ہونگے۔۔ اس لیے پہل تم کرلو انہیں بلانے میں۔۔۔ دیکھ لو

تمہاری وجہ سے فنکشن چھوڑ کر نہیں گئے۔۔اور گھر کے سبھی

لوگ اس وقت تمہیں جن قاتلانہ نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔۔

اگر مکیرم بھائی نے سب کو منع نہ کر رکھا ہوتا کہ میری بیوی کو کچھ

بھی کہنے کا اختیار کسی کے پاس نہیں ہے تو اب تک تمہیں بھرے

فنکشن میں بے عزت کیا جا چکا ہوتا۔۔۔"

تانیہ کو خوشی ہو رہی تھی کہ آبدار کا دل مکیرم کی جانب جھکنے لگا

تھا۔۔۔جس بات کا اقرار وہ زبان سے نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

مگر یہ بات وہ خود بھی محسوس کر رہی تھی۔۔

تانیہ کی بات پر آبدار کی نظریں اس ستمگر کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔جس کی زندگی میں شامل ہونے کے بعد سے وہ بہت ساری پریشانیاں بھول چکی تھی۔۔۔

وہ شخص اسے خود میں الجھا کر باقی ساری باتوں سے اس کا دھیان ہٹا گیا تھا۔۔

"ویسے تو اتنے سخت گیر بنے رہتے ہیں۔۔۔یہاں مجھے روحیل کے ساتھ کھڑے دیکھ اتنے بے حس کیوں بنے ہوئے ہیں۔۔۔ابھی ان کی غضبنا کی کہاں سو گئی ہے۔۔ڈر گئے ہیں کیا روحیل سے۔۔"

آبدار خفگی سے بولتی اس وقت تانیہ کو مزید حیران کر گئی تھی۔۔۔

"وہ اپنی دوست کی خوشی خراب نہیں کرنا چاہتے۔۔روحیل یہاں شر پھیلانے ہی آیا ہے۔۔۔روحیل کی نیت ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔۔ مکیرم بھائی اسی خاطر ابھی ری ایکٹ نہیں کر رہے۔۔ مگر ان کے تاثرات دیکھ کر اتنا ضرور لگ رہا ہے کہ آج تمہاری خیر نہیں ہونے والی۔۔۔"

تانیہ نے زو معنی لہجے میں کہتے آبدار کی رنگت لال کر دی تھی۔۔۔۔

اس کا دل زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

"کیا مطلب۔۔۔؟؟"

آبدار نے بہن کو گھورتے کہا تھا۔۔

"یہ مطلب تو تمہیں مکیرم بھائی ہی سمجھا سکتے ہیں۔۔اب اٹھو چلو میرے سے۔۔ثوبھ بچاری پتا نہیں کتنی بار تمہیں بلوا چکی ہے۔۔۔"

تانیہ اس کو ساتھ لیے سٹیج کی جانب بڑھ گئ تھی۔۔۔

آبدار نے مکیرم کو فل اگنور کیا تھا۔۔۔یہ شخص اسے اگنور کر رہا تھا۔۔۔وہ کیوں بات کرتی اس سے۔۔۔

سٹیج پر قدم رکھتے ہی اسے مکیرم کی نگاہوں کی تپش کا احساس ہوا تھا۔۔۔

اس کے چہرے کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"شکر ہے تمہیں میرا خیال آگیا۔۔۔"

ثوبیہ اسے اپنے قریب آتے دیکھ خفگی سے بولی تھی۔۔

آبدار جو ہمیشہ ہر جگہ کانفیڈنٹ رہتی تھی۔۔اس وقت اس کا سارا کانفیڈنٹ زیرو ہو چکا تھا۔۔اس کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ واضح تھی۔۔وہاں سٹیج پر خیام کے کزنز کے ساتھ ساتھ ان کے کزنز بھی موجود تھے۔۔۔

"کہاں جا رہی ہو۔۔۔یہاں بیٹھو مکیرم بھائی کے ساتھ۔"

آبدار رسم کرتی سٹیج سے اترنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔جب امبر نے اسے پکارا تھا۔۔

"آبدار۔۔۔۔"

امبر کو اگنور کرتی وہ اس شخص کے سامنے سے گزرتی نیچے جانے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔جب مکیرم نے ہاتھ بڑھاتے اس کی کلائی کو اپنی گرفت میں لیتے اس کا نام پکارا تھا۔۔۔

آبدار کو اندازہ نہیں تھا کہ یہ شخص بھری محفل میں ایسا استحقاق دکھائے گا۔۔اس کا دل لرز اٹھا تھا۔۔

وہاں خیام کے شریر کزنز نے ہوٹنگ کی تھی۔۔۔ آبدار کا چہرا لال انگارے کی طرح تپ اٹھا تھا۔ اگر وہ پہلے والی آبدار عالم ہوتی تو اس شخص کا ہاتھ یہیں جھٹک دیتی۔

مگر اس وقت تو جیسے اسے اپنا دل اسی شخص کی گرفت میں دھڑکتا محسوس ہوا تھا۔۔

وہ خاموشی سے اس کے قریب آ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

اس کا وجود ہولے ہولے لرز رہا تھا۔۔ جس کی کپکپاہٹ پاس بیٹھا مکیرم بھی محسوس کر رہا تھا۔۔۔

"وہ اتنا اچھا ہے تو اس کی بات کیوں نہیں سن رہی۔۔۔ تمہارا سارا فوکس اس انسان کی جانب کیوں ہے جس سے نفرت ہے تمہیں۔۔۔"

اس کے حسین سراپے کو بغور گہری نگاہوں سے دیکھتا وہ سرد لہجے میں مخاطب ہوا تھا۔۔۔ آبدار نے نگاہیں موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ یہ شخص کیا جاننا چاہتا تھا۔۔

"میرے لیے نفرت زیادہ اہم ہے۔۔۔ اور شاید وہ انسان بھی جس سے میں نفرت کرتی ہوں۔۔۔"

آخری جملہ اس نے دل میں بولا تھا۔۔

اس وقت وہاں بیٹھے سبھی لوگوں کی نظریں دلہا دلہن کو چھوڑ کر ان دونوں پر تھیں۔۔ مہربانو کے دل پر اس وقت سانپ لوٹ رہے تھے۔۔۔

وہ مکیرم کو اب تک جس شے سے بچاتی آئی تھیں۔اب سب وہی ہونے لگا تھا۔۔

اجالا بھی ان سے الگ ناراض تھی کہ وہ مکیرم سے آبدار کے حوالے سے کوئی بات کیوں نہیں کر رہی تھیں۔۔۔ جیسے پہلے اس کے دل میں آبدار کے لیے بدگمانی اور نفرت پیدا کرتی تھیں۔۔۔ ویسا کیوں نہیں کر رہی تھیں اب۔۔

عالیہ بیگم تو ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھ بہت خوش تھیں۔۔۔ان کی بیٹی نے اب تک بہت کچھ برداشت کیا تھا۔۔۔

وہ چاہتی تھیں وہ اب آگے خوشیوں بھری زندگی گزارے۔۔۔وہ ہمیشہ سے یہی چاہتی تھیں کہ آبدار اور مکیرم کی رخصتی ہو جائے۔۔ مکیرم ایک سلجھا ہوا اور سمجھدار انسان تھا۔۔۔

انہیں مکیرم ہمیشہ سے اپنے داماد کی حیثیت سے بہت پسند تھا۔۔۔ مہربانو نے جس طرح سے اسے آبدار کے خلاف کرنے کی کوشش کی تھی۔۔اگر اس کی جگہ کوئی اور انسان ہوتا تو اب تک ان کی بیٹی کا نجانے کیا حشر کر دیتا تھا۔۔۔

مگر مکیرم سے شادی کے بعد سے تو وہ بالکل بدل چکی تھی۔۔۔

اب انہیں وہ مسکراتی ہوئی اور باتیں کرتی نظر آتی تھی۔۔

مکیرم کی موجودگی سے اس کے چہرے کے رنگ جس طرح سے

بدلتے تھے۔۔۔ وہ دیکھ عالیہ بیگم کو اس پر مزید پیار آنے لگتا تھا۔۔

جبکہ وہیں مہربانو انہیں بھی خوش اور مطمئین دیکھ کر کوئلوں پر

لوٹ جاتی تھیں۔۔

"آپ تو جانے لگے تھے نا۔۔۔ پھر گئے کیوں نہیں۔۔۔؟"

آبدار نے خفگی سے کہا تھا۔

"خیام کی خوشی کی خاطر رکا ہوں بس۔۔۔"

مکیرم کی نظریں اس پر سے ہٹ ہی نہیں رہی تھیں۔۔

جس نے آج اپنی سیاہ زلفوں کو پوری طرح سے آزاد کیے کمر پر کھلا چھوڑ رکھا تھا۔۔۔

وہ اپنے بالوں کو زیادہ تر قید ہی رکھتی تھی۔۔گلا کھلا ہونے کی وجہ سے مجبوراً اسے ایسا کرنا پڑا تھا۔۔

مگر ان حسین زلفوں کا نظارہ بہت دلفریب تھا۔۔۔اس کے گالوں کی لالی میں بھی آج اضافہ کیا گیا تھا۔۔۔ رہی سہی کسر مکیرم کی موجودگی نے پوری کر دی تھی۔۔۔

وہ اس کے پہلو میں بیٹھا اس کا دل مسلسل دھڑکا رہا تھا۔۔۔اس کے وجود کی مسحور کن مہک آبدار کے حواسوں کو جکڑ رہی تھی۔۔۔وہاں اتنے سارے لوگ موجود تھے۔۔۔

مگر وہ شخص اپنی سحر انگیز شخصیت اور مغرور انداز کے ساتھ سب میں نمایاں لگ رہا تھا۔

سیاہ رنگ کے کرتا شلوار میں گرے رنگ کی شال کو اپنے کندھوں کے گرد اوڑھے وہ دھڑکنوں کو بے ترتیب کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔۔۔آبدار کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اسے تکے جائے۔۔

مگر اس شخص کی جانب ایک پل کے لیے بھی دیکھنا محال تھا۔۔۔

اس کی سرخی مائل مقناطیسی نگاہیں آبدار کے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑا دیتی تھیں۔۔

آبدار نے کئی لڑکیوں کو اس کی جانب مڑ مڑ کر دیکھتے پایا تھا۔ کچھ نے اس کے پاس آکر بات وغیرہ بھی کی تھی۔ مگر اس کے مغرور انداز پر زیادہ دیر بات نہیں کر سکی تھیں۔۔

"آپ اتنے مغرور کیوں ہیں۔۔؟؟ نارمل انداز میں بھی تو بات کی جا سکتی ہے۔۔۔"

آبدار نے اسے خفگی بھری نگاہوں سے دیکھتے پوچھا تھا۔۔وہاں آہستہ آہستہ ٹھنڈ کا احساس بڑھنے لگا تھا۔۔۔

آبدار کی طبیعت پہلے ہی ٹھیک نہیں تھی۔وہ ٹھنڈ سے ہولے ہولے کانپ رہی تھی۔۔۔

روحیل وہیں ایک جانب کھڑا جی منظر دیکھ رہا تھا۔۔

وہ کیسے ایک دوسرے میں کھوئے ہوئے تھے۔۔۔کیسی نفرت تھی یہ۔۔

کہیں سے نفرت نے آثار دور دور تک نظر نہیں آرہے تھے۔۔۔

وہاں موجود بہت سارے ایسے لوگ تھے۔۔

جنہیں ان کا یہ ساتھ ایک آنکھ نہیں بھا رہا تھا۔۔۔اندر ہی اندر ان کو جدا کرنے کی نجانے کتنی پلاننگز ہو چکی تھیں۔۔کیونکہ کہیں نہ کہیں وہ سب جانتے تھے کہ ان کا رشتہ کس قدر کمزور بنیاد پر رکھا گیا تھا۔۔۔

ان میں لگائی گئی چھوٹی سی چنگاری بھی ان کے الگ ہونے کا باعث بن سکتی تھی۔۔۔

"مجھے اچھا لگتا ہے لوگوں کو ان کی لمٹس میں رکھنا۔۔۔"

مکیرم نے اپنے گرد سے شال اتارتے آبدار کے شانوں کے گرد پھیلا دی تھی۔

آبدار نے حیرت سے اس کا یہ کیئرنگ انداز دیکھا تھا۔۔اسے ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اس کے مضبوط حصار میں آگئی ہو۔۔۔اس کی مہک آبدار کے حواسوں کو سکون پہنچا رہی تھی۔۔۔۔

مگر اس کے جملے اتنے ہی سخت تھے۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کرتی تانیہ پریشانی کے عالم میں بھاگتے ہوئے سٹیج پر آئی تھی۔۔۔

"مہربانو پھوپو کی طبیعت خراب ہو گئی ہے۔۔۔"

یہ خبر سنتے ہی مکیرم تیزی سے سٹیج سے اترا تھا۔۔۔باقی سب بھی اسی جانب بھاگے تھے۔۔۔

"ایک دن مہر بانو عالم کے کہنے پر وہ تمہیں ایسے ہی تنہا چھوڑ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تمہاری زندگی سے نکل جائے گا۔۔۔مگر میں کبھی تمہیں تنہا نہیں چھوڑوں گا۔۔۔ہمیشہ تمہارا منتظر رہوں گا۔۔۔"

روحیل اسے ایسے ہی کھڑے دیکھ اس کے قریب آیا تھا۔۔

"ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔۔وہ مجھے چھوڑ بھی دے میں انہیں نہیں چھوڑوں گی۔تم بار بار ہاتھ تھامنے کی باتیں کیوں کرتے ہو۔۔میں نے کب تم سے ایسی کوئی بات کی ہے۔۔میں نے ہمیشہ رومان

ماموں کی وجہ سے تمہارے ساتھ رابطہ رکھا ہے روحیل۔ ہمارے بیچ کبھی اس کے علاوہ اور کوئی بات نہیں تھی۔۔

تم بار بار یہ سب کیوں بولتے ہو۔۔۔ چاہے میرے ساتھ زبردستی ہوئی ہے یا جو بھی۔۔ مگر میں اب اس رشتے کو قبول کر چکی ہوں۔۔۔ مان چکی ہوں مکیرم کو اپنا شوہر۔۔۔

تم یہ سب کر کے میرے شوہر کے دل میں میرے لیے شک پیدا کر رہے ہو۔۔۔ یہ اچھا نہیں کر رہے تم۔۔۔"

آبدار جواب روحیل سے کوفت ہونے لگی تھی۔۔

"میں جانتا ہوں تمہاری طرف سے کچھ نہیں تھا۔۔ مگر میری طرف سے ہمیشہ محبت بھرا دل تمہاری طلب میں منتظر رہا ہے۔۔ جس بات سے تمہارا شوہر بھی واقف ہے۔۔۔ وہ تمہیں بیوی تو بنا لے گا۔۔

مگر کبھی دل سے قبول نہیں کرے گا۔۔۔ کیونکہ وہ بھی یہی جانتا ہے کہ تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔ جس کے ساتھ دس سال پہلے گھر سے بھاگنے کی کوشش کی تھی تم نے۔۔۔ مگر اسی شخص نے وہ کوشش ناکام بنادی۔۔۔

کیسے یقین دلاؤ گی اسے اپنا۔۔ وہ بہت جلد تمہیں چھوڑ دے گا۔۔ تمہیں لوٹ کر میرے پاس ہی آنا ہو گا آبدار۔۔۔ یہ شخص تمہیں کبھی دل سے قبول نہیں کرے گا۔ بہت آنا پرست اور مغرور انسان ہے۔۔۔"

روحیل اپنی بات کہتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ جبکہ آبدار کتنی ہی دیر اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

یہ سب کیا ہو رہا تھا۔۔۔؟؟ وہ اپنی زندگی کا ولن ہمیشہ سے مکیرم کو سمجھتی آئی تھی۔۔۔

مگر اصل ولن کون تھا۔۔۔۔؟؟؟

وہ سب لوگ جو اس شخص کے دل میں اس کے لیے نفرت پیدا کرنے کا باعث بنے تھے۔۔۔

اس نے بھی تو کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی مکیرم کو خود سے نفرت پر مجبور کرنے کی۔۔۔ وہ اس انسان کے سامنے جس سے اس کا نکاح انتہائی خراب حالات میں ہوا تھا۔۔

آبدار نے پلٹ کر اس جانب دیکھا تھا۔۔۔ جہاں مکیرم مہربانو کو بانہوں میں اٹھائے اندر کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔

اس شخص کو کھونے کے احساس سے آبدار کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔ دل خوف سے کانپ اٹھا تھا۔۔۔

"یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ۔۔۔؟؟میں تو نفرت کرتی تھی نا ان سے۔۔۔پھر۔۔۔پھر یہ دل کس بغاوت پر اتر آیا ہے۔۔۔"

آبدار وہیں سر پکڑ کر بیٹھی تھی۔۔۔جب عالیہ بیگم نے اسکے پاس آتے اسے پکارا تھا۔۔

"امی۔۔۔"

ان کے پاس آکر بیٹھنے پر آبدار نے نم آنکھوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔

"کیا ہوا میری جان۔۔۔؟؟"

اس کی پیشانی چومتے عالیہ بیگم نے اس کے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔

"تمہیں بخار ہے۔۔۔؟؟"

اس کا جسم گرم ہو رہا تھا۔۔۔وہ پریشان ہوئی تھیں۔۔

"نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

آبدار نے اپنے آپ کو نارمل کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

"امی پھوپھو مجھ سے اتنی نفرت کیوں کرتی ہیں۔۔۔؟؟ کیا وہ اس نفرت میں مکیرم کو مجھ سے چھین لیں گی۔۔۔"

آبدار نے آنکھوں میں خوف بھرے پوچھا تھا۔۔۔

"تم نے اپنا بنالیا ہے مکیرم کو۔۔؟؟ جو اس کے چھوڑ جانے کا خوف ہو۔۔۔"

انہوں نے بیٹی کی موہنی صورت کو محبت پاش نگاہوں سے دیکھتے شکوہ کیا تھا۔۔۔

"وہ نفرت کرتے ہیں مجھ سے۔۔۔ اپنا کیسے بناؤں۔۔۔مجھے اپنا بنانا نہیں آتا۔۔۔ صرف نفرت کرنا سیکھا ہے۔۔ وہ بھی صرف اس ایک انسان سے۔۔۔"

آبدار بے چارگی سے بولی تھی۔۔۔

"نفرت کرتی ہو تو پھر بچھڑ جانے کا خوف کیوں ہے۔۔۔؟؟"

عالیہ بیگم نے اپنی زندگی میں بہت تکلیفیں برداشت کی تھیں۔

شوہر کے ہوتے ہوئے بھی سسرال والوں کی حقارت اور نفرت سہی تھی۔۔۔ اپنے بھائی کے کیے کی سزا انہیں دی گئی تھی۔۔

اتنے سالوں سے انہوں نے اپنی ماں کا چہرا تک نہیں دیکھا تھا۔۔۔

مگر ان ساری تکلیفوں سے بڑھ کر ان کے لیے اولاد کا دکھ تھا۔۔۔

انہیں ہمیشہ سے یہی خوف کھاتا آیا تھا کہ ان کے ساتھ اسحاق صاحب نے جو کیا تھا اپنی بہن کی بات مان کر۔۔۔

مکیرم بھی بالکل ایسا ہی کرے گا آبدار کے ساتھ۔۔۔کیونکہ وہ تو اسحاق صاحب سے بھی زیادہ مہربانو کے قریب تھا۔۔

مگر مکیرم نے توان کے سارے خوف دور کردیئے تھے۔۔۔

مہربانو نے کبھی انہیں مکیرم کے قریب نہیں جانے دیا تھا۔۔

پر اب انہیں لگ رہا تھا کہ وہ ویسا بالکل نہیں تھا جیسا وہ انہیں سمجھتی تھیں۔۔

"مہربانو اب پوری کوشش کرے گی مکیرم کو تم سے چھیننے کی آبدار۔۔۔اب کی بار کوئی بے وقوفی مت کرنا۔۔۔ مکیرم کو خود سے دور مت جانے دینا۔۔۔ورنہ ساری زندگی روتی رہو گی۔۔۔"

عالیہ بیگم نے اسے پیار سے سمجھاتے نصیحت کی تھی۔۔۔

آبدار خاموشی سے سر ہلاتی مکیرم کی شال کو اپنے گرد اچھے سے

اوڑھتی اسی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ جہاں مہربانو کا کمرہ تھا۔۔۔

ڈاکٹر ان کا چیک اپ کر کے جا چکا تھا۔۔۔

مکیرم ان کے پاس تھا۔۔۔ آبدار نے بنا آواز پیدا کیے دروازہ

کھولتے اندر قدم رکھا تھا۔۔

جب سامنے ہی اسے وہ مہربانو کا ہاتھ پکڑے ان کے قریب کرسی

رکھے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

" مکیرم یہ روحیل یہاں کیوں پھر رہا ہے۔۔۔ جاتا کیوں نہیں ہے یہاں سے۔۔۔۔ آبدار کے ساتھ کئی بار باتیں کرتے دیکھا ہے میں نے اسے۔۔۔ اس کا دل کیسے مان رہا ہے اس انسان سے بات کرنے کو۔۔ جس نے اس کے شوہر پر قاتلانہ حملہ کیا ہے۔۔۔

مجھے تو اب یہی لگ رہا ہے کہ یہ لڑکی اس سب میں ملی ہو سکتی ہے۔۔ یہ لوگ مل کر تمہیں مجھ سے چھیننا چاہتے ہیں۔۔۔ اتنی نفرت کرتی تھی یہ تم سے۔۔۔ اب ایک دم سے تمہاری فرمابردار کیسے بن گئی۔۔۔

اسے پتا تھا کہ روحیل آرہا ہے۔۔۔اسی خاطر یہ سولہ سنگھار کیے پھر رہی ہے۔۔۔"

مہربانو کے الفاظ سنتی وہ اپنی جگہ پتھر کی ہوئی تھی۔۔۔وہ اس کے شوہر کو اس کے خلاف ورغلا رہی تھیں۔۔۔

پچھلے دس سال سے وہ ایسا زہر ہی تو گھولتی آئی تھیں مکیرم کے دل ودماغ میں۔۔یہی وجہ ہی تھی کہ وہ اس سے اتنی نفرت کرتا تھا۔۔
مگر اس شخص نے اتنی نفرت کے باوجود اس کے ساتھ اچھا رویہ رکھا ہوا تھا۔۔

آبدار کا دماغ ماؤف ہوا تھا۔۔۔اس نے مکیرم کی چوڑی پشت کو گھورا تھا۔۔۔

کیا وہ پھر سے ویسا ہی ظالم اور سفاک بن جائے گا۔۔۔

"پھوپو یہ آپ کیا بول رہی ہیں۔۔۔؟؟"

اس سے پہلے کہ مکیرم کچھ بولتا آبدار اپنی جگہ سے آگے بڑھی تھی۔۔۔

مکیرم نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ حسین مکھڑا اس وقت غصے سے لال ہو چکا تھا۔۔۔آنکھوں میں بھی نمی کا احساس گھلا ہوا تھا۔۔۔

"وہی بول رہی ہوں جو سچ ہے۔۔۔ تم نقصان پہنچانا چاہتی ہو مکیرم کو۔۔۔ اپنے اس عاشق کے ساتھ مل کر۔۔۔"

مہر بانو اسے دیکھتیں نفرت سے بولی تھیں۔۔۔ جبکہ ان کے الفاظ پر مکیرم کی آنکھوں کی وحشت ناکی بڑھ گئ تھی۔۔۔

آبدار نے بے یقینی سے اس عورت کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ کیوں وہ اس کی اتنی دشمن بنی ہوئی تھی۔۔۔

"تم جاؤ یہاں سے۔۔۔"

مکیرم نے انہیں کچھ نہیں کہا تھا۔۔ وہ اس کی جانب پلٹتا اسے باہر جانے کا بول گیا تھا۔۔۔

مہر بانو کی طبیعت اس وقت ٹھیک نہیں تھی۔۔ڈاکٹر نے سٹریس دینے سے منع کیا تھا۔۔

مکیرم اس وقت کچھ بھی بول کر دوسرے گھر میں تماشا نہیں بنانا چاہتا تھا۔۔وہ ان دونوں خواتین سے گھر جا کر اچھے سے بات کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔

"کیوں جاؤں میں یہاں سے۔۔۔یہ کیا بکواس کر رہی ہیں؟؟ان کے ماضی پر اگر کوئی بات کرے تو انہیں اتنی تکلیف ہوتی ہے۔۔۔دوسروں پر چاہے یہ جو بھی الزام لگائیں۔۔۔یہ ہوتی کون ہیں اتنا غلط بولنے والیں۔۔۔

آپ کو کوئی فرق نہیں پڑتا آپ کی بیوی پر کچھ بھی الزام لگایا جائے۔۔۔ مگر میں ہر وقت آپ کی اور آپ کی پھوپھو کی خود پر لگتی یہ تہمتیں برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔ مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ۔۔۔

بالکل ٹھیک کیا ہے میں نے ساری زندگی جو آپ سے نفرت کی۔۔۔ آپ اسی قابل ہیں۔۔۔

مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ۔۔۔ ابھی اور اسی وقت طلاق دیں مجھے۔۔۔ ورنہ میں اپنے آپ کو ختم کرلوں گی۔۔۔"

آبدار کا دماغ پوری طرح سے گھوم گیا تھا۔۔۔مہر بانو اس کے بارے میں اتنا غلط بول رہی تھی۔۔۔اس کو کچھ کہنے کے بجائے۔۔یہ شخص اس کو کمرے سے نکل جانے کا کہہ رہا تھا۔۔۔

آبدار چاہ کر بھی خود کو پہلے کی طرح اس ستمگر کے معاملے میں بے حس نہیں رکھ پائی تھی۔۔۔

اسے اب فرق پڑتا تھا اس بات سے کہ وہ اسے کیسے ٹریٹ کرتا ہے۔۔

وہ اس کی اگنوریں س برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

شور سن کر گھر کے باقی لوگ بھی وہاں آ گئے تھے۔ آبدار کے الفاظ سنتے جہاں عالیہ بیگم اور باقی سب نے خوف سے کانپتے دل پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ وہیں بیڈ پر ویسی ہی آرام دہ پوزیشن میں نیم دراز مہربانو کے اندر تک سکون اتر گیا تھا۔۔۔

اجالا نے بھی ایک مسکراہٹ ان کی جانب اچھالی تھی۔۔

مکیرم اس کی باتیں بہت ضبط سے سن رہا تھا۔۔۔ اس کے آخری جملے پر مکیرم کا ضبط ٹوٹ گیا تھا۔۔۔

"آبدار۔۔۔۔"

وہ اونچی آواز میں دھاڑ تا غصے کی انتہا پر پہنچتا اس پر اپنا ہاتھ اٹھا گیا تھا۔۔

آبدار نے شاکی نگاہوں سے اس کے اٹھے ہاتھ کو دیکھا تھا۔۔۔جو ہوا میں کی معلق ہو چکا تھا۔۔۔

مہر بانو کی خوشی اس ہاتھ کو رکتے دیکھ ماند پڑی تھی۔یہ تھپڑ پڑنے پر ہی اسے سکون ملنا تھا۔۔۔

جبکہ عالیہ بیگم نے لڑکھڑاتے تانیہ کا بازو تھام لیا تھا۔۔۔بد نظر کس بری طرح سے لگتی تھی۔اس بات کا اندازہ انہیں اس وقت اچھے

سے ہوا تھا۔۔۔کچھ دیر پہلے وہ ایک ساتھ بیٹھے کتنے پیارے لگ رہے تھے۔۔

اور اب سب کچھ ختم ہونے کے قریب لگ رہا تھا۔۔

آبدار نے زخمی نگاہوں سے اس اٹھے ہوئے ہاتھ کو دیکھا تھا۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ کر گالوں پر لڑھک آئے تھے۔۔

اس کو اس لمحے پوری طرح سے اس بات کا ادراک ہوا تھا کہ یہ شخص اس کا کبھی نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

اس کا پورا وجود بخار میں تپ رہا تھا۔۔سینے کے بائیں حصے میں درد سا اٹھتا محسوس ہوا تھا۔۔۔اس کا وجود بے جان ہوا تھا۔۔۔

آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا تھا۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ بے جان ہوتے وجود کے ساتھ پورے قد سے پیچھے کو گری تھی۔۔

وہاں کھڑا ہر شخص اس لمحے ساکت ہوا تھا۔۔۔

"آبدار۔۔۔"

مکیرم اس کی جانب بڑھنے والا پہلا شخص تھا۔۔۔اس نے آبدار کے زمین بوس ہونے سے پہلے ہی اسے اپنی آہنی مضبوط بانہوں میں بھر لیا تھا۔۔۔

وہ سب لوگ ایک بار پھر سے ساکت ہوئے تھے۔۔۔ مکیرم میر عالم کی اپنی بیوی کے لیے فکر اور دیوانگی دیکھ۔۔

جس کی غضبنا کی اس لڑکی کے آنکھیں موندے ہی ختم ہو چکی تھی۔۔۔وہ اس پری پیکر کو اپنی مضبوط بانہوں میں بھرے اس کا گال تھپتھپا رہا تھا۔۔۔

مہر بانو اس کی بے چینی اور بے قراری دیکھ جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھ بیٹھی تھیں۔۔ کچھ دیر پہلے کا سارا سکون اس وقت ملیامیٹ ہوا تھا۔۔

اتنی فکر تو انہوں نے مکیرم کے انداز میں کبھی اپنے لیے بھی نہیں دیکھی تھی۔۔۔ جتنی اس وقت وہ باہوں میں بے جان ہوتی اس لڑکی کے لیے پاگل ہو رہا تھا۔۔۔

آبدار اگر یہ منظر دیکھ لیتی تو اس نے اپنے حواس ویسے ہی کھو دینے تھے۔۔۔

باقی سب نے آبدار کے قریب آنا چاہا تھا۔۔ مگر مکیرم اسے

بانہوں میں اٹھائے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔

کمرے سے ہی نہیں وہ اس وقت خیام کے گھر سے بھی نکل آیا تھا۔

نیچے کھڑے روحیل نے بھی جلتی آنکھوں سے اس کی بانہوں میں

مقید آبدار کی جانب دیکھا تھا۔۔

"نکلی پھر تم بھی وہی عام لڑکی۔۔ اپنے شوہر کے تمام ظلم و ستم سہہ

کر بھی اس کی ہی پناہوں میں رہنے کے خواب دیکھنے والی کمزور

بیوی۔۔۔ بالکل عالیہ پھوپو کی طرح۔۔۔ جیسے آج تک وہ ان

لوگوں کی غلام بن کر رہی ہیں۔۔۔

تم بھی اب انہیں کے نقشِ قدم پر چل نکلی ہو۔۔۔"

روحیل کے اندر آگ لگی ہوئی تھی۔۔وہ تو اب تک اسی خوش فہمی میں رہا تھا کہ یہ دونوں لوگ ایک دوسرے سے جس قدر نفرت کرتے تھے۔۔۔ان کے درمیان تعلقات قیامت تک خوشگوار ہو ہی نہیں سکتے تھے۔۔

مگر انہیں ایک ساتھ دیکھ ان کی آنکھوں میں ایک دوسرے کے لیے دیوانگی دیکھنا روحیل کی زندگی کا سب سے ناگوار منظر تھا۔۔ اس کا دماغ ابھی تک یہ سب قبول ہی نہیں کر پا رہا تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

آبدار نے بھاری ہوتی آنکھوں کو کھولتے بے جان نگاہوں سے چھت کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جب چھت کے بجائے اس کی آنکھوں کے سامنے سرخ پھولوں کی سیج آن ٹھہری تھی۔۔۔اس کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے۔۔اس نے نگاہیں گھما کر اردگرد دیکھا تھا۔۔۔

پورا بیڈ انہیں سرخ پھولوں کی سیج سے سجا ہوا تھا۔۔۔

یہ کمرہ کوئی اور نہیں ان کا بیڈروم تھا۔۔۔ آبدار کو ماتھے پر کسی شے کا احساس ہوا تھا۔۔۔

جب ہاتھ لگانے پر وہ گیلی پٹی محسوس ہوئی تھی۔۔۔وہ تو خیام کے گھر پر تھی۔۔پھر یہاں کون لایا تھا اسے۔۔۔

اس خیال کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں کے سامنے وہ تمام مناظر گھوم گئے تھے۔۔

نہ چاہتے ہوئے بھی آنکھوں میں آنسو آن ٹھہرے تھے۔۔۔اس کے بخار کی شدت اب پہلے سے کم تھی مگر اسے اپنا پورا وجود دھکتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اٹھنے کی کوشش کرتی جب اسی لمحے واش روم کا دروازہ کھلا تھا اور جو شخص نمودار ہوا تھا اسے دیکھ کر آبدار کی

آنکھوں کی نمی بڑھنے کے ساتھ ساتھ۔۔۔غصے سے مٹھیاں بھی بھینچ گئی تھیں۔۔

وہ شاور لے کر فریش ہوتا اسی کی جانب آیا تھا۔۔۔

بلیک کلر کے ٹراؤزر اور ٹی شرٹ میں ملبوس وہ اب بھی اپنے مخصوص سنجیدہ تاثرات چہرے پر سجائے ہوئے تھا۔۔۔

"کیسی طبیعت ہے اب۔۔؟؟"

پھولوں کی لڑکیوں کو ہٹاتے وہ اسکے قریب بیٹھتا ہاتھ بڑھا کر اس کے ماتھے سے پٹی اٹھاتا پاس رکھے باؤل میں رکھ گیا تھا۔۔۔

اس کے ماتھے کو چھونے کے ساتھ ہاتھ آبدار کی گردن پر ٹھہرتا اس کی حرارت محسوس کرنے لگا تھا۔۔۔

آبدار اس شخص کا یہ نارمل انداز دیکھ جیسے غصے سے پاگل ہوا اٹھی تھی۔۔۔

"ڈونٹ ٹچ می۔۔۔ نہیں رہنا مجھے آپ کے ساتھ۔۔۔ یہ پھر سے کونسا نیا ڈھونگ شروع کیا ہے۔۔۔"

آبدار نے اپنی گردن سے اس کا ہاتھ جھٹکتے اٹھنے کی کوشش کی تھی۔۔ وہ بہت مشکل سے تھوڑا سا اوپر ہوئی ہی تھی۔جب مکیرم نے اس کے کندھے کو تھام کر اسے واپس پیچھے پھینک دیا تھا۔۔

"بخار ابھی بھی ہے۔۔ آرام سے لیٹی رہو۔۔"

اس کی جانب جھک کر اس کی آنکھوں میں جھانکتے مکیرم نے اس کے دونوں اطراف اپنی ہتھیلیاں جماتے کہا تھا۔۔۔

جبکہ اس کے اتنے قریب آجانے پر آبدار کی حالت غیر ہوئی تھی۔۔۔اس کی گرم سانسیں آبدار کی سانسوں سے ٹکرانے لگی تھیں۔۔۔

"میں نفرت کرتی ہوں آپ سے۔۔۔ نہیں رہنا مجھے آپ کے ساتھ۔۔"

آبدار نے اس کے سینے پر دونوں ہتھیلیاں جماتے اسے خود سے دور کرنا چاہا تھا۔۔۔

جب مکیرم نے اس کی کلائیوں کو اپنی گرفت میں لیتے انہیں واپس تکیے سے لگا دیا تھا۔۔

وہ پوری طرح سے اس کی پناہوں میں بے بس ہوئی تھی۔۔

"میں نے کب کہا میں تمہاری محبت میں مرا جا رہا ہوں۔۔۔یا تمہارے قریب رہنا چاہتا ہوں۔۔"

اس کے وجود سے اٹھتی پھولوں اور مہندی کی مہک کو اپنی سانسوں میں اتارتے مکیرم نے اس کی شہہ رگ پر اپنے شدت بھرے ہونٹوں کا لمس چھوڑتے اس کو کپکپانے پر مجبور کر دیا تھا۔۔

آبدار اس کی پناہوں میں لرز اٹھی تھی۔۔

مکیرم کی نظریں بھٹک کر آبدار کی دودھیا باہوں کی جانب جا رہی تھیں۔۔۔اس کی سلیوز کہنیوں تک ہٹی ہوئی تھیں۔۔ مکیرم نے ایک نظر اس کی بکھرتی سانسوں پر ڈالی تھی۔۔

اور اگلے ہی لمحے وہ اس کی کلائیوں پر جھکتا ان کی نرماہٹوں کو اپنے لبوں سے محسوس کرتا جگہ جگہ اپنا لمس چھوڑتا انہیں لال کر گیا تھا۔۔۔

اس کی سلیوز کو لبوں سے مزید اوپر کھسکا دیا تھا۔۔

آبدار اس شخص کی اس بے باکی پر شرم وحیا سے دوہری ہوئی تھی۔۔

وہ کس قدر غصے میں تھی۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس شخص پر کیسے اپنا غصہ نکالے۔۔۔

جو اس پر پوری طرح سے حاوی ہوتا اس کے اعصاب پر قابض ہو رہا تھا۔۔

"میں اب کبھی یہ بانہیں مہندی سے خالی نہ دیکھوں۔۔۔ورنہ ان کے لیے اچھا نہیں ہو گا۔۔"

ان بانہوں کی نرماہٹیں اور مہندی کی دلفریب مہک مکیرم کو پوری طرح سے بہکا گئی تھی۔۔

"آپ کے لیے نہیں ہے یہ سب کچھ۔۔۔ جس کے لیے ہے وہ دیکھ چکا ہے۔۔۔"

آبدار نے اسے غصہ دلانا چاہا تھا۔۔۔جب اگلے ہی لمحے اس شخص کی گستاخی آبدار کو سر سے پیر تک لال کر گئی تھی۔۔۔

وہ اس کے گستاخی کرتے لبوں پر جھکتا ان بکھرتی گداز سانسوں کو پوری شدتوں کے ساتھ اپنے ہونٹوں میں قید کرتا اپنے جذبات کی دہکتے احساس میں گم کر گیا تھا۔۔

آبدار نے آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔

اس کا دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔اس شخص کی بے باکی بڑھنے لگی تھی۔۔۔وہ اس کی سانسوں میں اپنی سانسیں انڈیلتا نجانے اسے کیا باور کروانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

اس کے بھاری ہاتھ کے نیچے ابھی بھی آبدار کی دونوں کلائیاں دبی ہوئی تھیں۔۔۔وہ اس کی گرفت میں ہل بھی نہیں پارہی تھی۔۔

اس شخص کی مضبوط سینے کے نیچے اس کا نازک وجود دبا ہوا تھا۔۔۔ جس میں اس وقت اتنی سکت نہیں تھی کہ اس شخص کے کسرتی وجود کا مقابلہ کر سکتی۔۔

"تم شروع سے میری تھی اور مرتے دم تک میری رہو گی۔۔۔ تم نے آج ان ہتھیلیوں پر میرا نام لکھوایا ہے۔۔میں بہت پہلے سے ان پر اپنے نام کی مہر ثبت کر چکا ہوں۔۔۔ان دھڑکنوں میں میرے نام کی پکار کو تم نظر انداز کر سکتی ہو میں نہیں۔۔۔"

وہ شخص اس کی سانسوں سے کھیلتا اس کی نس نس میں اپنے نام کی پکار بھرنا چاہتا تھا۔۔۔

اس کا یہ جنونی انداز آبدار کو خود میں سمٹنے پر مجبور کر رہا تھا۔

وہ سے غصہ کرنے یا اپنی بھڑاس نکالنے کا موقع ہی نہیں دے رہا تھا۔۔اس شخص کے لمس میں پہلے سے بھی زیادہ نرمی اور ملائمت تھی۔۔۔آبدار کا دل اس کے قابو سے باہر جا رہا تھا۔۔۔

وہ اس کی غیر ہوتی حالت پر اس کی سانسوں کو آزادی بخشتا اب اس کی گردن پر اپنے لبوں کا لمس چھوڑتا اس لڑکی کو جیسے اپنے اندر جذب کرنے کی طلب رکھتا تھا۔

"اپنی پھوپو کے سامنے تو ہمت نہیں ہے بات کرنے کی۔۔اگر اتنا ہی برا لگ رہا تھا تو ان کے سامنے کیوں خاموش رہے۔۔۔جو بنا کوئی بات جانے مجھ پر ہر وقت تہمت لگاتی رہتی ہیں۔۔۔اور آپ بھی ان کے ساتھ ملے ہوتے ہیں۔۔

کبھی معاف نہیں کروں گی میں آپ کو۔۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔مجھے آپ کے ساتھ اب نہیں رہنا۔۔۔"

آبدار نے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ نکالنے کی کوشش کرتے بکھرتی سانسوں کے ساتھ اپنی خفگی کا اظہار کیا تھا۔۔۔

اسے اب بھی بخار تھا۔۔۔اس کی حالت کی پیش نظر مکیرم اسے آزاد کرتے پیچھے ہوا تھا۔۔۔

جو اس کے لمس سے بالکل لال ہو چکی تھی۔۔

اس کا دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔وہ اس وقت اس سے نگاہیں نہیں ملا پائی تھی۔۔

"میں بہت اچھے سے جانتا ہوں اپنی زندگی میں تمام رشتوں کو کیسے لے کر چلنا ہے۔۔۔کسی ایک کو بھی اپنے ہاتھ سے چھوٹتے نہیں دیکھ سکتا۔۔۔پھوپو نے آج جو تمہیں کہا وہ دوبارہ نہیں کہیں گی۔۔ تمہیں بھی ان کے لیے اپنے رویے میں لچک پیدا کرنی ہو گی۔۔۔"

مکیرم ابھی بھی اس کے پاس ہی بیٹھا تھا۔۔۔ آبدار ٹانگیں سمیٹتی اٹھ بیٹھی تھی۔۔

اس کا حلیہ اب بھی ویسا ہی تھا۔۔۔ کانوں میں پہنی پھولوں کی بالیاں مرجھانے لگی تھیں۔۔۔ بالکل اس کے کملائے چہرے کی طرح۔۔۔ جس پر اب پہلے والی تازگی اور خوشی نہیں تھی۔۔

سب کچھ ماند پڑ چکا تھا۔۔۔ اس کے ایک عمل نے سامنے بیٹھی لڑکی کا دل توڑ دیا تھا۔۔۔

"میں نے کب کہا ہے باقیوں کو چھوڑ دیں۔۔۔ صرف مجھے آزاد کر دیں۔۔۔ اگر آپ چاہتے ہیں میں زندہ رہوں تو پلیز مجھے اس اذیت سے دور کر دیں۔۔۔"

یہ الفاظ ادا کرتے آبدار کی آنکھوں کی نمی مزید بڑھنے لگی تھی۔۔

مکیرم کا دل بے کل سا ہوا تھا۔۔۔ وہ اپنی بات کہتی اس کے پاس سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

"کیسی اذیت۔۔۔؟؟"

مکیرم کے سوال نے اس کے قدم جکڑ لیے تھے۔۔ وہ اپنی مٹھیاں بھینچ گئی تھی۔۔۔

"اس انسان کے ساتھ رہنے کی اذیت۔۔۔ جس سے میں بے پناہ نفرت کرتی ہوں۔۔ جس نے میری زندگی میں کبھی کوئی خوشی آنے نہیں دی۔۔ جو ہمیشہ سے میرے لیے اذیت کا باعث بنا ہے۔۔۔ جو ایک بے رحم اور ظالم انسان ہے۔۔۔

اس کی جانب پلٹتی آبدار غصے سے بولتی اپنے آنکھوں صاف کر گئی تھی۔۔۔ وہ اس شخص کے سامنے اپنی کمزوری ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

"میں نے تم سے اس دن بھی کہا تھا۔۔ کبھی ٹھنڈے دماغ سے سوچنا ضرور۔۔۔ کہ اصل ظالم اور بے رحم کون ہے۔۔"

مکیرم اپنی جگہ سے اٹھتا اس کے مقابل آتے بولا تھا۔۔۔

اس کی نظریں آبدار کی دلفریب سراپے سے الجھ رہی تھیں۔۔۔

وہ پھر سے ان آنکھوں میں ویسے ہی رنگ دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

ان گلابی گالوں کی سرخیاں پھر سے چاہیے تھیں اسے۔۔

آج اتنے عرصے بعد اس نے خود پر رنگوں کو سجایا تھا۔۔۔وہ جب ہوش سے بیگانہ تھی تو وہ اس کے ہتھیلیوں پر اپنا نام دیکھ چکا تھا۔۔۔

یہ بات تو وہ پہلے سے جانتا تھا کہ اس لڑکی نے یہ سنگھار اسی کی خاطر کیا تھا۔۔وہ اس سے سراہے جانے کی خواہشمند تھی۔۔۔ مگر اس

نے کیا کیا تھا۔۔۔سب کے سامنے اس لڑکی پر ہاتھ اٹھانے کی غلطی کر بیٹھا تھا۔۔۔۔

جو پہلے سے ہی اس سے بہت زیادہ بدگمان تھی۔۔۔وہ اس کے جتنے مضبوط اعصاب کی مالک نہیں تھی کہ ہر شے برداشت کر جاتی۔۔۔یا اپنے اردگرد ہوتی سازشوں کو سمجھ کر ان سے مقابلہ کر پاتی۔۔

"مجھے آپ کے حوالے سے کسی بھی بات پر کوئی غور و فکر نہیں کرنی۔۔۔ جا رہی ہوں میں یہاں سے۔۔۔دوبارہ کبھی نہ آنے کے لیے۔۔۔"

آبدار کا اس کی رنگت بدلی مقناطیسی نگاہوں سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔شادی کی پہلی رات اس کمرے میں جن پھولوں کی کمی تھی۔۔۔وہ آج پوری کردی گئی تھی۔۔

جنہیں دیکھ کر آبدار کی سانسیں بھاری ہونے لگی تھیں۔۔۔وہ یہاں سے فرار چاہتی تھی۔۔۔

اس نے بیڈ کے اردگرد لگی پھولوں کی لڑیاں بھی نوچ دی تھیں۔۔۔اسے نہیں چاہیے تھے اس بے رحم شخص کی جانب سے دیئے یہ پھول۔۔۔جنہیں بعد میں اس نے خود ہی آکر نوچ لینا تھا۔۔۔

اسے مضبوط لہجے میں جواب دیتی وہ اپنا لہنگا سنبھالتے دروازے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔جب پوری قوت استعمال کرنے کے باوجود وہ دروازہ نہیں کھول پائی تھی۔۔

دروازہ لاک تھا۔۔۔

آبدار کا دل پہلو میں دھڑک اٹھا تھا۔۔۔اس کے چہرے کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔

یہ شخص چاہتا کیا تھا۔۔۔اسے پوری طرح سے اپنے تابع کر تو چکا تھا۔۔۔

وہ اس کی عادی ہو چکی تھی۔۔۔وہ اپنے دل کو اس کے آگے جھکنے سے نہیں روک پائی تھی۔۔

"دروازہ کھولیں۔۔۔"

اس نے پلٹ کر اسے خفگی سے کہا تھا۔۔

"یہ نہیں کھلے گا اب۔۔۔"

وہ چلتا ہوا اس کے قریب آنے لگا تھا۔۔۔

"میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔ پلیز مجھے جانا ہے۔۔۔"

آبدارا اسے قریب آتے دیکھ کپکپاتے لہجے میں بولی تھی۔۔

"میں تمہاری طرح بے مروت اور بے رحم نہیں ہوں کہ بیماری میں تمہیں ایسے ہی بے یارو مددگار چھوڑ دوں۔۔۔جیسے تم کرتی ہو۔۔۔"

اس کے لرزتے نازک سراپے کو دیکھتے اس نے طنز کیا تھا۔۔۔اس کا انداز شرمندہ کرنے والا تھا۔۔۔اور وہ ہوئی بھی تھی۔۔

"مجھے ضرورت نہیں ہے آپ کی۔۔۔میں اچھے سے جانتی ہوں آپ کیا چاہ رہے ہیں۔۔۔اس دن جو بات کہی تھی آپ کو۔۔۔وہ آپ جیسے مرد کی انا پر بہت کاری وار کر گئی ہے نا۔۔۔اسی خاطر آپ مجھے یہاں لائیں ہیں۔۔۔اور یہ پھول یہ سب۔۔۔۔'

آبدار نے شرم وحیا سے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ پھولوں کی جانب اشارہ کرتے کہا تھا۔۔۔ جبکہ اس کی بات کے جواب میں مکیرم کے لبوں پر گہری مسکراہٹ بکھری تھی۔۔

"اتنی نے وقوف بھی نہیں ہو تم۔۔۔ جتنا میں تمہیں سمجھتا ہوں۔۔۔"

وہ چلتا ہوا اس کے قریب آن پہنچا تھا۔۔۔

آبدار کی سانسیں گہری ہونے لگی تھیں۔۔۔ اس کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

اس ساحر کی قربت سے خود کو بچا پانا اتنا آسان نہیں تھا۔۔۔

جو بہت ہی بے باکی کے ساتھ اس کی بات کی تصدیق کرتا اس کے دونوں اطراف اپنی ہتھیلیاں جماتا اس کے اوپر جھک گیا تھا۔۔۔

آبدار بالکل دروازے کے ساتھ چپک گئی تھی۔۔۔

"میں اس وقت پھوپو کی وجہ سے پریشان تھا۔۔۔ڈاکٹرز نے بتایا تھا ان کی طبعیت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ انہوں نے جو بھی کہا وہ غلط تھا۔۔۔ مگر وہاں آکر جو تم نے کیا وہ بھی تو ٹھیک نہیں تھا نا۔۔۔

میں نے اس وقت غصے میں جو حرکت کی میں اس پر بہت زیادہ نادم ہوں۔۔۔ معافی کا طلبگار ہوں۔۔۔ مجھے کسی بھی قیمت پر تم پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا۔۔۔ آئم سوری۔۔۔۔"

وہ شخص بول رہا تھا۔۔۔اور آبدار نے یقینی کے عالم میں پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

مکیرم میر عالم اس سے معافی مانگ رہا تھا۔۔۔یہ کونسا نیا روپ تھا اس شخص کا۔۔۔

آبدار کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں۔۔۔

"مجھے آپ کی معافی قبول نہیں ہے مسٹر مکیرم میر عالم۔۔۔۔ آپ کیا سمجھتے ہیں میں آپ سے الگ نہیں ہونگی کبھی۔۔تو یہ بھول ہے آپ کی۔۔۔رومان ماموں کے بے گناہ ہوتے ہی آپ بھی مجھے اس سزا سے آزاد کر دیں گے۔۔۔

یہ انہیں کی وجہ سے ہی تو شروع ہوئی تھی۔۔"

آبدار اس شخص کے ساحر میں نہیں آنا چاہتی تھی۔۔اسی خاطر وہ اس کی معافی مانگنے پر ایسے الفاظ ادا کر گئی تھی جس سے غصہ آئے۔۔۔

مکیرم نے گہری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

اگلے ہی لمحے وہ اسکے سامنے سے ہٹ گیا تھا۔۔۔

"چینج کر لو تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ تمہیں مزید ٹھنڈ لگ جائے گی۔۔۔"

اس کی جانب سے رخ موڑ کر صوفے کی جانب جاتا وہ سائیڈ ٹیبل پر رکھی اپنی سیگریٹ کی ڈبی اٹھا گیا تھا۔۔

آبدار ساکت سی اب بھی وہیں کھڑی اس کی چوڑی پشت کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ بھی تو اسے خود سے دور کرنا چاہتی تھی۔۔۔اسی خاطر تو اسے اتنا کچھ بولا تھا۔۔۔مگر اس وقت اس کا دور جانا دل کو بے چین کیوں کر گیا تھا۔۔۔

آبدار گہرا سانس بھرتی مرر کے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی۔۔

جیولری اتارتے اس کے ہاتھ مسلسل کانپ رہے تھے۔۔۔اسے

مکیرم کی نظروں کا ارتکاز خود پر محسوس ہو رہا تھا۔۔

اس کی سانسوں کی رفتار بڑھنے لگی تھی۔۔۔کمرے میں ہیٹر آن

ہونے کے باوجود اسے ٹھنڈ لگ رہی تھی۔۔۔

کانوں سے پھولوں کے زیورات اتارتے اس کا دھیان اپنی

چوڑیوں کی جانب گیا تھا۔۔جو اب بھی اسی سائز کی تھیں۔۔

آبدار نے وہیں کھڑے اپنے بالوں کو اکٹھا کرتے کیچر میں

مقید کیا تھا۔۔جنہیں سنبھالنا اتنا آسان نہیں تھا۔۔

بال سمیٹنے کی وجہ سے اس کے گہرے گلے سے دودھیا کمر واضح ہونے لگی تھی۔۔۔ مکیرم جو اسی کی جانب دیکھا رہا تھا۔۔اس نے بوجھل سانس ہوا میں خارج کرتے اپنی نگاہوں کا زاویہ بدل دیا تھا۔۔

یہ چلتی پھرتی قیامت آج اس کے ایمان کا خوب امتحان لینے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

آبدار نے اپنی گردن سے گلوبند نکالنا چاہا تھا۔جب اس کا سر بہت زور سے چکرایا تھا۔۔

"مکیرم۔۔۔"

وہ لڑکھڑا کر گرنے کو تھی۔۔۔اس کے لبوں سے بے ساختہ یہ ایک ہی نام نکلا تھا۔۔۔

مکیرم جو موبائل پر مصروف تھا۔۔۔اس پکار پر اس نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔؟؟"

تیزی سے اٹھ کر اس کے پاس جاتے مکیرم نے اسے تھام لیا تھا۔۔۔جو اگر گرتی تو سامنے رکھے شیشے سے بری طرح ٹکرا جانا تھا۔۔۔

"مجھے چکر آ رہے ہیں۔۔۔"

اس نے روہانسے لہجے میں کہا تھا۔۔ اس کا وجود اب بھی تپ رہا تھا۔۔

"او کے ریلیکس۔۔۔"

اس کی آنکھوں سے آنسو بہتے دیکھ مکیرم اسے اپنے سینے سے لگاتا اس کی پیشانی پر لب رکھ گیا تھا۔۔

وہ اس کے مضبوط سینے پر سر ٹکائے گہری گہری سانسیں لیتی اس کی شرٹ کو سینے سے جکڑے ہوئے تھی۔۔ اس کی مسحور کن مہک آبدار کے نتھنوں سے ٹکراتی اس کے لیے سکون کا باعث بن رہی تھی۔۔۔

مکیرم نے ہاتھ بڑھا کر اس کی گردن میں پہنا نیکلس کھول دیا تھا۔۔وہ اس کے ساتھ لگی اس وقت پوری طرح سے اس کے حصار میں مقید تھی۔۔

"لباس تبدیل کرلو۔۔۔"

اس کا جی رعنائیاں بکھیرتا ہوش ربا سراپا اس وقت مکیرم کی جان مشکل میں ڈالے ہوا تھا۔۔۔

وہ کیسے اپنے جذبات پر قابو رکھے ہوئے تھا یہ وہی جانتا تھا۔۔

"نہیں پلیز۔۔۔مجھے سونا ہے ابھی۔۔۔"

اس کے ساتھ لگی وہ سرگوشیانہ لہجے میں بولی تھی۔۔۔اس شخص کی پناہوں میں تحفظ بھرا سرور محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ مکیرم نے گہرا سانس بھرتے مرمریں سے جھانکتی اس کی دودھیا کمر پر چمکتے سیاہ تل سے نگاہیں چرائی تھیں۔۔۔

جو پہلے دن سے اس کی کمزوری تھا۔۔۔

وہ چاہتا تھا آبدار چینج کر لے۔۔۔ مگر وہ لڑکی ایسے ہی سونے پر بضد تھی۔۔۔ مکیرم نے گہرا سانس بھرتے اپنی سرخی مائل آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اور ہاتھ بڑھا کر اس کے دوپٹے کی پنز کھول دی تھیں۔۔۔

جس کے ساتھ ہی اگلی قیامت اس کی منتظر تھی۔۔۔ آبدار کا سراپا اب اپنی تمام تر حشر سامانیوں کے ساتھ اس کی آنکھوں کے سامنے تھا۔۔

مکیرم نے اس پر سے نگاہیں چراتے اسے اپنی بانہوں میں اٹھایا تھا اور بیڈ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

اسے بیڈ پر لیٹاتے مکیرم نے اس پر کمبل ڈالا تھا۔۔۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔۔۔

مگر اس کی گرفت اب بھی مکیرم کے سینے پر سختی سے قائم تھی۔۔۔۔

وہ شاید غنودگی میں جا چکی تھی۔۔۔ مکیرم نے اسے باہوں میں سیدھا کرتے دوا کھلائی تھی۔۔۔اسکی نازک پنکھڑیاں ہولے سے کھلی تھیں۔۔۔

مکیرم کتنے ہی لمحے اس معصوم صورت کو دیکھے گیا تھا۔۔۔اگلے ہی پل اس کے لبوں کو نرمی سے چھوتا اسے واپس بستر پر لیٹا گیا تھا۔۔۔

اس کے اوپر کمبل ڈالتا وہ دوسری جانب آکر نیم دراز ہوا تھا۔۔۔ نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔۔

چہرے پر سرد ترین تاثرات بکھرے ہوئے تھے۔۔۔اس لڑکی

کے سامنے اس نے ظاہر نہیں کیا تھا۔۔۔

مگر وہ اپنے عمل پر بہت زیادہ پچھتاوے کا شکار تھا۔۔۔پیشانی مسلتے

اس نے کروٹ بدل کر آبدار کی جانب دیکھا تھا۔۔

وہ آنکھیں موندے اس وقت بہت سکون سے سو رہی تھی۔۔۔

اس کا سکون برباد کرکے۔۔۔

مکیرم نے ہاتھ بڑھا کر اس کے ماتھے کو چھوا تھا۔۔۔جواب کافی

بہتر تھا۔۔۔

مکیرم اس کی جانب سے نگاہیں موڑتا خود بھی کمبل اوڑھتے سونے کی کوشش کرنے لگا تھا۔۔

جب آبدار ہولے سے اس کے قریب کھسکی تھی۔۔

"مجھے ٹھنڈ لگ رہی ہے۔۔۔"

کمبل کے اندر سے اس کے سینے پر اپنا بازو پھیلاتی وہ اپنا ایک پیر بھی اس کے اوپر رکھتی اپنے ٹھنڈ کی احساس کو کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

"میں دوسرا کمبل لا کر دیتا ہوں۔۔۔"

مکیرم نے اپنے سینے سے اس کا بازو ہٹاتے اٹھنا چاہا تھا۔۔۔یہ لڑکی

آج اس کا امتحان لینے پر تلی ہوئی تھی۔۔

مگر آبدار نے اس کے سینے پر اپنا سر رکھتے اسے دور نہیں جانے دیا

تھا۔۔

"پلیز یہیں رہیں میرے پاس۔۔۔ورنہ وہ چھین لیں گی آپ

کو۔۔۔"

زرا سا اور اس کے قریب کھسکتے آبدار نے اس کی گردن میں اپنا

چہرا چھپاتے کہا تھا۔۔

مکیرم کا بازو اس کے نیچے دبا ہوا تھا۔۔۔اس نے آبدار کو ہلکا سا اوپر اٹھاتے اس کے نیچے سے اپنا بازو آگے کرتے اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔۔۔وہ ٹھنڈ سے کانپ رہی تھی۔۔

"کوئی نہیں چھین سکتا۔۔۔کسی کی اتنی ہمت نہیں ہے۔۔۔؟؟ اگر ایسا ہونا ہوتا تو سالوں پہلے ہو جاتا۔۔۔جب میرے سامنے تمہیں بدکردار ظاہر کرنے کے لیے نجانے کون کون سے ثبوت پیش کیے گئے تھے۔۔۔"

اس کو خود میں بھینچتے اس وقت اس شخص کے لبوں سے وہ بات نکلی تھی جس سے وہ ابھی تک انجان تھی۔۔

آبدار نے بمشکل آنکھیں کھولتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں اس وقت خوف کا احساس مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔

انہیں ایک دوسرے سے جدا کرنے کے لیے ہر طرف سے کوششیں کی جارہی تھیں۔۔۔اس شخص کو اس سے چھیننے کی جسے وہ اب سمجھنے لگی تھی۔۔۔وہ ویسا نہیں تھا جیسا اسے دکھایا اور بتایا جاتا تھا۔۔۔

اس کی زندگی کو عذاب میں دھکیلنے والا نہیں عذاب سے نکالنے والا تھا وہ۔۔

"آپ کے لیے اس دنیا میں سب سے زیادہ اہم کون ہے۔۔۔"

لرزتی پلکوں کو اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس کے جواب میں مکیرم کے لبوں پر بہت دلفریب مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

"کیوں تم وہ جگہ پانا چاہتی ہو۔۔۔؟؟"

الٹا سوال کیا گیا تھا۔۔۔ آبدار نے اسے خفگی سے گھورا تھا۔۔۔

وہ کیسے اسے بتاتی کے یہ جاننے کے لیے وہ مر رہی تھی کہ مکیرم میر عالم کی زندگی میں اس کا کیا مقام تھا۔۔۔

"میں جانتی ہوں اس جگہ پر نہیں ہو میں۔۔۔"

آبدار نے اس کے گریبان کو مٹھیوں میں جکڑتے روہانسے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

اس کا چہرا امکیرم کے چہرے کے بے پناہ قریب تھا۔۔۔ دونوں کی سانسیں الجھ رہی تھیں۔۔۔ آبدار کو اس وقت اپنے حلیے کا خیال بھول چکا تھا۔۔۔ وہ اس شخص کو اپنے لیے تڑپتا دیکھنا چاہتی تھی۔۔

اس وقت اسے ان آنکھوں میں اپنے لیے وہی تشنگی اور تڑپ دکھائی دے رہی تھی۔۔۔ جو دیکھ سے سکون مل رہا تھا۔۔

اس کے حصار میں سمٹتے ٹھنڈ کا احساس اب ختم ہو چکا تھا۔۔۔

آبدار نے آنکھیں موندی تھیں۔۔۔ مگر اگلے ہی پل سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ اس نے آنکھیں کھولتے لرزتی پلکوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ وہ شخص اس کو سوتے دیکھ اپنے پیر سے اس کی پنڈلیوں کو چھوتا بے باک جسارت کرتا آبدار کی نیند اڑا گیا تھا۔۔۔

"میری نیند اڑا کر تمہیں لگتا ہے اب تم سو پاؤ گی۔۔۔"

مکیرم نے اس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اسے اپنے سینے پر کھینچ لیا تھا۔۔۔

آبدار کا چہرا اس کے بے پناہ قریب آن ٹھہرا تھا۔۔۔

"مم میری طبیعت خراب ہے۔۔۔"

آبدار نے اس کی اسے دور ہونے کی کوشش کرتے کہا تھا۔۔۔اس کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔۔

اسے اس شخص کے تیور بہت خطرناک لگے تھے۔۔۔ وہ اسے کتنے دنوں سے ایسے ہی تڑپا رہی تھی۔۔۔

"تم نے میرے دل کی جو حالت کر رکھی ہے اس کا زرا سا بھی اندازہ ہے۔۔۔"

اس کے لبوں کو نرمی سے چھوتے وہ اس بہت احتیاط سے بیڈ پر لیٹا گیا تھا۔۔۔

آبدار کی دھڑکنوں کا شور وہ بہت قریب سے سن سکتا تھا۔۔۔

"آپ جب مجھ سے محبت نہیں کرتے تو یہ رشتہ قائم رکھنے کی بھی کیا ضرورت ہے۔۔۔ ختم کر دیں اسے بھی۔۔۔"

نروٹھے لہجے میں کہا گیا تھا۔۔

"تمہیں ہو گئی ہے نا محبت۔۔۔ مجھے بھی ہو جائے گی ایک نہ ایک دن۔۔۔"

اس کے گالوں پر اپنے دہکتے لب رکھتا وہ اس کی کمزور مزاحمت کو نرمی سے اپنی بانہوں میں سمیٹ گیا تھا۔۔

آبدار کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔اسے اپنے حلیے کو دیکھ کر

مزید شرم آرہی تھی۔۔۔

کیونکہ اس شخص کی بےباکیاں بڑھنے لگی تھیں۔۔۔اس کی دودھیا

گردن پر اپنے لب رکھتا وہ شدت بھرے انداز میں اس پر جابجا

اپنے نام کی مہر ثبت کرنے لگا تھا۔۔۔

آبدار کی رنگت ناقابلِ یقین حد تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔

اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنساتے مکیرم نے انہیں اپنے

لبوں سے لگایا تھا۔۔۔

ان پر سجے اپنے نام کو وارفتگی بھری نگاہوں سے دیکھتا اس کی آنکھوں کی خماری مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

اس نے ان ہتھیلیوں کو پورے استحقاق سے چھوتے اپنے لب گاڑھ دیئے تھے۔۔۔ آبدار کے لبوں سے ہلکی سی سسکی نکلی تھی۔۔۔وہ اس کے لمس میں دہک رہی تھی۔۔۔

اس نے اپنی آنکھیں میچ لی تھیں۔۔ مگر اس کی دھڑکنوں میں اس شخص کے نام کی پکار بڑھنے لگی تھی۔۔۔

دل تھا کہ مزید اس کے آگے جھکنے لگا تھا۔۔۔وہ پہلے سے اس کا اسیر ہو چکا تھا۔

اس شخص کو یہ جنونی روپ آبدار کی نازک جان پر بھاری پڑ رہا تھا۔۔۔

اس نے آبدار کے کالر کو مضبوطی سے اپنی گرفت میں جکڑ رکھا تھا۔۔۔ اس نے اب مزید کوئی مزاحمت نہیں کی تھی۔۔۔

ان دو دلوں کو اس وقت سب سے زیادہ ایک دوسرے کی طلب ہی تھی۔۔۔ جس بات کو اندازہ شاید ان دونوں کو ہی تھا۔۔۔ وہ اس کی مضبوط پناہوں میں بکھرتی اس کے دہکتے لمس پر کانپ رہی تھی۔۔۔۔

"میرا کبھی روحیل سے کوئی تعلق نہیں رہا۔۔۔میں نے اس سے جب بھی بات کی تو صرف رومان ماموں کو لے کر۔۔۔جیسے آپ کے لیے آپ کے قریبی لوگوں کی خوشی اہم ہے۔۔۔آپ اپنی پھوپو کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتے۔۔

ویسے ہی میں بھی اپنی ماں کو اپنے گھر والوں کے لیے سسکتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔میں نے جو بھی کیا اسی خاطر کیا۔۔۔میرا روحیل سے کوئی۔۔۔۔"

اس کی آواز میں نمی کی آمیزش واضح تھی۔۔۔وہ لڑکی اس کا دل اپنی طرف سے صاف کرنا چاہتی تھی۔۔

اسے بتانا چاہتی تھی کہ ایسا کچھ نہیں تھا۔۔۔ جو اسے اب تک کہا گیا تھا۔۔اس پر الزام لگائے گئے تھے مہربانو کی طرف سے۔۔۔ وہ اپنے شوہر کو وضاحت دے رہی تھی۔۔

وہ چاہتی تھی کہ اس شخص کے دل سے اس کے خلاف ہر بات نکل جائے۔۔۔ وہ تمام بدگمانیاں جو اب تک مہربانو نے اس کے خلاف پیدا کی تھیں۔۔

مکیرم کی گرم سانسیں اسے اپنی گردن پر محسوس ہو رہی تھیں۔۔

وہ اس وقت ہر شے فراموش کر دینا چاہتی تھی۔۔۔ ہر اذیت سے چھٹکارا پانا چاہتی تھی۔۔۔

"سب جانتا ہوں۔۔۔یہ بھی کہ اس انسان کی نیت ٹھیک نہیں ہے۔۔اسی خاطر تمہارے لبوں سے اس کا نام سن کر غصہ آتا ہے مجھے۔۔۔اس دنیا میں سب تمہارے جیسے نہیں ہوتے۔۔۔ منافقوں سے بھری پڑی ہے یہ دنیا۔۔۔ تمہیں نجانے کس کس شر سے بچاتا آیا ہوں۔۔۔اور تمہیں میں ہی اپنا سب سے بڑا دشمن لگتا رہا۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں جھانکتے میکیرم نے اس کے گداز لبوں کو خمار آلود نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔

اس کی بات پر آبدار نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"میں چاہتا تھا تم مجھے ہی اپنا دشمن سمجھو۔۔اور مجھ سے ہی لڑو۔۔۔

ان دونوں ہمارا ایک دوسرے کا دشمن بنا رہنا ہی بہتر تھا ہمارے

لیے۔۔۔"

اس کی حیران آنکھوں میں جھانکتا وہ دلکشی سے مسکرایا تھا۔۔

"میں سمجھی نہیں۔۔۔"

تو کیا وہ نفرت کا اظہار جھوٹا تھا۔۔۔

"میں ابھی کچھ سمجھانا بھی نہیں چاہتا۔۔۔بس اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ

مجھے کبھی تم بری نہیں لگی۔۔۔ہمارے بیچ اختلافات کی وجہ صرف

رومان مرزا اور اس کا خاندان ہے۔۔۔جسے میں نہ کبھی معاف کر سکتا ہوں۔۔۔

اور نہ کبھی اپنے خاندان میں انوالو کر سکتا ہوں۔۔۔اگر تم پھر بھی اس کی ضد کرو گی تو پھر سے اس مکیرم کو کھو دو گی۔۔۔"

اس کی کان کی لوح کو نرمی سے چھوتا وہ اپنی بات مکمل کرتا اس پر شدت بھرا لمس چھوڑ گیا تھا۔۔۔

آبدار اس کے سنگین لہجے پر اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔وہ اسے رومان ماموں کی حق میں کیس لڑنے کی اجازت دے چکا تھا۔۔۔

مگر اس کی نفرت ان لوگوں کے لیے ابھی بھی ویسی ہی تھی۔۔۔

"وہ بے قصور ہیں۔۔۔ اتنے سالوں سے بلاوجہ سزا بھگت رہے ہیں۔۔۔یہ بھی تو ہو سکتا ان پر جھوٹا الزام لگایا ہو پھوپو نے۔۔۔"

آبدار نے کانپتی آواز میں کہا تھا۔۔۔

وہ اسے خود سے دور نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔ مگر وہ یہ بھی چاہتی تھی کہ مکیرم اس کے ماموں کی جانب اپنے دل میں تھوڑی نرمی پیدا کرے۔۔۔

"تو کیا پھوپھو قصوروار ہیں۔۔۔؟؟"

مکیرم کی آنکھوں کی رنگت بدلی تھی۔۔۔۔وہ اس کے اوپر سے ہٹ گیا تھا۔۔

آبدار نے بے جان نگاہوں سے اسے خود سے دور جاتے دیکھا تھا۔۔۔اسے روحیل کی بات اس پل بالکل ٹھیک لگی تھی۔۔۔یہ شخص کبھی پوری طرح سے اس کا نہیں ہو سکتا تھا۔

"میں نے ایسا نہیں کہا۔۔۔"

آبدار بھی اس کے پیچھے اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔

"تم مجھے اپنے قریب نہیں آنے دینا چاہتی تھی۔۔۔تم اس میں کامیاب رہی ہو۔۔۔مجھ سے میرا حق چھیننے میں اور میری تڑپ کو مزید بڑھانے میں۔۔اب سکون سے سو جاؤ تم۔۔۔"

مکیرم کی آنکھیں بے پناہ سرخ تھیں۔۔۔وہ کیسے بھول جاتا وہ وقت جب اس نے آپ ہ پھوپھو کو اس بری حالت میں دیکھا تھا۔۔۔ کس قدر اذیت کا شکار تھیں وہ۔۔۔ کتنی تڑپ رہی تھیں۔۔

رومان مرزا اس حالت کا زمہ دار تھا۔۔۔یہ لڑکی کیسے کہہ سکتی تھی اسے کہ وہ ان لوگوں کو معاف کر دیتا۔۔۔

اس کا دماغ خراب ہو چکا تھا۔۔حواسوں سے ساری خماری چھٹ گئی تھی۔۔۔مگر دل کی تشنگی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

"مکیرم میر عالم میں نے پہلے نہیں چھینا مگر اب آپ سے آپ کو حق ضرور چھینوں گی۔۔۔ آپ جیسا انسان نہ تو کبھی محبت کر سکتا ہے۔۔۔نہ ہی محبت کی قدر کرنی آتی ہے۔۔۔روحیل نے بالکل ٹھیک کہا تھا۔۔

آپ نے مجھے صرف کمزور کرنے اور میرا دل توڑنے کے لیے اپنایا ہے۔۔۔ آپ جیسے بے حس لوگ اسی کام کے لیے ہی تو بنے ہیں۔۔۔اب کبھی میرے قریب آنے کی کوشش بھی مت کرنا آپ۔۔۔ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔"

اسے انگلی اٹھا کر وارن کرتی وہ سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ اس کے سامنے سے ہٹنے لگی تھی جب مکیرم نے اس کی کلائی اپنی گرفت میں جکڑتے اسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔

"اس خبیث کا نام لیے بغیر تمہاری بات مکمل نہیں ہوتی کیا۔۔۔ جان بوجھ کر کرتی ہو نا تم ایسا۔۔۔؟؟"

اسے اپنے قریب تر کرتے مکیرم نے اپنی گرم سانسوں سے اس کے چہرے کو جھلسا کر رکھ دیا تھا۔۔

"آپ جو کر رہے ہیں نا میرے ساتھ۔۔۔ کبھی معاف نہیں کروں گی آپ کو۔۔ پھوپھو کے سوا آپ کو کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا۔۔۔

میری ہر بات کا غلط مطلب لیتے ہیں آپ۔۔۔اگر آپ کے نزدیک میری زرا سی بھی اہمیت ہوتی تو آپ میری بات سننے کی کوشش کرتے۔۔۔"

آبدار کو اس شخص کی یہ بے رخی اور دھتکار برداشت نہیں ہوئی تھی۔۔۔وہ اس کے اتنے قریب ہو کر اسے دور دھتکار گیا تھا۔۔۔صرف اس خاطر کے اس نے مہربانو کے خلاف ایک چھوٹی سی بات کہی تھی۔۔۔

آبدار نے اس سے دور ہونا چاہا تھا مگر مکیرم نے اسے ایسا نہیں کرنے دیا تھا۔۔۔ایک جھٹکے سے وہ اسکا رخ دوسری جانب موڑتا اس کے بالوں کو کمر کے اوپر سے سمیٹ گیا تھا۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔"

آبدار اس کی گرفت میں مچل رہی تھی۔۔۔

"آئندہ یہ بات بھول کر بھی مت کرنا کہ تم مجھے اپنے قریب نہیں آنے دے سکتی۔۔۔"

اس نے دھیرے سے آبدار کا بلاؤز کمر سے سرکایا تھا۔۔۔ آبدار اس کی بے باکی کا سوچ لرز اٹھی تھی۔۔۔جواب اس کی کمر پر چمکتے

تل پر اپنے شدت بھرے لب رکھتا اسے لڑکھڑانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

آبدار نے اس کے سینے پر اپنی کہنیاں مارتے اسے دور کرنے کی کوشش کی تھی۔۔اس کا یہ مزاحمتی انداز مقابل کو مزید طیش دلا رہا تھا۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کے لیے تڑپ رہے تھے۔۔۔مگر دونوں ہی اپنے موقف سے ہٹنے کو تیار نہیں تھے۔۔

اس قربت اور ہاتھ سے پھسلتے ان حسین لمحوں کے خواہاں تھے۔۔

جسے اتنے دنوں سے وہ اپنی دشمنی کی نذر کرتے آئے تھے۔۔

آبدار کو اس شخص کی وحشیانہ لمس سے اپنی کمر جھلستی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔

وہ جتنی مزاحمت کر رہی تھی اس شخص کے شدتیں اتنی ہی بڑھ رہی تھیں۔۔۔اس کی گستاخیاں گداز کمر کے باقی حصے کی جانب بھی بڑھنے لگی تھیں۔۔۔آبدار نے اپنی مٹھیوں جو سختی سے میچ لیا تھا۔۔۔

اس کے پورے وجود میں اس جیسے برقی رو سی دوڑ گئی تھی۔۔۔دل اتنے زور سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آ جائے گا۔۔۔

"تم مجھے کبھی اپنے قریب آنے سے نہیں روک سکتی۔ وہ اتنا عرصہ جو تمہیں تمہاری من مانی کرنے دی۔۔ جس میں تم نے خود کو مجھ سے چھپائے رکھا۔۔ ابھی اس کا حساب دینا باقی ہے۔۔۔ تم نے یہ کیس ری اوپن کروائے بغیر شاید کبھی سکون سے نہ بیٹھتی۔۔۔ اسی خاطر میں نے تمہیں اس کی اجازت دی۔۔۔

ایک بار اس معاملے کو صلح صفائی کے ساتھ نبٹاتے ہیں۔۔۔ اس کے بعد میں تمہارے ساتھ دو دو ہاتھ کروں گا۔۔۔"

مکیرم نے اس کی گردن پر اپنے دہکتے لب رکھتے اسے خود سے دور کر دیا تھا۔۔۔ نظریں اس کی دودھیا کمر سے ہٹانا مشکل ہوا تھا۔۔۔ مکیرم کے انداز کی مدہوشی دیکھ آبدار کانپ گئی تھی۔۔۔

اس کی سنگین دھمکی آبدار کی سانسیں بڑھا گئی تھی۔۔۔

"آپ کو ایسا موقع نہیں ملے گا۔۔۔ آپ کیس ہارنے والے ہیں مجھ سے۔۔۔۔ اور اس کے بعد وہی ہو گا جو میں چاہوں گی۔۔۔ اور ابھی جب تک یہ کیس ختم نہیں ہو جاتا اپنی بات پر قائم رہیے گا۔۔۔ ہمارے بیچ صرف اجنبیت رہے گی اور کچھ نہیں۔۔۔"

آبدار کی سانسیں ابھی بھی نارمل نہیں ہو پائی تھیں۔۔۔اسے اپنی کمر جلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

گہرے گہرے سانس لیتی وہ اسے انگلی اٹھا کر وارن کر گئی تھی۔۔۔

یہ بات تو وہ بہت اچھے سے جانتی تھی کہ اگر یہ شخص ایسے ہی اس کے سر پر سوار رہا تو وہ کوئی کام نہیں کر پائے گی۔۔

کیس لڑنا اور جیتنا بہت دور کی بات تھی۔۔۔

"منظور ہے۔۔۔"

مکیرم ایک گہری نگاہ اس پر ڈالتا ٹیبل سے اپنی سیگریٹ کی ڈبی اٹھاتا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔جب تک وہ باہر نہیں گیا تھا۔۔ آبدار کی سانسیں رکی رہی تھیں۔۔

اس شخص کی بے قراری اور سرخی مائل آنکھوں کی تشنگی آبدار کے دل کو بھی بے چین کر گئی تھی۔۔۔

مگر اس کا تو کوئی قصور نہیں تھا۔۔۔اتنے قریب آ کر بھی یہ دوریاں لانے والا وہ ستمگر خود تھا۔۔۔

دروازہ بہت زوردار دھماکے سے بند ہوا تھا۔۔۔درو دیوار لرز اٹھے تھے۔۔

"مجھ پر ہمیشہ پھوپھو کو ترجیح دی ہے آپ نے۔۔۔ جو صرف آپ کو استعمال کر رہی ہیں۔۔۔ اگر انہیں آپ سے محبت ہوتی تو وہ آپ کی زندگی میں زہر گھولنے کی کوشش نہ کرتیں۔۔۔ ان کی ہر زیادتی پر خاموش رہے ہیں آپ۔۔

ایک دن ایسے ہی وہ مجھے آپ کی زندگی سے نکال دیں گی تب بھی اسی خاموشی کے ساتھ دفنا دیجئے گا مجھے۔۔۔ آئی ہیٹ یو دنیا کے سب سے بڑے گھمنڈی اور بے حس انسان۔۔۔ خدا کرے کبھی دشمنوں میں بھی کسی کو آپ جیسے بے رحم انسان سے محبت نہ کروائے۔۔"

ایک صفحہ پر لکھتی وہ اس کے بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر رکھ گئی تھی۔۔۔

یہ بات اس کے سامنے کہنے کی جرأت نہیں تھی اس میں۔۔۔۔یہ تحریر لکھتے کئی جگہ پر اس کے آنسو گرے تھے۔۔

جن کے نشانات واضح نظر بھی آرہے تھے۔۔۔اگر دیکھنے اور سمجھنے والا شخص ہوتا تو اسے یہ لفظ لکھنے والے کی اذیت کا اندازہ بھی ہوتا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"کہاں جارہی ہو تم۔۔۔؟؟ کیا میں نے اجالا کی زبانی جو سنا ہے سچ ہے۔۔؟"

آبدار تیار ہو کر لاؤنج سے گزر رہی تھی جب مہربانو نے اسے روک دیا تھا۔۔۔

ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔۔۔وہ دونوں اجنبیوں کی طرح رہ رہے تھے۔۔۔ مکیرم بیڈروم میں کم ہی پایا جاتا تھا۔۔۔اس کا زیادہ وقت اس کے سٹڈی روم میں گزرتا تھا۔۔۔

رات کو بھی کم ہی کبھی وہ روم میں آتا تھا۔۔۔وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو جتنا ہو سکتا تھا اگنور کر رہے تھے۔۔۔

آبدار نے اگلے دن ٹیبل پر دیکھا تھا۔۔۔وہ چٹ وہاں پر نہیں تھی۔۔بلکہ کئی ٹکڑوں میں بٹی ڈسٹ بن میں پڑی تھی۔۔۔

جو دیکھ آبدار کا دل مزید توڑ پھوڑ کا شکار ہوا تھا۔۔۔اس بے حس انسان کو کسی شے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔

اسے اپنی محبت کی اس توہین پر خود پہ غصہ آیا تھا۔۔۔اس شخص کے سامنے الفاظ ضائع کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔جسے ان کی قدر ہی نہیں تھی۔۔

ان کے رویے کی یہ سرد مہری گھر کی سبھی افراد نوٹ کر رہے تھے۔۔۔

عالیہ بیگم اور تانیہ بھی اس معاملے میں چپ سادھ گئی تھیں۔۔۔وہ اسے جتنا زیادہ سمجھاتی تھیں۔۔۔وہ اتنی زیادہ بے وقوفی کر جاتی تھی۔۔۔اسی لیے اب اسے سمجھانا چھوڑ دیا تھا۔۔۔

مہربانو بہت زیادہ خوش تھی۔۔۔

اس نے جو چاہا تھا وہ ہو چکا تھا۔۔۔اجالا کا پورا پورا دن اب مکیرم کے ساتھ گزر رہا تھا۔۔۔

انہیں پورا یقین تھا کہ وہ عنقریب ان دونوں کو جدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں گی۔۔۔۔

جب اجالا سے ہی انہیں اپنے کیس کے ری اوپن ہونے کی خبر ملی تھی۔۔۔جو سننے کے بعد سے ان کی حالت خراب تھی۔۔۔وہ پھر سے اس اذیت سے نہیں گزرنا چاہتی تھیں۔۔۔انہیں یقین نہیں آرہا تھا کہ جو کیس مرزا خاندان والوں کی اتنی کوششوں سے ری اوپن نہیں ہونے دیا تھا مکیرم نے۔۔۔وہ کیس اس نے آبدار کو کیسے ری اوپن کرنے دیا تھا۔۔

"اپنی جاسوس سے پوچھ لیں۔۔۔اس نے اگر خبر دی ہے تو سچ ہی ہو گی۔۔۔"

آبدار نے انہیں کے انداز میں جواب دیا تھا۔۔۔

"تم یہ کیس نہیں لڑو گی۔۔۔بند کرو یہ ڈرامہ اور گھر بیٹھو۔۔۔"

اسحاق صاحب کو بھی مہر بانو بتا چکی تھی۔۔انہوں نے انتہائی ترش لہجے میں کہتے اسے واپس اپنے کمرے میں جانے کو کہا تھا۔۔۔

"مجھے میرے شوہر نے اجازت دی ہے۔۔۔ آپ لوگ مجھے روک نہیں سکتے۔۔۔"

آبدار نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ جس انسان کے نام سے وہ نفرت کرتی تھی۔۔۔ کبھی وہ اس کی سب سے بڑی ڈھال بن جائے گا۔۔

"ہونہہ شوہر۔۔۔ مکیرم کی نزدیک تمہاری کیا ویلیو ہے۔۔۔ تم بھی یہ بات بہت اچھے سے جانتی ہو۔۔وہ بھی آج منع کر دے گا تمہیں۔۔۔ابھی جا کر اپنے کمرے میں بیٹھو۔۔۔"

مہربانو نے اس کی جانب دیکھتے طنزیہ ہنسی ہنستے کہا تھا۔۔

یہ شور سن کر گھر کے سبھی لوگ وہاں آگئے تھے۔۔۔ مکیرم بھی گھر پر ہی تھا۔۔

مگر رات کو لیٹ واپس آنے کی وجہ سے وہ ابھی تک سو رہا تھا۔۔۔

وہ وہاں نہیں تھا اس وقت۔۔۔ جہاں اس کی چہیتی پھوپو نے اس کی بیوی کا تماشا لگا رکھا تھا۔۔۔

"آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔ پلیز۔۔ اگر آپ سچی ہیں تو آپ کو کس بات کا خوف ہے۔۔۔ ری اوپن ہونے دیں یہ کیس۔۔"

آبدار نے ان احتشام صاحب کو بھی خفگی بھرے تاثرات کے ساتھ وہاں آتے دیکھ روہانسے لہجے میں کہا تھا۔۔۔ یہ سب اس کے خلاف تھے۔۔۔

تو یقیناً مکیرم بھی اسے منع کر دیتا۔۔۔ اسی خاطر ان سے لڑنے کے بجائے آبدار منت بھرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

عالیہ بیگم ایک جانب کھڑیں اپنی بیٹی کو اکیلے لڑتے دیکھ رہی تھیں۔۔

اتنے سالوں سے وہ اس گھر کی وفادار اور اپنے شوہر کی خدمت گزار رہی تھیں۔۔۔ مگر ان کی حیثیت اب بھی اتنی نہیں تھی کہ وہ اپنے بھائی کے لیے انصاف مانگ سکتیں۔۔

ان کی بیٹی ان کی اسی اذیت کو کم کرنے کی خاطر لڑ رہی تھی۔۔ جس سے ان کے بھائی کو تو انصاف نہ ملتا۔۔ مگر وہ اپنے شوہر کو خود سے مزید بدگمان کر دیتی۔۔

"تمہیں ایک بات سمجھ کیوں نہیں آتی۔۔۔تم مکیرم کی شے پر کچھ زیادہ ہی اچھل رہی ہو۔۔۔سجیلا بلا کر لاؤ مکیرم کو۔۔۔وہ ہی اب اس کی عقل ٹھکانے لگائے گا۔۔۔"

اسحاق صاحب نے نہ آج تک اپنی بیوی کو عزت اور مقام دیا تھا نہ بیٹیوں پر شفقت برسائی تھی۔۔۔ان کا فوکس ہمیشہ گھر کے باہر اپنی سیاست پر رہا تھا۔۔۔گھر کی اندر کے معاملات کے بارے میں مہربانو انہیں جو بتاتی تھی وہ وہی مانتے تھے۔۔

ان کے دل میں ہمیشہ سے آبدار کے لیے بہت نفرت بھری گئی تھی۔۔۔

آبدار ان سب سے لڑ لڑ کر اب تھکنے لگی تھی۔۔۔سب سے بڑی بات جو اسے کمزور کر رہی تھی۔۔۔وہ تھی اس آیہ شخص کی بے رخی۔۔۔اس کا نظر انداز کیا جانا اور اسے ہر جگہ اجالا کے ساتھ دیکھنا۔۔۔

وہ اسے پھر سے بہت دور جاتے دکھ رہا تھا۔۔۔

"کیا ہو رہا ہے؟؟؟"

سب کو ایک جگہ اکٹھا دیکھ۔۔۔اور ان کے بیچ آبدار کو مجرم بنا کھڑا دیکھ وہ سرد تاثرات کے ساتھ مخاطب ہوا تھا۔۔۔

عالیہ بیگم کا دل چاہا تھا آگے بڑھ کر آبدار کو اپنی آغوش میں چھپا لیں۔۔ تانیہ کو بھی اپنی بہن کو اس طرح سے دیکھنا تکلیف میں مبتلا کر رہا تھا۔۔۔

"یہ لڑکی کچھ بھی کرتی پھر رہی ہے۔۔۔ تم روک کیوں نہیں رہے اسے۔۔۔ اس گھٹیا شخص کے حق میں کیس لڑے گی یہ۔۔۔ وہ بھی تمہارے خلاف جا کر۔۔۔ ہارنا تو ہے ہی سہی اس نے۔۔۔ لیکن یہ خبر اگر میڈیا والوں تک پہنچ گئی تو جانتے ہو کتنی بدنامی ہو گی ہماری۔۔۔

یہ تو ہمیشہ سے ہمیں بدنام ہی کرنا چاہتی ہے۔۔۔بھائی صاحب کا بھی یہی کہنا ہے۔۔کوئی ضرورت نہیں ہے اسے وکالت کرنے کی۔۔۔"

اسحاق صاحب کو مہربانو نے اچھے سے ورغلا رکھا تھا۔۔یہی وجہ تھی کہ وہ ان کی بات سنتے بھڑک اٹھے تھے۔۔

آبدار نے ایک نظر ان سب کی جانب دیکھا تھا۔۔جو اس شخص کے لیے اس سے کہیں زیادہ اہم تھے۔۔وہ کبھی بھی ان کو اس کی خاطر ناراض نہ کرتا۔۔۔نہ ان سے جھگڑا کرتا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ یہاں سب کے سامنے اس کے ہاتھوں بھی بے عزت ہوتی وہ اپنی چیزیں اٹھاتی واپس پلٹی تھی۔۔۔۔

مکیرم کی نظریں اس کے بھیگتے زرد چہرے کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔۔اس کے پاس سے گزرتی وہ وہاں سے جانے لگی تھی۔۔۔جب اسے اپنے بازو پر اس شخص کی مضبوط گرفت کا احساس ہوا تھا۔۔۔

اس نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جواب اسے دونوں کندھوں سے تھام کر اپنے مقابل کرتا وہاں کھڑے اتنے سارے لوگوں کی موجودگی کو بھی فراموش کر چکا تھا۔۔۔ ہاتھ بڑھا کر اس کے آنسو صاف کیے تھے۔۔

"یہ آنسو اگر بہانے کا اتنا شوق ہو رہا ہے تو میرے سامنے پورے کر لینا یہ سارے شوق۔۔۔۔ دوبارہ کسی اور کے سامنے روتے نہ دیکھوں میں تمہیں۔۔۔"

اس کا چہرا ٹھوڑی سے تھام کر اپنے مقابل کرتے اس نے اس کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑھتے وارن کیا تھا۔۔۔

آبدار ساکت سی اسے تکے گئی تھی۔۔۔

مہر بانو کا چہرا سیاہ ہوا تھا۔۔۔ وہ کیا کرنے جا رہا تھا۔۔۔

"جب آبدار آپ کے پاس تھی تو آپ نے اس کے ساتھ جیسا سلوک کرنا چاہا میں نے اس سے کبھی نہیں روکا۔۔۔ مگر اب آپ کو میری یہ بات سمجھ کیوں نہیں آ رہی کہ یہ اب میری بیوی میری زمہ داری ہے۔۔۔ میری اجازت سے وہ یہ کیس لڑ رہی ہے۔۔ آپ میں سے کوئی بھی اسے روک نہیں سکتا۔۔"

مکیرم کی بات پر مہر بانو نے شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"تو اس کا مطلب میرا اپنا مکیرم مجھے اذیت سے دوچار کرنا چاہتا

ہے۔۔۔"

مہربانو نے روتے ہوئے کہا تھا اور پیچھے صوفے پر ڈھے گئی

تھیں۔۔۔

سجیلا بیگم نے افسوس بھرے انداز میں اس عورت کا یہ ڈرامہ دیکھا

تھا۔۔

"ایسا بالکل نہیں ہے۔۔۔بالکل اس بار میں اس اذیت کا پوری

طرح سے خاتمہ کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ بھروسہ رکھیں مجھ پر۔۔۔"

مکیرم نے ان کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔

"ہماری باہر بہت بے عزتی ہونی ہے اس سے۔۔۔ ہوش سے کام لو مکیرم۔۔۔ الیکشن کا وقت نزدیک ہے۔۔۔ ساری محنت مٹی میں مل جائے گی۔۔"

احتشام صاحب بھی اس کے فیصلے کے خلاف تھے۔۔۔ اسحاق صاحب سے بھی جتنا ہو سکا تھا انہوں نے اعتراض کیا تھا۔۔

نوریز صاحب کو بھی مکیرم کا یہ فیصلہ سخت ناگوار گزرا تھا۔۔۔ مگر اس شخص نے آج کسی کا احتجاج نہیں سنا تھا۔۔

وہ اپنی بات پر ڈٹ گیا تھا۔۔۔ اس نے سب کی مخالفت برداشت کی تھی۔۔ مگر اس نے آبدار پر کسی کو زرا سی بات بھی نہیں کرنے

دی تھی۔۔ آبدار تو اس شخص کو اس طرح سے سب سے لڑتے دیکھ اپنی نگاہیں تک نہیں ہٹا پائی تھی۔۔

وہ کیسے اس کی خاطر کسی کو بولنے ہی نہیں دے رہا تھا۔۔۔ سب ہی اس سے خفا ہو چکے تھے۔۔۔۔

مگر اس شخص کو اس سے بھی رتی برابر پرواہ نہیں لگ رہی تھی۔۔

"اسے کہتے ہیں اپنی بیوی کے لیے سٹینڈ لینا۔۔۔ سب کو خاموش کروا کر رکھ دیا ہے مکیرم بھائی نے۔۔۔ ایک تم ہو کہ تمہاری سانسیں رک جاتی ہیں ان سب کے سامنے۔۔۔"

رامین نے شوہر کی جانب خفگی بھری نگاہوں سے دیکھتے کہا تھا۔۔

آبدار نے مڑ کر ماں اور بہن کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو محبت پاش نگاہوں سے اسے اور مکیرم کو دیکھ رہی تھیں۔

اسے اب ان کی کہی باتوں پر یقین آگیا تھا۔۔۔اس کا دل اس وقت جیسے جھوم رہا تھا۔۔۔

مکیرم کو تیار ہونا تھا ابھی۔۔۔آبدار کو دیر ہو رہی تھی اسی وجہ سے وہ اسے باہر گاڑی تک چھوڑنے آیا تھا۔۔۔

جہاں ڈرائیور اس کا منتظر تھا۔۔۔

"تھینکس۔۔۔"

اس کو پلٹتے دیکھ آبدار نے پکارا تھا۔۔۔ مکیرم نے رک کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"ضرورت نہیں ہے اس کی۔۔۔"

سرد نگاہوں سے اسے گھورا تھا۔۔۔ جو اس وقت پنک کلر کے لباس میں ملبوس ہاتھ میں سیاہ کوٹ رکھے اس کی نگاہوں کو ڈسٹرب کر گئی تھی۔۔۔ یہ لڑکی اب ہر روز اسے مختلف رنگوں میں نظر آتی تھی۔۔۔

دن میں ایک بار وہ اس کے سامنے سے ضرور گزرتی تھی۔۔۔

"ضرورت ہے۔۔۔جب اجنبی احسان کریں تو ان کا شکریہ ادا کرنا فرض بنتا ہے۔۔۔"

اس کی جانب شکوہ کناں نگاہوں سے دیکھتی وہ گاڑی میں بیٹھ چکی تھی۔۔۔

مکیرم اس وقت تک وہاں کھڑا رہا تھا جب تک گاڑی نگاہوں سے اوجھل نہیں ہوئی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں کی سرخی میں کئی گنا اضافہ ہو چکا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اس کیس پر وہ زور و شور سے کام کر رہی تھی۔۔۔اس کے دن رات وہیں نکل رہے تھے۔۔۔اسی کیس کے سلسلے میں روحیل سے بھی اس کی ایک دو بار بات اور ملاقات ہو چکی تھی۔۔

جس کا رویہ اب نارمل تھا۔۔۔ مگر اس کا یہی کہنا تھا کہ مکیرم آبدار کو صرف بہلا رہا تھا۔۔۔وہ کبھی اس کیس کو پوری طرح سے نہیں چلنے دینے والا تھا۔۔۔ مگر آبدار پر امید تھی۔۔

جو شخص اس کی خاطر اپنی زندگی کے اہم ترین لوگوں سے لڑ گیا تھا۔۔۔وہ اس کے ساتھ ایسا کوئی کھیل نہیں کھیل سکتا تھا۔۔۔

لیکن ایک بات جو اسے تھوڑا سا مشکوک کرتی تھی۔۔۔وہ تھا ابھی تک اسے رومان ماموں سے ملنے ہی نہیں دیا گیا تھا۔۔

وہ شاید واحد وکیل تھی جو اپنے مؤکل سے ملے بغیر اس کے کیس پر کام کر رہی تھی۔۔۔

روحیل کا یہی کہنا تھا کہ وہ رومان ماموں سے ملاقات کرے۔۔۔ اسے کہیں نہ کہیں یہی لگ رہا تھا کہ مکیرم نے رومان کو جیل میں مروا دیا تھا۔۔۔ورنہ وہ شخص اتنا اچھا بالکل بھی نہیں تھا کہ اتنے سالوں سے جس کیس پر کسی وکیل کو کام نہیں کرنے دیا تھا۔۔

اس پر اپنی ہی بیوی کو کام کرنے کی اجازت دے دی تھی۔۔۔

روحیل آبدار کو مکیرم کے خلاف ورغلانے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔۔اس سے جتنا ہو پا رہا تھا وہ رومان ماموں کو بچانے سے زیادہ آبدار کے دل میں مکیرم کی نفرت پیدا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

اس بات سے انجان کے وہ لڑکی اس شخص پر دل و جان سے مر مٹی تھی۔۔وہ شخص اگر آبدار کا سر بھی قلم کر دیتا وہ تب بھی اف تک نہ کرتی۔۔اس محبت کا ادراک اب آہستہ آہستہ اسے بھی ہو چکا تھا۔۔۔

جو کس قدر شدت بھری تھی اس بات کا اندازہ اس شخص کے سامنے ہوتے ہوئے بھی دور رہ کر ہو رہا تھا۔۔

"تمہارا کیس بہت کمزور ہے آبدار۔۔۔ تمہارے مقابل مکیرم میر عالم ہے۔۔ اتنے سینیئر اور کامیاب ترین وکیل کے مخالفت میں اپنے کیریئر کا پہلا کیا لڑنے کا فیصلہ انتہائی بے وقوفانہ ہے۔۔ اور کیس بھی وہ جس کا سر پیر بھی نہیں پتا تمہیں۔۔ صرف اپنی ماں اور نانی کے یقین کے بھروسے تم یہ کیس جیتنے چلی ہو۔۔۔"

مہوش اس کے سامنے بیٹھی افسوس سے سر ہلاتے بولی تھی۔۔۔

آبدار کو بھی اب آہستہ آہستہ سمجھ آنے لگی تھی کہ یہ کام اتنا آسان نہیں تھا۔۔۔اسے ٹھوس ثبوتوں اور گواہوں کی ضرورت تھی۔۔

پہلی پیشی گزر چکی تھی۔۔۔رومان کو یہ کہہ کر پیش نہیں کیا گیا تھا کہ اس کی طبیعت ناساز ہے۔۔۔

مہربانو کو بھی مکیرم نے کورٹ میں پیش نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔وہ شخص اپنی سورسز استعمال کر رہا تھا۔۔۔اور وہ بالکل خالی ہاتھ تھی۔۔

آبدار جب تک اس سے نہ مل لیتی اس کے ہاتھ کچھ نہیں لگنا تھا۔۔۔بارہ سال گزر چکے تھے اس واقع کو۔۔۔بارہ سال سے وہ جیل میں قید تھے۔۔۔پتا نہیں ان کی ذہنی حالت کیسی ہو۔۔

"میں کیا کروں اب۔۔؟؟"

آبدار نے بچارگی بھری نگاہوں سے مہوش کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"اپنے شوہر سے مدد مانگو۔۔۔اور کیا کر سکتی ہو۔۔۔"

مہوش کی بات پر آبدار نے اسے ایسے دیکھا تھا جیسے اس کی دماغی حالت پر شبہ ہو۔۔

"تم سب مجھے بے وقوف کہتی ہو۔۔۔اور باتیں خود الٹی کرتی ہو۔۔۔وہ میرے خلاف کیس لڑ رہے ہیں۔۔میری مدد کیسے کریں گے۔۔"

آبدار نے اسے گھورتے فائل بند کی تھی۔۔۔اس کا دماغ بالکل گھوم رہا تھا۔۔

"شوہر مان کے مدد مانگنے کو کہہ رہی ہوں۔۔۔وکیل نہیں۔۔۔بیوی ہو ان کی۔۔۔اتنی بات تو منوا ہی سکتی ہو۔۔کہ وہ تمہیں رومان ماموں سے ملنے دیں یا اس کیس کی وہ پرانی فائل تمہارے حوالے کر دیں۔جو ریکارڈز میں سے غائب ہو چکی ہے۔۔۔

اس سے بھی تمہیں تمام ثبوتوں اور گواہوں کی تفصیل مل سکتی ہے۔۔ جس کی وجہ سے رومان ماموں کو سزا کوئی تھی۔۔"

مہوش کی بات پر آبدار کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔اس کا مشورہ بالکل ٹھیک تھا۔۔ مگر وہ اس شخص سے مدد کیسے مانگتی۔۔۔خود اسے اجنبی اور نجانے کیا کیا کہہ چکی تھی۔۔

مہوش کے بہت زیادہ حوصلہ دلانے پر وہ اپنی جگہ سے اٹھتی میکرم کے آفس کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔شام کے چھ بج رہے تھے۔۔۔ سب لوگ اپنے آفس بند کر کے جا رہے تھے۔۔

مگر آبدار نے یہ بات نوٹ کی تھی کہ مکیرم اس کے سامنے کے بعد ہی آفس سے اٹھتا تھا۔۔۔

وہ شخص بظاہر اس کے معاملے میں انجان بنتا تھا۔ مگر وہ کس کس طرح سے اس کی حفاظت کرتا تھا۔۔۔اس بات کا اندازہ آبدار کو ابھی ہو رہا تھا۔۔

وہ اب بہت ساری پریشانیوں سے خود کو آزاد محسوس کرتی تھی۔۔۔

موسم ابر آلود تھا۔۔۔ صبح سے لگی بوندا باندی اب موسلا دھار شکل اختیار کر چکی تھی۔۔

آبدار نے مکیرم کے آفس کے دروازے پر ہاتھ رکھا ہی تھا جب اس در سے آتی اجالا کی چیخ کی آواز پر اس نے بنا ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے بغیر دروازہ کھول دیا تھا۔۔۔

سامنے کا منظر دیکھ اس کی آنکھوں سے شرارے پھوٹ پڑے تھے۔۔۔

اجالا اپنے سر کو تھامتی مکیرم کی بانہوں کے سہارے کھڑی تھی۔۔۔دروازے کھولنے پر مکیرم نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اس نے بے اختیار گہرا سانس بھرا تھا۔۔وہ جانتا تھا کہ اب یہ جذباتی لڑکی اس سے کیا سوچنے والی تھی۔۔

"آر یو اوکے۔۔۔؟؟"

اجالا کو صوفے پر بیٹھاتے اس نے نرمی سے پوچھا تھا۔۔۔ آبدار مٹھیاں بھینچے آگے بڑھی تھی۔۔۔

"اب سمجھ آئی مجھے۔۔۔ بیوی کو اگنور کر کے اپنی طلب کہاں سے پوری کی جا رہی ہے۔۔"

آبدار اس کے قریب کسی لڑکی کو دیکھنا برداشت نہیں کر پائی تھی۔۔ پہلے جس لڑکی کو فرق بھی نہیں پڑتا تھا۔۔

اس وقت اس کی صورت دیکھ کر لگ رہا تھا جیسے وہ خود کو شوٹ کر لے گی۔۔۔

اس کی بات پر مکیرم نے گھور کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

جبکہ اجالا جان بوجھ کر اپنا سر پکڑتی مکیرم کے مزید قریب ہوتی اپنا سر اس کے سینے پر رکھ گئی تھی۔۔

آبدار کا دل چاہا تھا اس کا منہ توڑ دے۔۔۔ وہ بہت مشکل سے خود پر ضبط کیے کھڑی تھی۔۔

"کچھ بھی الٹا سیدھا مت بولو۔۔ اجالا کو چکر آ گئے تھے۔۔۔ میں نے بس سہارا دیا ہے۔۔۔"

مکیرم اس کو آگ کا غبارہ بنے دیکھ اجالا سے دور ہوا تھا۔۔۔جو اس کے بازو کو مضبوطی سے جکڑے ہوئے تھے۔۔۔ مکیرم نے اس کی گرفت سے اپنا بازو چھڑوالیا تھا۔۔

اجالا نے حیرت و بے یقینی کے عالم میں مکیرم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ کب سے وضاحتیں دینے لگا تھا۔۔۔ آج تک مہربانو نے بھی اس سے کبھی اس کے کسی عمل کی وضاحت نہیں مانگی تھی۔۔

کیونکہ وہ ہمیشہ کسی بھی انسان کو اس کی اجازت نہیں دیتا تھا۔۔

"اچھا بہانہ ہے۔۔۔بقول آپ کے میں تو بے وقوف ہوں آپ کی باتوں میں آجاؤں گی۔۔۔"

آبدار کا غصہ کم نہیں ہو رہا تھا۔۔

"تنہائی میں تمہیں میں کیا کیا کہتا ہوں۔۔ ہر بات کا اعلان کرنا ضروری نہیں ہے۔۔۔"

اسے آبرو اٹھا کر گھورتا وہ اس سچویشن میں بھی اسے لال پیلا کر گیا تھا۔۔ جبکہ اجالا تو حیرت کے دریا میں غوطہ زن مکیرم کا یہ روپ دیکھ رہی تھی۔۔ جس سے وہ اب تک انجان تھی۔۔

اب جلنے کی باری اجالا کی تھی۔۔ کیونکہ مکیرم اس کی اسسٹنٹ کو کال کر کے بلوا چکا تھا۔۔

اجالا کو لگا تھا وہ اسے خود لے کر جائے گا۔۔۔ مہربانو کو وہ میسج کر چکی تھی۔۔۔ جس نے اسی وقت مکیرم کو کال بھی کی تھی کہ اجالا کو وہ اپنی نگرانی میں ڈاکٹر کے پاس لے کر جائے اور پھر ان کے پاس لائے۔۔

مگر مکیرم نے انہیں بھی ضروری کام کا کہتے کال کاٹ دی تھی۔۔

آبدار ابھی بھی وہیں جمی کھڑی تھی۔۔۔ مکیرم اس کے بگڑتے تاثرات دیکھ رہا تھا۔۔ اس لڑکی کا اس طرح سے جیلس ہونا مکیرم کو اچھا لگ رہا تھا۔۔۔ اجالا اپنا غصہ دباتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔

اس کے جاتے ہی آبدار مکیرم کے سامنے آئی تھی۔۔۔

"اس بچاری سے شادی کر لیں۔۔ مری جا رہی ہے آپ کے قریب آنے کے لیے۔۔"

اس کو کڑے تیوروں سے گھورتے آبدار نے غصے سے کہا تھا۔۔

"ہم حالات تو ایسے ہی لگ رہے ہیں۔۔۔ کہ اب دوسری شادی کر کے ہی کام چلانا پڑے گا۔۔۔"

سینے پر بازو باندھتے اس کے حسین چہرے پر نگاہیں گاڑھے جواب دیا گیا تھا۔۔ وہ لڑکی پہلے سے کہیں زیادہ حسین ہو چکی تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں کی اداسی اور اذیت اب مختلف خوشنما رنگوں میں بدل چکی تھی۔۔

آبدار عالم جس بات کے خوف سے اس کے سامنے بھی نہیں آتی تھی وہ ہو چکا تھا۔۔

اس کا دل مکیرم میر عالم کے تابع ہو چکا تھا۔ وہ اس کی محبت میں جھک چکی تھی۔۔۔

اسے اس کی زیادتیوں کے لیے کبھی معاف نہ کرنے کا ارادہ رکھنے والی کو اب اس کی کوئی بھی زیادتی یاد نہیں رہی تھی۔۔۔ہاں مگر اس کی سنگدلی پر وہ کڑھ ضرور جاتی تھی۔۔۔

جس میں حد سے زیادہ اکڑ تھی۔۔

"تو کر لیں۔۔ کس نے منع کیا ہے۔۔ بلکہ آپ کے گھر والے تو کب سے مرے جا رہے ہیں اس کے لیے۔۔ کسی قسم کی مخالفت کا سامنا بھی نہیں کرنا پڑے گا۔۔۔"

اس کے جواب پر وہ آنکھوں کے کنارے میں اترتی نمی کو اندر دھکیلتی بمشکل بولی تھی۔۔۔

وہ بھول چکی تھی کہ وہ یہاں کیوں آئی تھی۔۔۔ یہ شخص ایک بار پھر سے اس کے دل کو ہرٹ کر چکا تھا۔۔ وہ وہاں سے جانے لگی تھی۔۔ جب مکیرم نے اسکا بازو پکڑ کر پھر سے اپنے مقابل کیا تھا۔۔۔

"کوئی کام تھا۔۔؟؟"

اس کی دلنشین غلافی پلکوں سے سجی آنکھوں میں تیرتی نمی دیکھ وہ اب کی بار سنجیدگی اختیار کر گیا تھا۔۔

"مجھے کیس کی پرانی فائل چاہیے۔۔۔ جس میں ساری ڈیٹیل موجود ہے۔۔ جو آپ نے ریکارڈ سے غائب کروادی ہے۔۔۔"

وہ اسے ایسے حق سے کہہ رہی تھی۔۔ جیسے اس کے نہیں کسی اور کے خلاف کیس لڑ رہی ہو۔۔ اور اس سے مدد مانگنے آئی ہو۔۔

مکیرم اس لڑکی کی معصومیت پر دلکشی سے مسکرایا تھا۔۔

"اپنے دشمنوں سے خیر خواہی کی امید رکھو گی تو کیسے جیت پاؤ گی۔۔۔ اپنی جنگ خود لڑو۔۔"

اسکے پھولے ہوئے گالوں کو گھورتا وہ نگاہیں چرا گیا تھا۔۔۔اس کی جانب دیکھتے دل گستاخی کو مچل رہا تھا۔۔

"آپ شوہر ہیں۔۔اتنی مدد تو کر ہی سکتے ہیں۔۔۔"

آبدار نے مہوش کا پڑھایا جملہ اس کے سامنے بول دیا تھا۔۔اگلے ہی لمحے اس کی آنکھوں کی بڑھتی زومعنیت دیکھ اس کا دل زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

"مگر میں تو تمہارے لیے اجنبی ہوں۔۔۔"

اس کی بات واپس اسے ہی لوٹا دی تھی۔۔

"پلیز ہیلپ کر دیں۔۔۔ ورنہ میں ہار جاؤں گی۔۔۔"

آبدار اس کے قریب آن کھڑے ہوتے بولی تھی۔۔۔ درمیانی فاصلہ بہت کم تھا۔۔۔

مکیرم کی آنکھوں کی سرخی بڑھنے لگی تھی۔۔ یہ لڑکی اسے اس کے کہے الفاظ سے بھڑکانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

وہ اس کے بے پناہ قریب تھی۔۔۔ اس کی مہکتی سانسیں مکیرم کی سانسوں سے الجھنے لگی تھیں۔۔۔

وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ اس کے اتنے قریب کیوں آگئی تھی۔۔ مگر اس پل دل اختیار سے باہر ہو چکا تھا۔۔

باہر گرج چمک کی آوازیں مزید خوفناک ہونے لگی تھیں۔۔۔

"اگر میں ہار گیا تم سے پھر۔۔۔؟؟ میرا تو سب کچھ ختم ہو جائے گا۔۔۔"

اس کے بولنے پر اس کے ہونٹ آبدار کے ہونٹوں سے ٹکرائے تھے۔۔۔

وہ کانپ اٹھی تھی۔۔۔اس نے پیچھے ہونے کی کوشش کی تھی۔۔۔مگر مکیرم نے اس کی کمر کے گرد اپنا بازو حمائل کرتے اسے اپنے قریب تر کیا تھا۔۔

"میں ہار گیا تو سنبھالو گی مجھے۔۔۔؟؟"

اس کی گردن میں چہرا چھپا تا مدہوش لہجے میں بولا تھا۔۔۔

آبدار اس کی اس مضبوط گرفت میں اس کی پناہوں میں سمٹ کر رہ گئی تھی۔۔۔اس کا دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

گرم سانسوں کی تپش اس کے وجود پر کپکپی سی طاری کر گئی تھی۔۔

وہ کچھ بھی نہیں بول پائی تھی۔۔۔جب مکیرم نے اس کی شہہ رگ پر ہولے سے لب رکھتے اسے خود سے دور کر دیا تھا۔۔۔

آبدار گہری ہوتی سانسوں کے ساتھ اب بھی وہیں کھڑی تھی۔۔۔

اسے اپنے وجود پر اس کی گرفت کا احساس ابھی بھی محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

مکیرم نے اپنے لاکر سے دو فائلز نکال کر اسے تھما دی تھیں۔۔۔

اس میں کیس کی ہر چھوٹی سے چھوٹی ڈیٹیل موجود ہے۔۔اس سے زیادہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔۔۔کیونکہ میری نظروں میں رومان مرزا اب بھی گناہگار ہی ہے۔"

وہ شخص اپنی پھوپو سے بہت محبت کرتا تھا۔۔اس کا یقین مضبوط تھا۔۔۔

آبدار کا دل اس وقت بوجھل سا ہوا تھا۔۔۔اس کیس کا کیا نتیجہ نکلنے والا تھا۔۔۔

جو بھی ہوتا وہ اس کے لیے اذیت کا باعث ہی بننا تھا۔۔۔ایک طرف اس کی سگی پھوپو تھی۔۔۔جن سے اس کی دلی وابستگی نہیں تھی۔۔۔مگر اس شخص کے لیے وہ اس کی سب کچھ تھیں۔۔

اور دوسری جانب اس کے ماموں تھے۔۔۔جن کے ساتھ بہت ساری زندگیاں اتنے سالوں سے سسک رہی تھیں۔۔۔

اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ جس کیس کو لڑنے کی خاطر اس نے اتنی تکلیفیں اٹھائی تھیں۔۔۔وہ لڑنا اس کے لیے اتنا مشکل ہو جائے گا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

کیس کی دوسری سنوائی تھی۔۔آج رومان مرزا کو عدالت میں پیش کیا جانا تھا۔۔

روحیل اپنی دادی، ماں اور باپ کے ساتھ وہاں موجود تھا۔۔۔عالم مینشن سے بھی کافی لوگ آئے تھے۔۔۔کیونکہ آج مہربانو کو بھی پیش ہونا تھا۔۔۔جس پر گھر میں خوب ہنگامہ ہوا تھا۔۔

مہر بانو کی طبیعت کئی بار خراب ہوئی تھیں۔۔۔انہیں لگا تھا مکیرم ان کو وہاں پیش ہونے سے بچا لے گا۔۔۔ مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔

آبدار پورا زور لگا رہی تھی۔۔۔ سب سے بڑی بات مکیرم نہ تو اس پر خود پیچھے ہٹ جانے کا پریشر ڈال رہا تھا اور نہ کسی اور کو ایسا موقع دے رہا تھا۔۔ وہ لڑکی پوری طرح سے مکیرم کی سیکیورٹی میں تھی۔۔

مہر بانو نے گھر میں کئی بار آبدار سے بات کرنے کی کوشش کی تھی۔۔ مگر آبدار اس عورت کو صرف اگنور کر رہی تھی۔

اسے پھر سے ہنگامہ کھڑا کرنے کا موقع نہیں دے رہی تھی۔۔۔

اس کا فوکس صرف اس کیس کو جیتنا تھا۔۔

آبدار وہاں کھڑی رومان کے پیش ہونے کا شدت سے انتظار کر رہی تھی۔۔۔ مکیرم کرسی پر بیٹھا اس کو بچوں کی طرح خوش ہوتے دیکھ رہا تھا۔۔ اگر وہ آج بھی نہ چاہتا تو رومان نہیں نکل سکتا تھا۔۔

وہ اتنی پہنچ رکھتا تھا۔۔۔ پر یہ لڑکی جتنی محنت کر رہی تھی۔۔ مکیرم نے ایسا کچھ نہیں کیا تھا۔۔

وہ اپنے سورسز استعمال کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔

کیونکہ مقابل اس کی بیوی تھی۔۔۔وہ اسے اپنا حق استعمال کرنے کا پورا موقع دینا چاہتا تھا۔۔

جیسے ہی رومان اندر داخل ہوا۔۔ مکیرم نے آبدار کے کھکھلاتے چہرے کو مرجھاتے دیکھا تھا۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو لڑیوں کی طرح جاری ہوئے تھے۔۔۔۔

صرف اسی کا نہیں وہاں موجود اس کے سبھی اپنوں کا یہی حال تھا۔۔۔روحیل بھی اپنے آنسو نہیں روک پایا تھا۔۔

یہ ہڈیوں کا ڈھانچہ تو کوئی اور ہی شخص تھا۔۔۔وہ اس کے رومان ماموں تو نہیں تھے۔۔۔

مہر بانو کی نظریں بھی اس شخص کی جانب اٹھی تھیں۔۔وہ کتنے ہی لمحے ساکت سی اسے تکے گئی تھی۔۔۔اسے اپنی نظروں کا دھوکا لگ رہا تھا وہ۔۔

مکیرم نے آبدار کے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھ پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔رومان کی حالت دیکھ اس نے گہرا سانس بھرا تھا۔۔اسحاق صاحب اور احتشام صاحب نے جتنا ہو سکا تھا اسے ٹارچر کروایا تھا۔۔

ان میں سے کوئی بھی مہر بانو کی وہ حالت نہیں بھولا تھا۔۔۔نہ ہی اس کی پوری زندگی کی بربادی۔۔۔

اس نے اپنی زندگی کے اتنے قیمتی سال تنہا گزار دیئے تھے۔۔

مکیرم نے اسے گھر کے کسی فرد سے نہیں ملنے دیا تھا۔۔۔ان سب سے جتنا ہو سکا تھا انہوں نے رومان کو ٹارچر کیا تھا۔۔۔

مہربانو کی پتھرائی نظریں اسی شخص پر تھیں۔۔۔

"پلیز چھوڑ دو مجھے۔۔۔ خدا کے لیے جانے دو۔۔۔ یہ ظلم مت کرو مجھ پر۔۔۔۔"

وہ مسلسل چیخ رہی تھی۔۔۔اپنا بچاؤ کرنے کی بہت کوشش کر رہی تھی۔۔۔

مگر وہاں تاریک کمرے اور تنہائی میں اس کی آواز سننے والا کوئی نہیں تھا۔۔

وہ وحشی درندہ اس کے منہ پر اپنا بھاری ہاتھ رکھتا اس کی چیخوں کا گلا گھونٹ چکا تھا۔۔۔اور جب اسے آزادی بخشی تھی تو اس سے اس کا سب کچھ چھین چکا تھا۔۔۔

اس کی عزت اور نسوانیت ملیامیٹ ہو چکی تھی۔۔

اس کی آنکھوں سے سارے خواب نوچ لیے گئے تھے۔۔۔

وہ لٹی پٹی حالت میں کہیں سے بھی وہ پہلی والی لڑکی معلوم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

وہ اب بھی ہزیانی انداز میں چیخ رہی تھی۔۔۔

مہر بانو رومان مرزا سے نظریں پھیرتی ماضی کے وہ بھیانک لمحات یاد کرتی اپنی آنکھوں سے آنسو بے دردی سے رگڑ گئی تھی۔۔۔اس کے ہاتھ پیر پھول رہے تھے۔۔۔حالت غیر ہو چکی تھی۔۔

اس کی زرد پڑتی رنگت اور لرزتے وجود کو دیکھتے مکیرم کو تشویش ہوئی تھی۔۔۔مگر اس وقت وہ ان کے پاس نہیں جا سکتا تھا۔۔۔ سنوائی شروع کر دی گئی تھی۔۔

باقی کسی کو بھی رومان سے ملنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔۔۔

اس کے پیارے ترسی نگاہوں سے اس کی صورت دیکھ رہے تھے۔۔۔جو پہچان میں ہی نہیں آرہا تھا۔۔۔

آبدار خود پر قابو نہیں رکھ پائی تھی۔۔۔آگے بڑھتی وہ رومان کے سینے سے جالگی تھی۔۔۔

"ماموں۔۔۔آئم سوری اب تک آپ کے لیے ہم میں سے کوئی کچھ نہ کرسکا۔۔۔مگر میں وعدہ کرتی ہوں۔۔۔اب آپ کو تنہا نہیں چھوڑوں گی۔۔۔"

آبدار نے انہیں اپنے بارے میں بتاتے ان کو حوصلہ دیا تھا۔۔۔

جبکہ رومان مرزا نے نقاہت بھرے انداز میں زخمی مسکراہٹ کے ساتھ اس کی جانب دیکھتے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

"میں بے قصور ہوں بیٹا۔۔مجھے بس بے گناہ ثابت کروادو۔۔۔یہ اذیت جو مجھے دی گئی ہے۔۔۔اس سے بھی کہیں زیادہ دردناک وہ الزام برداشت کرنا ہے جو مجھ پر لگایا گیا ہے۔۔"

بہت ہی کمزور لہجے میں بولتے فریاد کی گئی تھی۔۔۔آبدار ان کی حالت دیکھ اپنے آنسو نہیں روک پا رہی تھی۔۔

عالیہ بیگم دور بیٹھیں اپنے بھائی اور وہاں آئے اپنے پیاروں کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھیں۔۔۔

صدیاں گزر گئی تھیں ان سے ملے۔۔۔۔

عدالت میں نوریز صاحب بھی آئے تھے۔۔۔ فضیلت بیگم بھی مہربانو کے ساتھ بیٹھی اسے سنبھالے ہوئے تھیں۔۔۔۔

سجیلا کو گھر ہی رہنے کو کہا گیا تھا۔۔۔ جس طرح سے وہاں آتے نوریز صاحب نے سجیلا کو گھر پر ہی رکنے کو کہا تھا۔۔۔

وہ انداز آبدار کو بہت عجیب لگا تھا۔۔۔جب عالیہ بیگم تک کو وہاں آنے کی اجازت مل گئی تھی تو سجیلا بیگم کی بھلا ایسی کونسی دشمنی تھی کہ وہ نہیں آسکتی تھیں۔۔۔

آبدار نے جیسا بدتر رویہ اسحاق صاحب کا اپنی ماں کے ساتھ دیکھا تھا۔۔۔نوریز صاحب کا رویہ سجیلا چچی کے ساتھ اس سے بھی کہیں زیادہ برا ہوتا تھا۔۔

وہ ایک حساس لڑکی تھی۔۔۔جو ان سب چیزوں کو دیکھ کر بڑی ہوئی تھی۔۔۔۔وہ ان کی وجہ جاننا چاہتی تھی۔۔۔

اسے ہمیشہ سے لگتا تھا۔۔ مکیرم میر عالم بھی اس کے لیے ایسا ہی شوہر بنے گا۔۔ ہر پل گھر والوں کے سامنے اسے ذلیل اور رسوا کرے گا۔۔۔ مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔ مگر وہ اس معاملے میں بہت زیادہ خوش قسمت نکلی تھی۔۔

اس کا شوہر ایسا نہیں تھا۔۔۔ اسی کے باعث ہی تو آج وہ یہ سب کر پانے میں کامیاب ہوئی تھی۔۔

اگر وہ اس کی ڈھال نہ بنتا تو مہر بانو نے اپنی دونوں بھائیوں کے ساتھ مل کر گھر کہ باقی عورتوں کی طرح اس کی آواز کو بھی عالم مینشن کی چار دیواری میں دبا کر رکھ دینا تھا۔۔۔

کیس کی سنوائی شروع ہو چکی تھی۔۔ مکیرم کے سامنے اپنے حقائق رکھتی وہ اچھی خاصی پزل ہو رہی تھی۔۔۔

وہ شخص بہت دبنگ انداز میں بات کرتا تھا۔۔۔بہت بار آبدار کی زبان لڑکھڑائی بھی تھی۔۔

مگر جب اس کی نظر رومان مرزا پر اٹھتی تھی۔۔وہ ہر شے فراموش کر جاتی تھی۔۔۔

یاد رہتا تھا تو صرف یہ کہ اس انسان کو اس عذاب سے نکال کر ان کے اپنوں سے ملوانا تھا۔۔

مکیرم نے کیس کے حوالے سے وہ وہ باتیں سامنے رکھی تھیں کہ

آبدار ہونقوں کی طرح اس کی صورت دیکھ رہی تھی۔۔۔

عالم مینشن کے ہال کمرے کی فوٹیج تک موجود تھی اس کے

پاس۔۔۔ جس میں رومان اور مہربانو کی ہاتھاپائی بھی ہوئی تھی۔۔۔

وہ سب دیکھ کر رومان نے مایوسی سے نظریں جھکالی تھیں۔۔۔

یہ لوگ اسے مرتے دم تھااس الزام سے آزاد نہیں کرنے والے

تھے۔۔۔

آبدار پوری کوشش میں تھی کہ مہربانو کو کٹھرے میں کھڑا کیا

جائے۔۔۔ مگر مکیرم اس بات کے خلاف تھا۔۔۔

وہ رومان سے سوالوں پر سوال کر رہا تھا۔۔ جس سے رومان کی حالت اب غیر ہو چکی تھی۔۔۔

ان کا چہرا اسفید پڑتا دیکھ آبدار نے مکیرم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ یہ شخص اتنا بے رحم کیوں بن جاتا تھا۔۔ ان دونوں کے بیچ مہربانو کو لے کر بہت سوری تلخ کلامی بھی ہوئی تھی۔۔۔

وہاں بیٹھے سب لوگ ان دونوں کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔ انہیں دیکھ کر کہیں سے نہیں لگ رہا تھا کہ وہ میاں بیوی ہیں۔۔

اس وقت وہ صرف ایک دوسرے کے مخالفین تھے۔۔ اور جس طرح سے دلائل پر دلائل پیش کرتے اگلے کو چپ کروانے کی

کوشش کر رہے تھے۔۔۔ایک دوسرے کے دشمن ہی لگے تھے۔۔۔۔

آبدار کو دیکھ کر لگ نہیں رہا تھا کہ اس کا پہلا کیس ہے۔۔۔۔اپنے ماموں کی حالت اور سامنے کھڑے شخص کی بے رحمی نے اسے بھی بپھرا دیا تھا۔۔۔۔

جج صاحب نے مہر بانو کو کٹہرے میں آنے کو کہا تھا۔۔۔۔

مٹھیاں بھینچتے مکیرم کا چہرا غصے سے لال ہوا تھا۔۔۔احمد اور شہباز نے مہر بانو کو تھام کر وہاں تک لایا تھا۔۔

رومان کی نظر ایک بار اس کی جانب اٹھی تھی۔۔ مگر مہر بانو اس کی جانب نہیں دیکھ رہی تھی۔۔

وہ ہولے ہولے کانپ رہی تھیں۔۔۔ان کی نظریں جھکی ہوئی تھیں۔۔۔۔

آبدار اس عورت کو سرد نگاہوں سے دیکھتی آگے بڑھی تھی۔۔۔ مکیرم اس وقت قہر آلود نگاہوں سے آبدار کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

جو اس بار اس کی آنکھوں کے سامنے اس کی پھوپو کو اذیت دینے کا باعث بنی تھی۔۔۔

"مہر بانو عالم رومان مرزا سے ملنے ان کے گھر کیوں جاتی تھیں آپ۔۔۔جب آپ کو ہمیشہ سے اپنے لیے ان کی نیت بری لگی تھی۔۔وہ بھی اس وقت جاتی تھیں جب وہاں گھر کے افراد موجود نہیں ہوتے تھے۔۔۔۔

ملازمین بھی اپنے کاموں میں مصروف ہوتے تھے۔۔۔"

آبدار نے مہر بانو کی جانب دیکھتے اپنا پہلا سوال کیا تھا۔۔

اس کے انداز پر جہاں مہر بانو نے نظریں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہیں مکیرم بھی مٹھیاں بھینچتا سلگ اٹھا تھا۔۔

یہ لڑکی اس کی پھوپو پر الزام لگا رہی تھی۔۔ جس عورت کے ساتھ غلط ہوا تھا۔ اسے ہی قصوروار ٹھہرانا چاہتی تھی۔۔۔

"وہ اس گھر میں ایک بار جائیں یا دس بار۔۔۔ مگر جو گھناؤنا کام رومان مرزا نے کیا وہ جسٹیفائے نہیں کیا جا سکتا۔۔۔"

مکیرم عدالت کا لحاظ کیے بغیر اس پر دھاڑا تھا۔۔۔ آبدار نے نظریں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جس کی کنپٹی کی رگیں ابھر آئی تھیں۔ وہ قہر آلود نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

آبدار کو لگا تھا کہ وہ کیس جیتے نہ جیتے۔۔ مگر اپنا یہ رشتہ ضرور ہار جائے گی۔۔۔

مکیرم کی نزدیک مہر بانو کی کیا اہمیت تھی۔۔اس سے بہتر کون جان سکتا تھا۔۔۔

آبدار کو اس نے مہر بانو سے سوالات کرنے کا ٹھیک سے موقع ہی نہیں دیا تھا۔۔ وہ اس انداز میں مداخلت کر تا رہا تھا کہ جج صاحب بھی نہیں روک پائے تھے۔۔

کیس کی سنوائی بہت لمبی چلی تھی۔۔۔ مکیرم کا پلڑا بہت بھاری تھا۔۔ آبدار کا کیس ہر سنوائی میں مزید کمزور ہو تا جا رہا تھا۔۔۔

اس کی زرد صورت دیکھ سب کو لگ رہا تھا کہ وہ ہار مان رہی ہے۔۔۔

مگر کوئی یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کیس کے حوالے سے ہار نہیں مان رہی تھی۔۔

اسے مکیرم میر عالم کی بے رحمی، بے حسی اور اجنبیت اندر سے کھا رہی تھی۔۔وہ اس سے بالکل بات نہیں کر رہا تھا۔۔

مہر بانو جو پہلے ڈری ہوئی تھی وہ اب مطمئین ہو چکی تھی۔۔۔کہ مکیرم کے آگے آبدار کبھی نہیں جیت سکتی تھی۔۔

اور یہ کیس ہارنے کے ساتھ ساتھ مکیرم اس لڑکی سے جتنا بدظن ہو چکا تھا۔۔۔ آبدار کو اس نے اس رشتے سے بھی فارغ کر دینا تھا۔

آبدار نے رومان سے مل کر اس کیس کے حوالے سے ساری معلومات لینی چاہی تھی۔۔۔ جس میں جو جو انکشافات اس پر ہوئے تھے وہ ساکت رہ گئی تھی۔ اس کی اپنی ماں نے اسے اتنی اہم باتیں نہیں بتائی تھیں۔۔۔

رومان مرزا ہمیشہ سے اس کی سجیلا چچی سے محبت کرتے تھے۔۔۔ جو ان کی کلاس فیلو اور کزن بھی تھی۔۔ سجیلا اور مہربانو بہت اچھی

دوستیں تھیں۔۔۔ مہربانو سجیلا اور رومان کی محبت سے واقف تھی۔۔۔

مگر اندر ہی اندر وہ اس بات پر جلن کا شکار بھی تھی۔۔۔ کیونکہ اس کے دل میں بھی رومان کے لیے ایسے ہی جذبات تھے۔۔۔

اسے بہت تکلیف ہوتی تھی جب رومان جو کو ہر وقت دیوانوں کی طرح سجیلا کے پیچھے بھاگتے دیکھتی تھیں۔۔ مہربانو چار بھائیوں کی اکلوتی بہن اپنے ماں باپ کی بھی بہت زیادہ لاڈلی تھی۔۔

ہمیشہ جو چاہا تھا وہ پایا تھا۔۔۔اپنی محبت کی معاملے میں ناکامی برداشت نہیں کر سکتی تھیں وہ۔۔۔جوان کی زندگی کا سب سے بڑا فیصلہ تھا۔۔۔رومان سے بے پناہ محبت کرنے لگی تھیں وہ۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ انہوں نے ایسے حالات پیدا کر دیئے تھے کہ اس سے پہلے کہ رومان سجیلا کے لیے اپنا رشتہ بھیجتا مہربانو نے اپنے ماں باپ کے ذریعے اپنے بھائی نوریز کا رشتہ سجیلا کے لیے بھجوا دیا تھا۔۔۔

سجیلا اور رومان کے لیے یہ بہت مشکل وقت تھا۔۔رومان نے بھی اپنا رشتہ بھجوایا تھا۔۔۔مگر سجیلا کے ماں باپ کو نوریز کا رشتہ رومان سے زیادہ بہتر لگا تھا۔۔۔

سجیلا اور رومان کے بے پناہ احتجاج کے باوجود سجیلا کے گھر والوں نے اس کی شادی زبردستی نوریز سے کروادی تھی۔۔ان دونوں کی محبت کو چھین لیا گیا تھا۔۔۔

پہلے پہل تو نوریز سجیلا کے ساتھ بہت اچھے سے رہا تھا۔۔۔مگر مہربانو جو رومان کو اس کی محبت چھن جانے کے باوجود اپنی جانب مائل نہیں کرپائی تھی۔۔

وہ اس بات کا غصہ بھی سجیلا پر نکالنے کی خاطر اپنے بھائی کے کان میں یہ بات ڈال گئی تھی کہ سجیلا رومان سے محبت کرتی تھی اور ابھی بھی اس کے دل میں وہی ہے۔

ان کو جیسے ہی موقع ملا یہ بھاگ جائیں گے۔۔نوریز کو بھی سجیلا کا رویہ عجیب لگا تھا۔۔کسی بھی مرد کے لیے یہ برداشت کرنا بہت مشکل تھا کہ اس کی بیوی کے دل میں کوئی اور مرد رہتا تھا۔۔

رومان مرزا بھی برداشت نہیں کر پائے تھے۔۔ان کا رویہ سجیلا کے ساتھ بدتر سے بدتر ہوتا چلا گیا تھا۔۔

رومان کے سامنے آنے پر تو نور یز صاحب جان بوجھ کر اسے مزید رسوا کرتے تھے۔۔۔

رومان کے لیے وہ سب دیکھنا کسی ٹارچر سے کم نہیں تھا۔۔۔ان کی محبت کسی اور کے ہاتھوں ذلیل ہو رہی تھی۔۔۔

جبکہ دوسری جانب مہر بانو ان کا پیچھا نہیں چھوڑ رہی تھی۔۔۔اس کا کہنا تھا وہ اپنے بھائی کو سمجھائے گی۔۔۔سب ٹھیک کر دے گی۔۔سجیلا کو یہ تکلیف نہیں سہنی پڑے گی۔۔۔

وہ بس ایک بار اس سے شادی کے لیے ہاں کر دے۔۔۔مگر رومان نے سجیلا کو سچے دل سے چاہا تھا۔۔۔

وہ اس کی طرح مجبور نہیں تھے کہ جبراً کسی اور کو اس کی جگہ دے دیتے۔۔۔رومان کے مسلسل انکار کے مہربانو کو مزید بپھرا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

اور پھر وہ برا دن آیا تھا۔۔۔جس کے بارے میں کسی نے نہیں سوچا تھا۔۔۔رومان کا کہنا تھا انہیں خبر بھی نہیں تھی کہ مہربانو اس حالت میں گھر میں کیسے آئی تھی۔۔

وہ بے خبر تھے اس بات سے۔۔۔وہ تو اپنے کام سے گھر سے نکلے تھے۔۔مہربانو وہاں کب آئی تھی۔۔۔انہیں اس بات کی تو خبر بھی نہیں تھی۔۔۔

لیکن ان کی بات پر کوئی یقین کرنے کو تیار نہیں تھا۔۔۔

مہربانو کے ساتھ زیادتی ہوئی تھی۔۔۔ جس کی رپورٹس میں واضح طور پر لکھا گیا تھا کہ اسے بدترین زیادتی کا نشانہ بنایا گیا تھا۔۔۔

مہربانو نے ہوش میں آتے رومان کا نام لیا تھا۔۔

جو بعد میں رپورٹس میں بھی ثابت ہو گیا تھا کہ یہ حرکت رومان نے ہی کی تھی۔۔ گھر کے دو ملازمین نے بھی رومان کے خلاف گواہی دی تھی۔۔۔ جو پھر اس کے بعد سے دوبارہ کبھی کسی کو نظر نہیں آئے تھے۔۔۔

یہ سب جان کر آبدار کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔اسے سجیلا کے حوالے سے کبھی کوئی بات کیوں نہیں بتائی گئی تھی۔۔

اسے اپنی ماں سے بہت شکوہ تھا۔۔۔جس کا اظہار اس نے کیا بھی تھا۔۔۔عالیہ بیگم کا یہی کہنا تھا کہ وہ اسے بتانا چاہتی تھیں۔۔مگر اسحاق صاحب نے انہیں سختی سے منع کر رکھا تھا۔۔۔

آبدار سجیلا چچی کے پاس بھی گئی تھی۔۔۔جو ہمیشہ ایسے ظاہر کرتی تھیں۔۔۔

جیسے وہ اپنی زندگی میں بہت خوش ہیں۔۔۔مگر اس دن رومان کی حالت کا سن کر آبدار نے انہیں ٹوٹ کر بکھرتے دیکھا تھا۔۔وہ

اگر پہلی والی لڑکی ہوتی تو ان کا یہ درد شاید اتنی شدت سے نہ سمجھ پاتی۔۔

جیسے اب سمجھ پا رہی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ بھی تو اسی مرض میں مبتلا ہو چکی تھی۔۔

اور اپنے ہاتھوں اپنے رشتے کو بہت نازک موڑ پر لے آئی تھی۔۔۔

"رومان ایسا کبھی نہیں کر سکتا آبدار۔۔۔ اس پر جھوٹا الزام لگا ہے۔۔۔ پلیز اسے بے گناہ ثابت کر دو۔۔۔"

سجیلا چچی نے سسکتے ہوئے اس کے آگے ہاتھ جوڑ دیئے تھے۔۔

"مجھے آپ کی مدد کی ضرورت ہو گی۔۔۔ کیا آپ مجھے ماضی کے بارے میں کچھ ایسا بتا سکتی ہیں جس کے بارے میں کوئی نہ جانتا ہو۔۔۔ کچھ ایسا جس سے یہ کیس مضبوط ہو سکے۔۔۔ رومان ماموں کی سزا کم ہو سکے۔۔۔"

آبدار کو محسوس ہوا تھا وہ کچھ بتانا چاہتی تھیں۔۔ مگر بتا نہیں پا رہی تھیں۔۔۔

"مہربانو پھوپھو کے ساتھ زیادتی کرنے والا شخص اگر رومان مرزا نہیں ہے تو کون ہے۔۔"

آبدار کی بات پر سجیلا نے اس سے نگاہیں چرائی تھیں۔۔

"میں نہیں جانتی۔۔۔بس اتنا جانتی ہوں رومان بے قصور

ہے۔۔۔"

وہ چاہ کر بھی نہیں بتا پائی تھیں۔۔ آبدار نے بہت کوشش کی تھی

مگر ان کا یہی کہنا تھا کہ میری اولاد مجھے بہت عزیز ہے۔۔میں

انہیں کھونا نہیں چاہتی۔۔۔

آبدار مایوسی کا شکار ہوتی وہاں سے اٹھ آئی تھی۔۔

اس کا شوہر عدالت میں ثبوتوں کے سوا بات ہی نہیں کرتا تھا۔۔۔

اور ہو خالی خولی لفاظی سے ہی کام لیتی آرہی تھی۔۔۔جس کی وجہ

سے اس کا کسی اتنا کمزور تھا۔۔۔ کہ یہ اگلی سنوائی آخری سنوائی ثابت ہونے والی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

گھر میں مہربانو اور اسحاق صاحب کا رویہ اس سے پہلے سے بھی کہیں زیادہ بدتر ہو چکا تھا۔۔۔ نوریز صاحب بھی سے انتہائی نفرت بھری نگاہوں سے دیکھتے تھے۔۔۔

ان سب کا کہنا تھا کہ اسے اسی دن مار دیا ہوتا جب وہ اپنا منہ کالا کر کے روحیل کے ساتھ بھاگ رہی تھی تو آج یہ نوبت نہ آتی۔۔ اسے بہت کچھ سننا پڑ رہا تھا۔۔

مکیرم سے ویسے ہی اس کی بول چال بند تھی۔۔۔وہ اس پر بہت غصے میں تھا۔۔۔

کیونکہ مہربانو جب سے عدالت سے لوٹی تھی اس کی حالت ٹھیک نہیں تھی۔۔اور آبدار کی وجہ سے اسے اگلی سنوائی میں بھی جانا تھا۔۔۔ آبدار کو اس شخص کا غصہ حق بجانب لگا تھا۔۔۔

اس کے نزدیک مہربانو بے قصور تھی۔۔۔جسے بلاوجہ عدالتوں میں گھسیٹا جا رہا تھا۔۔۔

آبدار اس وقت بہت کمزور محسوس کر رہی تھی۔۔۔کل کیس کی سنوائی تھی۔۔۔جو شاید کل آخری ثابت ہونے والی تھی۔۔

آبدار بیڈ پر بیٹھی چہرا گھٹنوں میں چھپائے گم صُم سی بیٹھی تھی۔۔

جب دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی۔۔

بھاری قدموں کی چاپ پر وہ بنا دیکھے ہی سمجھ گئی تھی کہ آنے والا

کون تھا۔۔

آبدار نے نگاہیں اٹھاتے اسے گھورا تھا۔۔۔جو اپنی عادت کے

مطابق سلام کرتا اپنا کوٹ اتار کر کرسی پر رکھ گیا تھا۔۔اب وہ

مرر کے سامنے کھڑا اپنی ٹائی اتار رہا تھا۔۔

"انسان میں اتنی اکڑ نہیں ہونی چاہیے۔۔"

بیڈ سے اٹھتے سوجی ہوئی سرخ آنکھوں سے اس کی چوڑی پشت کو گھورتے کہا تھا۔۔

مکیرم کی جانب سے کوئی جواب نہیں آیا تھا۔۔۔

"آپ کو کبھی محبت نہیں ہو کیا۔۔۔؟؟ نہیں ہوئی ہو گی۔۔۔ محبت کرنے والے اتنے بے حس نہیں ہوتے۔۔"

وہ خود ہی سوال کر کے خود ہی جواب دے رہی تھی۔۔

مکیرم ٹائی اتارتا اب اپنی شرٹ کے اوپری بٹن کھول رہا تھا۔۔ جب آبدار اس کے سامنے آئی تھی۔۔

"تمہیں تمہاری من مانی کرنے دے رہا ہوں۔۔ جس سے میرے گھر والوں کو کتنی اذیت پہنچ رہی ہے۔۔ تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے۔۔ تمہیں اب بھی مجھ سے شکوہ ہے؟؟"

مکیرم نے اس کی جانب دیکھتے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔۔اس کی اپنی آنکھیں اس وقت بے انتہا سرخ تھیں۔۔

وہ دونوں اپنے اپنے حصے کی جنگ لڑتے اس وقت اپنی ذات کو فراموش کیے ہوئے تھے۔۔

وہ اس کو کبھی اس کو اس کے اس سوال کا جواب نہیں دیتا تھا۔۔

مکیرم کی نظریں اس الجھے بکھرے حلیے میں بھی پر کشش اور حسین لگتی اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھا تھا۔۔

جو اپنی ہمت سے کہیں زیادہ بڑا کام کر رہی تھی۔۔بہت سارے لوگوں سے تنہا لڑ رہی تھی۔۔

سب سے بڑی بات اس کی بے رخی اور سرد مہری برداشت کر کر رہی تھی۔۔

"نہیں مجھے کوئی شکوہ نہیں ہے۔۔احسان مند ہوں میں آپ کی۔۔"

آبدار اس کو روڈ انداز دیکھ کر سائیڈ سے نکلنے لگی تھی۔جب مکیرم نے اس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اسے اپنے قریب کھینچ لیا تھا۔۔۔اس کے سینے سے لگتی وہ اس پل اپنی جلتی آنکھوں کو موند گئی تھی۔۔۔

"کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟؟"

اس کی پیشانی پر لب رکھتے مکیرم نے نرمی سے پوچھا تھا۔۔جواب اس کے سینے سے لگی بے آواز رو رہی تھی۔۔ مکیرم کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔ وہ اس کی گرد اپنی دونوں بانہوں کا حصار قائم کرتا اسے مضبوطی کے ساتھ اپنے چوڑے سینے میں بھینچ گیا تھا۔۔

"میں ہارنا نہیں چاہتی۔۔مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔میں سب ہار جاؤں گی۔۔۔"

اس کے لبوں سے سسکی نکلی تھی۔۔۔اس شخص کے ساتھ چلنے کی عادت ہو چکی تھی۔۔۔اس کے بغیر نہیں چلا جا رہا تھا۔۔۔

وہ تھکنے لگی تھی۔۔۔ہارنے لگی تھی۔۔

"تمہارا خواب تھا نا یہ۔۔۔جسے پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے تمہیں بہت کچھ کھونا پڑ سکتا ہے۔۔۔خوابوں کی تکمیل کبھی کسی کے لیے آسان نہیں رہی۔۔۔"

زندگی میں پہلی بار وہ شخص خود بھی ایسے دوہراۓ پر آن کھڑا ہوا تھا کہ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ آنے والا وقت کیسی تباہی برپا کرنے والا تھا۔۔

ان دونوں میں سے جو بھی ہارتا۔۔وہ ہار برداشت کرنا دونوں جانے بہت اذیت ناک ہونے والی تھی۔۔

مکیرم میر عالم خود کو تمام حالات کے لیے تیار کر چکا تھا۔۔وہ لڑکی کمزور پڑ رہی تھی۔۔

اس میں اتنا حوصلہ نہیں تھا۔۔۔

"میں کچھ بھی نہیں کھونا چاہتی۔۔۔"

آبدار نے اپنا بازو مضبوطی کے ساتھ اس کے گرد مضبوطی سے باندھا تھا۔۔۔

اس کا لہجہ ضدی بچے جیسا تھا۔۔۔ جیسے سب کچھ چاہیے تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ مکیرم کوئی جواب دیتا جب دروازے پر ہوتی دستک پر ان لمحوں کا طلسم ٹوٹا تھا۔۔۔

مکیرم کی گرفت اس کے اوپر سے ہٹ گئی تھی۔۔۔ آبدار نے گلابی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

بھیگتی پلکوں میں شکوے نمایاں تھے۔۔۔ اس کی جانب سے اجازت ملنے پر مہربانو اندر داخل ہوئی تھیں۔۔

آبدار کے اندر تک زہر اترا تھا۔۔ آج اتنے دنوں بعد وہ دونوں اس طرح کمرے میں ایک ساتھ تھے۔۔۔یہ عورت ان کو الگ کرنے پہنچ گئی تھی۔۔۔

مکیرم آگے بڑھتا محبت سے انہیں تھام گیا تھا۔۔۔

"آپ کی طبیعت ٹھیک ہے۔۔؟؟مجھے بلوالیا ہوتا۔۔۔ آپ نے زحمت کیوں کی۔۔۔"

وہ شخص پوری طرح سے مہربانو کی جانب متوجہ ہو چکا تھا۔۔۔ آبدار کو لگا تھا شاید اسے یاد بھی نہیں رہا تھا کہ وہ اس کمرے میں موجود بھی تھی۔۔

آبدار کی آنکھوں میں نمی پھر سے آن ٹھہری تھی۔۔۔اس شخص کے لیے اس کی دل میں بدگمانی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔اس نے سوچ لیا تھا وہ اب پہل نہیں کرے گی۔۔۔

"ہر بات سے زیادہ یہ بات دکھ دے رہی ہے۔۔ کہ میری بھتیجی کے دل میں میرے لیے کس قدر نفرت ہے۔۔ کہ وہ مجھ سے اتنا بھیانک بدلہ لے رہی ہے۔۔۔ جس اذیت سے میں گزری ہوں۔۔۔ خدا دشمن کو بھی اس کا شکار نہ کرے۔۔۔"

وہ روتے ہوئے بول رہی تھیں۔۔۔ جو دیکھ آبدار پہلو بدل کر رہ گئی تھی۔۔

وہ جان بوجھ کر مکیرم کے سامنے مظلوم بن رہی تھیں۔۔۔انہیں وہ تمام زیادتیاں بھول گئی تھیں جو بچپن سے لے کر اب تک وہ اس کے ساتھ کرتی آئی تھیں۔۔

اس نے ایک نظر مکیرم کی جانب دیکھا تھا۔۔جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔اگلے ہی پل وہ بنا کچھ بولے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔وہ مہربانو کا مقصد اچھے سے سمجھتی تھی۔۔

وہ یہ سب کر کے اسے مکیرم کی نظروں میں مزید نیچے کرنا چاہتی تھی۔۔آبدار اب اس حوالے سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی

تھی۔۔۔اسے دیکھنا تھا اب کے اس شخص کے نزدیک اس کی کیا اہمیت تھی۔۔

یا صرف وہی تھی جو اس کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔۔۔وہ سرد مہر اور بے حس انسان بھی اسے کچھ سمجھتا تھا یا نہیں۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

آبدار کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ آج کی سنوائی بہت اہم تھی۔۔

اور اس کے ہاتھ ابھی تک کچھ نہیں لگا تھا۔۔وہ بالکل خالی ہاتھ تھی۔

روحیل نے ان ملازمین کو ڈھونڈے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔

جو اس وقت گھر میں موجود تھے۔۔۔اور انہوں نے رومان کے خلاف گواہی دی تھی۔۔

آبدار کو لگ رہا تھا کہ ان کا اس واقع کے بعد غائب ہو جانا کہیں نہ کہیں کوئی بات رکھتا تھا۔۔۔کچھ ایسا تھا کہ انہیں چھپایا جا رہا تھا۔۔۔روحیل اس کی مدد کرنے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔۔

مگر آبدار کو اس کی مدد پر بھی بھروسہ نہیں تھا۔۔۔جس مدد نے اسے اب تک کوئی فایدہ نہیں پہنچایا تھا۔۔

اس کے بڑے ماموں کو اپنے بھائی کی آزادی سے زیادہ اپنے الیکشن کے جیتنے کی فکر تھی۔۔ان کا کہنا تھا کہ اس وقت اس کیس کو اچھالنا ان کی پچھلے دس سال کی محنت پر پانی پھیر سکتی تھی۔۔

کیونکہ وہ مکیرم میر عالم کے سورسز سے واقف تھے۔۔۔اس کے لیے آبدار کو ہرانا مشکل نہیں تھا۔۔۔وہ سب تو اس بات پر حیران تھے کہ مکیرم نے یہ کیس تیسری سنوائی تک کیسے جانے دیا تھا۔۔ کسی کو بھی مکیرم سے ایسی امید نہیں تھی۔۔

احتشام عالم کی ٹینشن بھی اب بڑھ چکی تھی۔۔۔ مکیرم کیوں اس لڑکی کو اتنی اہمیت دے رہا تھا۔۔اس کی ہر بات کو سن رہا تھا۔۔۔

احتشام عالم کے ساتھ ساتھ مہر بانو اور نوریز صاحب کو بھی اب آبدار سے خطرہ محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔ مہر بانو نے اسے سجیلا کی منتیں اور منانے کی کوشش کرتے دیکھا تھا کہ وہ گواہی دے دے۔۔۔

آبدار کو لگتا تھا کہ کچھ ایسا تھا کہ وہ اگر بتاتیں تو کیس آسان ہو سکتا تھا۔۔۔ عالیہ بیگم نے بھی اسے بتایا تھا کہ سجیلا بہت کچھ جانتی تھی۔۔۔ مگر وہ اسے مجبور نہیں کر سکتی تھی۔۔

کیونکہ ایسا کرنے سے سجیلا کے لیے اس گھر میں رہنا مشکل ہو جاتا۔۔ اس سے اس کی اولاد کو چھین لیا جاتا۔۔

آبدار نے اس وجہ سے انہیں مزید مجبور نہیں کیا تھا۔۔ وہ ہار گئی تھی۔

اس نے بہت کوشش کی تھی اپنے ماموں کو بچانے کی مگر اس کی راہ میں روکاوٹ پیدا کرنے والے اتنے لوگ تھے کہ وہ اکیلے ان سے نہیں لڑ پائی تھی۔

اسے صبح ہی خبر ملی تھی کہ ان دونوں ملازمین کی ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ڈیتھ ہو چکی ہے۔۔

جس کے بعد سے وہ بالکل مایوس ہو گئی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں کے سامنے سے رومان ماموں کی صورت نہیں جا رہی تھی۔۔کتنی امید تھی انہیں کے وہ ان کی مدد کرے گی۔۔

آبدار کا وہ سوچ سوچ کر دل اذیت میں ڈوبے جا رہا تھا۔۔اس کی نانو اتنے سالوں بعد اپنے بیٹے کو دیکھ کر دوبارہ سے جی اٹھی تھیں۔۔

اس کی اپنی ماں کتنی خوش تھی۔۔۔ان سب کی امیدیں ٹوٹنے والی تھیں۔۔

"آبدار عالم ہار گئی ہے مکیرم میر عالم آپ کے سامنے۔۔۔ہمیشہ سے آپ کو جیتنے کی عادت رہی ہے نا۔۔۔ مبارک ہو آپ اس بار بھی جیت گئے ہیں۔۔ میں ہار گئی۔۔۔"

گھر سے نکلتے اس نے بہتے آنسوؤں کے ساتھ مکیرم کو یہ میسیج کیا تھا۔۔

اس کا دل بہت بھاری ہو رہا تھا۔۔۔اس شخص کی پناہوں میں چہرا چھپا کر رونے کو دل کر رہا تھا۔۔ مگر وہ اس کے پاس نہیں تھا۔۔۔

اس کا میسیج سین کرتے ہی مکیرم کی جانب سے کال آنے لگی تھی۔۔ آبدار نے اس کی کال کاٹ دی تھی۔۔

مکیرم نے دوبارہ کال کی تھی۔۔۔پہلی بیل پر ہی وہ اس کی کال کاٹ رہی تھی۔۔

اس شخص کو اس کا کوئی خیال نہیں تھا۔۔۔وہ بھی اب اس سے بات نہیں کرنے والی تھی۔۔ آبدار اس سے سخت خفا تھی۔۔۔

اسے بار بار کال کرتے دیکھ آبدار نے اپنا موبائل ہی سوئچ آف کر دیا تھا۔۔

ہر بار وہ ہی کیوں تڑپتی۔۔۔

آبدار گاڑی میں بیٹھ کر معمول کے مطابق کورٹ جانے کے لیے نکلی تھی۔۔ کیس کی سنوائی پانچ گھنٹے بعد کی تھی۔۔ مگر اس نے

پہلے جا کر رومان ماموں سے ملنا تھا۔۔اس کی گاڑی ابھی تھوڑی سا ہی دور گئی تھی۔۔۔

جب ایک دم سے کسی گاڑی نے ان کے سامنے آتے راستہ روک دیا تھا۔۔

"کون ہے یہ۔۔۔؟؟"

آبدار گھبرا سی گئی تھی۔۔جبکہ ڈرائیور بنا اسے کوئی جواب دیئے گاڑی سے نکل گیا تھا۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھ پاتی دو نقاب پوش افراد اس کے قریب آتے اسے کھینچ کر گاڑی سے نکالتے اس کے منہ پر کلوروفارم بھرا رومال رکھتے اسے اپنی گاڑی میں ڈال گئے تھے۔۔۔

اسے ہاتھ پیر چلانے۔۔۔یا مدد کے لیے پکارنے کا موقع نہیں ملا تھا۔۔

وہ کون لوگ تھے وہ نہیں جانتی تھی۔۔ہاں مگر آنکھیں موندتے اس کے لبوں سے ایک ہی نام کی پکار نکلی تھی۔۔

"میکیرم۔۔۔"

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"مکیرم بھائی آبدار سے کوئی بات ہوئی آپ کی۔۔"

مکیرم اپنے آفس میں تھا جب پچھلے دو گھنٹوں سے اس کا انتظار کرتی مہوش اس کا نمبر آف جاتے دیکھ مہوش نے بلآخر مکیرم سے ہی پوچھنے کا فیصلہ کیا تھا۔۔اسے فکر ہو رہی تھی۔۔

آبدار نے کبھی ایسا نہیں کیا تھا۔۔

"نہیں کیوں کیا ہوا۔۔؟؟"

مکیرم نے آبدار کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔وہ اسے بیچ بیچ میں کئی بار کال کرتا رہا تھا۔۔اسے یہی لگا تھا کہ وہ ناراضگی میں کال کاٹ رہی ہے اور فون آف کر چکی تھی۔۔

وہ اپنے دوسرے کیس کی سنوائی میں مصروف تھا۔۔ ابھی ہی فارغ ہو کر واپس آیا تھا۔

مگر ابھی تک اس کا نمبر بند جاتا دیکھ اب اسے بھی تشویش ہونے لگی تھی۔

اس نے گھر کال کی تھی۔۔ جہاں سے اسے پتا چلا تھا کہ وہ تو دو گھنٹے پہلے کی گھر سے نکل چکی تھی۔۔۔ آبدار کا ڈرائیور بھی کال پک نہیں کر رہا تھا۔۔۔ مکیرم کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔

وہ تیزی سے وہاں سے نکلا تھا۔۔

" مکیرم یہ کیس بہت ضروری ہے۔۔۔"

اجالا نے اسکا بازو پکڑ کر اسے روکنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مہوش نے انتہائی ناگواری سے اجالا کی جانب دیکھا تھا۔۔

"بھاڑ میں جائے یہ کیس۔۔ میری بیوی لاپتا ہے۔۔۔ اگر اسے کچھ بھی ہوا تو کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔۔۔"

اجالا کو آگ اگلتی نگاہوں سے دیکھتے اس نے اپنے بازو سے اس کا ہاتھ جھٹک دیا تھا۔۔

وہ لڑکھڑاتی دیوار سے جا ٹکرائی تھی۔۔

مہوش کو یہ منظر بہت سکون دے گیا تھا۔۔ آبدار کے لیے مکیرم کی یہ تڑپ دیکھ کر اسے اچھا لگا تھا۔ وہ اپنی دوست کی اس شخص کے لیے دیوانگی سے بہت اچھی طرح واقف تھی۔

ان کے نکلتے ہی اجالا نے جلدی سے موبائل اٹھاتے نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔

" مکیرم نہیں رکا۔۔۔ میں نے کوشش کی۔۔ وہ بہت غصے میں ہے۔۔۔ اسے مجھ پر شک بھی ہے۔۔۔"

اجالا نے کانپتی آواز میں یہ بتا بتائی تھی۔۔۔ جو سنتے دوسری جانب سے کال کاٹ دی گئی تھی۔۔

مکیرم ریش ڈرائیونگ کرتا گھر پہنچا تھا۔۔۔جہاں سب ہی جمع تھے۔۔۔تانیہ نے احمد اور شہباز کو بھی کال کر کے بلوالیا تھا۔۔

آبدار کے ڈرائیور کا بھی کچھ پتا نہیں چل رہا تھا۔۔

مہربانو کی طبیعت پھر سے بگڑ گئی تھی۔۔۔وہ آبدار کی فکر میں روتے سب کو اسے فوری ڈھونڈھنے کا کہہ رہی تھی۔۔۔ان کا کہنا تھا کہ یہ کام روحیل کا تھا۔۔۔

سجیلا بیگم کی نظریں اس شاطر عورت کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔وہ اس حد تک گر سکتی تھی۔۔

انہوں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔

"مکیرم بیٹا۔۔۔آبدار کا کچھ پتا چلا۔۔۔"

جیسے ہی مکیرم نے اندر قدم رکھا مہربانو نے روتے ہوئے اس سے پوچھا تھا۔۔۔اسحاق صاحب بھی وہیں ایک جانب سر جھکائے بیٹھے تھے۔۔۔ان کی بیٹی کے ساتھ بھلا کس کی دشمنی تھی۔۔

وہ تو خود ہمیشہ سے اس کے دشمن بنے رہے تھے۔۔۔احتشام صاحب بھی اس وقت مٹھیاں بھینچے غصے کا شکار تھے۔۔۔

انہیں صرف اپنے الیکشن کی فکر تھی۔۔یہ خبر اگر باہر نکل جاتی تو ان کا نام خراب ہونا تھا۔۔۔

مگر مکیرم کے سامنے وہ کچھ نہیں بول سکتے تھے۔۔۔انہوں نے اس کی آنکھوں میں آبدار کے لیے شدت دیکھی تھی۔۔

وہ اس وقت اسکے خلاف کچھ بھی کر کے مکیرم کو خود سے بدظن نہیں کر سکتے تھے۔۔۔وہ ان کے لیے ان کے بیٹوں سے بڑھ کر اہم تھا۔۔۔

"آبدار کہاں ہے۔۔۔؟؟"

مکیرم اندر داخل ہوتے بنا کسی کی جانب دیکھے مہربانو کے سامنے جا کھڑا ہوا تھا۔۔۔

سب نے ساکت نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔مہر بانو بھی اپنی جگہ پتھرا گئی تھی۔۔۔

مکیرم کی آنکھوں سے اس وقت شعلے نکل رہے تھے۔۔۔اس کے چہرے کے تاثرات بے انتہا غضبناک تھے۔۔۔

"مکیرم۔۔۔"

مہر بانو اس کی جانب دیکھتیں ہکلا گئی تھیں۔۔

"میں نے پوچھا میری بیوی کہاں ہے۔۔؟؟"

مکیرم دبی آواز میں غرایا تھا۔۔۔اس کے انداز میں کسی قسم کی کوئی رعایت نہیں تھی۔۔۔

"مکیرم یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔۔؟؟مہربانو کو کیسے پتا آبدار کا۔۔۔؟"

اسحاق صاحب حیرت زدہ سے آگے بڑھے تھے۔۔۔باقی سب بھی اپنی جگہ حیرت و بے یقینی سے مکیرم کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔۔ آج سے پہلے اس نے کبھی مہربانو سے ایسے بات نہیں کی تھی۔۔۔ نہ کبھی کسی کو کرنے دی تھی۔۔۔ مگر آج وہ خود انہیں ایسے دیکھ رہا تھا جیسے وہ اس کی سب سے بڑی دشمن ہوں۔۔۔

"کوئی بیچ میں نہیں بولے گا۔۔۔"

اس کی قہر آلود نگاہیں مہر بانو پر تھیں۔۔۔اس نے ہاتھ اٹھاتے اسحاق صاحب کو وہیں روک دیا تھا۔۔۔۔

اس کی آواز کی دھاڑ اتنی زور دار تھی کہ احتشام صاحب بھی پریشانی کے عالم میں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔۔

" مکیرم میں کیسے جانتی ہوں کہ آبدار کہاں ہے۔۔۔ مم میں تو خود اس کے لیے فکر مند۔۔۔۔"

مہر بانو کا حلق خشک ہو چکا تھا۔۔۔انہوں نے کبھی تصور میں بھی نہیں سوچا تھا کہ مکیرم ان سے کبھی ایسے بات کرے گا۔۔۔

"آپ اس کی کتنی فکر کرتی ہیں میں بہت اچھے سے جانتا ہوں۔۔۔

آج تک آپ کی ہر زیادتی جو نظر انداز کر کے اسے ہرٹ کیا ہے

میں نے۔۔۔اس نے ہر بار مجھے احساس دلایا کہ یہ عورت اسے مجھ

سے دور کر دے گی۔۔۔۔ مگر میں نے کبھی اس کی کسی بات کو

ترجیح نہیں دی۔۔۔

محبت کرتا تھا اس سے۔۔۔اس کے باوجود اسے آپ کی خاطر

دھتکارتا رہا۔۔۔اسے کوئی خوشی نہیں دی۔۔۔اسے کبھی محبت بھرا

احساس نہیں سونپا۔۔۔ مگر آپ کی نفرت کی تو کوئی انتہا ہی نہیں

ہے۔۔۔ آپ اس حد تک گر جائیں گی میں نے کبھی نہیں سوچا

تھا۔۔۔میری بیوی کو اگر زرا سی بھی خراش پہنچی تو میں بھول جاؤں

گا کہ میرا آپ سے کیا رشتہ ہے۔۔"

انگلی اٹھا کر انہیں وارن کرتا وہ اس وقت کوئی اور ہی مکیرم

تھا۔۔۔

جس کے لیے صرف اور صرف اس کی آبدار اہم تھی۔۔۔۔

اس کی آنکھیں اس قدر سرخ تھیں جیسے ابھی ان سے خون ٹپک

پڑے گا۔۔۔

اس کی وحشت ناکی سے لبریز چہرا مہربانو کو اس وقت پوری طرح

سے ہلا کر رکھ گیا تھا۔۔

یہ کیا کیا تھا انہوں نے جذبات میں آ کر۔۔۔وہ کیسے فراموش کر گئی تھیں کہ آبدار کی چاہت انہوں نے مکیرم کی آنکھوں میں دیکھی تھی۔

اس کے کانوں میں بار بار آبدار کے وہ جملے گونج رہے تھے۔۔۔

جو کبھی روتے ہوئے کہے تھے اور کبھی خفگی کا شکار ہوتے۔۔۔

مگر وہ چھوٹی سی لڑکی پہلے سے جانتی تھی کہ مہربانو کی نفرت انتہا پر پہنچ کر اسے ختم کر دے گی۔۔۔

مکیرم کہ کنپٹی کی نسیں پھٹنے کے قریب تھیں۔۔۔وہ اس وقت اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہا تھا۔۔۔اس کی بے چینی اور اذیت اس کے ہر انداز سے چھلک رہی تھی۔۔۔

عالیہ بیگم نے روتے ہوئے مکیرم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ان کی بیٹی اس شخص کا اپنے لیے یہ روپ دیکھنے کے لیے کیسی دیوانی ہوئی پھر رہی تھی۔۔۔اور اب یہ دیکھنے کے لیے وہ وہاں نہیں تھی۔۔

" مکیرم میری بات تو۔۔۔"

مہربانو اس کی آنکھوں میں اپنے لیے اتنی نفرت نہیں دیکھ سکتی تھیں۔۔

اس سے پہلے کہ وہ وضاحت دیتیں مکیرم کے گارڈز اس ڈرائیور کو گھسیٹتے ہوئے وہاں لائے تھے۔۔۔

"سر یہ شہر چھوڑ کر بھاگ رہا تھا۔۔۔ریلوے اسٹیشن سے ملا ہے۔۔۔"

اس ڈرائیور کو دیکھتے مہربانو کے ساتھ ساتھ نوریز عالم کے چہرے کی رنگت بھی بدلی تھی۔۔

یہ کہاں سے مل گیا تھا۔۔۔؟؟

مکیرم آگے بڑھا تھا تو اس ڈرائیور کو بری طرح سے پیٹتے دھنک کر رکھ دیا تھا۔۔۔

"صاحب معاف کر دو مجھے۔۔۔ صاحب میں نے سب کچھ صاحب جی کے دھمکانے پر کیا۔۔۔ انہوں نے کہا تھا کہ اگر میں نے ایسا نہ کیا تو یہ میرے پورے خاندان کو ختم کر دیں گے۔۔۔ انہوں نے بی بی کو اسے گھر کے تہہ خانے میں چھپایا ہے۔۔"

مکیرم کا ہاتھ پڑتے ہی وہ ساری باتیں اگلنے لگا تھا۔۔۔

اس کے اشارے پر سب نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے نوریز عالم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

سجیلا نے خاموش نگاہوں سے ان سب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ پچھلے کئی سالوں سے اس شخص کی درندگی برداشت کر رہی تھیں۔۔۔ان سب کے سامنے تو ابھی آئی تھی۔۔

انہوں نے اپنے آنسو سسکیاں سب سے چھپائی تھیں۔۔۔ایک عالیہ بیگم تھیں جو ان کے ہر درد سے واقف تھیں۔۔۔نوریز عالم نے انہیں ہمیشہ اس ناکام محبت کے طعنے دے کر ٹارچر کیا تھا۔۔۔

جس کو انہیں دونوں بہن بھائیوں نے ان سے چھینا تھا۔۔۔

مہربانو نے ان کی زندگی ان پر تنگ کرنے کی کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔اپنی بربادی کا بدلہ ان سے لیا تھا۔۔۔

جو بالکل بے قصور تھیں۔۔ ان کا قصور صرف اتنا تھا کہ انہوں نے رومان مرزا سے محبت کی تھی۔۔ اور نوریز سے شادی کرنے کے بعد اِس رشتے کو پوری ایمانداری سے نبھایا تھا۔۔

مکیرم نے اسی لمحے کال ملائی تھی۔۔ باہر کھڑی پولیس کی نفری نے اندر آتے نوریز کو اپنی حراست میں لیا تھا۔۔

" مکیرم یہ کیا کر رہے ہو تم؟؟ ایک ڈرائیور کی بات پر یقین کر کے مجھے۔۔ اپنے چاچو کو پولیس کے حوالے کر رہے ہو۔۔ "

نوریز نے شور مچایا تھا۔۔ مہربانو منہ پر ہاتھ رکھتی پیچھے صوفے پر جا گری تھیں۔۔۔

مکیرم تیزی سے تہہ خانے کی جانب بھاگا تھا۔۔

وہاں سب لوگوں کی نفرت بھری نگاہیں نوریز عالم کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

"یہ کیا کیا تم نے نوریز۔۔۔ اپنے ہی گھر کی بیٹی کو اغوا کروایا۔۔۔"

احتشام صاحب نے شاکی نگاہوں سے نوریز کی جانب دیکھا تھا۔۔

باقی سب مکیرم کے پیچھے تہہ خانے کی جانب بھاگے تھے۔۔

دروازہ کھولتے مکیرم اندر داخل ہوا تھا۔۔۔ جہاں سامنے ہی اسے وہ زمین پر رسیوں سے جکڑی نظر آئی تھی۔۔۔ اس کے منہ پر

بھی کپڑا بندھا ہوا تھا۔۔۔اس کے ارد گرد لکڑیاں رکھ کر آگ لگائی گئی تھی۔۔۔

جو آہستہ آہستہ اس کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔یہ منظر دیکھتے مکیرم کا دل کچلا گیا تھا۔۔

آہٹ پر آبدار نے بھی اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

اس کی تکلیف بھری ان بھیگتی آنکھوں میں بے شمار شکوے، ناراضگی، بدگمانی، خفگی اور نجانے کیا کچھ تھا۔۔۔

وہ اس کی جانب سے چہرا موڑ گئی تھی۔۔۔

"آبدار۔۔۔"

مکیرم تیزی سے اس کے قریب آتا اس کے چہرے کو آزاد کرتا۔۔۔اس کے ہاتھ پیر کھولنے لگا تھا۔۔۔

"کیوں آئے ہیں اب یہاں۔۔۔؟؟مرنے دیتے نا اب۔۔۔یہی چاہتے تھے نا آپ۔۔"

لبوں سے کپڑا ہٹتے ہی وہ اس پر چلا اٹھی تھی۔۔۔

اسے یہاں لانے کے بعد ہوش میں لایا گیا تھا۔۔۔تا کہ وہ اپنی آنکھوں سے موت کو اپنے قریب دیکھ سکے۔۔

اسے تڑپا تڑپا کر مارنے کا پلان کیا گیا تھا۔۔۔جو ان لوگوں کی اس کے لیے نفرت کا صاف اظہار تھا۔۔

آبدار کو کسی بھی انسان سے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔۔اسے غصہ تھا تو صرف اس شخص پر۔۔

جو شاید اب بھی اسے اپنے چہیتی پھوپو کے خلاف کچھ نہ بولنے دیتا۔۔

مکیرم نے اسے اپنی بانہوں میں اٹھایا تھا اور تیزی سے وہاں سے نکل آیا تھا۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔ میری اس حالت کے زمہ دار صرف آپ ہیں۔۔۔ کہا تھا آپ کو یہ عورت بہت نفرت کرتی ہے مجھ سے۔۔۔ آپ کو اب بھی وہ ٹھیک ہی لگ رہی ہو نگی۔۔۔ میری کسی بات پر یقین جو نہیں ہے۔۔۔"

وہ اس کی گرفت سے خود کو آزاد کروانے کی کوشش کرتی مسلسل مزاحمت کر رہی تھی۔۔۔

"میری محبت ان سب کی نفرتوں سے زیادہ طاقتور ہے۔۔۔ تمہیں کچھ نہیں ہونے دے گی۔۔۔"

اس کی پیشانی پر لب رکھتا وہ اس کو اپنے سینے میں بھینچ گیا تھا۔۔۔

وہ خیر خیریت سے اس کی بانہوں میں تھی۔۔۔ایک سکون سا تھا جو اس کے پورے وجود میں سرایت کر گیا تھا۔۔۔وہ آنکھیں موندے کتنے ہی لمحے اسے اپنے سینے سے لگائے کھڑا رہا تھا۔۔۔

آبدار کی مزاحمت بھی اب ختم ہو چکی تھی۔۔۔باقی سب وہاں سے ہٹ گئے تھے۔۔۔

تانیہ اور امبر اس کو اس وقت بھی مکیرم سے لڑتے دیکھ بھیگتی آنکھوں سے مسکرا دی تھیں۔۔

یہ لڑکی نہیں سدھر سکتی تھی۔۔

"اسے مکیرم بھائی ہی سنبھال سکتے ہیں۔۔۔"

تانیہ نے محبت پاش نگاہوں سے اپنی بہن کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔ جس نے بہت تکلیفیں برداشت کی تھیں۔۔

مگر اب انہیں پورا یقین تھا اس کی زندگی سے یہ ساری تکلیفیں ختم ہونے والی تھیں۔۔

"جھوٹ بول رہے ہیں آپ۔۔۔ کوئی محبت نہیں ہے آپ کو مجھ سے۔۔۔ جائیں اور بیٹھیں اپنی پیاری پھوپو کے پاس۔۔۔"

اس کے سینے پر مکے برساتی وہ اس سے دور ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ جو اس کو خود میں بھینچتا اپنے آپ کو اس کے صحیح سلامت ہونے کا یقین دلا رہا تھا۔

"تمہارا یہ غصہ سر آنکھوں پر۔۔پر ابھی ہمیں جانا ہو گا۔۔۔

کیس کی سنوائی شروع ہونے میں بہت کم وقت رہ گیا ہے۔۔۔"

مکیرم نے اس کے آنسو صاف کرتے اس کی پیشانی چومی تھی۔۔۔

"مجھے ہرا کر اپنی پھوپھو کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔۔اسی لیے انتظار

نہیں ہو رہا آپ سے۔۔۔"

اس کی گرفت سے اپنی کلائی نکالتے بولی تھی۔۔۔

"تم تو لڑنے سے پہلے ہار گئی۔۔۔اتنی کمزور تو کبھی نہیں تھی میری

بیوی۔۔۔""

اس کی آنکھوں میں جھانکتے مکیرم نے مصنوعی خفگی کا اظہار کرتے کہا تھا اور اسے لیے باہر نکل گیا تھا۔۔

آبدار اس کی بات سمجھ نہیں سکی تھی۔۔نہ مقابل نے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔

انہیں جلد از جلد کورٹ پہنچنا تھا۔۔ان کے پاس وقت بہت کم تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

کیس کی سنوائی شروع کردی گئی تھی۔۔۔رومان مرزا کٹھرے میں ناامید کھڑے تھے۔۔

انہیں روحیل بتا چکا تھا کہ آبدار کچھ نہیں کر پائی تھی۔۔۔ان کا کیس بہت کمزور تھا۔۔۔

آبدار کے انداز میں بھی آج پہلے والا جوش نہیں تھا۔۔اس کا بی پی لو تھا۔۔۔جو ابھی کچھ دیر پہلے اس نے سہا تھا۔۔۔اگر اس کی جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی تو اب تک ٹوٹ چکی ہوتی۔۔۔

اس میں یہاں کھڑے ہونے کا حوصلہ باقی نہ رہتا۔۔۔مگر وہ کھڑی تھی۔۔

مکیرم پورا وقت اس کے ساتھ کھڑا رہا تھا۔۔۔کبھی اس کا ہاتھ پکڑ لیتا تھا۔۔۔

کبھی اس کے کان میں سرگوشی کرتا اسے تسلی دیتا تھا۔۔۔

آبدار نے نوٹ کیا تھا اس سے زیادہ بے چین وہ لگ رہا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں دیکھتے وہ گھبرا جاتی تھی۔۔۔اس کی کنپٹی کی رگیں تنی ہوئی تھیں۔۔

"میرے پاس ثبوت گواہ کچھ نہیں ہیں۔۔"

آبدار نے کمزور لہجے میں مکیرم کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔

"وکیل ہو تم۔۔۔ایسے کیسے ہمت ہار سکتی ہو۔۔ تمہیں جن ملازمین کے مرنے کی خبر ملی تھی۔۔وہ جھوٹ تھا۔۔میرے آدمیوں نے

انہیں ڈھونڈ لیا ہے۔۔ ابھی کچھ دیر میں انہیں پیش کیا جائے گا۔۔۔ سجیلا چچی بھی گواہی دینے کے لیے مان گئی ہیں۔۔۔"

مکیرم کی بات پر آبدار نے جھٹکے سے سر اٹھاتے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اسے یقین نہیں آیا تھا مکیرم کی بات پر۔۔

"گو۔۔۔"

مکیرم نے اسے آگے بڑھنے کا اشارہ کیا تھا۔ آبدار اس کی جانب دیکھتی اپنی آنکھوں سے بہتا آنسو صاف کر گئی تھی۔۔

اس کا چہرا اس پل کھل اٹھا تھا۔۔۔وہ جو اتنے دنوں سے مکمل
سے بدگمانی دکھا رہی تھی۔۔۔یہ سمجھ کر کہ وہ اسے تنہا چھوڑ چکا
ہے۔۔۔اس پل اس کا دل اس شخص کے آگے پوری طرح سے
جھک گیا تھا۔۔

ان ملازمین کی حالت بہت خستہ حال تھی۔۔۔اس کا شوہر مر گیا
تھا۔۔۔اور بیوی بہت برے حال میں تھی۔۔۔

جس نے گڑگڑاتے ہوئے رومان سے معافی مانگتے۔۔۔اپنا بیان
ریکارڈ کروایا تھا۔۔۔جس میں اس کا کہنا تھا کہ اس نے نوریز عالم
اور مہربانو کے کہنے پر جھوٹا الزام لگایا تھا رومان پر۔۔۔

رومان نے مہربانو کے ساتھ کچھ غلط نہیں کیا تھا۔۔۔ مہربانو باہر سے اس حالت میں آئی تھی۔اس کے ساتھ زیادتی کرنے والا شخص رومان نہیں تھا۔۔۔اس کی رپورٹس بھی جعلی بنوائی گئی تھیں۔۔

مکیرم نے آبدار کو جو فائل پکڑائی تھی۔۔اس میں یہ ساری باتیں لکھی تھیں۔۔

مہربانو کی نظریں صرف مکیرم پر تھیں۔۔۔جس نے صرف ایک بار ان کی جانب دیکھا تھا۔۔

ان آنکھوں میں ایسا بہت کچھ تھا کہ مہربانو اندر تک کٹ گئی تھیں۔

سجیلا کو کٹہرے میں آتے دیکھ رومان مرزا کی نظریں اس پر اٹھتی پلٹنا بھول گئی تھیں۔۔۔اس لڑکی کی محبت نے انہیں کہاں پہنچا دیا تھا۔۔۔آبدار نے رومان مرزا کی آنکھوں سے آنسو گرتے دیکھا تھا۔۔

سجیلا نے بہتی آنکھوں کے ساتھ سارا سچ بتا دیا تھا۔۔۔

اسے نوریز عالم سے شادی کے بعد بھی معاف نہیں کیا گیا تھا۔۔۔ مہربانو نے رومان سے بدلہ لینے کی خاطر اسے اغوا کروا کر اس کے ساتھ غلط کروانا چاہا تھا۔۔۔مگر جو انسان دوسروں کے لیے گڑھا کھودتا ہے خود بھی اسی میں گرتا ہے۔۔۔

سجیلا موقع ملتے ہی وہاں سے بھاگ نکلی تھی۔۔۔ مہربانو جو وہاں سجیلا کی ویڈیو بنوا کر اسے رومان تک پہنچانے آئی تھی۔۔۔ غلط فہمی میں ان لوگوں کی ہتھے وہ چڑھ گئی تھی۔۔۔ اس نے یہ کام اپنے کسی کلاس فیلو کے تھرو کروایا تھا۔۔ غلط فہمی کے باعث وہ اس زیادتی کا شکار ہوگئی تھی۔۔

جس کا پلان اس نے رقابت اور جیلسی میں آکر سجیلا کے لیے تیار کیا تھا۔۔

وہ چیختی چلاتی رہ گئی تھی۔۔ مگر اس نشے میں دھت شخص کو اس وقت روک نہیں پائی تھی۔

جب تک اس کا کلاس فیلو وہاں پہنچا تھا۔۔ وہ اپنی عزت لوٹا چکی تھی۔۔

نوریز عالم تک بھی یہ خبر اس کے کلاس فیلو نے ہی پہنچائی تھی۔۔۔

مہربانو نے اس واقع سے بھی سبق نہیں سیکھا تھا۔۔۔ اس نے اس بات کا سارا الزام رومان اور سجیلا پر لگایا تھا۔۔ جس پر نوریز عالم نے بنا تصدیق کیے آنکھیں بند کر کے اپنی بہن پر بھروسہ کیا تھا۔۔ اور رومان کو جیل میں ڈلوانے کے ساتھ ساتھ سجیلا کی زندگی عبرت ناک بنادی تھی۔۔

سجیلا نے روتے ہوئے سسکیوں کے بیچ یہ ساری بات بتادی

تھی۔۔۔

نوریز کو بھی وہاں لایا گیا تھا۔۔۔ آبدار نے پلٹ کر مکیرم کی جانب

دیکھا تھا۔۔۔

یہ ساری سچائی وہی سامنے لایا تھا۔۔۔ وہ شخص خود اپنے ہاتھوں

اپنے لیے ہار تجویز کر گیا تھا۔۔

اس کے ہر ہر انداز سے اس کی اذیت واضح ہو رہی تھی۔۔۔

مہربانو کو کٹھرے میں بلایا گیا تھا۔۔۔ جہاں اس نے اپنا جرم قبول

کر لیا تھا۔۔۔

احتشام عالم اس وقت سر پکڑ کر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ جس بہن اور

بھائی کو اپنی بچوں کی طرح پالا تھا انہوں نے۔۔

وہیں ان کے سر کی خاک ڈال کر ان کی سالوں کی محنت اور عزت

کو مٹی میں ملا گئے تھے۔۔۔

روحیل مرزا اور اس گھر کے سبھی لوگوں کی چہرے خوشی سے

دھمک رہے تھے۔۔۔

وہیں اس وقت عالم مینشن والوں کی نظریں صرف اور صرف

مکیرم پر تھیں۔۔۔اس نے مہربانو کو پلکوں پر بیٹھا کر رکھا تھا۔۔۔

اور وہ اتنے عرصے سے اسی کی آنکھوں میں دھول جھونکتی آئی تھیں۔۔

اس کی تکلیف اس وقت سب سے زیادہ تھی۔۔

جج صاحب نے رومان مرزا کو باعزت بری کرتے مہربانو اور نوریز کو سزا سنادی تھی۔۔

"مکیرم۔۔۔"

مہربانو نے تڑپ کر اسے پکارا تھا۔۔ جس نے دوبارہ ان کی جانب نظر ڈالنا بھی گوارہ نہیں کیا تھا۔۔

"آبدار مجھے معاف کردو۔۔۔ تم بہت اچھی ہو۔۔۔ مکیرم۔۔۔ مکیرم تم سے بہت محبت کرتا ہے آبدار۔۔۔ایک بار اسے کھونا مجھے معاف کردے۔۔۔"

مہربانو نے آگے بڑھتے آبدار کا ہاتھ پکڑتے گڑگڑاتے ہوئے کہا تھا۔۔

"کس منہ سے معافی مانگ رہی ہیں آپ۔۔۔؟؟اس شخص نے دس سال بنا کسی جرم کے سزا کاٹی ہے۔۔۔ ہم سب کی زندگیوں کے وہ گزرے دس سال لوٹا دیں۔۔ معافی مل جائے گی آپ کو۔۔۔"

آبدار کی بات پر مہر بانو نے ایک نظر رومان کی جانب دیکھا تھا۔۔

جس انسان کی آنکھوں میں محبت دیکھنے کی خاطر وہ اپنی انسانیت تک کھو بیٹھی تھی۔۔۔اپنی رقابت کی آگ میں اپنے محبوب کو ہی کھو دیا تھا اس نے۔۔۔

رومان کی آنکھوں میں اس کے لیے آج نفرت کی انتہا اپنی آخری حد کو پہنچ چکی تھی۔۔۔

مہر بانو نے مکیرم کو وہاں سے نکلتے دیکھا تھا۔۔

کتنی عزت دی تھی مکیرم نے اسے۔۔مگر وہ اسی کا سر سب کے سامنے جھکا گئی تھی۔۔۔

آبدار کو اپنے گھر والوں کے بیچ کھڑا مسکراتا دیکھ مکیرم نے اسے ڈسٹرب نہیں کیا تھا۔۔۔

مہربانو اور نوریز کو پولیس لے کا چکی تھی۔۔۔احتشام سر جھکائے وہاں سے نکل گئے تھے۔۔

سجیلا کو یہی لگا تھا کہ اب انہیں اس گھر میں قبول نہیں کیا جائے گا۔۔۔مگر مکیرم نے انہیں واپس پہلے کی طرح اس گھر میں آکر رہنے کو کہا تھا۔

ان سے وعدہ کیا تھا اور یقین دلایا تھا کہ ان کو اسی عزت اور محبت کے ساتھ رکھا جائے گا۔۔ جس کی وجہ حقدار تھیں۔۔۔

سبیلا کے دل میں مکیرم کے لیے عزت مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔اگر وہ شخص اس گھر میں نہ ہوتا تو اب تک نوریز عالم اور مہربانو نے سبیلا کو زندہ نہیں چھوڑنا تھا۔۔

ان کی نفرت نے اسے ختم کر دینا تھا۔۔

"میں مکیرم کا شکریہ ادا کرنا چاہتا تھا۔۔ مگر اس نے موقع ہی نہیں دیا۔۔۔'

رومان نے تو یہ امید کی چھوڑ دی تھی کہ وہ کبھی اپنے گھر والوں کا چہرا دوبارہ دیکھ پائیں گے۔۔۔ مرزا ہاؤس کے افراد کے چہرے اس

وقت جگمگا رہے تھے۔۔۔سب نے کی آبدار کی ہمت کو سراہا تھا۔۔

جو اپنے کہے کی پکی نکلی تھی۔۔

سب مکیرم کے بھی شکر گزار تھے۔۔ جس نے اگر مہربانو پر یقین کر کے ان کو تکلیف پہنچانے میں حصہ ڈالا تھا تو اب ان کی اس تکلیف کو ہمیشہ کے لیے ختم کرنے کا باعث بن کر انہیں اپنا احسان مند بنا گیا تھا۔۔

رومان کی بات پر آبدار نے ارد گرد اسے تلاشا تھا۔۔ مکیرم کہیں نہیں تھا۔۔

آبدار بے چین ہوئی تھی۔۔۔

وہ جج صاحب کے فیصلہ سنانے کے بعد مکیرم کے پاس ہی جانا چاہتی
تھی۔۔۔۔

مگر سب نے اسے گھیر لیا تھا۔۔وہ اس تک جا ہی نہیں پائی تھی۔۔

اب اس کو مکیرم کا چہرا یاد کرتے اپنی دھڑکنیں مدھم ہوتی محسوس
ہو رہی تھیں۔۔۔

کس قدر اذیت میں ہو گا وہ اس وقت۔۔۔سب سے زیادہ اذیت کا
شکار تو وہی تھا۔۔

اسی لمحے آبدار کے موبائل پر میسج کی بپ بجی تھی۔۔۔

"جیت مبارک ہو۔۔۔ آج آبدار عالم نے مکیرم میر عالم کو زندگی میں پہلی بار شکست سے دوچار کر ہی دیا۔۔۔ تم جیت گئی اور میں ہار گیا۔۔ اتنا وقت تمہیں اگنور کرنے کے پیچھے صرف میری شرمندگی اور ندامت تھی۔۔ تم دنیا کی سب سے پیاری لڑکی ہو۔۔۔ تم جو بھی فیصلہ کرو گی مجھے قبول ہو گا۔۔

بس میں تم سے اتنا کہنا چاہتا ہوں۔۔۔ آئی رئیلی لو یو۔۔۔"

یہ میسج بڑھتے آبدار کا دل بوجھل سا ہوا تھا۔۔۔

جبکہ اس دشمن جاں کی جانب سے آج ہوئے اس اظہارِ محبت پر اس کے چہرے کی رنگت گلنار ہوئی تھی۔۔

انجا نے احساس سے دل دھڑک اٹھا تھا۔۔ سانسوں کا شور بڑھنے لگا تھا۔۔

اس نے سب کچھ وہیں چھوڑتے اس شخص کے پیچھے جانا چاہا تھا۔۔۔

جب روحیل اس کے رستے میں آیا تھا۔۔

"آبدار مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔"

اس کی جانب دیکھتا وہ شخص آج نادم سا لگا تھا۔۔۔

"میں ابھی جلدی میں ہوں۔۔ بعد میں بات کروں گی۔۔۔"

آبدار اس وقت صرف مکیرم میر عالم کے پاس جانا چاہتی تھی۔۔۔ وہ شخص تکلیف میں تھا۔۔۔

جو بات آبدار کے دل کی بے قراری اور تڑپ کو بڑھا رہی تھی۔۔

"میری بات سنتی جاؤ آبدار۔۔۔یہ مکیرم سے منسلک ہی ہے۔۔۔"

اس لڑکی کے ہر ہر انداز میں اپنے شوہر کے لیے محبت واضح دکھائی دے رہی تھی۔۔

روحیل کو آج اپنی محبت سینے میں دفن کرنی پڑی تھی۔۔۔ان دو لوگوں نے اس کے خاندان پر بہت بڑا احسان کیا تھا۔۔

وہ مہربانو بن کر ان خوشیوں کا قاتل نہیں بننا چاہتا تھا۔۔

مگر وہ آبدار کے سامنے اپنے ضمیر کا بوجھ بھی ہلکا کر دینا چاہتا تھا۔۔

اسے بتانا چاہتا تھا کہ اس کی زندگی کا اصل ولن وہ تھا۔۔ مکیرم نہیں۔۔

"اس رات میں نے جان بوجھ کر تمہیں رومان ماموں سے ملنے کا بہانہ بنایا تھا۔۔۔رومان ماموں سے ملنے کے چانسز ہی نہیں تھے۔۔

میں اس رات تمہیں صرف اپنے ناپاک مقاصد کے لیے لے جانا

چاہتا تھا۔۔

تم سے زبردستی نکاح کر کے تمہیں تمہارے خاندان کے خلاف

استعمال کرنا چاہتا تھا۔۔اور رومان چاچو کو باہر نکالنے کے لیے بلیک

میل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔ تمہاری قسمت اچھی تھی اور شاید

میری بھی کہ مکیرم نے وہاں پہنچ کر مجھے اس گناہ سے بچا لیا تھا۔۔

تمہیں اندر لے جانے کے بعد تمہارے گھر کے مردوں کے

سامنے میں نے یہ جھوٹ بولا تھا کہ ہم دونوں ایک دوسرے سے

محبت کرتے ہیں۔۔۔اور تم میرے ساتھ گھر چھوڑ کر بھاگ رہی تھی۔۔۔ تمہیں بدنام کرنے والا مکیرم نہیں میں ہوں۔۔۔

جس کو اپنے مطلب کے لیے بڑھاوا دے کر تمہاری زندگی مزید اجیرن کرنے والی مہربانو تھی۔۔

مکیرم نے تو تمہیں عزت دی اپنا نام دیا اور تحفظ بھی۔۔۔ورنہ تمہارے بابا اور تایا تمہیں جان سے مار دینا چاہتے تھے۔۔۔اگر مکیرم نہ روکتا تو وہ یہ ظلم کر دیتے۔۔ مکیرم کی آنکھوں میں اس دن بھی تمہارے لیے محبت دیکھی تھی میں نے۔۔

اور اس سے پہلے بھی کئی بار دیکھ چکا تھا۔۔اس کے لیے یہ بات بہت اذیت ناک تھی کہ اس کی محبت اور منکوحہ کسی اور سے محبت کرتی ہے۔۔اتنے سال اس نے اسی اذیت میں گزارے ہیں۔۔۔

میرے ورغلانے پر تم مزید اسے غصہ دلاتی رہی۔۔اس سے اپنا چہرا تک چھپائے رکھا۔۔

اتنا کوئی مرد نہیں سہتا جتنا اس نے سہا ہے۔۔۔اگر ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا آبدار۔۔۔میں ہمیشہ سے محبت کرتا تھا تم سے۔۔مگر میری محبت بھی مہربانو عالم جیسی نکلی۔۔۔"

وہ اپنی بات ختم کرتا اس کے آگے ہاتھ جوڑ گیا تھا۔۔۔

آبدار پتھرائی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔کیسے یہ لوگ دوسروں کی زندگیاں برباد کر کے معافی مانگنے کا حوصلہ رکھتے تھے۔۔

آبدار کا دماغ بالکل ماؤف ہو چکا تھا۔۔۔

اسے مکیرم کے وہ الفاظ یاد آرہے تھے۔۔۔جنہیں وہ کئی بار دوہرا چکا تھا۔۔

"ایک بات ٹھنڈے دماغ سے ضرور سوچنا۔۔اصل میں ظالم کون ہے اور مظلوم کون۔۔۔"

آبدار کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔

"اگر تم میں زرا سی بھی غیرت اور شرم باقی ہوئی تو میرے سامنے دوبارہ کبھی مت آنا۔۔۔ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔"

آبدار اس وقت رومان کی خوشی کو برباد نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ اس لیے روحیل کو نفرت بھری نگاہوں سے دیکھتی وہاں سے نکل آئی تھی۔۔

وہ سیدھا گھر آئی تھی۔۔۔ جہاں ڈرائیور سے اسے پتا چلا تھا کہ مکیرم اسلام آباد کے لیے نکل گیا تھا۔۔۔

فضیلت بیگم نے اسے روکنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر اس کا کہنا تھا کہ وہ اس وقت تنہا رہنا چاہتا ہے۔۔۔

کسی کا سامنا نہیں کرنا چاہتا۔۔۔

"گھمنڈی، مغرور انسان۔۔۔"

آبدار کڑھ کر رہ گئی تھی۔۔۔ اس نے فون کرنے کی کوشش کی تھی جو بند جا رہا تھا۔۔۔

آبدار نے غصے سے پاگل ہوتے فون دیوار پر دے مارا تھا۔۔

اس کی اس عادت کے بارے میں تو آبدار نے گھر میں سن رکھا تھا کہ وہ جب پریشان ہوتا تھا تو ایسے ہی گھر سے غائب ہو جاتا تھا۔۔

ایسے وقت میں اسے تنہا رہنا پسند تھا۔۔

آبدار نے اس کا اگلے دن بھی انتظار کیا تھا۔۔۔ مگر اس شخص کی کوئی خیر خبر نہیں تھی۔۔ آبدار سمجھ گئی تھی کہ اب اسے کیا کرنا ہے۔۔

گھر کا ماحول اب بہت بدل گیا تھا۔۔ مہربانو کے راج کا اختتام ہوا تھا۔۔۔ سجیلا کی زندگی سے نوریز نامی سیاہی مٹ گئی تھی۔۔ اسحاق صاحب اس قدر نادم تھے اپنی بیوی اور سسرال والوں سے اور خاص کر اپنی بیٹی سے کہ انہوں نے بالکل چپ سادھ لی تھی۔۔ وہ ایک کمرے کے ہو کر رہ گئے تھے۔۔۔

احتشام صاحب کو لگا تھا کہ اس سب سے ان کی پارٹی پر برا اثر پڑے گا۔۔لوگ انہیں نفرت کی نگاہ سے دیکھیں گے۔۔ مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔

لوگوں کا رسپانس ان کی سوچ سے برعکس تھا۔

مکیرم میر عالم نے جس طرح سے اپنی بیوی کو آگے آنے دیا تھا۔۔۔اور رومان مرزا کو انصاف دلایا گیا تھا۔۔

اس بات نے ان کے خاندان کی عزت کو مزید بڑھا دیا تھا کہ وہ انصاف سے چلنے والے لوگ تھے۔۔۔

ان کی پارٹی کی مقبولیت بڑھ گئی تھی۔۔اور ان کے جیتنے کے چانسز بھی۔۔۔

وہ مکیرم سے بے پناہ خوش تھے۔۔۔جس کی ذہانت اور ایمانداری نے ہمیشہ انہیں فایدہ ہی پہنچایا تھا۔۔۔

" آبداریہ کیا سن رہی ہوں میں۔۔؟تم نے مکیرم کو طلاق کا نوٹس بھیج دیا ہے۔۔؟؟"

عالیہ بیگم اس کے کمرے میں آتے غصے سے بولی تھیں۔۔۔

آبدار نے ماں کی جانب آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھا تھا۔۔۔ پچھلے دو دنوں سے اس کے واری صدقے جارہی تھیں۔۔۔ اور اب داماد کی بات پر پھر سے اس کی سوتیلی ماں بن چکی تھیں۔۔

"ہمارے بیچ معاہدہ ہوا تھا۔۔"

اپنا بیگ پیک کرتی وہ لاپرواہی سے بولی تھی۔۔۔

"اس عمر میں بھی میرے ہاتھوں پٹ مت جانا آبدار۔۔۔ یہ سامان پیک کر کے کہاں جارہی ہو۔۔۔؟؟"

تانیہ اور امبر بھی وہاں پہنچ چکی تھیں۔۔۔ آج ان کے پیچھے شرارتی مسکراہٹ لیے رامین اور سجیلا بھی تھیں۔۔

"مری جا رہی ہوں۔۔ طلاق کے پیپرز سائن کروا کر واپس

لانے۔۔۔"

آبدار کی بات پر عالیہ بیگم کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔

آبدار نے مری میں موجود مکیرم کے فارم ہاؤس کا پتا لگوا لیا

تھا۔۔۔

گھر سے نکلتے اس نے وہاں کھڑی خواتین کے مسکراتے چہروں پر

غور نہیں کیا تھا۔۔۔ جن کی شرارتی نظریں اس کے بیگ پر ہی

تھیں۔۔۔ جو اتنی مہارت سے بدل دیا گیا تھا کہ آبدار کے

فرشتوں کو بھی خبر نہیں ہوئی تھی۔۔۔

اس وقت اس کے ہوش ویسے ہی اڑے ہوئے تھے۔۔۔کیونکہ ایڈونچر کرنے کے چکر میں طلاق کا نوٹس اسے بھیج کر وہ جو کر چکی تھی۔۔۔اس پر اس شخص کو ری ایکشن کچھ بھی ہو سکتا تھا۔۔۔

کیونکہ وہ اس سے زیادہ الٹی کھوپڑی کا مالک تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ کسی کام کے سلسلے میں باہر آیا ہوا تھا۔۔۔جب اس کے ڈرائیور نے اس کے نام پر آئے پیپرز اس کی جانب بڑھائے تھے۔۔۔

جنہیں کھولتے ہی مکیرم کے چہرے کی رنگت بدلی تھی۔۔۔

اس نے پیپرز کو پھاڑ کر ان کے کئی ٹکڑے کیے تھے۔۔اور انہیں وہیں ایک جانب بہتی نہر میں بہاتا۔۔۔اپنی گاڑی میں آن بیٹھا تھا۔۔

اس کا رخ اپنے فارم ہاؤس کی جانب تھا۔۔۔گیٹ سے اندر داخل ہوتے اس کی نظر وہاں پہلے سے کھڑی ایک گاڑی پر پڑی تھی۔۔

"کون آیا ہوا ہے۔۔۔؟؟"

اس نے سیگریٹ سلگھاتے سوالیوں نگاہوں سے چوکیدار کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

"سائیں وہ بیگم صاحبہ آئی ہیں۔۔۔"

گل خان کی بات پر مکیرم کی انکھوں کی سرخی بڑھ گئی تھی۔۔۔وہ ویسے ہی سیگریٹ کو ہونٹوں میں دبائے اندر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ لاونج بالکل خالی پڑا تھا۔۔

سیڑھیاں چڑھتے اس کا رخ بیڈروم کی جانب تھا۔۔۔اس نے جیسے کی دروازہ کھولا اندر سے مہکتے گلابوں کی تازگی بھری خوشبو کے ساتھ تاریکی نے اس کا استقبال کیا تھا۔۔

مکیرم کی چوڑی پیشانی کے شکنوں میں کمی آئی تھی۔۔۔بنا لائٹ آن کیے وہ اندر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔دروازہ بند ہونے کی آواز پر اندر سانسیں روکے کھڑی آبدار نے دل پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے موم بتی جلائی تھی۔۔۔بیڈ کے سائیڈ ٹیبل کے پاس کھڑی وہ موم بتی جلاتی کمرے میں کچھ حد تک دیکھنے کے قابل ماحول بنا گئی تھی۔۔۔

مگر ابھی بھی ٹھیک سے چیزوں کو دیکھنا اور چل پانا آسان نہیں تھا۔۔

وہ وہیں ساکت کھڑی تھی۔۔ مکیرم نے سیگریٹ پیروں تلے مسلتے قدم اس کے جانب بڑھا دیئے تھے۔۔۔

آبدار کا دل بہت زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔

"وہ پیپرز کیوں بھجوائے تھے۔۔۔؟؟"

مکیرم چلتا ہوا اس کے سامنے جا کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"آپ نے جو کہا تھا جو فیصلہ کرو گی مجھے قبول ہو گا۔۔۔تو میں نے فیصلہ کر لیا۔۔۔"

وہ ہولے ہولے کانپ رہی تھی۔یہاں تک آنے اور یہ سب کرنے کی ہمت تو کر لی تھی۔۔۔مگر اب حالت غیر ہو چکی تھی۔۔۔

وہ نگاہیں اٹھا کر اس ستمگر کی جانب دیکھ بھی نہیں پا رہی تھی۔۔۔

اس کی نازک جان کے لیے یہ انکشاف بہت بڑا تھا کہ یہ شخص اس سے محبت کرتا تھا۔۔وہ بھی اتنے سالوں سے۔۔

اور وہ اسے کیا سے کیا بولتی آئی تھی۔۔

اپنی بات کہتے اس نے سائیڈ سے نکلنا چاہا تھا۔۔جب مکیرم نے اس کی نازک کمر میں اپنا بازو حمائل کرتے اسے کھینچ کر اپنے مقابل کیا تھا۔۔اور پوری شدت کے ساتھ اس کے لبوں پر جھک چکا تھا۔۔

اس کے انداز میں محسوس کی جانے والی تڑپ اور تشنگی تھی۔۔۔اس کی دونوں کلائیوں کو دیوار کے ساتھ لگا تا وہ اپنے دہکتے ہونٹوں سے اس کی جان نکال کر رکھ گیا تھا۔۔

آبدار اس کے لمس پر سلگ اٹھی تھی۔۔۔جو کبھی اس کے ہونٹوں پر اپنی بے تابیاں دکھا رہا تھا تو کبھی اس کی گردن پر اپنا لمس چھوڑتا اس کی گردن پر چمکتے تل کو سرخ کر گیا تھا۔۔

آبدار کی ہمت نہیں تھی۔۔۔اس بپھرے طوفان کو روکنے کی۔۔۔

اس کی مسحور کن مہک آبدار کے حواسوں کو جکڑنے لگی تھی۔۔

"کیا سوچ کر تم نے مجھ سے جدا ہونے کا فیصلہ کیا۔۔؟؟تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہوں۔۔۔مجھے تڑپانے کی خاطر یہ کیا ہے نا تم

نے۔۔۔ میری تڑپ دیکھنے میں بہت مزا آتا ہے نا تمہیں ظالم لڑکی۔۔۔"

اس کے گالوں کو چومتا وہ شخص اس پل اپنی تشنگی مٹانے کی کوشش کرتا اسکے لرزتے وجود کو اپنی مضبوط پناہوں میں بھر گیا تھا۔۔

آبدار کے وجود سے اٹھتی دلفریب مہک اسے پاگل کر رہی تھی۔۔۔ اس کے لبوں پر بھی لپسٹک کا ذائقہ نوٹ کر چکا تھا وہ۔

جس کا مطلب تھا کہ وہ لڑکی اس کے لیے سج سنور کر آئی تھی۔۔

مگر تاریکی کی وجہ سے وہ اسے دیکھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔

"کیوں تڑپانے کا ٹھیکہ صرف آپ نے لے رکھا ہے۔۔"

ان کپکپاتے سرخ لبوں سے شکوہ نکلا تھا۔۔۔

"میں نے کب تڑپایا۔۔۔؟؟"

مکیرم نے سوئچ بورڈ کو ٹٹولنے کے لیے ہاتھ دیوار پر رکھا تھا۔

"مجھے چھوڑ کر یہاں آگئے۔۔۔"

وہ نروٹھے لہجے میں بولی تھی۔۔ وہ اسے نہیں دیکھ پارہا تھا۔۔ اسی بات پر وہ ریلیکس کھڑی تھی۔۔

"بہت ضروری کام تھا۔۔۔ مجبوراً آنا پڑا۔۔ مگر تمہاری بھی تو آج کی ٹکٹس بک کروا کر آیا تھا۔۔۔ میں چاہتا تھا کہ تم کچھ وقت اپنے گھر والوں کے ساتھ گزار لو۔۔۔

کیونکہ اس کے بعد کا سارا وقت اب صرف میرا ہونے والا ہے۔۔۔"

اس کے گال سے اپنا گال مس کرتے اس نے بہکتے لہجے میں سرگوشی کی تھی۔۔

جبکہ اس کی بات پر آبدار کو ایک بار پھر سے اس کے ہاتھوں بے وقوف بن جانے کا سوچ اپنی رنگت لال ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔

اس سے پہلے کے مکیرم لائٹ آن کرتا آبدار اس کے ہاتھ پر اپنا کانپتا ہاتھ رکھ گئی تھی۔۔۔

"نہیں پلیز۔۔۔لائٹس آف رہنے دیں۔۔۔"

کپکپاتی آواز مکیرم کے سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔ اس کی بیئرڈ کی چبھن پر وہ کسمساتی اس کی پناہوں میں سمٹ گئی تھی۔۔

"میں دیکھنا چاہتا ہوں تمہیں۔۔۔"

اسکے کان کی لوح کو لبوں سے چھوتا وہ بھاری لہجے میں بولا تھا۔۔

آبدار کی مارے حیا کے حالت خراب ہوئی تھی۔۔۔

اسے یہاں آکر پتا چلا تھا کہ وہ پھر سے تانیہ اور امبر کی شرارت کا نشانہ بن چکی تھی۔۔۔ جنہوں نے اس کا سوٹ کیس بدل دیا تھا۔۔۔یہ سوٹ کیس کھولنے پر اس میں سے جو ملبوسات نکلے تھے۔۔

وہ دیکھ آبدار کو مارے شرم وحیا کے چھپ جانے کو دل چاہا تھا۔۔۔

وہ نائٹیز اور اسی طرح کے آدھے ادھورے ڈریسز تھے۔۔۔ جن کی خاص طور پر شاپنگ کی گئی تھی۔۔۔

آبدار کو ان سب میں سے پہنے کے لیے ایک ریڈ کلر کی ساڑھی کی

مناسب لگی تھی۔۔۔ جس کے بلاؤز کا پچھلا حصہ ڈیپ تھا۔ اور

پیٹ سے بھی وہ اچھا خاصہ چھوٹا تھا۔۔۔

جن دونوں جگہوں کو آبدار نے پنز لگا کر سیٹ کیا تھا۔۔۔ اور

ساڑھی کے پلو کو کمر سے لپیٹ کر بازو پر ڈال رکھا تھا۔۔

اس ساڑھی کے علاوہ اور کوئی لباس ایسا نہیں تھا کہ وہ خود کو چھپا

پاتی۔۔۔ اب کی بار اس کے ہاتھوں ان دونوں کا قتل یقینی تھا۔۔۔

مکیرم کے پوچھنے پر اس نے روہانسے لہجے میں یہ سارا قصہ سنا دیا

تھا۔۔۔

جو سنتے ہی مکیرم کا زندگی سے بھرپور جاندار قہقہہ بر آمد ہوا تھا۔۔۔

جس پر آبدار کا دل واری صدقے ہوا تھا۔۔۔

اس کا خوبرو چہرا مدھم سی لوح دیتی روشنی میں بے پناہ دلکش لگ رہا تھا۔۔۔ آبدار اپنی نگاہوں کو اس کی جانب اٹھنے سے نہیں روک پا رہی تھی۔۔۔

"ان دونوں کا خاص طور پر شکریہ ادا کرنا پڑے گا۔۔۔"

اس لڑکی کا حسین روپ دیکھنے کی چاہت مزید بڑھ چکی تھی۔۔۔

اس نے آبدار کے ہاتھ کو اپنے دوسرے ہاتھ میں پھنساتے اس پر

ہونٹ رکھے تھے۔۔۔ آبدار نے آنکھیں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔

کیونکہ وہ لائٹس آن کر گیا تھا۔۔۔لائٹس آن ہوتے ہی پورا کمرہ روشنیوں میں نہا گیا تھا۔۔۔

مکیرم کی نگاہیں اپنی بانہوں میں مہکتے اس وجود پر پڑتیں واپس پلٹنا بھول گئی تھیں۔۔

وہ کتنے ہی لمحے بنا پلکیں جھپکائے مبہوت سا اسے تکے گیا تھا۔۔

ریڈ کلر کی ساری میں اپنے وجود کی نمایاں ہوتی تمام تر رعنائیوں اور حشر سامانیوں کے ساتھ وہ لڑکی اس کو پوری طرح سے مدہوش کر گئی تھی۔۔۔

اس کی بے باک اور گہری دلچسپ نگاہوں پر آبدار کی حالت غیر ہوئی تھی۔۔۔

اس شخص کے بپھرے انداز پر اس کی ساڑھی کا پلو جو کندھے سے ڈھلک آیا تھا۔۔۔ آبدار نے گھبرا کر اسے درست کیا تھا۔۔۔

جبکہ مکیرم تو اس کی یہ کپکپاہٹ اور شرماہٹیں دیکھتا مزید نثار ہوا تھا اس پر۔۔۔

"مم مجھے ٹھنڈ لگ رہی ہے۔۔۔میں چینج کر لوں اب۔۔۔۔"

دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے بمشکل کہا تھا۔۔۔

جب مکیرم اس کی صراحی دار دودھیا گردن میں اپنا بازو حمائل کرتا اسے اپنے سے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔

"کیا تمہیں اب بھی لگتا ہے کہ ظالم میں ہوں تم نہیں۔۔'

اس کی سانسوں کی مہک کو محسوس کرتا وہ اپنے لب اس کی ٹھوڑی پر رکھ گیا تھا۔۔۔اس کا دوسرا ہاتھ آبدار کی نازک کمر میں حمائل تھا۔۔۔جس کی گستاخیوں پر آبدار کی رنگت مزید لال ہو چکی تھی۔۔۔

"ہاں۔۔۔ظالم ہمیشہ سے آپ ہی تھے اور آپ کی رہیں گے۔۔"

آبدار نے نظریں چراتے کہا تھا۔۔۔جب اسی لمحے مکیرم نے ایک جھٹکے سے اس کی کمر پر لگی پن اتار دی تھی۔

آبدار اس کی گرفت میں کانپ اٹھی تھی۔۔۔

"پلیز۔۔۔۔"

اس نے دہکتے چہرے کے ساتھ اس کا ہاتھ اپنی کمر سے ہٹانا چاہا تھا۔۔۔مارے شرم وحیا کے وہ اس کی مضبوط بانہوں میں پگھل رہی تھی۔۔۔ مکیرم کا ہاتھ اسکی کمر سے ساڑھی کا پلو ہٹا چکا تھا۔۔۔

جس کے ساتھ ہی آبدار لڑکھڑا گئی تھی۔۔۔ مکیرم نے اس کی کمر میں مضبوطی سے بازو حمائل کرتے اسے سہارا دیا تھا۔۔

"تمہیں اندازہ بھی ہے کہ کتنا تڑپایا ہے تم نے مجھے۔۔ میری محبت کو جس قدر آزمائش سے گزارا ہے۔۔۔"

مکیرم نے اس کی گردن میں چہرا چھپاتے اس کے جوڑے میں مقید بالوں کو آزاد کرتے ان کو محسوس کیا تھا۔۔

اس شخص کی بڑھتی جسارتیں آبدار کی حالت غیر کر رہی تھیں۔۔

"کونسی محبت۔۔۔؟؟ آپ نے کبھی۔۔۔ کبھی محبت نہیں کی مجھ سے۔۔"

کپکپاتے لبوں سے شکوہ نکلا تھا۔۔اس شخص کی بے باکیوں سے اسے اپنی گردن جلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔جبکہ اس کی بات پر مکیرم اس کی شہہ رگ پر اپنی دیوانگی کے نشانات چھوڑتا اپنے انداز میں اس کی بات کا جواب دے گیا تھا۔۔۔

"جب تم محبت کے لفظ سے بھی نا آشنا تھی۔۔۔تب سے محبت کرتا آرہا ہوں تم سے۔۔۔اس گھر کے کئی لوگ واقف ہیں اس بات سے۔۔۔مگر تمہیں ہمیشہ میں اپنا دشمن لگا۔۔۔"

مکیرم کی بات پر آبدار کے لبوں کی تراش میں مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

وہ اتنے وقت سے جس بات کی تمنا کر رہی تھی۔۔۔اس ستمگر کی آنکھوں میں اپنے لیے جو جذبات دیکھنا چاہتی تھی۔۔وہ تشنگی آج پوری ہو چکی تھی۔۔۔

آبدار کی یہ مسکراہٹ مکیرم کا دل لوٹ کر لے گئی تھی۔۔۔

"دشمن تو ہیں آپ۔۔۔اور ہمیشہ رہیں گے بھی۔۔۔اتنا غصہ کیا ہے آپ نے مجھ پر۔۔۔"

اس شخص کا دھیان بھٹکانے کی خاطر وہ ادھر ادھر کی باتیں کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

جب مکیرم نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے اسے جس وارفتگی

اور بے باک انداز سے دیکھا تھا۔۔۔وہ شرم سب کٹ گئی

تھی۔۔۔

"میں ان سب باتوں کا ازالہ کرنے کو تیار ہوں۔۔۔ تمہیں اتنی

محبت دوں گا کہ تم سنبھال نہیں پاؤ گی۔۔۔ مگر جواب میں مجھے بھی

تم سے اس تڑپ کا بدلہ چاہیے۔۔۔"

مکیرم کے ہاتھ کی گستاخیاں ہر لمحے بڑھنے لگی تھیں۔۔

جس سے آبدار کے ہوش اڑ چکے تھے۔۔۔وہ کپکپانے لگی

تھی۔۔۔

اس کی ساڑھی کا پلو کندھے سے بھی ڈھلک چکا تھا۔۔۔اس کی بانہوں میں سمٹتی وہ اس کی جذبے لوٹاتی بے باک نگاہوں سے بچنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔

جبکہ مکیرم کو اس کا یہ شرمایا گھبرایا انداز مزید گھائل کر رہا تھا۔۔

"میں نے پھوپو کی معاملے میں تمہارے ساتھ بہت زیادتی کی۔۔۔

"

مکیرم آج دونوں کے بیچ کی ہر غلط فہمی دور کر دینا چاہتا تھا۔۔۔یہ سچ تھا کہ اس نے مہربانو کو بہت سارے رشتوں کے اوپر ترجیح دی

تھی۔۔۔کیونکہ وہ ہمیشہ سے ان سب گھر والوں کو مظلوم ہی لگی تھیں۔۔۔

آبدار کا ان پر الزام ڈال کر رومان کو بے گناہ کہنا اسے طیش دلاتا تھا۔۔۔

اب وہ اپنے ہر اس عمل پر نادم تھا۔۔۔

مگر آبدار نے اسے اپنی بات مکمل نہیں کرنے دی تھی۔۔اس کے لبوں پر اپنی ہتھیلی رکھتی وہ اس کی جانب محبت بھری نگاہوں سے دیکھتی اس پل اس شخص کو احساس دلانا چاہتی تھی کہ وہ دنیا کا سب سے بہترین انسان تھا۔۔۔

اس نے مکیرم کی آنکھوں میں وہ اذیت اب بھی محسوس کی تھی۔۔۔

مہربانو کی جانب سے ملنے والے دھچکے سے سنبھل پانا اس شخص کے لیے بہت مشکل تھا۔۔۔اسی خاطر تو وہ اس کے پاس آئی تھی۔۔۔ اسے کبھی تنہا نہ چھوڑنے کے لیے۔۔۔

"اس محبت کے صدقے وہ پچھلی ہر زیادتی بھول چکی ہوں میں۔۔۔میں اپنی پرودگار کی بہت شکر گزار ہوں کہ اس نے میری قسمت میں آپ جیسا بہترین انسان لکھا۔۔پلیز ہم پچھلی

باتوں کو بھول کر اپنی زندگی کی نئی شروعات کرتے ہیں۔۔۔ آپ کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی میں۔

بھول جائیں سب۔۔۔ یاد رکھیں تو صرف مجھے۔۔ اور میری محبت کو۔۔۔"

وہ اس وقت اس شخص کی ہر تکلیف دور کر کے اسے اپنے آپ میں گم کرنا چاہتی تھی۔۔۔ وہ چاہتی تھی مکیرم اپنے دل سے مہربانو کا دیا درد نکال دے۔۔۔

اس کی گردن میں اپنی نازک بانہیں حمائل کرتی وہ اس پل مکیرم میر عالم کو پوری طرح سے اپنی اسیری میں لیتی اپنے مقصد میں

کامیاب رہی تھی۔۔۔ مکیرم نے مہر بانو کی بہت کوششوں کے بعد
بھی اپنی محبت کو خود سے جدا نہیں کیا تھا۔۔

جس پر وہ اپنے رب کا جتنا بھی شکر ادا کرتا وہ کم تھا۔۔

"اس وقت سچ میں سب بھول رہا ہے۔۔۔۔اس پری پیکر کی ان
جان لیوا اداؤں نے ہر شے فراموش کروادی ہے۔۔۔"

اس کو اپنی بانہوں میں بھرتا وہ پھولوں کی سیج سے سجے بیڈ کی جانب
بڑھ گیا تھا۔۔اس کی بیوی نے اسے خوش کرنے کے تمام انتظامات
کیے تھے۔۔۔

جبکہ آبدار اتنا سب کرنے کے بعد اب شرم وحیا سے سرخ ہوتی اسی کی بانہوں میں سمٹ رہی تھی۔۔

جو کی وارفتگیاں اور شدتیں بڑھنے لگی تھیں۔۔۔وہ ہولے ہولے اس کے کانوں میں سرگوشیاں کرتا اسے اپنے دل کی بے قراریوں سے آگاہ کر رہا تھا۔۔

وہ بہت کم عمری میں ہی اپنے ماں باپ کو کھو چکا تھا۔۔ایک ساتھ رہتے کب یہ نازک سی گڑیا اس کے دل میں اپنی جگہ بنا گئی تھی اسے خبر بھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

وہ ایک ساتھ رہتے تھے۔۔ان کی اچھی بنتی بھی تھی۔۔۔وہ شروع سے بہت سنجیدہ اور تھوڑا سخت مزاج تھا۔۔

جس کی وجہ سے اس نے اس لڑکی کو ہمیشہ خود سے دور دور رہتے دیکھا تھا۔۔جو بات اسے مزید غصہ دلا دیتی تھی۔۔۔اور اسے اپنے پاس لانے کی خاطر وہ اس کی زندگی کا ہیرو بننے کے بجائے ولن بنتا چلا گیا تھا۔۔

مہربانو کے واقع کے اور ان کے ہوئے اس ایمرجنسی کے نکاح کے بعد سب کچھ بدل گیا تھا۔۔۔

وہ اب صرف اس سے دور نہیں رہتی تھی۔اس سے نفرت بھی کرنے لگی تھی۔۔ مکیرم کو وہ رنگوں میں ہنستی کھیلتی ہمیشہ سے اچھی لگی تھی۔۔۔اس پر ہر رنگ جچتا تھا۔۔۔

مگر پھر اسے پتا چلا تھا کہ یہ رنگ تو روحیل کے لیے تھے تو اس نے غصے میں اس لڑکی کو سرخ سیاہ رنگ پہننے کی سزا دی تھی۔۔۔وہ یہ سزا اسی وقت ختم کرنا چاہتا تھا جب آبدار مکمل طور پر اس کی دسترس میں آجائے۔۔۔

اس کے دل میں مکیرم میر عالم کا نام نقش ہو اور وہ صرف اس کے لیے سجے سنورے۔۔۔

وہ اگر غصہ کرتا تھا تو یہ لڑکی اسے مزید ٹارچر کرتی تھی۔۔۔اگر اس نے سزا دی تھی تو بدلے میں وہ اسے خود سے پوری طرح چھپا گئی تھی۔۔۔دونوں نے اپنی طرف سے کوئی رحم نہیں کیا تھا۔۔

مکیرم کو ہمیشہ اس کے گھر والوں نے آبدار کے خلاف بہت بھڑکایا تھا۔۔

مہربانو سمیت باقی کچھ لوگ بھی چاہتے تھے کہ وہ آبدار سے نفرت کرے۔۔۔جو وہ چاہ کر بھی نہیں کر پایا تھا۔۔۔

وہ بہت پہلے سے جانتا تھا آبدار چھپ کر کونسی تعلم حاصل کر رہی ہے۔۔اس نے کبھی کسی کو نہیں بتایا تھا۔۔۔مگر جب اسے پتا چلا کہ وہ روحیل جیسے گھٹیا انسان سے مل رہی ہے۔۔

تو غصے میں اس نے وہ فیصلہ سنا دیا تھا۔۔اور اس لڑکی کے خواب وہیں رک گئے تھے۔۔۔

جس پر وہ خود اندر سے بہت بے چین رہا تھا۔۔۔وہ رخصتی سے ہمیشہ سے انکار اسی خاطر کرتا آیا تھا کہ وہ جانتا تھا آبدار اسے کس قدر ناپسند کرتی تھی۔۔مگر گھر والوں کی مجبور کرنے پر اس نے ہار مان لی تھی۔۔۔

یا شاید اپنے دل کے آگے ہار مان لی تھی۔۔۔جواب مزید دوری برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔شادی کی پہلی رات وہ اس سے گریز برتتا پوری طرح سے بے حس بننے کی کوشش کرتا اس سے ان غلط فہمیوں اور بدگمانیوں کے بیچ کوئی رشتہ نہیں بنانا چاہتا تھا۔۔۔

مگر وہاں بھی اس لڑکی نے اسے اپنے قریب بلاتے جس طرح سے اپنے حسین روپ اور قاتل اداؤں سے گھائل کیا تھا وہ اپنے دل پر اختیار نہیں رکھ پایا تھا۔۔

آہستہ آہستہ ان کے بیچ کہ دوریاں سمٹنے لگی تھیں۔۔۔ مگر جب بھی ان کی غلط فہمیاں دور ہونے لگتی تھیں۔۔۔

کوئی نہ کوئی ایسا فساد کھڑا کر دیا جاتا تھا ان کے بیچ کے وہ پھر سے دوری پر چلے جاتے تھے۔۔

جس کی وجہ ہمیشہ مہر بانو رہی تھی۔۔۔

مگر اب وہ ساری غلط فہمیاں اور بدگمانیاں دھل چکی تھیں۔۔۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے اتنے پاس آجانا چاہتے تھے کہ دوبارہ کبھی کوئی ان کے بیچ آنے کی کوشش نہ کر سکے۔۔۔

اس کا کہا ایک ایک لفظ آبدار کی چہرے کی مسکان کو مزید بڑھا گیا تھا۔۔۔دل جیسے اپنی قسمت پر نازاں ہوا تھا۔۔۔

اور ساتھ ہی اپنی بے وقوفی اور جذباتی پن پر غصہ بھی آیا تھا۔۔۔

اسے اب اندازہ ہو رہا تھا کہ مہربانو کے ہاتھ کی کٹ پتلی مکیرم نہیں وہ تھی۔۔۔جو اب تک اس کے اشاروں کے مطابق چلتی اپنے شوہر کو خود سے بدگمان اور بدظن کرنے کی ہر ممکن کوشش کر چکی تھی۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔۔"

اس کی شدتوں سے سرخ ہوتے آبدار کے لبوں سے بمشکل نکلا تھا۔۔

جس کے باقی الفاظ وہ شخص اپنے لبوں کی دباتا اس پر اپنی محبت نچھاور کرنے لگا تھا۔۔۔

یہ روپ سروپ آج اس کے لیے مہکایا گیا تھا۔۔۔ جسے وہ خوب سراہ رہا تھا۔۔ آبدار اس کی بے باکیوں پر بے حال ہوتی اس پل کانپ رہی تھی۔۔۔

"ہر بات کی معافی مل سکتی ہے۔۔ مگر اس حسین مکھڑے کو اتنا عرصہ مجھ سے چھپائے رکھا۔۔۔اس کی معافی نہیں مل سکتی۔۔"

اس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتا وہ اسے اپنے لبوں کے والہانہ لمس سے سرخ کر گیا تھا۔۔

آبدار کی دھڑکنیں اس کا ساتھ چھوڑنے لگی تھیں۔۔۔اس شخص کی اس قربت اور والہانہ چاہت کے لیے اس کا دل بھی بہت بے قرار رہا تھا۔۔

"کیا آج بھی کوئی حد بندیاں لگیں گی۔۔۔کوئی شرط عائد ہو گی۔۔۔"

اس کو گہری گہری سانسیں لیتے دیکھ مکیرم نے اس کے بالوں کو اس کی گردن سے سمیٹتے معنی خیزی سے پوچھا تھا۔۔ آبدار اس کی

پر تپش نگاہوں پر سمٹتی اپنے بکھرے حلیے کے خیال سے شرم سے دوہری ہوئی تھی۔۔۔اس کی ساڑھی کا یہ شخص حشر بگاڑ چکا تھا۔۔۔

"میں کچھ پوچھ رہا ہوں جانم۔۔۔؟؟ آج بھی کوئی دفعہ لگے گئ مجھ پر۔۔۔"

اس کی گردن پر جھکتا وہ اس پر چمکتے تل پر اپنے شدت بھرے لب رکھتا وہ اس کی سانسیں منتشر کر گیا تھا۔۔

آبدار نے اس کے کندھوں کو مٹھیوں میں جکڑتے گہرا سانس خارج کیا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

وہ اس کے جواب کا طلبگار تھا۔۔۔وہ بمشکل اتنا ہی بول پائی تھی۔۔۔جب اگلے ہی لمحے مکیرم کہ گرم سانسیں اسے اپنی کمر پر محسوس ہوئی تھیں۔۔

وہ آہستہ آہستہ اس پر حاوی ہوتا اسے پوری طرح سے اپنی محبت اور شدتوں سے آگاہ کرتا چلا گیا تھا۔۔۔اس کی بانہوں میں بکھرتی وہ آنکھیں موندتے اپنے آپ کو اس شخص کی سپرد کر گئی تھی۔۔۔

جواب اس کی کل کائنات تھا۔۔۔جس کے بغیر گزرا ایک لمحہ بھی سکون بھرا نہیں ہوتا تھا۔۔اس کی بے باکیوں پر وہ اسی کے سینے

میں چہرا چھپاتی خود کو پوری طرح سے اس کے حوالے کر گئی

تھی۔۔

اس پری پیکر کی اس خود سپردگی کے حسین انداز نے مکیرم کے

جذبات میں مزید تغیانی برپا کر دی تھی۔۔

اسے بہت ہی محبت سے اپنے مضبوط سینے میں بھینچتا وہ اپنے

گزرے لمحوں کی تشنگی کا حساب سود سمیت وصولتا اس نازک جان

کو پوری طرح سے اپنی شدتوں سے نڈھال کرتا آخر میں اپنی

پناہوں میں سمیٹ گیا تھا۔۔۔

یہی اب اس کا ٹھکانہ تھا۔۔ آبدار گہرے گہرے سانس لیتی اس کے مضبوط سینے پر اپنا سر رکھ گئی تھی۔۔

محبت اور لگن سچی ہو تو کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا۔۔ مکیرم میر عالم اور آبدار عالم نے یہ بات ثابت کی تھی۔۔۔بہت ساری آزمائشیں عبور کرتے وہ اس پل اپنی منزل پا کر بے پناہ خوش تھے۔۔۔

برا کرنے والوں کا انجام ہمیشہ برا ہی ہوتا تھا۔۔ جیسے مہربانو کے ساتھ ہوا تھا۔۔

ختم شد۔۔۔